فہرست کتاب نظم الممالک ترجمہ اقوم المسالک فی معرفۃ احوال الممالک

صفحہ	مضمون
۵۶۳	ساتوین فصل مجلس سلطنت کے بیان مین
۵۶۴	آٹھوین فصل سلطنت کی وزارتون کے بیان مین
۵۶۵	نوین فصل مملکت کی تقسیم کے بیان مین
؍؍	دسوین فصل صوبہای سلطنت کی مجالس کے بیان مین
۵۶۷	گیارہوین فصل ان مجالس کے اختیارات مین
؍؍	بارہوین فصل اوطان یعنے اضلاع کی مجالس کے بیان
۵۶۸	تیرہوین فصل شہرون کی مجلسون کے بیان مین
۵۶۹	چودہوین فصل سلطنت نمسہ کے طریق حکمرانی مین
۵۷۵	پندرہوین فصل سلطنت نمسہ کی قوت مالی اور فوجی کے بیان مین
۵۷۹	**پانچوان باب سلطنت روس کے حالات مین**
؍؍	پہلی فصل روس کی تاریخ مین
۵۹۳	دوسری فصل روس کے بادشاہون کے بیان مین جس ترتیب سے کہ اونھون نے حکمرانی کی
۵۹۸	تیسری فصل مملکت روس کے حالات مین
۶۱۲	چوتھی فصل سلطنت روس کے انتظام اور قواعد سیاست مین
۶۲۸	پانچوین فصل سلطنت روس کی حکمرانی کی کیفیت مین
۶۳۱	چھٹی فصل روس کی قوت مالیہ اور عسکریہ کے بیان مین
۶۳۳	**چھٹا باب سلطنت پروشیہ کے بیان مین**
؍؍	پہلے فصل سلطنت پروشیہ کی تاریخ مین
۶۵۰	دوسری فصل پروشیہ کے پادشاہون اور اونکی مدت سلطنت کے بیان مین اوس ترتیب سے جو کہ اونکی ابتدا ایکتور براندبورغ سے ہوئی۔
۶۵۱	تیسری فصل سلطنت پروشیہ کی کیفیت اور حالات مین

صفحہ	مضامین
۷۴۰	بارہوین فصل مجالس بلدیہ یعنی شہریہ کی بیان مین
۷۴۲	تیرہوین فصل شہر کی اصلاح کی کارروائی کے بیان مین
؍؍	چودہوین فصل ان مجلسون کے معطل ہونے مین
۷۴۳	پندرہوین فصل مجالس حکم کے بیان مین
۷۴۴	سولھوین فصل مدارس علوم کی تفصیل مین
۷۴۶	سترہوین فصل سلطنت اٹلی کی مالی اور لشکری برّی اور بحری قوت کی بیان مین
۷۴۹	**نوان باب سلطنت اسپین یعنے اندلس کی حالات مین**
؍؍	پہلی فصل اوسکی تاریخ مین
۷۵۱	دوسری فصل اسپین کے بادشاہ اور اونکے سال سلطنت کی بیان مین
۷۵۲	تیسری فصل مملکت کی کیفیت کی بیان مین
۷۵۶	چوتھی فصل انتظام سیاست مین
۷۶۰	پانچوین فصل سلطنت کی انتظام حکمرانی مین
۷۶۳	چھٹی فصل سلطنت کی مالی اور فوجی برّی اور بحری قوت کی بیان مین
۷۶۵	**دسوان باب سلطنت سویڈن وناروی کے بیان مین**
؍؍	پہلی فصل اوسکی تاریخ مین
۷۶۹	دوسری فصل مملکت سویڈن وناروی کے حالات مین
۷۷۴	تیسری فصل اوسکے قوانین سیاست کی حالات مین
۷۷۷	چوتھی فصل اوسکی آمد وخرچ اور لشکر برّی اور بحری کے بیان مین
۷۸۳	**گیارہوان باب مملکت ہالنڈ کے بیان مین**
؍؍	پہلی فصل اسکی تاریخ مین

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا سبیل الرشاد ونجانا من الغوایۃ والفساد والصلوۃ علی رسولہ الذی علمنا طرق الحکمۃ والسداد وعلی الہ واصحابہ الامجاد

نہایت شگفتہ اور پر بہار پھول جو گلشن بیان کو رونق اور گلزار سخن کو زینت دینے والے ہین اور از بس تر و تازہ کلیان جو نظارگیان پر شوق کی چشم بصیرت کو طراوت بخشنے والی ہین نخلبند بوستان کائنات کی حمد و ثنا کے فقرے ہین اور سب سے زیادہ روشن موتی جو گلو بند

کلام مین لگانے کے قابل اور عمدہ سے عمدہ آبدار گوہر جو تاج سخن
جڑنے کے لائق ہین دُرِ شاہوار دریای نبوت و رسالت کی نعت
نفظ ہین پس ہر مصنف اور مؤلف اور مترجم کو زیبا ہے کہ سب سے
پہلے رشتۂ مضامین کو ان جواہر لطافت آگین مین پروکر سلک گوہر
سخن کو آبرو بخشے حمد و نعت کی بعد ارباب بصیرت پر یہ بات مخفی
کہ خداوند تعالی نے ہر وقت اور ہر زمانہ مین انسان کی بہتری اور نصیحت
کے واسطے بہت عمدہ سامان یہ بنایا ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت
پہلے لوگون کے مقابلہ مین دیکھے اور اپنے اطوار کو اپنے متقدمین
آثار سے ملا دیوے تاکہ اوسکو یہ امتیاز نصیب ہو کہ میری حالت پہلو
بہتر ہے یا اونسے بدتر ہے اگر اچھی ہو تو خدا کا شکر کرے اور جو بُری
تو اپنے کو ننگ سلف سمجھکر ایسی کوشش کرے جسکی بدولت ننگ سلف
ہونے کی عار سے بچ سکے نظر برین اس زمانہ مین بھی ہماری موجودہ
کیواسطے سب سی بہتر ذریعہ یہی ہے کہ وہ اپنے سلف کے دینی اور دنیوی

کو تلاش کرکے اپنی حالت کا اونسے مقابلہ کرے اور اپنی اس حالت کا
جو آج کل اونپر طاری ہے خود ہی انصاف کرے کہ اسکے لحاظ سے
آیا وہ ننگ سلف ہے یا نہین اور جو عار ننگ ہونے کی ہے اسکو اون
طریقون سے رفع کرے جن طریقون سے ہمارے زمانہ کی اور قومین آج
اوج کمال کا آفتاب بنکر چمک رہی ہین اور جنکی روشنی سے اب اون
لوگون کی بھی آنکھین خیرہ ہوتی ہین جنمین خود بھی کبھی یہ روشنی موجود تھی
مگر چونکہ اس تنزل کے زمانہ مین وہ سامان بھی ہمارے پاس نرہا تھا
جسکے ذریعہ سے ہم اپنے سلف کے حالات دیکھکر نصیحت پکڑتے اور
ہمارے دلون مین غیرت کا جوش اوٹھتا اس سبب سے ہمارے دلونپر
ایسا غفلت کا حجاب پڑا ہوا تھا جو کسی قسم کی خارجی روشنی کو بھی ہم تک
نہ آنے دیتا تھا اور جسنے ہمکو بالکل متحیر بنا رکھا تھا کہ اسی اثنا مین کتاب
اقوم المسالک فی معرفت احوال الممالک ہندوستان مین آئی جو ایک
بڑے پکے فاضل اور بڑے متبحر عالم اور نہایت دور اندیش مسلمان امیر الامرا

افتخار العلما سید خیر الدین احمد وزیر سلطنت ٹونس کی تصنیفات مین
سے خاص انھین ضروری باتون اور مناسب نصیحتون کا ذخیرہ تھی
جنکی آج کل کی قومون کو بڑی ضرورت تھی اور جب اوس کتاب کا
حال امیر عالی ہمت وزیر ذی شوکت وعظمت طراز مسند حکومت سرو
بستان فطنت گوہر تاج سطوت نیر افق اقبال مہر منیر جاہ وجلال مرکز
دائرہ فضل وکمال فخر زمن جناب خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر دستور
یمین ریاست پٹیالہ ادام اللہ تعالی اقبالہ وضاعف اجلالہ کو معلوم ہوا
تو اونھون نے خیال فرمایا کہ جن باتون کے دریافت کرنیکی آج کل
تمام ہندوستان اور خصوصاً مسلمانون کی قوم کو ضرورت تھی وہ سب
اس کتاب فوائد انتساب مین اس خوبی سے موجود ہین کہ مسلمان آج انکو
دیکھکر بخوبی اس بات کو دریافت کر سکینگے کہ پہلے ہماری ترقی اور فضل
وکمال کی کیا صورت تھی اور ہم گذشتہ قومونکی نظر مین کیسے عزیز تھے
اور اب ہماری کیا حالت ہے اور ہمکو غیر قومین کس نظر سے دیکھتی ہین

مگر چونکہ وہ کتاب عربی زبان مین تھی اسوجہ سے اوسکی نفع کے عام ہونیکی
توقع نہوئی پس ہمارے عالیقدر ممدوح نے اپنی فیاضانہ ہمت اور عالی
حوصلہ کو اسطرف مائل کیا کہ یہ کتاب اردو زبان مین ترجمہ ہو کر شائع ہوجاوے
تاکہ اپنی زبان مین ہونے سے اوسکے عالی مطالب کو ہر شخص باسانی سمجھ سکے
اور جس عمدہ چیز کے دستیاب ہونیکی اس تنزل کے زمانہ مین کیسکو توقع
نتھی وہ گھر بیٹھے ہر کیسکو باسانی ملجاوے چنانچہ اس امر اہم کو انجام کیواسطے مجھ
قلیل البضاعت المفتقر الی ربہ الجلیل محمد اسمعیل کو اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو
اسکے نفع کو ترجمہ کے ذریعہ سے عام کردے پس جب مین نے اپنی قابلیت
اور استعداد کا اندازہ کیا تو مجکو ہرگز یہ حوصلہ نہوا کہ مین ایسے مشکل کام کو اپنے
ذمہ لون اور اس دشوار گذار راہ کے طے کرنیکا قصد کرون مگر ساتھ ہی اوسکے
اس بات کی خیال کرنیسے کہ ایک معظم و مکرم کے حکم کی تعمیل کے قصد کرنیمین
خدا کی تائید ہوتی ہے خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ وہ حکم کسی عام فائدہ اور
بھلائی کے قصد پر مبنی ہو تو میری ہمت قوی ہوگئی اور مین نے خدا پر بھروسہ

کرکے اوس حکم کی تعمیل شروع کی اور اوسی کے فضل سے مین نے اسکو پورا
کرلیا اور اس ترجمہ کا نام نظم الممالک ترجمۂ اقوم المسالک فی معرفت احوال
الممالک کھا مین امید کرتا ہون کہ خداوند تعالی کی عنایت سے میری قوم کو
اوس سے بڑی فلاح ہوگی ترجمہ کرنا اور ایک زبان کے مطلب کو دوسری
زبان مین اوسی خوبی سے ادا کرنا کہ اصل زبان کا مزا دے نہایت ہی
مشکل ہے مگر مین نے حتی المقدور اسپر کوشش کی ہے لفظی ترجمہ کی
پابندی نہین کی عبارت کو مطلب خیز اور اپنی زبان کے محاورہ مین
لکھا ہے تاکہ پڑھنے والون کو اوسکے پڑھنے سے دل تنگی نہو اور اپنی
زبان کے لطف سے یہ نفیس کتاب خالی نرہے با این ہمہ اگر کچھ غلطی
ہو تو معاف فرمایا جاوے مصرع کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود
والحمد للہ علی اتمامہ والصلوۃ علی محمد وآلہ

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاک ہے وہ ذات برحق جسنے عدل کا نتیجہ آبادی کو بنا دیا اور اپنے بنی نوع انسان کو نور عقل سے شرف عطا کیا اور اوس عقل کی بدولت اوسکو تدابیر مختلفہ اور مراتب عرفان کے لائق کردیا اور اوسکو اس بات پر مامور کیا کہ وہ نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرے اور گناہ اور زیادتی سے بچتا رہے پس مین اوسی کی تعریف کرتا ہون اور وہی ہر وقت اور ہر آن محمود ہونیکے لائق ہے اور درود پڑھتا ہون محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اوسکا بندہ اور ہمارا سردار ہے
اور جو اوسکی طرف سے کتاب لیکر آیا ہے اور جسپر یہ حکم نازل ہوئے ہے
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاے ذی القربی اور اوپر اوسکی
آل اور اصحاب کے جو حافظ شریعت اسلام ہین ایسی شریعت جو ہر وقت
اور ہر زمانہ مین پسندیدہ ہے اور جسکے احکام کا دائرہ ایمان اور امان
دونون کو محیط ہے حمد و نعت کے بعد کہتا ہے مؤلف اس کتاب کا یعنی
سید خیر الدین احمد وزیر سلطنت تونس اللہ اوسکو سیدھی راہ
بتادے کہ جب مین نے دنیا کی مختلف قومون کی ترقی اور تنزل کے
اسبابون کو نہایت فکر و تامل کے ساتھ دیکھا اور مسلمانون اور فرنگیون
کی تواریخ سے جہان تک ممکن تھا ڈھونڈ ڈھونڈ کر اونکو نکالا اور جو کیفیت
مسلمان لوگون کی اون حالات کے لحاظ سے جو اونپر ابتدا سے زمانہ
مین طاری تھے اور جو فی زماننا طاری ہین اور جو آیندہ تجربہ کی رو سے
اونپر ہونے والے ہین اُن دونون قومونکی مورخون نے لکھی ہے اوسکو بھی

ہمین نے دیکھا تو خواہ مخواہ مجھکو یہ یقین ہوگیا اور میرے اس یقین کا
شاید کوئی مرد مسلمان مخالف نہوگا اور نہ اسکی مخالفت کے واسطے
وجہ نکلیگی کہ جب ہم ایک قوم کی ترقی اور انتظام مملکت کی خوبی کا خیال
کرین اور اوسکی ہمت کو بھلائی اور نفع کی باتون پر حد سے زیادہ مائل
پائین تو اس صورت مین ہمکو اپنی بھلائی کی باتون کی اچھی طرح سمجھنے
اور جانچنے کے لیے بجز اسکے اور کوئی طریقہ نہین ہے کہ ہم ایک ایسی
قوم کی حالت کو نظر تامل سے دیکھین جو ہمارے گروہ کی نہین ہے اور
اوسکی ترقی کے اسباب کو دریافت کرین خصوصاً اوس قوم کی حالت کو
جو ہمارے قرب وجوار ہین ہی رہتی ہو اور پھر ہم اون جدید ہنرمندیون
اور کمالات کو خیال کرین جو فی زماننا علم و عمل کے موافق ہونے سے
پیدا کیے گئے ہین اور ان باتون کا لحاظ کرکے ہم تمام دنیا کو یہ سمجھین کہ
گویا ساری دنیا بمنزلہ ایک شہر کے ہے جسمین مختلف قومین اس قسم کی
رہتی ہین جنکی ضرورتین باہم ملی جلی اور ایک دوسری پر موقوف ہین

اور یہ خیال کرین کہ گو ہر ایک فرقہ اپنی خاص ضرورتون مین اپنے ہی
نفس کا محتاج ہے مگر بلحاظ اون فوائد کے جو سبکی نسبت عام ہین سب
قومین ایک دوسرے کی محتاج ہین پس جو شخص ان باتون پر غور کریگا
جو ہمارے تجربہ کی روسے بلاشبہہ صحیح ہین اور یہ بھی اپنی دیانت کی رو
سے جانتا ہوگا کہ شریعت اسلامیہ دین و دنیا دونون کی مصلحتون پر
مشتمل ہے کیونکہ دنیوی معاملات کی اصلاح امور دینیہ کے استحکام کی
بنیاد ہی تو اوس شخص کو یہ بات نہایت بری معلوم ہوگی کہ وہ ایسے
علماء اسلام کو جو بسبب اپنی امانت اور دیانت کے اس بات کے
ذمہ دار ہین کہ احکام شرعیہ کے جاری کرنے مین مصلحت وقت کا ضرور
لحاظ رکھین غوامض اور دقائق شرعیہ کے کھولنے اور مصالح دینیہ کی
حقیقت بیان کرنے سے پہلو تہی کرتا دیکھے اور دانستہ اغماض کرتا پاوے
اور ایسے علما کی عقلین ظاہری اور باطنی مصلحتون کے سمجھنے سے
قاصر ہون اور اونکے ذہن اونسے خالی رہین کیونکہ یہ بات سب

جانتے ہین کہ ایسے خاص خاص لوگونکا ایسا ہونا عوام الناس کو اُن
باتون کے دریافت کرنے سے جو اونکی ترقی اور بھلائی کے لیے ضرور ہین
محروم رکھتا ہے بھلا انصاف کرو کہ یہ بات کچھ اچھی ہے کہ طبیب ہی
مریض کے حال سے غافل ہو یا یہ بات کیسکو زیبا ہے کہ وہ صرف
ایک چیز کی حقیقت تو دریافت کرے اور اوسکے لوازم و عوارض سے
جاہل رہے اور جیسی یہ بات بُری معلوم ہوتی ہے اسیطرح یہ بات بھی
بُری معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ صاحب سیاست ہین وہ سیاست کے
طریقون سے جاہل ہون یا اپنی ریاست کی باگ چھوڑ دینے کے واسطے
دانستہ تجاہل کرین پس جب مجکو اس بات کا یقین ہو گیا کہ ترقی کے
سامان بغیر دریافت کرنے کسی ترقی یافتہ قوم کے حالات کے ہرگز ہمکو
میسر نہین آسکتے تو میرے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر مین اون سب باتونکو
ایک کتاب مین جمع کر کے لکھون جو مین نے برسون کی فکر اور تجربہ سے
حاصل کی ہین اور جنکو مین نے اپنی آنکھ سے یورپ کے اوس سفر مین

دیکھا ہے جسپر مجکو میرے ایسے آقاے نامدار نے مامور کیا تھا جو نہایت مفخم
اور معظم اور بلند رتبہ پاکیزہ اخلاق پسندیدہ خصلت ہے جسکی ارادی
ہمیشہ اوسکے نام کے مثل صادق ہوتے رہتے ہین اور جسکی تعریف مین
تمام دنیا رطب اللسان ہے تو شاید میری یہ محنت رائگان نجاوے
خصوصاً اوس حالت مین جبکہ بہت سے لوگ یکدل ہو کر شریعت غراے
اسلام کی حمایت کرنے پر مستعد ہونگے اور سب سے بڑا کام اس کتاب کے
تالیف کرنے سے مین نے اپنے دل مین یہ ٹھہرایا تھا کہ مین اوسکے ذریعہ
سے بڑے بڑے نامی علما کو اون باتون سے آگاہ کرون جنکی اطلاع
سے لوگون کو ایسی باتون کے دریافت کرنے مین مدد ملیگی جنکی حسب
مقتضاے زمانہ اور مصلحت وقت ہمکو نہایت بڑی ضرورت ہے اور
اون باتون کا ذکر کرون جنپر فی زماننا انسان کے جملہ معاملات ظاہری
اور باطنی کا مدار ہونا چاہیے تاکہ جو اہل سیاست بلکہ علی العموم جو لوگ
خواب غفلت مین ہین وہ سب بیدار ہو جاوین اور یہ بھی ارادہ کیا کہ کچھ

حالات فرنگیونکی قوم کے خصوصاً اون لوگون کے جنکے ساتہ ہمکو زیادہ
خصوصیت اور ربط وضبط اور سخت تعلق ہے بیان کرون اور اونکے
حالات کے ساتھ اون کی اون عالی ہمتیون کا بھی ذکر کرون
جنکی بدولت اونھون نے تمام دنیا کی قومون کے حالات مفصل دریافت
کر لیے ہین اور اس کام کو اونھون نے اپنی سیر وسیاحت اور تمام عالم کی
سفر سے لپنے اوپر آسان کیا ہے پس جہان تک کہ مجھسے ہوسکا مین نے اپنے
ارادہ کی موافق اس کتاب مین اون سب باتون کو جمع کیا جو اونھون نے
تدابیر ملکیہ کے متعلق بغرض نظم ونسق مملکت کے ایجاد کی ہین اور ان چند
باتون کے ضمن مین مین نے اون باتون پر ایما کر دیا ہے جو زمانہ سابق
یعنے عہد قدیم مین اون کے ہان رائج تہین اور اون طریقون کو
بھی بیان کیا ہے جنکی بدولت اوس قوم نے سیاست مدن مین ایسی
ترقی حاصل کی ہے جسکے سبب سے گویا وہ ترقی کی حد پر پہونچ گئے ہین
اور اسیطرح پر مین نے اس کتاب مین امت اسلامیہ کے اون قدیمی

حالات کو بیان کیا ہے جنسے اس قوم کے کمالات اور فضائل کی کیفیت
معلوم ہو جاتی ہے جو اوس زمانہ مین تھی جبکہ احکام شرع اپنے اپنے
موقع پر جاری تھے اور جملہ معاملات اپنے اپنے طریقہ سے برتتے جاتے تھے
اور یورپ کی قومون کی تمام معاملات نظم و نسق اور طریقہ سیاست و تمدن کو
مین نے اس غرض سے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ بھی اونمین سے
جن باتون کو اپنے حسب حال اور اپنے حق مین بہتر دیکھین اونکو اختیار
کرلین اور جو باتین ہماری شریعت کے مخالف نہین ہین بلکہ مساعد ہین
اونکو اپنے برتاؤن مین داخل کرین تاکہ شاید وہ اس تدبیر سے پھر اپنے
اون کمالات کو حاصل کرلین جو کسی زمانہ مین ہمارے ہاتھون سے
نکل گئے ہین اور شاید ہم اس ذریعہ سے اپنے ہان کے اس تفریط کے
گرداب سے نجات پاوین جو آج کل ہم لوگون مین پھیل رہی ہے
اور علاوہ ان باتون کے بہت سی عقلی اور نقلی باتین اس کتاب مین
ایسی ہین جنکو دیکھنے والا نہایت شوق سے دیکھیگا اور اس کتاب کا نام

اقوم المسالک فی معرفۃ احوال الممالک کہا ہے

یعنے سیدھی راہ مملکتون کا حال دریافت کرنے کے باب مین اور ہمنے
اسکو ایک مقدمہ اور دو حصون پر منقسم کیا ہے اور اسکے ہر ایک حصہ مین
متعدد باب ہین اور اللہ کی ہدایت سے مجکو توقع ہے کہ وہ سیدھے
راستے مجھپر کھولدیگا اور چونکہ ایسے مشکل کام کا سرانجام میری بساط
سے بڑھکر تھا اسلیے مجکو علما اور فضلا سے اس بات کی امید ہے کہ وہ
میری خطا سے چشم پوشی فرماوینگے اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ
جو کام صدق نیت اور خلوص قلب سے کیا جاتا ہے اوسمین کامیابی
عطا کرنے کا خود اللہ ہی کفیل ہوجاتا ہے

مقدمہ

جب ہر چیز کا اصلی سبب اوسکے وجود پر مقدم ہوتا ہے تو اوس سبب
کو کتاب مین بھی پہلے ہی بیان کرنا زیبا معلوم ہوتا ہے اور مجکو یہ بات
منظور نہین ہے کہ مین اس کتاب کے سبب تالیف کا اظہار اوسیقدر

کافی سمجھون جسقدر کہ مین نے خطبہ مین اشارہ بیان کر دیا ہے بلکہ مین
اسکی تصریح اس موقع پر بھی ضروری سمجھتا ہون کیونکہ جو بات مجکو اس
مقدمہ مین بیان کرنی منظور ہے اوسکی بنا ہی سبب تالیف بھی ہے
چنانچہ کہتا ہون مین کہ اس کتاب کے تالیف کرنے اور اوسمین مطالب
مذکورہ بیان کرنیکی ضرورت مجکو ظاہرا دو وجہ سے معلوم ہوئی اگرچہ
حقیقت مین اون دونون وجہون کا مآل واحد ہے ایک تو اون دونون
مین سے غیرت دلا کر برانگیختہ کرنا غیرت دار اور عقلمند اور عالم اور صاحب ثروت
اہل سیاست مسلمانون کا اس بات پر ہے کہ وہ ذرا ہوشیار ہو کر ان وسایل کو
دریافت کرین جنکے سبب سے مسلمانون کی یہ خراب حالت آیندہ صلاح پذیر
ہو اور جنکے سبب سے اونکے علم وفضل اور طریق تمدن وغیرہ مین ترقی ہو
اور جنکی بدولت اونکی ثروت وعزت کے سامان مہیا ہون مثلاً تجارت
یا زراعت یا صناعی اور دستکاری کے کام رونق پکڑین اور اون سب
کامون کے اسباب اونکے لیے پیدا ہو جاوین اور جن باتون سے اونکے

ذلت اور افلاس چھا رہا ہے وہ سب رفع ہوجاوین اور ایسی بہبودی کی
باتون کی جڑ حقیقت مین انتظام ملکی اور طریق سیاست کی اصلاح ہے کہ
اس اصلاح سے امن پیدا ہوتا ہے اور امن وامان سے دلون کی لذتین
بڑھتی ہین اور آرزوئین پیدا ہوتی ہے ہر کام مضبوط ہوتا ہے جیسا کہ ہم سب لوگ
ممالک یورپ مین آنکھون سے مشاہدہ کرتے ہین جسکے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین
اور دوسری بات جو اس تالیف کا باعث ہے اون غافل لوگونکا ہوشیار
کرنا او متنبہ کرنا ہے جو ایک اچھی بات کو صرف اس خیال سے نہین
اختیار کرتے کہ وہ ظاہرا اونکی شریعت مین نہین ہے اور اس غلط خیال کا
منشا یہ ہے کہ وہ دوسرے مذہب کے لوگون کی جملہ باتونکو اسی قابل سمجھتے ہین
کہ اونکو ترک کیا جاوے خواہ وہ باتین کسی قوم کی عادات مین سے ہون
خواہ تدابیر ملکیہ سے متعلق ہون یہان تک کہ وہ غافل لوگ غیر مذہب والے
کی تالیفات کو بھی پڑھنا برا سمجھتے ہین اور اگر کوئی شخص اونکے سامنے
غیر مذہب کی تالیفات یا عمدہ باتون کی تعریف کرے تو وہ اوس شخص کو

بُرا بھلا کہنے پر مستعد ہو جاتے ہین حالانکہ یہ با
اور سراسر خطا ہے اسلیے کہ جو کام فی نفسہ اچھا
بُرے خصوصاً وہ کام جسکو کبھی ہم لوگ ہی کیا
وسکو ہمسے ہی اوڑالیا ہے تو ایسے کام سے
ئی کوئی وجہ نہین ہے بلکہ جب وہ کام کسی زمان
عملدرامد مین تھا تو ہمکو ایسے کام کے پھر حاصل
اور تمنا ظاہر کرنی چاہیے اور گو یہ بات مسلم ہے
کے سامنے دوسرے کے مذہب کو ضلالت
یہ بات لازم نہین آتی کہ غیر مذہب والے کی ذ
یا جو کام کہ مصلحت ملکی کے لحاظ سے اوسنے کیا
ور ہمکو اون کامون مین غیر مذہب والی قوم
فرنگیون کا ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ جب وہ کس
دیکھتے ہین فوراً اوسکے کرنے پر مستعد ہو جاتے

باتون کے سبب سے آج اپنی ترقی اور بلندی کے اوس رتبہ پر ہین جسکو
سب لوگ آنکھون سے دیکھتے ہین اور حقیقت مین ایک پرکیے دانشمند کا
کام بھی یہی ہے کہ جو بات اوسکے سامنے پیش آوے خواہ وہ کسیکا قول ہو
یا فعل ہو اوسکو نظر امتیاز سے تاڑ کر جانچے اور اگر اوسکو اچھا دیکھے تو فوراً
اخذ کرے اور دل سے اوسکو بہتر سمجھے گو اوسکا موجد دین مین سچا ہو یا جھوٹا
اسلیے کہ حق بات کچھ لوگون سے نہین پہچانی جاتی بلکہ لوگ حق بات سے
پہچانے جاتے ہین اور حکمت مسلمان کے لیے بمنزلہ گم شدہ چیز کے ہے
جہان کہین اوسکو پاوے فوراً لیلے

ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ نے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بطور مشورہ عرض کیا کہ یارسول اللہ
اہل فارس محاربہ کیوقت اپنے شہرون کے گرد خندقین کھودلیتے ہین تاکہ
دشمن کے مقابلہ اور حملہ سے محفوظ رہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس رائے کو پسند فرماکر غزوۂ احزاب مین مدینہ کے گرد خندقین کھدوائ

تاکہ اور مسلمان بھی اس تدبیر پر عمل کیا کرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
ارشاد فرمایا ہے قول کی خوبی کی طرف دیکھو قائل کے حال کی طرف ست دیکھو
اور جبکہ ہمارے متقدمین نے غیر ملت کے لوگون سے علوم منطق کو نفع کی چیز
سمجھکر اپنی زبان مین ترجمہ کرلیا اور اوسکے رواج کو مستحسن جانا یہان تک کہ
امام غزالی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ جو شخص منطق نہ جانتا ہو گویا علم اوسکا کچا ہے
تو پھر ہمکو کس چیز نے منع کردیا ہے کہ ہم اس زمانہ مین غیر ملت قوم کی جن باتونکو
اپنے حق مین نافع اور کارآمد دیکھین اونکو نہ یاد کرلین اور جن باتون کی طرف
ہمکو مکائد اعدا سے محفوظ رہنے اور صدہا منفعتون کے حاصل کرنے مین
نہایت حاجت ہو اونکو اختیار نکرین کتاب سنن المہتدین مین شیخ الموفق
المالکی نے صاف لکھا ہے کہ غیر قوم کے ساتھ جن باتون مین مشابہت ممنوع ہے
وہ صرف وہی باتین ہین جو ہماری شریعت کے خلاف ہین اور جن باتونکو
غیر ملت کے لوگ موافق طریقۂ مندوبہ یا مباح یا واجب کے کرتے ہون انکو
ہم صرف اس خیال سے نہین چھوڑ سکتے کہ غیر ملت کے لوگون کا بھی آئیں

عمل درآمد ہے اسواسطے کہ ہماری شریعت نے ہمکو غیر قوم کے ساتھہ
اِن باتون مین مشابہ ہونے سے منع نہین کیا جنکو وہ قوم بھی کارخانۂ قدرت
کی اجازت سے کرتی ہو اور حاشیۂ درمختار مین علامۂ شیخ محمد بن عابد
بن الحنفی نے تو یہان تک تصریح لکھا ہے کہ جن باتون مین مخلوق خدا کی
بہتری اور ترقی ہو اگر اونکے کرنیمین ہم کسی غیر ملت قوم کے ساتھ مشابہ ہو جاوین
تو کچھ خرابی نہین ہے اور بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ جو لوگ فرنگیون کی
باتون کے اتباع سے سخت انکار کرتے ہین وہ اپنی بھلائی کی باتون مین تو
انکار کرتے ہین اور جو باتین اونکے حق مین مضر ہین اون مین اون کی
مشابہت سے کچھ اونکو انکار نہین ہے کیونکہ وہ لوگ صریح فرنگیون کا بنا ہوا
کپڑا پہنکر خوش ہوتے ہین اور اونہی کا اسباب گھرون مین رکھتے ہین او
اونھی کے ہتھیار اور اور ضرورت کی چیزین استعمال مین لاتے ہین مگر اون
چیزون کو اون کی تدبیرون سے کام مین لانیسے بڑا پرہیز کرتے ہیین
حالانکہ ان باتون سے پرہیز کرنیمین اونکے ملکی انتظام اور ملکی ترقی دونو نہین

بڑا نقصان اور خرابی پڑتی ہے اور وہ خرابی کچھ پوشیدہ نہین بلکہ ظاہر ہے
ورگویا اس سبب سے ہی انمین ایک عیب ہتاہے اسلیے کہ جب وہ اپنی
ذاتی ضرورتون کے سامان مین دوسری قوم کے محتاج ہین توگویا علم مین
وہ اس قوم سے پست درجہ ہین اور اونکی ملکی ترقی مین یہ نقصان رہتا ہے
کہ وہ اپنے ملک کی پیداوار وغیرہ کے ثمرہ سے نفع نہین اوٹھا سکتے حالانکہ
ترقی ملک کی یہی علامت اور اوس سے یہی مقصود ہے اور تصدیق اسکی
ہمارے اس مشاہدہ سے ہوتی ہے کہ ہماری قوم کے صناع لوگ اپنی
صنعت اور دستکاری سے کچھ فائدہ حاصل نہین کرتے مثلاً جو لوگ
روئی بوتے ہین یا بکریون کی اون تراش کر درست کرتے ہین اور سال بھر
اوسپر جان مارتے ہین وہ اپنی سال بھر کی محنت کی پیداوار یعنی روئی اور
اون وغیرہ کو تھوڑی سی قیمت پر فرنگیون کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہین
اور جب اوسی روئی اور اون سے وہ لوگ تھوڑے عرصہ مین اپنی
صناعی کی بدولت طرح طرح کے کپڑے بنکر لاتے ہین تو پھر وہی ہماری

قوم کے لوگ جنھون نے اونکو روئی دی تھی اوہی کو چوگنی قیمت دیکر کپڑا خریدتے ہین غرضکہ ہمکو اپنے ملک کے صرف اصلی پیداوار کی قیمت ملجاتی ہے اور کسی قسم کی ہنرمندی یا صناعی سے ہم اوس سے فائدہ نہین اوٹھا سکتے پس جب ہم یہ بات دیکھین کہ ہمارے ملک مین سے یہ چیز جاتی ہے اور یہ چیز آتی ہے اور اس بات کا اندازہ کرین کہ آنے والی چیز کا خرچ اور جانیوالی چیز کی آمدنی مساوی ہے تو یہان تک تو گویا خیر ہے تھوڑا ہی سا ضرر ہے اور جب ہمکو جانے والی چیز کی قیمت کم ملی اور آنیوالی چیز کی قیمت چہار چند دینی پڑی تو یقین کرلو کہ ایسا ملک آج نہ تباہ ہوا کل تباہ ہوگا اور سیاست مین اسوجہ سے خلل واقع ہوگا کہ جب سلطنت دوسرے کی محتاج ہوگی تو کماحقہ اوسکو استقلال حاصل نہوگا اور اوسکی قوت مین سستی رہیگی خصوصاً جبکہ سلطنت کو لڑائی کے سامان مین دوسری سلطنت کی احتیاج ہوگی تو اوسوقت اور زیادہ خلل ہوگا کیونکہ ایسے سامان کا دوسری سلطنت سے صلح کے زمانہ مین ملنا تو ممکن ہے اور اگر دوسری

سلطنت سے جنگ ہو تو پھر یہ سامان کیونکر مل سکتا ہے کہ اپنی غرض
کے واسطے ایسے وقت مین دوگنی چوگنی قیمت ہی کیون ندین اور یہ جو
ہمنے بیان کیا اوسکا سبب خاص یہ ہے کہ فرنگی اون چیزون مین سب سے
سبقت لیگئے ہین جنکا نتیجہ ایسے انتظامات ہین جنکے سبب سے عدل اور انصاف
اور آزادی کی بنا پڑتی ہے پس اس صورت مین عقلمندون کو کب یہ بات
زیبا ہے کہ وہ صرف خیالات واہیہ کے سبب سے اپنے کو ایسی باتون سے
محروم رکھین جو سراسر اونکے حق مین مفید ہین اور اون کامون سی باز رہین
جنپر اونکی منفعت کا مدار ہے اہالیان یورپ مین سے بعض مولفین کا
مقولہ ہے کہ جو سلطنتین اپنے پاس پڑوس کی سلطنتون کے مانند سامان
حرب و پیکار سے آراستہ نہین رہتین اور جو آلات لڑائی کے اور قرب وجوار
کی سلطنتین ایجاد کرین یا جو ترتیب لشکر کی دوسری سلطنتین کرین وہ
یہ نہین کرتین تو ایسی سلطنتون کو یقین کر لینا چاہیے کہ ایک نہ ایک دن
وہ اپنی قرب جوار کی سلطنتون کے لیے بمنزلہ مال غنیمت کے ہین اور کچھ

صرف ترتیب لشکر یا آلات حرب ہی پر یہ بات موقوف نہین ہے بلکہ جملہ
امور مین جب کوئی سلطنت ترقی حاصل کریگی تو دوسری سلطنت کو اوسمین
پیچھے رہجانا نہایت مضر ہوگا خواہ یہ ترقی لشکر اور سامان حرب وپیکار مین ہو
یا اور کسی تدبیر ومعاملہ مین ہو اور ہمارے اس کلام کی تائید حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے بخوبی ہوتی ہے جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت سے فرمایا مَن قَاتَلَ فَلْيُقَاتِلْ
كَمَا يُقَاتِلُ یعنے جو شخص جسطرح لڑے اوس سے اوسیطرح لڑنا چاہیے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی تفصیل حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی اوس نصیحت سے ہوتی ہے جو آپ نے حضرت خالد بن
ولید کو اسوقت فرمائی تھی جب حضرت خالد کو کفار کے مقابلہ مین روانہ
فرمایا تھا وہ نصیحت یہ ہے کہ اے خالد اللہ سے ہر وقت ڈرتا رہیو اور اپنے ساتھیون
کے ساتھ نرمی کرتا رہیو اور دشمنون کے مکر سے ڈرتا رہیو اور جب اونکی
سرحد مین داخل ہو تو احتیاط کیجیو اور جب دشمن سے مقابلہ کی نوبت آوے

تو جس ہتھیار سے وہ لڑین اوسی سے تو لڑیو اگر وہ برچھی سے لڑین تو برچھی سے
لڑیو اور جو تیر سے لڑین تو تیر سے لڑیو اور تلوار سے لڑین تو تلوار سے لڑیو پس
مین یقین کرتا ہون کہ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس زمانہ کے حالات کو
ملاحظہ فرماتے تو بلاشبہ بجاے اس تیر و تلوار اور برچھی کے یہ نصیحت فرماتے
کہ جنگی جہاز اور بندوق و توپ وغیرہ جیسے اس زمانہ کے لوگون کے پاس
ہین ویسی ہی تم بھی ایجاد کرو اسلیے کہ اس زمانہ مین دشمن کا مقابلہ اسی پہ
موقوف ہے اور جو قوت شرعاً مخالف کے مقابلہ مین واجب ہے وہ بغیر
اس سامان کے ہرگز نصیب نہین ہوسکتی اور ایسے سامان کا مہیا کرنا یا اس سے
بہتر ایجاد کرنا اُسوقت تک ممکن نہین ہے جب تک کہ ہم اوس ایجاد کے
طریقہ اور اس ترتیب کے علم مین دستگاہ نہ حاصل کرلینگے اور جب تک کہ
ملک کی ترقی اور اوسکی آبادی کے اون ذریعون کو بخوبی دریافت نکرلینگے
جنکو ہم اور ملکون مین اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرتے ہین اور یہ فوقیت ہمکو
اوسوقت تک ہرگز حاصل نہوگی جب تک ہم اپنے ملک مین خاص اوس

طریقہ کے موافق سیاست نکرین جس طریقہ کے موافق ہم اور ملکون مین دیکھتے ہین جسکا رکن رکین ایک عدل ہے اور ایک آزادی ہے اور یہ ایسے رکن ہین کہ ہماری شریعت مین بھی اونکو اصل الاصول سیاست قرار دیا ہے اور اسمین کچھ شک و شبہہ نہین ہے کہ یہی دونون وصف جملہ سلطنتون کی قوت اور استحکام کا مدار ہین اور چونکہ ہماری اصلی غرض اوسوقت تک بخوبی ظاہر نہوگی جبتک کہ ہم کچھ ممالک یورپ کا حال نہ بیان کرینگے اسلیے اب ہم کچھ اون سلطنتون کا حال بیان کرتے ہین اور اونھین کے ضمن مین مناسب موقعون پر کہین ہم فرقۂ اسلامیہ کا بھی حال بیان کرتے جاوینگے یورپ کی سلطنتین قدیم سے کچھ ایسی ہی شائستہ تھین جیسی کہ اب معلوم ہوتی ہین کیونکہ ۴۷۶ عیسوی مین جبکہ سلطنت روم تباہ ہوئی اور شمالی بربر* کی قوم نے یورپ پر ہجوم کیا اس سلطنت کا نہایت

---

* افریقہ کا شمالی ملک بربر کہلاتا ہے اور انگریزی جغرافیہ مین باربری اسٹیس لکھا جاتا ہے یعنی باربری قومون کی آبادیان۔ باربری قوم مسلمانون کی فتوحات سے پیشتر اس ملک پر قابض تھی اور اونھین کے نام سے یہ ملک مشہور ہوا ہے ۱۲ سید احمد

بدتر حال تھا اور اسمین جور و ستم اور وحشت ترقی کے درجہ پر تھی اور اسکو
ترقی کے بجائے تنزل ہوتا چلا جاتا تھا اور ہمیشہ اوسکے باشندے اپنے
ظالم اور جابر بادشاہون اور نوابون کے جو نوبلیس کہلاتے تھے غلام
بنے رہتے تھے یہان تک کہ جب امیر شارلیمین فرانس کا بادشاہ جو ممالک
یورپ مین سب سے بڑا بادشاہ گذرا ہے ۷۶۸ء عیسوی مین اس مملکت کا
والی ہوا تو اوسنے اس سلطنت کی ترقی مین زیادہ کوشش کی اور لوگونکی
اصلاح اور علوم و فنون کی اشاعت مین نہایت درجہ سعی کی چنانچہ
اوسکے عہد مین کچھ اصلاح ہوئی مگر جب اوسنے انتقال کیا تو پھر یورپ کا
ظلم اور جہالت مین وہی حال ہوگیا جو پہلے تھا اور کوئی یہ خیال نکرے
کہ یورپ کی ترقی کچھ وہان کی پیداوار یا زمین کی عمدہ آب و ہوا کے
سبب سے ہے کیونکہ یہ بات بعض ملکون مین اوس سے بھی زیادہ میسر ہے
اور نہ کوئی یہ خیال کرے کہ یہ ترقی کچھ عیسائیون کے دین کے خواص مین
سے ہے اسلیے کہ اسکو تو سیاست دنیوی سے کچھ تعلق ہی نہین ہے بلکہ

اسمین تو اور تعلقات دنیوی سے انقطاع کی ہدایت ہی چنانچہ حضرت عیسی علیہ السلام اپنے دوستون کو دنیوی معاملات مین بادشاہون کی حالت کے تعرض سے منع کرتے رہتے تھے اور آنکا یہ قول تھا کہ ہمکو دنیا کی سیاست سے سروکار نہین ہے ہماری شریعت کا اثر جو روح کیواسطے ہی اوسکو ان صورتون سے کچھ تعلق نہین ہے چنانچہ ہمارے اس کلام کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ ممالک بابا کبیر یعنی مملکت پوپ مین جو عیسوی دین کی پابندی زیادہ ہے اور وہان سیاست اس طریقہ سے نہین ہوتی جیسی کہ اور ممالک یورپ مین ہوتی ہے اسلیے وہان کے سب معاملے ابتر ہین پس جو کچھ ترقی یورپ کی قومون نے حاصل کی ہے وہ صرف اپنی صناعی اور کمالات علمیہ اور اوس انتظام کی بدولت حاصل کی ہے جسکا جزو اعظم عدل و انصاف ہے اور علاوہ اسکے اونھون نے زراعت اور تجارت کے خزانے اور دولت و ثروت کے آسان طریقے بھی اپنی دانشمندی سے حاصل کر لیے ہین اور اسقدر اونکو ترقی دی ہے کہ گویا

یہ سب باتین اب اونکی مملکت کے خواص مین داخل ہوگئی ہین اور اللہ تعالی
کی عادت ہے کہ جس سرزمین مین عدل وانصاف ہوا ور تدبیرین عمدہ
کیجاوین اور ہر کام ایک ترتیب کے ساتہ کیا جاوے وہان خدای تعالی
مال و دولت بھی زیادہ کرتا ہے اور اوس ملک کو آباد بھی زیادہ کرتا ہے
اور وہان کے پھل وپھول مین بھی برکت دیتا ہے اور جہان جور وستم ہو
وہان اوسکے برخلاف کرتا ہے جیسا کہ خود ہماری شریعت سے ثابت ہے
اور مسلمانون کے حالات کی تاریخ دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے چنانچہ
ہمارے آنحضرت کا فرمان واجب الاذعان ہے کہ عدل سے دین کی
عزت ہوتی ہے اور ملک کی اصلاح ہوتی ہے اور ہر خاص وعام کو
اوس سے قوت ہوتی ہے اور رعیت کو اوس سے امن ہوتا ہے اور
اہل فارس کے ہان یہ مثل مشہور ہے کہ بادشاہ سلطنت کی جڑ ہے
اور عدل اوسکا نگہبان ہے پس جسکی جڑ نہو وہ چیز گر جاویگی اور جس
چیز کا نگہبان نہو وہ ضائع ہوجاویگی اور نصائح الملوک مین لکھا ہے

کہ پادشاہ مین ہزار خصلتون کا ہونا ضرور ہے اون ہزار کا مجموعہ دو مین ہے
اگر اون دو عادتون کا بادشاہ پابند ہوگا تو وہ عادل کہلاویگا ایک تو
ملک کو آباد رکھنا دوسرے رعایا کو امن دینا

ابن خلدون نے اپنی کتاب کے پہلے حصہ مین لکھا ہے کہ ظلم کسیطرح کا
کیون نہو ملک کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اور چونکہ مقتضاے بشریت بھی ہے
اسلیے بادشاہون کے خود مختار اور مطلق العنان ہونے مین ہمیشہ مخلوق خدا
پر طرح طرح کے ظلم ہوتے رہتے ہین جیسا کہ بعض سلاطین اسلامیہ مین
اب بھی ہے اور کبھی پہلے یورپ مین بھی تھا جب کہ وہان کے بادشاہ
خود مختار تھے اور اونکو اپنی سلطنت مین خدا کے بندون پر اختیار مطلق
حاصل تھا اور وہ کسی ایسے عقلی قانون کے پابند نہ تھے جو اونکی دلی خواہشون
کے مخالف ہوتا اور نہ وہ کسی شرعی قانون کے پابند تھے کیونکہ اُنکی شریعت
کو تو دنیا کے انتظام سے بالکل انقطاع ہی تھا اور اونکی بعض سلطنتین جو
ضعیف اور خراب ہوگئین اونکی خرابی کا سبب بھی اونکی ایسی مطلق العنانی

اور سو تدبیری ہی ہوئی خصوصاً اس صورت مین جبکہ اونکے قرب وجوار
کی بعض مسلمان سلطنتین اپنی نیک عادات کی پابند نہین اسلیے کہ اونکے
والی اپنی شریعت کے ایسے قوانین کے پابند تھے جنکو امور دینی اور دنیوی
دونون سے برابر تعلق تھا اور جنکے اصول مین یہ بات داخل تھی کہ خدا کے
بندون کو اپنی خواہشون کے سبب سے تکلیف نہ دینی چاہیے اور اونکے
حقوق کی حفاظت کرنی چاہیے خواہ وہ ہندی ہون خواہ مسلمان ہون یا
اور کوئی قوم ہون اور مناسب وقت کی مصلحتون کی پابندی کرنی چاہیے
اور حصول منفعت کو انسداد ضرر پر مقدم نہ سمجھنا چاہیے اور اگر دو خرابیون مین
انسان مبتلا ہو تو آسان کو اختیار کرنا چاہیے اور ہماری شریعت مین
سب سے زیادہ عمدہ قاعدہ باہم صلاح ومشورہ کا ہے جسکو ہمارے خدا
نے اپنے رسول مقبول حضرت محمد رسول اللہ سے شخص کو ہدایت فرمائی
حالانکہ آنحضرت پاس چونکہ وحی آتی رہتی تھی اور خود آنحضرت کی ذات
جامع کمالات تھی اسلیے آپ کو کچھ حاجت مشورہ کی نتھی مگر اللہ تعالی نے

جو آنحضرت کو مشورہ کا حکم دیا اسمین صرف حکمت یہ تھی کہ جب آنحضرت
مشورہ کے لیے مامور ہونگے تو اور لوگ بعد آپ کے اوسکو واجب سمجھین گے
ابن عربی کا مقولہ ہے کہ مشورہ کرنا دین کی جڑ ہے اور خدا کا فرمان ہے
سب بندون کے لیے اور مشورہ کرنا خلفا پر مخلوق کا حق تھا حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ مشورہ نکرنے مین خیر نہین ہے
اور یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مسلمان عاقل کسی امر غیر مشروع کو دیکھے
اوسپر حتی الوسع اوسکا منع کرنا واجب ہے امام غزالی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے
کہ خلافت کے زمانہ مین خلفا رسول اللہ اور بعد اونکے بادشاہ اسلام
اس بات کو پسند کرتے تھے کہ لوگ انکی خطا پر گرفت کرین گو وہ منبر ہی پر
کیون نہ بیٹھے ہون چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رض منبر پر خطبہ
پڑھنے مین فرمانے لگے کہ اے لوگو جو شخص تم مین سے مجھہ مین کچھ کجی دیکھے
وہ میری کجی کی اصلاح کردے اس بات کو سنتے ہی ایک شخص اونمین سے
اوٹھا اور اوسنے کہا کہ اے عمر قسم ہے خدا پاک کی اگر ہم تجھہ مین ذرا بھی

کجی دیکھتے تو ہم اس تلوار کے زور سے سیدھی کر دیتے حضرت عمر نے یہ
سنکر خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ الحمد للہ اس امتہ مین ایسے لوگ موجود ہین
جو عمر سے شخص کی کجی کو تلوار کے زور سے سیدھا کر سکتے ہین پس ہمین
کسیطرح کا شبھہ نہین ہے کہ اگر حضرت عمر سے عادل خلیفہ جو اپنے اسلام
کی حمایت اور بندگان خدا کے حقوق کی محافظت پر نہایت مستعد تھے
دوسرے شخص کی مداخلت کو جائز نہ جانتے تو اوس شخص کی یہ بات سنکر
الحمد للہ نہ کہتے بلکہ اوسکو گھُرک جھڑک کر اپنے جلسہ سے نکلوا دیتے اور
امام غزالی نے احیاء مین نقل کیا ہے کہ جب معاویہ نے لوگون کو دینا چھوڑ دیا
تو ابو مسلم الخولانی نے بیدھڑک ہو کر یہ کہا کہ یہ مال کچھ آپ نے نہین پیدا کیا
اور نہ آپکے باوانے یا آتان نی پیدا کیا ہے جو آپ لوگون کو نہین دیتے جب
معاویہ نے یہ کلام سُنا تو غصہ آیا مگر اوس غصہ کو وضو سے فرو فرما کر کہا
کہ اے ابو مسلم تو سچ کہتا ہے کہ یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ دادے کا
آؤ لو اپنا حق لیں خلاصہ یہ ہے کہ اگر لوگون کی ایسی مداخلت معاملات

سیاست مین جائز نہوتی تو ہرگز بشر کے پاس یہ مملکت نہ ٹھہرتی کیونکہ قانون قدرت کے موافق ایک ایسے نگہبان کا ہونا ضرور ہے جو عامہ خلائق کی اصلاح کا کفیل ہو لیکن اگر ایسا نگہبان بالکل خود مختار کر دیا جاوے اور جو اوسکے جی مین آوے وہ کرنے لگے تو اس صورت مین اس نگہبان کی سرداری سے کوئی نتیجہ نہین نکلتا اسواسطے کہ جو خرابی بغیر اسکے تھی وہ اسکی ایسی مطلق العنانی کی حالت مین بھی باقی رہیگی پس ضرور ہے کہ اس سردار کا بھی کوئی نگران حال رہے جو ہروقت اوسکو روکے ٹوکے خواہ وہ نگہبان قانون شریعت خداوندی ہو یا کوئی قانون عقلی چنانچہ اسی وجہ سے علماء امت اور ذی رتبہ لوگون پر واجب ہے کہ وہ سلطنت کی ناجائز عملدرامد پر روک ٹوک کرتے رہین اور جو بات خلاف عقل و نقل دیکھین اوسکو نیست و نابود کر دین اور اہالیان یورپ نے اسی سبب سے پارلیمنٹ مقرر کر دی اور اخبار نویسونکو آزادی دیدی پس جیسے مسلمان بادشاہ علما اور محتسب لوگونسے ڈرتے تھے اسیطرح یورپ پارلیمنٹ اور رعایا کی آزادرائے اور اخبارون کی آزاد نویسی سے

ڈرتے رہتے ہین اور ثمرہ ان دونون کا ایک ہے گو طریقون مین فرق ہے
اسلیے کہ مقصود دونون سے حالات سلطنت کی خبرگیری ہے تاکہ ایسی گرفت
اور تعرض سے سلطنت کی حالت بہت عمدہ اور درست ہوجاوے اور ہر وقت
غلطی پر اطلاع ہے اور جو کچھ ہمنے بیان کیا اوسی کے مطابق ابن خلدون
نے اپنی کتاب کی فصل امامت مین لکھا ہے کہ ملک ایک ایسی چیز ہے جسمین
ضروریات بشری موجود ہوتی ہین اور مقتضا سے ضروریات ہین ہے کہ انسان
اسمین اپنا غلبہ چاہے اور قہر کرتا رہے اور یہ دونون باتین اوس قوت عقلیہ کا
اثر ہین جو انسان مین موجود ہے اس سبب سے جو صاحب ملک ہوگا اوسکی
حکومت اکثر اوقات خلاف حق اور خلاف مرضی رعایا کے ہوگی اسلیے
کہ وہ اپنی ذاتی خواہشون کے پورا کرنے کے واسطے اپنی رعایا سے وہ
کام لینا چاہیگا جو رعایا کی طاقت سے باہر ہونگے پس اس صورت مین
رعایا اطاعت نکریگی اور اسکے سبب سے انجام کار قتل وقتال کی نوبت
پہونچیگی اس لحاظ سے ضرور ہے کہ معاملات سلطنت کیواسطے کوئی ایسا

ب خاص وعام پسند کرلین اور اوسکے بموجب

ہ اہل فارس وغیرہ کی سلطنت مین تھا

الی ہوتی ہے اوسکو ہرگز استحکام نہین ہوتا

ی اگروہ قانون قانون عقلی ہے جسکو ارکین

نے تجویز کیا ہو تو اس سیاست کا نام سیاست

حقہ کا ہے تو اس سیاست کا نام سیاست دینیہ ہے

ہے مگر میری دانست مین یہ قانون پورا

یعت پورے پورے برتے جاوین اور

، باقی رہے اور اوسکے احاطہ سے قدم باہر

، کہ ہر بات پر یہ بحث پیش آتی ہے کہ شریعت کی رو سے جائز ہے
ے حال سے ناواقف اور متعصب مولوی ہر عمدہ کام کی نسبت فتوی
رغلط اور ناواقفیت اور تعصب سے ہوتا ہے مگر فائدہ مطلوبہ ساقط
ت پڑی ہے اور خود مملکت ٹونس مین بھی یہی آفت ہے
ں کتاب لکھنی پڑی اور ہندوستان کے مسلمانون پر
جھے ہمسر ایک بات کی نسبت کہدیتے ہین کہ جائز نہین ۱۲

، احمد

نہ رکھا جاوے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہوتی رہے اور ہمکو اس
بات سے کچھ انکار نہیں ہے کہ کوئی بادشاہ دنیا مین بغیر مشورہ اور معاونت
دوسرے کے کاروبار سلطنت چلا ہی نہیں سکتا بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک
خاص شخص دنیا مین ایسا بھی ہو کہ وہ کسی کے مشورہ کی ضرورت نہ رکھتا ہو
اور جو کام کرے راست کرے اور صرف اوسکا جوش انصاف اس بات پر
باعث ہو کہ وہ کسی نیک نیت وزیر سے بھی دشوار کامون مین مشورہ لے لے
لیکن چونکہ دنیا مین ایسے شخص کا ہونا نادرات مین سے ہے اس لیے وہ
کالعدم سمجھا جاتا ہے کیونکہ ایسے شخص مین جو ایک سلطنت کی کاروبار مین
کسیکا محتاج نہو بہت سے ایسے وصف ہونے چاہئین جنکا ایک شخص مین
مجتمع ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے اور اگر دنیا مین ایک شخص ایسا فرض کیا جاوے تو جب
وہ نہوگا جب ہی ہمکو مشورہ کی ضرورت پڑیگی اس لحاظ سے ہمپر یہ بات
واجب ہے کہ ہم معاملات سلطنت مین اہل حل و عقد سے مشورہ کرنا واجب
سمجھین اور اس بات کا یقین کرین کہ احکام سلطنت کے اجرا مین موافق

قانون سلطنت کی اون وزرا سے بازپرس رکھنا بھی نہایت نافع اور پسندیدہ ہی جنکے واسطے سے اون احکام کا نفاذ ہوتا ہے اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مقتضاے بشریت کے موافق بادشاہون کا مزاج تین حال سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ بادشاہ امور سلطنت سے نہایت آگاہ اور اپنی رعایا کا نہایت خیرخواہ اور رفاہ عام کے کامون کے جاری کرنے پہ قادر ہے یا یہ کہ وہ معاملات سلطنت کو جانتا تو خوب ہے لیکن اوسپر نفسانی خواہشین اور حظ نفس کی باتین ایسی غالب ہین کہ اونکے سبب سے رعایا کے حق مین وہ کوئی عمدہ بات جاری نہین کرسکتا یا یہ کہ وہ خود ہی ناواقف اور سست اور کاہل ہے اور اسی قسم کی تین حالتین وزیرون کی ہوتی ہین پس اگر بادشاہ کامل المعرفت ہو اور خیرخواہ رعایا ہو تو اس صورت مین وزرا سے مشورہ لینا اور اونسے بازپرس رکھنا کچھ بادشاہ کے نیک ارادے مین فتور نہین ڈالتا بلکہ اور اوسکی اعانت کرتا ہے اس لیے کہ اتفاق چند رایون کا مصلحت کو قوی کردیتا ہے اور اگر بادشاہ شہوات نفس مین گرفتار ہو

یا کاروبار سلطنت کی لیاقت ہی نرکھتا ہو تو ان صورتون مین مشورہ لینا
اور وزرا سے ہر وقت ہر معاملہ کو دریافت کرنا واجب ہے اسلیے اگر بادشاہ
دانشمند اور شہوت پرست ہے تو وزرا اور اہل مشورہ اوسکو روکتے رہین گے
اور اگر کم لیاقت ہے تو اوسکی معاونت کرتے رہین گے اور ایسے بندوبست
سے سلطنت ہمیشہ مستحکم ہوتی رہتی ہے اگرچہ بادشاہ کیسا ہی شہوت پرست
کیون نہو چنانچہ جان اسٹورڈل نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ انگریزی
سلطنت کی حد سے زیادہ ترقی جارج سوم کے عہد سلطنت مین ہوئی
حالانکہ وہ مجنون تھا اور اس ترقی کا سبب یہ تھا کہ اوسکے عہد مین جملہ
کاروبار سلطنت مشورہ اور مباحثۂ وزرا پر موقوف رہے۔

اور کبھی بعض ضعیف العقل آدمی یہ خیال کیا کرتے ہین کہ اگر بادشاہ شہوت پرست
ہو یا کم لیاقت ہو تو اس صورت مین صرف وزرا کا نیک نیت ہونا سلطنت
کے ہر انتظام کے واسطے کافی ہے اور اہل حل وعقد کی مداخلت کچھ ضرورت
نہین ہے پس یہ خیال اونکا بالکل غلط ہے اسلیے کہ اس صورت مین وزیر

کام لینا نہ لینا تو بادشاہ کے ہی اختیار مین ہو گا اور یہ کب عقل مین آتا ہے
کہ جب بادشاہ وزیر کو صریح اپنی راے کے مخالف دیکھے اوسوقت
وزیر کو کچھ اختیار دے اور اگر فرض کیا جاوے کہ بادشاہ وزیر کو کچھ اختیار
بھی دے تو بھی وزیر کا حال دو صورتون سے خالی نہو گا یعنی یا تو وزیر
ایسے وقت مین بادشاہ کی مرضی کے موافق کام کریگا اور جو خوشامدی
بادشاہ کے گرد کھڑے رہتے ہونگے انکے اتباع کو مقدم سمجھیگا تاکہ انمین
ملک خود بھی مزے اڑاوے تو ایسی صورت مین تو بادشاہ وزیر دونون کے
سبب سے مملکت کی تباہی ہوگی اور یا یہ کہ وزیر اپنی نیک نیتی سے مخلوق
خدا کا خیال کر کے بادشاہ سے مخالفت کریگا اور اوسکی خواہشون کے
پورا کرنیکی تائید نکریگا اور جو لوگ اوسکے ماتحت ہین اونسے مصلحت کے
موافق کام لیگا تو اس صورت مین یہ کب امید ہوسکتی ہے کہ بادشاہ
ایسے وزیر کو زیادہ اختیار دینا گوارا کریگا یا وزیر کے پاس وہ کونسا ذریعہ
حمایت کا ہے جسکے بھروسہ پر بادشاہ سے وہ مخالفت کرسکیگا خصوصًا

جبکہ سلطنت مین کوئی ایسا قاعدہ نہو جس سے وزیر کو اون حاسدونکی
بدیمی سے بچنے کا کوئی موقع ملے جو ہمیشہ اس بات کے خواہان رہتے ہین
کہ وزیر کا سلطنت مین کچھ اختیار نر ہے اور اس بات مین ساعی رہتے ہین
کہ جو احکام وزیر نافذ کرے یا تو اونکی تعمیل خلاف متوقع ہو اور یا اونکی تعمیل
مین دیر ہو جاوے تا کہ جس مصلحت سے اونکو وزیر نے نافذ کیا ہے وہ
ظہور مین نہ آوے اور اس تدبیر سے کوئی ایسا خلل پیدا ہو جس سے وزیر
کی بدنامی ہو جاوے اور جن حاسدون کو یہ فکر رہتی ہے وہ کبھی ایسا
کیا کرتے ہین کہ جو کام وزیر نہایت عمدہ کرے اوسکو تو چھپا دیتے ہین
اور اگر کوئی ادنی سی بھی برائی اتفاقاً اوس سے ہو جاوے تو اوسکو نمک مرچ
لگا کر خوب مشتہر کرا دیتے ہین تا کہ لوگون کے دلون مین اوسکی طرف سے
بدگمانی بیٹھ جاوے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ
خدایا تو مجکو ایسے دشمن سے نجات دیجیو جو میری نیکیون کو چھپا رکھے
اور بدیون کو شہرت دیتا پھرے اور اگر ایسے حاسدون کی نیک نیت

وزیر کے سامنے کچھ پیش نجاوے اور وہ وزیر کا کچھ کر نسکین اور وزیر کے
حق ہین جو تدبیر ایذا رسانی کی کرین اونسے وزیر کو کچھ نقصان نہ پہونچے
بلکہ وزیر اپنی تدابیر بلکیہ ہین کامیاب ہوا اور دشمن ذلیل ہون تو پھر یہ لوگ
دراندازی اور چغل خوری کرنی شروع کر دیتے ہین اور بادشاہ کو اسطرح
بھڑکانے لگتے ہین کہ حضور وزیر تو اب ملک کا مالک بنگیا اور حضور تو برائے
نام بادشاہ رہگئے ہین وہ تو ہر طرح آپ پر غالب آگیا ہے جو چاہتا ہے سو
کرتا ہے آپکو تو وہ کچھ سمجھتا ہی نہین ہے اور علاوہ اسکے اسی قسم کی بدذاتی
کی باتین کرتے ہین پس جب یہ صورت ہو تو وزیر بھلا کیا ملک کو سنبھال
سکتا ہے اور اوسکی نیک اور مصلحت آمیز تدبیرین کب جاری ہوسکتی ہین
جس سے دشمنون کی سرکوبی ہو اور جب یہ حال ہوتا ہے تو وزیر گو کیسا ہی
لائق ہو مگر لاچار ہوکر یا تو بادشاہ کی ہی مرضی کا پابند ہو جاتا ہے اور
اوسی کی راے پر چلنے لگتا ہے اور انجام کار وزیر کی موافقت سے ملک بھی
خراب ہوتا ہے اور خود وزیر کے لیے بھی خرابی ہوتی ہے کیونکہ ایسے

بادشاہون کی موافقت اول مین تو اچھی معلوم ہوتی ہے مگر جب ملک مین
تباہی آتی ہے اوسوقت نہایت ناگوار گذرتی ہے اور یا وزیر استعفا دیکر علیحدہ
ہوجاتا ہے اور گویہ استعفا دینا مروت کے تو خلاف ہے اس لیے کہ اور
مخلوق خدا کو عذاب مین ڈالنا ہے مگر اپنی جان بچانے کے واسطے
تو واجب بھی ہے اسلیے کہ استعفا دینے سے بادشاہ کی ناجائز خواہشونکا
اتباع تو نکرنا پڑیگا جس سے ملک بھی خراب ہو اور خود بھی خالق کے غذاب
کا مستحق ہو اور تمام مخلوق کی لعنت ملامت جُدی سننی پڑے اور اگر آدمی
حب وطن اور مصلحت ملک کی لحاظ سے اپنی جان پر صدمہ سہنا گوارا بھی کرے
تو ہوسکتا ہے مگر یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ خدا کا گنہگار بنکر دین مین نقصان
پیدا کرے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب بادشاہ کی اطاعت بھی کرنی پڑتی ہو
اور اپنے وطن کی محبت کا بھی جوش ہو تو آدمی کو خواہ مخواہ اس بات مین
کوشش کرنی پڑیگی کہ حتی الامکان نیک باتونکی بادشاہ کو نصیحت کرے
اور بُری باتون سے اوسکو منع کرے اور اگر یہ نہو سکے تو یہ کرنا پڑیگا کہ

بڑی باتون مین بادشاہ کی موافقت نکرے اور اگر یہ بھی نہ چل سکے
تو پھر کسی طرح جائز نہین ہے کہ جان بوجھہ کر خلق خدا کی ضرر رسانی مین
خود بھی بادشاہ کا شریک حال ہو جاوے اسلیے کہ یہ خدا کی خیانت ہے
پس اس بیان سے ثابت ہو گیا کہ جن ملکون مین حکمرانی کے واسطے
قوانین اور ضابطے مقرر نہین ہین اور اہل حل و عقد کو انمین مداخلت
نہین ہے اون ملکون کی بہتری اور بدتری سب بادشاہی کی ذات پر
منحصر ہے اور ایسے ملکون کی سلطنت کا استحکام یا ضعف بادشاہ کے
اقتدار اور لیاقت پر موقوف ہے چنانچہ ممالک یورپ مین جب تک
قانون قاعدے نہ تھے اونکا بھی یہی حال تھا کیونکہ اون سلطنتو نمین
باوجودیکہ ایسے نامی صاحب فہم و فراست وزیر تھے جنکا شہرہ آج تک ہے
مگر چونکہ کچھ قانون قاعدہ نتھا اسلیے ایسے صاحب لیاقت وزیرون سے
بھی ملکون کی اوس خرابی اور تباہی کا بندوبست نہو سکا جو بادشاہونکی
خودمختاری اور مطلق العنانی سے پیدا ہوتی تھی اور ظاہرا ہمارے اس

بیان سے یہ شبہہ ہوتا ہے کہ قانون سیاست مین ملک کو اہل حل وعقد
شریک ہوجاوینگے تو بادشاہ وقت کا اختیار ہی کیا رہیگا مگر یہ شبہہ
اون احکام سلطانیہ کے دیکھنے سے فوراً رفع ہوسکتا ہے جنکو ماوردی
نے لکھا ہے چنانچہ جہان کہین اوسنے وزارت تفویض کا حال بیان
کیا ہے وہان اوسنے کہا ہے کہ امام وقت کو چاہیے کہ وہ ایک ایسا
وزیر اپنا بناوے جسکی راے پر کل سلطنت کے کاروبار تفویض کردے
اور یہ وزارت خدا نے بھی جائز رکھی ہے چنانچہ اوس نے موسیٰ
علیہ السلام کے حال سے حکایت فرمائی ہے کہ موسیٰ عم نے خدا سے کہا
کہ اے میرے خدا میرے کنبہ مین سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر
بناوے جسکے سبب سے میری قوی پشتی ہوا ور وہ میرے نبوت کی کام مین
بڑا معاون ہو پس جب وزارت نبوت مین جائز ہوئی تو امامت مین
بطریق اولی جائز ہوگی اور میری راے مین جبکہ امام کو اپنے معاملات
ملکیہ مین ایک وزیر کا شریک کرلینا جائز ہوا اور اس سے کچھ اوس کے

اختیارات مین فتور نہ آیا تو پھر ایک ایسی جماعت کا شریک کر لینا جو اہل راے
اور اہل تدبیر ہون کب جائز نہو گا اسواسطے کہ بہت سی رائین جب مجتمع
ہو جاتی ہین تو غالباً خطا سے محفوظ رہتی ہین اور اسیواسطے جب حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امور خلافت کو چھہ شخصون کے مشورہ پر
تجویز کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب ایک بات پر چار شخصون کا اتفاق ہو
اور دو اوس سے مخالفت کرین تو چار کی راے پر اعتماد کرنا چاہیے اور
اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت نے کثرت راے کو پسند فرمایا اور
یہ بھی فرمایا کہ اگر دو فریق برابر ہون تو اوس قوی راے کو مانیو جس مین
عبد الرحمن بن عوف ہو اور ملا سعد الدین نے لکھا ہے کہ امامت کے
کاروبار مین دوسرون کا شریک ہو جانا جائز ہے البتہ دو امامون کا ایک
وقت مین مقرر کرنا جائز نہین ہے اسلیے کہ اس سے شبہہ فساد کا ہے
چنانچہ مبحث امامت مین انھون نے لکھا ہے غیر الجائز ہو نصب
الامامین مستقلین تجب طاعتہما علی الانفراد لما یلزم علیہ من

اقتنال الحکام متضادۃ واما فی الشوریٰ فالکل بمنزلۃ امام واحد الخ

یعنی ایسے دو اماموں کا مستقل طور پر مقرر کرنا ناجائز ہے جنکی اطاعت
علیحدہ علیحدہ کرنی پڑے کیونکہ اس صورت مین اگر ایک امام کچھ حکم دے
اور دوسرا کچھ اور حکم دے تو دو مخالف حکمون کا بجا لانا پڑیگا اور مشورہ مین
شریک کر لینا جائز ہے اسلیے کہ مشورہ مین سب ملکر بمنزلہ ایک امام کے
ہو جاتے ہین اسلیے کہ امام کے ایک ہونے سے حکم کا ایک ہونا مراد ہے
اور اگر مشورہ مین ہزار شریک ہون اور حکم ایک ہو تو ایک ہی امامت
ہوگی اور ملا سعد الدین کی کلام کو ملا عصام الدین اور مولوی عبد الحکیم
دونون نے تسلیم کیا ہے اور خیالی نے بھی اوسکی تائید کی ہے پس
اس سے ثابت ہوا کہ ملا سعد الدین کا کلام متفق علیہ ہے اور اس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قوانین کلیہ مین اس طریقہ سے مشورہ کرنا
سیاست ملکیہ کے واسطے نہایت ضرور ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قوانین
کلیہ مین شریک مشورہ کر لینا کچھ امام کے تصرف کو کم نہین کر دیتا اسلیے

مشورہ کی راے بمنزلہ امام کی راے کے
وراجرا اس مشورہ کا سب امام کی ہی اختیار
بہت سے ایسے تصرفات جزئیہ کا امام کو
کو مداخلت نہین ہوتی اور اس مقام پر
ی راے کا موید ہے چنانچہ اوسنے لکھا ہے
مال کے خالی ہو جانے کی حالت مین
ے لینا چاہیے اوسکا پوشیدہ کرنا جائز
عدل وانصاف کے ساتہ چاہیے نہ کہ
تہ اور اوسمین تصرف ایک جماعت کی
اری سے اور اس بات کی توضیح کے
تے ہین مثلاً ایک شخص کا ایک بہت بڑا
یش اور باغ کی اصلاح و درستی اچھی طرح
یون اور باغبانون کی نہایت ضرورت

پڑیگی جو باغ کا آباد رکھنا اور درختون کی پرورش کرنا جانتے ہون پس
اگر اتفاق سے باغ کا مالک یہ سمجھکر بے موسم خود درختون کا چھانٹنا چاہے
کہ اونکی جڑین موٹی ہوجاوینگی اور مالی اوس مالک سے کہے کہ اس موسم
مین آپ قلم نکرین ورنہ درخت بالکل خشک اور کمزور ہوجاوینگے تو اس
صورت مین کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ مالیون نے باغ کے درخت قلم
نکرنے دیے یا باغ مین میان کا کچہ اختیار نہین رہا مالی مالک بنگئی اسلیے
کہ اختیار تو ہر طرح کا ابھی مالک کو ہی ہے مالیون نے تو صرف یہ بات
تبادی کہ اس موسم مین درخت کا قلم کرنا اچھا نہین ہے یا کسی باغ کے
مالک نے ارادہ کیا کہ باغ کی بہار فروخت کردین اور داروغہ نے کہا کہ
حضور ابھی پھل اچھی طرح سے ظاہر نہین ہوا یہ بیع ناجائز ہے تو اس
صورت مین باغ کے مالک کو اسکے تصرف سے منع نہین کیا بلکہ اوسکو
حکم شرعی سے مطلع کردیا ہے جسمین مالک خود ہی مجبور ہے کیونکہ وہ مالک
حقیقی کی مرضی کے خلاف ہے اب اگر باغ کا مالک مالیون کا کہنا نمانے

اور درختون کو قلم کرڈالے یا حکم شرعی کو نمانے اور بہار بیچ ڈالے تو
ساری دنیا اوسکو برا کہیگی اسلیے کہ ایک صورت مین عقل کے خلاف
کام کیا اور دوسری صورت مین شریعت کے خلاف کیا اور اگر مان لے
اور قلم نکرے یا بہار نہ بیچے تو کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ مالیون کے سامنے
مالک کو کچھ دخل نہین ہے بلکہ صرف یہ بات ہے کہ ایسے وقت مین مالک
کی غلطی سے اسکو مطلع نکرنا مصلحت خداوندی کے خلاف ہوتا ہے اور یہ تو
اس صورت مین ہے جبکہ محاصل اور اوسکی پیداوار سب خاص مالک ہی
کے لیے ہو اور اگر اس منفعت مین دوسرون کا بھی حق ہو اور وہ دوسرے
لوگون کے حق حقوق مین اوسی کے مثل ہون تو پھر ضرور ہے کہ اسکو
ایسی خودرائی سے باز رکھا جاوے کیونکہ ایسے وقت کی خودرائی مین صرف
اوسیکا نقصان نہین ہے بلکہ اورون کا بھی نقصان ہے اور یہ بات تو
معلوم ہے کہ رعیت کے باب مین جسقدر اختیار تصرف کا امام کو ہے
وہ ہرگز مصلحت کے خلاف نہونا چاہیے اور ہر کام کو مصلحت کے موافق کرنا

چونکہ ہر ایک بشر کا کام نہین ہے اس لحاظ سے اگر کسی خلاف مصلحت
کام مین امام کی مزاحمت کیجاوے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اوسکے اختیار مین
کچھ خلل آگیا بلکہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ اس معاملہ مین امام کو خودمختاری
کا منصب پہلے ہی سے نہ تھا پس ہمارے بیان سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ
سیاست کی قوانین کلیہ مین اہل حل و عقد کو شریک کر لینا کسیطرح خلاف شرع
نہین ہے اور جس شخص کو یہ بات بخوبی معلوم ہو جاویگی کہ ان لوگون کو
شریک کرنیکی ضرورت کس وجہ سے ہے اوسکو ہرگز اس معاملہ مین کچھ
شبہہ نرہیگا جیسا کہ ابن عربی کے کلام سے واضح ہوتا ہے خصوصاً اس
زمانہ مین جسمین علم و عقل کم ہے اور سرکشی زیادہ ہو گئی ہے مجھ سے ایک مرتبہ
سلطنت یورپ کے ایک رکن رکین سے سلطنت کے معاملات مین کچھ
گفتگو ہوئی تو اوسنے اپنے بادشاہ کی حد سے زیادہ تعریف کی اور کہا کہ
ہمارا بادشاہ اصول سیاست سے ایسا واقف ہے کہ اوسکی مثل دوسرا
نہوگا اور ایسی طبیعت و عقل کا آدمی ہے کہ جو کچھ اوسکے پاس ہو نہین آتی

اوسوقت مین نے اوس سے کہا کہ جب تمھارا پادشاہ ایسا کامل ہے
تو پھر تم لوگ کیون اس بات مین کوشش کرتے رہتے ہو کہ سلطنت مین
جہان تک ہو آزادی رہے اور کوئی معاملہ سلطنت کا بے مشورہ ہونے پائے
حالانکہ تم اپنے پادشاہ کے کمالات عالیہ کو خود تسلیم کرتے ہو اور اوسکی
وہ خوبیان بیان کرتے ہو جنسے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو سیاست ملکی مین
کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت ہی نہین ہے پس اوسنے مجکو یہ جواب دیا کہ یہ تو صحیح ہے
مگر اس بات کا بھی کوئی ضامن ہو کہ ہمیشہ پادشاہ ایسا ہی رہیگا یا اوسکے
بعد اوسکی اولاد ایسی ہی رہیگی

تیارس نامے ایک مشہور مورخ نے جو کسی زمانہ مین لوئس فلپ پادشاہ
فرانس کا وزیر رہا تھا اور اب وہ فرانس کی پارلیمنٹ کا ممبر ہے اپنی
تاریخ مین والی سلطنت کی خود مختاری کے نتیجون کا حال لکھا ہے کہ
ایک شخص کی رائے پر سلطنت کے کاروبار کا منحصر ہونا نہایت ہی مذموم ہے
گو وہ ایک شخص کیسا ہی صاحب علم و عقل اور اہل کمال ہو اور یہ ذکر اوسنے

اس موقع پر کیا ہے جہان اوسنے نپولین اول کے اوصاف بیان کیے ہین
اور اوسکی نسبت لکھا ہے کہ نپولین معاملات سیاست مین ایسا یکتاے زمانہ
شخص پیدا ہوا تھا کہ گذشتہ زمانہ مین وہ بے نظیر لوگون مین سے تھا
اور وہ اپنی ہمت مین ثانی سکندر اور ہمسر قیصر رومی اور عقل مین نظیر ہنیبل*
افریقی گذرا اور تدابیر جزئیہ مین وہ بے مثل ہوا ہے اوسکے بعد وہ مورخ
فرانسیسون کو مخاطب بناکر کہتا ہے کہ آؤ ہم سب ملکر اس نپولین کے
حالات زندگی کو دیکھین پس جو شخص ہم مین صیغۂ جنگی سے تعلق رکھتا ہو
وہ نپولین کے طریق حرب سے حرب کو سیکھ لے اور جو صیغۂ ملکی سے تعلق رکھتا ہو
وہ حکمرانی سیکھ لے اور اس بات پر غور کرے کہ نرمی اور تواضع اور لیاقت
کے ساتھ کسطرح حکمرانی کیا کرتے ہین اسلیے کہ جب تک معاملات حکومت مین
نرمی اور آسانی نہین کیجاتی اوسوقت تک وہ چل ہی نہین سکتی اور اونکی

* ہینبل ملک کارتھیج کا جو افریقہ کے شمالی حصہ مین واقع ہے نہایت نامور اور شجاع سپہ سالار تھا اور اوسنے سلطنت روم سے ۲۱۹ سال قبل مسیح مین سخت لڑائیان کی ہین جو پیونک وار کے نام سے مشہور ہین ۱۲ سید احمد

بردا شت نہین ہوتی اور تا وقتیکہ اسمین صبر و قناعت نہ کیجاوے اختیار مین
نہین رہسکتی بلکہ اس سبب سے حکمرانی مین ضعف آجاتا ہے جیساکہ اس
نیپولین کی حرص سے ہوا مگر بہر کیف جو باتین اوسکی اچھی تہین اونکو
اختیار کرنا چاہیئے اور جو اس سے غلطی ہوئی اوس سے بچنا چاہیئے اِن
سب امور کے بعد وہ موورخ بیان کرتا ہی کہ ایک اور ایسی بڑی بات ہی جسکو ہم
کسی طرح فروگذاشت نہین کرسکتے وہ یہ ہے کہ معاملات سلطنت کسی حال
مین ایک شخص پر اسطرح نہ ڈالنے چاہئین کہ چاہے وہ سیاہ کرے چاہے
سفید کرے گو کیسا ہی وہ صاحب کمال اور یکتاے زمانہ ہی کیون نہو
ورگو ہم نیپولین کے اس کام کی نسبت کچھ نہین کہہ سکتے کہ اوس نے
سلطنت فرانس کو ڈائرکٹرون* کے ہاتھ سے ایسے زمانہ مین نجات دی
جبکہ وہ تباہ ہو چلی تھی مگر اسقدر ہم جانتے ہین کہ ایک ضعیف اور سست
قوم کے ہاتھ سے ایک سلطنت کو نکال لینا اس امر کا مقتضی نہین ہے

* نیپولین بوناپارٹ کے بادشاہ ہونے سے پہلے جو فرانس مین جمہوری سلطنت تھی اوس سلطنت کے جو منتظم تھے وہ ڈائرکٹر کہلاتے تھے ۱۲ سید احمد —

کہ وہ سلطنت بالکل اوسکی فرمان برداری ہو جاوے اور سقدر بے اختیار ہو وے
کہ جابر و قاہر لوگ جو چاہین اوسکا حال کرین اور اونکو اپنے جور و ستم کی
کچھ بھی پروا نہو گو یہ لوگ فتحمند ہی کیون نہون حالانکہ جب نپولین اوس
قوم کا بادشاہ ہوا تو اوس زمانہ مین سب قوم خودسر تھی اور کوئی گروہ یا
جماعت متفقہ ملک مین منتظم نتھی پس امور سلطنت کو ایک شخص کے
اختیار مین دینے سے اس زمانہ مین اگر انکار کیا تو اسی قوم فرانس نے
انکار کیا اور اس انکار کا منشا کچھ صرف یہی خوف تھا کہ ایک شخص کے
خودمختار بنانے سے ملک ابتر ہوگا بلکہ فی الواقع اوس زمانہ مین خودسری
سے ملک کی حالت تباہ تھی کیونکہ ہزارہا بے قصور آدمیون کو سولی دیکر
مار ڈالا تھا اور ہزارہا کو سنگین قیدنے ہلاک کر دیا تھا اور ہزارہا اور طرح
سے ہلاک ہو گئے تھے غرض کہ اس قوم فرانس پر ایک آفت آگئی تھی جسکی
سننے سے دل بھر آتے تھے اور ایک مدت تک لوگون کی یہی کیفیت
رہی تھی کہ جسکا چاہا بے تکلف سر کاٹ لیا اور یہ حالت ڈایرکٹرون کی او

اون

اون لوگون کی تھی جو شاہی گروہ مین سے جلا وطن ہو کر چلے گئے تھے اور
وہ لوگ اپنی اس خونریزی سے یہ جانتے تھے کہ فرانس پھر اپنی اوسی حالت
پر آجاویگا جیسا کہ پہلے تھا چنانچہ اسی فساد اور تباہی کے زمانہ مین دفعۃً
یہ فتحمند بہادر مشرق کی سمت سے آیا جسکی طرف خود بخود لوگون کے دل
مائل ہو گئے اور بڑے بڑے دشوار کام اوسکے اقبال سے آسان ہو گئے
اور وہ فتحمند بہادر یہی نیپولین تھا کیا پھر ایسی تباہی کی حالت مین بھی
لوگ اس بات سے انکار کرتے تھے کہ ایک شخص کو سلطنت کا بالکل خود مختار
کر دین اور اس نیپولین کے عہد کو تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ وہ باوجود
عقل و دانش کے ایک قسم کے جنون مین مبتلا ہو کر از خود رفتہ ہو گیا اور
خواہ مخواہ اورون پر لڑنے کیواسطے چڑھ گیا پس اہالیان یورپ نے ملکر
اتفاق سے اوسپر حملہ کیا یہان تک کہ سلطنت فرانس مغلوب ہو گئی اور
اوسمین خون کے نالے بہ گئے اور جسقدر کہ نیپولین کے زمانہ کی خوبیان
اوسمین تھین سب غارت ہو گئین اور بیس برس تک بے انتہا مصیبتین

پڑھی ہین پس بھلا خیال کرنا چاہیے کہ یہ کسکو گمان تھا کہ نیپولین سا پادشاہ
جو سنہ ۱۸۱۲ع مین کامل درجہ کا دانشمند تھا سنہ ۱۸۱۳ع مین ایسا ازخود رفتہ
ہو جاویگا البتہ اگر کوئی یہ سوچتا کہ جو شخص ایسا خود مختار ہو کہ جو چاہے سو
کر سکے اوسمین ایک مرض ایسا پوشیدہ ہوتا ہے جسکی کوئی دوا نہین ہے
اور وہ مرض ایک خواہش انسانی ہے جو ہر قسم کے حکم کا نفاذ چاہتی ہے
تو البتہ وہ نیپولین کے انجام کو خیال کرسکتا تھا پس جب نیپولین کا یہ حال
لوگون کو معلوم ہوا تو اب اوسکے حالات کو نظر غور سے دیکھکر ہر شخص کو اپنے
حسب حال ایک نصیحت پکڑنی چاہیے اور اون نصیحتون مین سے سب سے بڑی
نصیحت یہ ہے کہ سلطنت کے کاروبار کو ایک شخص کے اختیار مین
ہرگز نہ دینا چاہیے گو وہ شخص کیسا ہی ہو اور کوئی کیون نہو اور مین نے
اس تاریخ کو جو اہل فرانس کی فتح اور ہزیمت دونون کے حال پر مشتمل ہے
اسی نصیحت پر ختم کیا ہے اور جو آواز میرے دل سے بے اختیار نکلتی ہے
وہ یہی نصیحت ہے اور اسمین کسی طرح کی دنیا سازی نہین ہے بلکہ میری

آرزو یہ ہے کہ میری یہ صدا ہر فرانسیسی کے دل پر اثر کرے تاکہ سبکو یقین ہو جاوے کہ ایک شخص کو بالکل سلطنت کا مختار بنا دینا ہرگز اونکو لائق نہین ہے اور جیسے اسمین وہ افراط جائز نہین ہے جس سے سلطنت کی صورت بگڑ جاوے ما کان انتہی کلامہ

اور ارسطو کا قول ہے کہ ایک شخص کے ذمہ تمام قوانین کا ڈالدینا اور اسکو بالکل تصرف کا اختیار دیدینا بڑی غلطی کی بات ہے پس جب کہ تمکو ان دونون حکیمون کی راے معلوم ہوگئی اور جو قباحت سلطنت مین ایک شخص کی آزادی سے ہوتی ہے گو وہ شخص کیسا ہی معتمد علیہ اور لائق و یکتاے روزگار کیون نہو اسکا حال معلوم ہوا تو اب یہ بھی معلوم ہوجاویگا کہ جملہ مخلوق خدا کی اصل خلقت مین آزادی کی خواہش پڑی ہوئی ہے اور بادشاہون کے ظلم سے امن مین رہنا اونکی طبعی خواہش ہے جیسا کہ حضرت عمر ابن العاص رضہ کے اوس کلام سے ثابت ہوتا ہے جو انھون نے مستورد قرشی رضہ سے اوسوقت فرمایا تھا جب کہ اونھون نے ایک حدیث

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونکے سامنے بیان کی
وہ یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب قیامت
آویگی تو ملک روم مین آبادی کی کثرت ہوگی پس عمر ابن العاص رضؓ
نے فرمایا کہ کیتے کیا ہو اونھون نے کہا وہ کہتا ہون جو مین نے آنحضرتؐ
سے سُنا ہے پس کہا عمرو بن عاص نے کہ کاش تو یہ بات کہتا
کہ ان مین چار خصلتین بہت عمدہ ہین ایک یہ کہ جب کوئی آزمایش کا وقت
آوے تو وہ بڑے برداشت کرنیوالے ہین اور اگر کوئی مصیبت انپر آوے
تو جلد سنبھل جاتے ہین اور اگر ایک قدم پیچھے ہٹاوین تو فوراً دوسرا آگے
بڑھاتے ہین اور یتیم اور مسکین اور ضعیف کی حال پر رحم کرتے ہین اور
بادشاہون کے ظلم کے بڑے روکنے والے ہین

اور جب تک مسلمان لوگ اپنی شریعت کا احترام کرتے تھے اور جن باتونکی
طرف اشارہ ہوا اوسکی پابندی کرتے تھے اوسوقت تک اون لوگونکی
عزت اور شوکت باقی تھی اور راملے اسلام کی حسن تدبیر اور معدلت شعاری

سے مسلمانون کی ثروت کا استحکام تھا اور ملک آباد اور پُر رونق تھا
صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ اگر خدا کے بندون کو یہ بات
معلوم ہووے کہ ملک کے آباد کرنے مین کیسے کیسے فائدے ہین تو دنیا
مین کوئی جگہ غیر آباد نرہے اور ارسطو کے کلام سے ایک یہ قول مشہور ہے
کہ دنیا تو بمنزلہ باغ کے ہے اور دولت اوسکا احاطہ ہی اور دولت پادشاہ ہے
کہ زندہ ہوتے ہین اوسکے سبب سے طریقہ اور وہ طریقہ قواعد سیاست ہین
کہ نگہبانی کرتا ہے اونکی بادشاہ اور بادشاہ منتظم ہے کہ مدد کرتے ہین
اوسکی لشکر اور لشکر مددگار ہین کہ انکی کفالت مال سے ہوتی ہے اور مال
رزق ہے جسکو ہر رعیت جمع کرتی ہی اور رعیت بندگان خدا ہین کہ حفاظت
کرتا ہے اونکی عدل اور عدل کی طرف سبکو میلان ہے اور اسی سے
دنیا قائم ہے پس ارسطو کے ان کلمات حکمت آمیز مین دنیا کو باغ کے ساتھ
تشبیہ دینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رعیت گویا بستان دنیا کے
پودے ہین جنکا ثمر مال و دولت ہی اور لشکر انکا نگہبان ہے اور یہ بھی

معلوم ہوتا ہے کہ دولت کے قیام سے قواعد سیاست باقی رہتے ہین
جنکے سبب سے اس باغ کی آبادی منصور ہے اور مقریزی نے
مامون رشید کی ایک حکایت لکھی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ مسلمانون کی ثروت اور دولت اونکے عدل کے زمانہ مین کیسی
ترقی پر تھی چنانچہ اوس نے لکھا ہے کہ جب مامون رشید نے
مصر کے علاقہ کا دورہ شروع کیا تو وہ ہر گانون مین ایک
رات دن ٹھہرتا تھا جب وہ طاء النمل ایک گانون مین پہونچا
تو وہان حسب معمول اوس نے قیام نکیا اور آگے کو چلا تو ایک
بوڑھیا اوسی گانون کی مامون رشید کی خدمت مین آئی اور
اوس نے عرض کیا کہ آپ میرے گانون مین بھی قیام فرماوین
جب مامون رشید نے اوسکی التجا کو قبول فرمایا اور وہان
قیام کیا تو اوس بوڑھیا نے اپنی حیثیت کے موافق مامون رشید کی
اور اوسکے لشکر کی دعوت کا سامان کیا اور جب مامون رشید نے

وہان سے روانہ ہونے کا قصد کیا تو اوس بوڑھیا نے دس تھیلیان
اشرفیون کی ایک ہی برس کے سکہ کی مامون رشید کی نذر گذرانین
مامون رشید اول تو اپنی اور اپنے لشکر کی دعوت سے ہی متعجب
ہوا تھا جب اوس نے اسقدر اشرفیان دیکھین تو اور بھی زیادہ
متعجب ہوا اور بوڑھیا سے کہا کہ ہم تیری نذر نہین لیتے تو ایک
غریب بوڑھیا ہے اوس بوڑھیا نے کہا کہ یہ کوئی بڑی چیز نہین ہے
بلکہ یہ سونا تو ہمارے گانون کی مٹی مین سے پیدا ہوتا ہے علاوہ
اس کے میرے پاس تو بہت کچھ اور موجود ہے یہ تو کچھ بھی نہین ہے
جب مامون رشید نے یہ سنا تو اوسکو خوشی سے قبول کیا اور
اوس بوڑھیا کی اوس گانون مین عزت اور وقعت زیادہ کردی
اور اوسی مقریزی نے لکھا ہے کہ خلفاے راشدین کے
زمانہ مین ملک مصر کا خراج چودہ ملین دینار یعنی ایک کرور
چالیس لاکھ دینار تک پہونچ گیا تھا جو ستر کروڑ فرانسیسی سکہ کے

برابر ہوتا ہے جسکو فرنیک٭ کہتے ہین اور یہ روپیہ صرف آمدنی ایک ملک
کی تھی جو انصاف سے لیجاتی تھی اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ
کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ خلیفہ رشید عباسی کے وقت مین
جو محصول سلطنت کا بیت المال مین آتا تھا وہ سات ہزار پانسو قنطار
سونا تھا جو ایک پدم چالیس کرور فرانسیسی سکہ کے برابر ہوتا ہے یہ تو
ملک کی آبادی اور آمدنی کا حال ہے اور لشکر اسلام کی قوت اور جرأت
کا اندازہ اون فتوحات سے بخوبی ہو سکتا ہے جسکی تصدیق مسلمانون
اور عیسائیون دونون فرقون کے مورخون نے کی ہے اور قرة العیون مین

٭ فرنیک ایک فرانسیسی چاندی کا سکہ ہے اور اس زمانہ کے ترک و عرب اوسکو فرنگا کہتے ہین اس کتاب مین
تمام سلطنتون کے مداخل اور مخارج کا حساب اسی سکہ پر لکھا ہے اور اس ترجمہ مین بھی وہی حساب مندرج ہے
لیکن اگر کوئی شخص اوس مداخل مخارج کو انگریزی روپیہ کے حساب سے جو ہندوستان مین بالفعل رائج ہے سمجھنا چاہے
تو اوسکا آسان قاعدہ یہ ہے کہ جسقدر فرنیک ہون اون مین سے پانچوان حصہ کم کر دے اور جو باقی رہے
اوسکو نصف کر لے پس وہ نصف انگریزی روپیہ کے برابر ہو جاویگا مثلاً سو فرنیک کو ہم دریافت کرنا چاہتے ہین
کہ وہ انگریزی روپیہ کے حساب سے کسقدر ہین تو ہم سو مین سے بیس جو پانچوان حصہ ہے کم کیے باقی رہے اسی
اوسکا نصف چالیس ہوئے پس سو فرنیک مساوی چالیس روپیہ انگریزی سکہ ہندوستان کے ہوتے ہین سبب
اسکا یہ ہے کہ فرنیک لندن کے سکہ کے حساب سے دس پنس کا ہوتا ہے اور لندن کا چاندی کا سکہ جو شلنگ کہلاتا ہے
وہ بارہ پنس کا ہوتا ہے اور دو شلنگ کا ایک روپیہ ہندوستان کا ہوتا ہے ۱۲ سید احمد

جسکو شیخ احمد زراقی مصری نے فرانسیسی زبان سے ترجمہ کیا ہے
لکھا ہے کہ مسلمانون نے آٹھہ برس کے عرصہ مین جسقدر ملک فتح کیے
اوسقدر ملک رومیون نے آٹھہ قرنون مین بھی فتح نہین کیے اور جو کچھ
ہمنے مسلمانون کے ملک کی آبادی وغیرہ کا ذکر کیا اوس سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسلمانون کے عہد مین آبادی کی اور اونکی ثروت کی کسقدر
ترقی تھی اور وہ کیسے شجاع اور بہادر تھے اور یہ سب باتین اونکی اوس
عدل اور اتفاق اور اتحاد کی بدولت تھین جو اونکو سیاست کے معاملات
مین دوسری سلطنتون کے ساتھہ تھا اور اونکی اور مستعدیان بہت سی
تھین جو اونکو علوم وفنون اور صناعتون کے حاصل کرنے مین تھین اور
جنکا ظہور خاص مسلمانون کی ذات سے ہوا چنانچہ اکثر مسلمانون کی ہی
زمانہ کی صناعیان اہالیان یورپ کے ہان رائج ہین اور جو یورپین
منصف مزاج ہین وہ مسلمانون کے قدیمی علم وفضل کو اور صناعی مین
سب قومون سے انکے سابق ہونے کو تسلیم کرتے ہین

فرانس کے وزیر اعظم کی تاریخ دُرُوِی مین لکھا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کی قوم جہالت کی تاریکی مین ٹکرین مارتی پھرتی تھی کہ دفعتاً اوسپر ممالک اسلامیہ کی جانب سے ایک نور علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی اور دستکاریون وغیرہ کا پرتو افگن ہوا کیونکہ اس زمانہ مین شہر بغداد اور بصرہ اور سمرقند اور دمشق اور قیروان اور مصر اور فارس اور غرناطہ* اور قرطبہ** وغیرہ علوم و فنون اور صناعی کے مرکز تھے اور جہان کہین کمالات علمی اور عملی پھیلے انھین شہرونمین سے پھیلے اور قرون متوسطہ مین سے اہالیان یورپ انھین شہرون مین سے علوم و فنون کو اوڑا لیگئے اور اسی تاریخ مین لکھا ہے کہ جب تک اہل عرب اپنے جزائر سے منتشر نہوئے تھے اوس وقت تک اونمین دو زبانین رائج تھین ایک لغت حمیریہ یمن مین اور ایک لغت قریشی حجاز مین اور اس پچھلی زبان یعنی قریشیون کی زبان مین قرآن مجید

* غرناطہ یعنی گرنیڈا ۱۲ ** قرطبہ یعنی کارڈووہ ۱۲

نازل ہوا اور یہ بھی معلوم ہے کہ حمیری زبان کے مقابل مصری زبان
تھی مگر جو کہ سب کا اتفاق اس بات پر ہوا کہ قرات قریشی زبان کی مطابق
ہو اس سبب سے اوسکا شہرہ بھی زیادہ ہوا اور جملہ علوم وفنون کی
کتابین بھی اوسی مین لکھی گئین اور عربی زبان مین اور زبان اوسوقت
خلط ملط ہوگئی جب کہ اسمین اور قوم کے لوگ آملے اور مدت اوس پر
گذرگئی اور اس لغت حجازی مین اسقدر وسعت ہی کہ اوسکی کیفیت
اس زبان کا ماہر ہی خوب جانتا ہے خاص کر جو چیزین ایسی ہین کہ
اون پر دیہاتیون کے روزمرہ کا ہمیشہ دارمدار ہے یا جنکی ضرورت
روزمرہ پڑتی ہے اور جسکو ہر روز دو چار بار وہ دیکھتے بھالتے رہتے ہین
اور اونکے صدہا نام ہین چنانچہ بعض چیزین ایسی ہین کہ وہ مختلف قسم
کے وصف رکھتی ہین تو اون اوصاف کی لحاظ سے اونکی مختلف نام ہین اور چونکہ
اس زبانمین ایک ایک لفظ کی کئی کئی معنی ہین اس سبب سے علم شعر گوئی کا
اس زبان مین نہایت وسیع ہے چنانچہ ایک شہد کے واسطے انکی زبانمین

اسی نام ہین اور اژدہے کے دو سو نام ہین اور شمشیر کے پانسو نام ہین
اور اونٹ کے ہزار نام ہین اور تلوار کے قریب چار ہزار کے نام ہین پس
جب اس کثرت سے ایک ایک چیز کے نام ہون تو ان سب کے
یاد رکھنے کے واسطے ایک بڑا قوی حافظہ چاہیے اور اسمین کچھ شبہہ
نہین ہے کہ قوم عرب کا ہی حافظہ اور انکی ہی فکر کی تیزی ایسی
مشہور ہے کہ اوس سے کوئی انکار نہین کر سکتا چنانچہ منجملہ اون
لوگون کے جنکے حافظے قوی مشہور تھے ایک حماد راوی تھے جنہون
نے ایک روز خلیفہ ولید کے روبرو کہا کہ مین اسی وقت آپ کو
سو قصیدے ایسے سنا سکتا ہون کہ ہر قصیدہ بیس شعر سے سو شعر تک
کا ہو پس سننے والا سنانے والے سے بھی زیادہ تھک گیا اور کہا کہ
عرب مین پہلے بھی علوم عربیہ زیادہ تھے اور جب کہ اون لوگون کو
فتوحات زیادہ نصیب ہوئین اور غیر قومون سے اونکو ملنے کا اتفاق
ہوا تو اوس وقت اون مین اور قسم کے بھی بہت سے علوم آ گئے

چنانچہ یونانیون مین سے اہل عرب نے تالیف ارسطو کو کیا اور نہایت
غوض و فکر سے اوسکی تشریح کی لیکن اتنی غلطی ہوئی کہ فلسفہ کو
اونھون نے یونان کی اصل کتابون سے نہین لیا بلکہ اوسکو
اونھون نے اہل شام کے ترجمہ سے ترجمہ کیا اسی سبب سے جب
فیلسوف عربی اس فن کو یورپ مین لیگیا تو اوسمین اسقدر سی
غلطیان پائین اور علوم ریاضیہ مین تو اہل عرب نے نام پایا ہے خصوصًا
اون علماء نے جنکو خلیفہ ہارون رشید نے قسطنطنیہ سے بلایا تھا
سنہ ٨٠٠ عیسوی کے آغاز مین خلیفہ ہارون رشید نے دو بغدادی
عالمون کو حکم دیا کہ تم صحراے سنجار کے خط طولی کے ایک درجہ کی
مسافت کو ناپو اور اسکی پیمایش کرو تاکہ اس سے کرویت زمین کی
بالمشاہدہ ثابت ہو جاوے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع سے جو
اوس خط کے ایک طرف جانے سے ظاہر ہوئی تھی زمین کی کرویت
کو ثابت کیا علاوہ اسکے اہل عرب نے کتاب اقلیدس کی شرح کی

اور بطلیموس کے زیچ کو درست کیا اور منطقۃ البروج کی تعریج کا
حساب لکھا جیسا کہ اونھون نے اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکھا تھا
اور اسیطرح اونھون نے سنین شمسیہ اور سنین قمریہ کے اختلاف کو لکھا
اور انکے درمیان مین چند دقیقون کا فرق پایا اور عرب کی تحریر کیواسطے
نئی قسم کے آلات ایجاد کیے اور علاوہ ان کمالات کے اور بہت سی
باتین ہین جن سے بخوبی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل عرب فن ریاضی
مین بھی ایسا ہی کمال اور ایسی ہی دستگاہ رکھتے تھے اور منجملہ اونکے
وہ عجیب و غریب مکانات رصدیہ ہین جو مدینہ سمرقند کے گرد بنے ہوئے ہین
البتہ جبر و مقابلہ اور نقوم حسابیہ وغیرہ عرب کے ایجاد سے نہین ہین بلکہ
یہ فن اہل عرب نے فلسفہ ارسطو کے ساتھ اور قوم سے سیکھا تھا اور اسکو
اونھون نے اسکندریہ مین پایا تھا اور ممکن ہے کہ اہل عرب نے اسیطرح
بارود کو ہماری طرف اور قومون سے نقل کیا ہو جیسا کہ اہل یورپ اس
بات کا اقرار کرتے ہین کہ اہل عرب نے کاغذ کی ایجاد کرنے مین کپڑہ کی

ایجاد پر بھی فوق حاصل کیا چنانچہ اسی سبب سے عرب مین کتابین بہت سی
ہوگئین اور اونسے بہت سے فائدے ہوئے اور عرب کو فن طب مین
بھی نہایت کمال حاصل تھا یہان تک کہ وہ اس فن مین مشہور ہوگئے تھے
اور یہ فن اونھون نے یونانی کتابون سے حاصل کیا تھا چنانچہ
ابن رشید مغربی کے جالینوس کی تصنیفات پر بہت سے ایسے حاشیے
ہین جنکے دیکھنے سے فن طب مین اہل عرب کا کمال معلوم ہوتا ہے اور
عرب کے فلسفیون مین سے بھی چند شخص ایسے مشہور ہین جو ایک زمانہ مین
حکیم اور طبیب بھی ہوگئے ہین جنمین ایک بو علی سینا ہے جنے ۴۲۷ھ مین
انتقال کیا اور ایک وہی ابن رشید ہے جسکا ذکر ہوا اور یہ لوگ اس درجہ
لائق اور فائق مشہور تھے کہ اونکے دشمن بھی اونسے معالجہ کرانے کی تمنا
رکھتے تھے چنانچہ قسطلیہ کے بادشاہون مین سے کیکو مرض استسقا نے
نہایت عاری کردیا تھا پس اسنے آرزو کی کہ میرا معالجہ مقام قرطبہ مین ہو
پس اسکو خلیفہ نے اپنی مہربانی سے اجازت دی کہ وہ وہان جاوے

اور مسلمان طبیب جسکا معالجہ کرین ایک خاص فضیلت حکماء عرب کو
پانیون کے مقطر کرنے کے طریقون اور بہت سی عمدہ عمدہ دواؤن کے
استعمال مین حاصل تھی اور منجملہ اون علوم کے جنمین اہل عرب کو اورون پر
فضیلت تھی ایک علم جغرافیہ ہے اور اس فن مین انکو فضیلت صرف
اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونکو دور دراز ملکون پر فتح نصیب ہوئی اور
بڑے سفرون کی جانب اونکو ہمیشہ رغبت رہی اسوجہ سے اونکو بہت سے
ایسے شہرون کا حال معلوم ہوگیا جہان یا تو اہالیان یورپ پہونچ ہی نہ سکے
اور یا وہ اونکو بھول گئے اور اس فن مین جو لوگ بہت مشہور تھے اونمین سے
ایک تو ابو الفدا اور ایک مسعودی اور ایک ادریسی ہین اور ادریسی وہ
شخص ہے جسکو صقلیہ* کے بادشاہ روجیر نے بلایا تھا اور اوس نے
اوس بادشاہ کے پاس رہکر ایک عمدہ کتاب تالیف کی تھی جس کا نام
نزہتہ المشتاق ہے اور فن تاریخ مین بھی اونکی تالیفات سے ایک

* صقلیہ یا صقالیہ یعنی سسلی ۱۲

تاریخ ابو الفدا اور ایک تاریخ مسعودی ہے اور ایک تاریخ مقریزی ہے
لیکن ان تاریخون مین یہ بات ہی کہ وہ صرف اپنے ہی ابناے جنس کے
حالات پر مشتمل ہین اور کسیقدر اونکے مؤلفون نے حالات کی چھان بین
او تحقیقات بھی نہین کی جیسا کہ ابن خلدون نے ان کی نسبت لکھا ہی
مگر یہی ہے کہ اونھون نے اصلی واقعہ کو چھوڑا بھی نہین ہے اور
تحقیقات نکرنے کا سبب سدیلو نے اپنی تاریخ مین یہ بیان کیا ہے کہ
جو بادشاہ ممالک شرقیہ مین حکمران تھے وہ مورخون کو واقعات کی
تشریح اور اونکے سبب وغیرہ کے بیان کرنے سے منع کرتے رہتے تھے
اسلیے کہ اصلی واقعہ اور اوس کے سبب وغیرہ کے مشتہر ہونے سے انکو
معاملات سلطنت مین خرابی کا خوف رہتا تھا البتہ فن ہندسۃ البناء
یعنی فن عمارت مین اہل عرب کو کچھ مصوری نہین کرنی آئی بلکہ اس
فن مین انھون نے صرف اسیقدر سیکھا جس سے مکانات کی بنا کو مستحکم
کرلین اور اسکا سبب یہ ہوا کہ مسلمانون کی شریعت مین تصویرات وغیرہ کا

بنانا ممنوع ہے مگر فن تعمیر مین بھی اونھون نے کچھ عجیب اور نفیس چیزین
ایجاد نہین کین بلکہ اونکے یہان ڈاٹ وغیرہ کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ ڈاٹ کو دائرہ
کے نصف سے زیادہ رکھتے ہین اور یہ طریقہ اونھون نے قوم بزنطین کی
عمارتون مین سے اخذ کیا ہے (یہ قوم یونان کی قومون مین سے ہے)
اور عرب روغنی تصویرون اور مجسم مورتون کے بدلے اور قسم کے نقوش
سے مکانات پر نقاشیان بھی کیا کرتے ہین چنانچہ اونکے ہان ایک قسم
کے نقوش جدیدہ بھی مشہور ہین اور حقیقت یہ تھی کہ وہ نقوش جدیدہ پہلے تو
کچھ نقش وغیرہ تھے پھر وہ صرف ایسے خطوط رہ گئے جنکا آپس مین تقاطع ہوتا
تھا اور وہ خطوط حروف عربیہ کے مشابہ تھے کہ جن سے طرح طرح کی
ظرافت آمیز عمدہ خوش وضع شکلین پیدا ہو جاتی تھین اور اس قسم کی
بیل بوٹے کا کام جب ہم مشرقی سمت کے بنے ہوئے فرشون اور کپڑون پر
دیکھتے ہین تو ہمکو اونکی خوبی اور عمدگی پر بہت تعجب آتا ہے اور عرب
کی بڑی مشہور صنعتون مین سے یہ ہے کہ وہ عمدہ عمدہ حوض اور فوارے

بناتے تھے اور سنہری نقاشی اور بیش قیمت پتھرون کے پھول پتے
تراشتے تھے چنانچہ اکثر سنگ مرمر کو مشرق کی طرف اور اطراف اسپانیا
جنوبیہ کی طرف سے لیجاتے تھے اور اوس سے نقش و نگار عمارت مین
بناتے تھے عرب کی مشہور عمارتون مین سے ایک تو وہ جامع مسجد ہے
جسکو قرطبہ مین عبد الرحمن اول نے بنایا تھا جس مین ایکہزار تراتوے
ستون تھے اور چار ہزار سات سو قندیلین تھین اور دوسرا وہ محل ہے
جسکو عبد الرحمن ثالث نے وادی کبیر کے کنارہ پر بنایا تھا یہ قصر بھی
بلندی مین کچھ اس جامع مسجد سے کم نہین ہے اور اس قصر مین
بہت سے حوض بڑے بڑے بنے ہین جنہین سے بڑے بڑے اونچے
فوارے سفید پانی کے چھوٹتے ہین اور سنگ مرمر کے چھوٹے چھوٹے
حوضون مین گرتے ہین اور سب سے زیادہ عجیب عمارت عرب کی حمرا غرناطہ
ہی جو بڑا لے خود محل بھی ہے اور قلعہ بھی ہے اور اسمین بہت سی ایسی
صنعتین ہین جنکے سبب سے وہ اپنی خوبی و لطافت مین مشہور ہے

خصوصاً اوسکا صحن نہایت ہی پرفضا ہے اور عرب کی تجارت کا حال
یہ ہے کہ انکو ہمیشہ تجارت کی طرف رغبت رہی ہے اور جب انکی سلطنت
پیرینی پہاڑ سے جو فرانس اور اسپین کے بیچ میں ہے بڑھکر جبال ہمالیہ تک
جو شمالی ہند میں ہے پہونچی تو اوس وقت وہ دنیا کے بڑے نامی
تاجروں میں ہوگئے اور فن زراعت میں تو اونکی مثل کوئی زمانہ میں نتھا
اسواسطے کہ جسقدر پانی وغیرہ کے کھینچنے اور اوسکو اپنی کھیتی کی کیاریوں میں
برابر پہونچانے میں یہ لوگ مشہور تھے دوسرا ہو نہیں سکتا انہیں کا کام
تھا کہ دھوپ کی شدت میں اپنے کھیت کیار کے کام میں مصروف رہتے تھے
پس انکی یہ سیرت جسکے اہل یورپ ابتک پابند ہیں اس قابل ہے کہ ہم
اس میں انکا اقتدا کریں اور علاوہ ان کمالات کے فنون دستکاری
کو اہل عرب نے رومیوں کے بڑے بڑے شہروں میں جا کر
بخوبی حاصل کیا تھا یہانتک کہ وہ اس فن کے بڑے بڑے
صناعوں میں ہوگئے چنانچہ اس باب میں اون کے کامل ہونے کی ۹۰

مستند ہے کہ مقام طلیطلہ+ جو سلطنت اسپانیہ کے
ماتحت تھا وہان کے ہتھیار نہایت مشہور تھے اور مقام غرناطہ کا حریر
مشہور تھا اور ان چیزون کو اسقدر شہرت تھی کہ اہالیان یورپ باوجود
اسکے کہ اونکو عرب سے بسبب مخالفت مذہبی کے نہایت نفرت اور عداوت
تھی ہمیشہ اونکو عرب سے بیش قیمت پر خریدا کرتے تھے اور اونکو نہایت
پسند کرتے تھے غرضکہ مملکت اسپانیہ کو اتنی ترقی اور رونق مین یہہ
شہرت خلفاے راشدین کے شروع زمانہ مین ہوئی اور پھر اوسکی
آبادی کو ترقی ہوتی گئی اور روز بروز اوسکی رونق بڑھتی گئی یہانتک کہ
جب شباب اوسکی ترقی کا ہوا تو صرف ایک مقام قرطبہ مین دو لاکھ
گھر اوسکے باشندون کے ہوگئے اور چھہ سو جامع مسجدین اور پچاس
شفاخانہ اور اسی عام مدرسے اور نوسو حمام اوسمین بنگئے اور چھہ سل
روزنامچہ اوس انتظام مدن اور ترقی عرب کا ہے جو اہل عرب نے

+ طلیطلہ وہ مملکت ہے جسکو ٹلی کہتے ہین ۔

وادی تاج کے کنارون سے لیکر جو اسپین کا وادی کبیر ہے ہندستان
مین وادی ہندوس تک اپنی لیاقت سے پھیلایا تھا اور جسکی لطافت
اور روشنی سے آنکھین جھپکتی تھین مگر یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو چیز
دفعتہً بڑھتی ہے وہ تباہ بھی جلدی ہوتی ہے اوسی مورخ کا قول ہے
کہ اہل یورپ کی ترقی اگرچہ رفتہ رفتہ بتدریج ہوئی لیکن انھون نے
ایسے سخت انقلابات سے وہ پایداری بھی حاصل کرلی جسکے قیام کی
امید ہے اور جو چیز رفتہ رفتہ نمو پاتی ہے وہ دیرپا ہوا کرتی ہے اہل عرب
کی وسعت سلطنت کا حال اوسنے یہ لکھا ہے کہ ظہور اسلام کے بعد سو برس
کے عرصہ مین انکا ملک ایسا بڑھ گیا جیسے کوئی نہایت بلند قامت شخص
کسی دور کی گری ہوئی چیز کو دونون ہاتھ پھیلا کر اوٹھاتا ہے چنانچہ
انکی مملکت کی حد ہند کے اوس کونے سے لیکر پیرینی کے پہاڑون تک
تھی جو فرانس اور اسپین کے بیچ مین ہین اور اس سب کا امتداد طول
سترہ سو سے اٹھارہ سو فرسخ تھا پس ایام ماضیہ مین کوئی سلطنت

استقدر وسیع نہین ہوئی اور کثیر ملکون مین جنکو مسلمانون نے فتح کیا
دیانت داری اور مسلمانون کی زبان اور قرآن کے احکام برابر جاری رہے
اور اہالیان یورپ قرون متوسطہ مین انہین مسلمانون سے کمالات علمیہ
اور صناعیان وغیرہ اوڑا لیگئے اور گو بعض صناعیان اہل عرب کی
ایسی بھی ہین جو اونھون نے اورون سے لی ہین لیکن بسبب اس بات کے
کہ اونکی تہذیب و اصلاح انہین کے زمانہ مین ہوئی فضیلت انہین کو
حاصل ہے اسکے بعد سنہ عیسوی کی دسوین صدی کے اخیر مین پوپ
جربیر فرانسیسی جو آخرکار پوپ اعظم کی گدی پر بیٹھا اور سلفسٹر ثانی اوسکا
نام ہوا اسپین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا اور یہان اوس نے علم
جبر و مقابلہ اور فلکیات کی تحصیل کی اور پھر اوسنے اہالیان یورپ کیواسطے
ایک عمدہ کارخانہ خاص اہل عرب کی صنعت کا جاری کیا اور اوسنے
ایک بہت بڑا ذخیرہ نادر نادر کتابون کا جمع کیا اور زمین و آسمان کو
کرہ بنائے یہان تک خلاصہ تھا اوس وزیر کے قول کا اور

سدیلو جو ایک نامی مدرس علوم تاریخ کا فرانس کے مدرسون مین تھا اور اہل فنون مین سے ایک رکن رکین شمار کیا جاتا تھا اوسنے جو عرب کی تاریخ لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ مین ایک مدت مدید سے اہل عرب کے اون فضائل علمیہ اور کمالات سلطنت و تمدن کے بیان کرنے مین مشغول ہون جو اونکو ایک عرصۂ دراز سے مقام اسکندریہ مین اور قرطبہ مین حاصل تھے اور جو عہد جدید تک اونکو حاصل رہے اور اب مین نے اپنے ذمہ لازم کر لیا ہے کہ مین حتی الامکان اون دلیلون اور باتون کو جمع کرون جن سے اہل عرب کی وہ بزرگی اور فضیلت ثابت ہو جسکی اب تک کسی نے قدر ہی نہین کی اور جو شخص اہل عرب کی فضیلت کے منکر ہین اونکے سامنے اسکو پیش کرون تاکہ وہ اس قوم کی ایک عام تاریخ ہو جاے اگرچہ مین جانتا ہون کہ یہ ایک شخص کا کام نہین ہے اور مین چاہتا ہون کہ اون حالات کو جمع کرنے سے پہلے لوگون کو اسطرف مائل کرون کہ وہ اس قوم کے حالات کو نظر تامل سے دیکھین جنسے یہ معلوم ہوتا ہے

کہ یہ قوم ہمیشہ فتح مند رہی ہے کوئی اسپر غالب نہین آیا بلکہ اوسکو
بے شمار فتوحات نصیب ہوتی رہین ہین اور چار ہزار برس تک برابر
یہ قوم ترقی کی ایک حالت پر رہی ہے اور اس عرصہ مین بہت ابر
فضائل علمیہ اور کمالات کی تحصیل کی طرف متوجہ رہی اور اس نے
وہ فوقیت حاصل کی جو آج تک دوسری قوم کو نصیب نہین ہوئی اور
وہ انتظامات اسنے پیدا کیے جو کسی مین نتھے اور ہمارے اس کلام کے
ثبوت کی دلیل یہ ہے کہ جس ابتدائی زمانہ مین پورانی سلطنتین
ایک انتشار کی حالت مین تھین اوس زمانہ مین یہ قوم نہایت مستقل
حالت مین تھی اور اسکو اسقدر طاقت حاصل تھی کہ وہ اور سلطنتون کی
غارت کرنے پر قادر تھی چنانچہ سنہ عیسوی سے اونیس ۱۹ قرن پہلے
شاہان مصر اور شاہ بابل بھی اسی قوم کے تھے پھر وہ جب اپنے اصلی
ملک کی حدود مین آئے تو اونھون نے فراعنہ اور ملوک شام کی اطاعت
ترک کردی اور قیرس اور سکندر کے تسلط کی مزاحمت کی غرضکہ ہمیشہ

یہ قوم ایک استقلال اور استحکام کی ہی حالت مین رہی بخلاف
اون رومیون کے جو تمام دنیا کے مالک بنگئے تھے اور جب حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے جنھون نے تمام اقوام عرب کو
ایک ایسی قوم بنا دیا کہ سب کا ایک راستہ ہوگیا تو اس وقت اس
قوم عرب نے اپنی مملکت کے اور بھی ایسے پر پھیلائے کہ اسپین کے
دریاے طاج سے لیکر ہند کے دریاے فانج* تک پہونچی اور اپنی تمدن
اور سیاست کی خوبی کے جھنڈے اونچے اونچے منارون پر گاڑ دیے
اور یہ وہ زمانہ تھا کہ اسوقت تک ممالک یورپ بسبب ظلمت جہل کے
بالکل تاریک ہورہے تھے اور جو کچھ یورپ مین رومیون یا یونانیون کی
قواعد کے موافق تمدن تھا وہ بھی یک لخت جاتا رہا تھا اور جب
سلطنت اسلامیہ منقسم ہوگئی تو بعد انقسام کے گو انکی قوت سیاست
مین ضعف آگیا تھا لیکن انکے ان علوم و فنون مین ضعف نہین آیا

* دریاے فانج سے غالباً دریاے ستلج مراد ہے۔

جو اونھون نے حاصل کیے تھے اسلیے کہ خلفاے بغداد اور قرطبہ اور
مصر ہمیشہ اپنے کمالات باطنیہ کو قوت دیتے رہے اور تمام دنیا انکی
اطاعت کرتی رہی اور ان نصاری کو جنھون نے عرب کو اسپین سے
خارج کردیا کمالات عرب اور اونکی صنعتین اور اونکی ایجادات وغیرہ
اسوقت ہاتھہ لگے جب وہ اہل عرب کے ساتھہ لڑائی مین رل مل گئے
اسکے بعد مغل اور ترک جو ایشیا پر مسلط ہو گئے اور جو قوم عرب پر غالب آئی
وہ بھی علوم مین اونھی عرب کی قومون کے خوشہ چین تھی جنپر اونھون نے
فتح پائی تھی اور یورپ مین تو اب بھی ہنوز وہ باتین انتظام اور قاعدون مین
نہین دیکھین جو کسی زمانہ مین اہل عرب کی عادتون مین داخل تھین
اسواسطے کہ ہماری نظر سے اس بات مین صرف تاریخ ابو الفدا اور
تاریخ ابو الفرج اور مقریزی اور ابن الاثیر اور کچھہ تھوڑی سی تاریخ
ابن خلدون گذری ہے اور بہت سی ایسی تاریخین اور بھی ہین کہ
اگر انکا ترجمہ ہو جاوے تو نہایت ہی اچھا ہو لیکن اہل عرب کے

فضائل اور کمالات ثابت کرنے کے لیے اور یورپ کی جو لوگ عرب
کی قومون کے فضائل کے منکر ہین اونکی غلطی کے جواب کے لیے
ہمکو اسیقدر اطلاع کافی ہے جو مذکورۂ بالا تاریخون سے ہمکو حاصل ہوئی
اور مین نے بھی اپنی اسی تاریخ مین خلفاے اول کی فتوحات اور بنی امیہ
کی وہ سلطنت جو دمشق اور قرطبہ مین تھی اور عباسیون کی وہ سلطنت
جو بغداد مین تھی اور فاطمیون کی وہ سلطنت جو مصر مین تھی اور ترک اور
مغلون کے تسلط کے بعد سلطنت اسلامیہ کے متفرق ہوجانے کی
سب کیفیت مفصل لکھی ہے اور بقدر طاقت بشریہ مین نے سب کچھ
بیان کیا ہے اور اس باب مین خاص اپنی تحقیقات سے وہ باتین
زیادہ کی ہین جو پہلی تاریخون مین سے کسی مین نہین ہین گویا وہ باتین
اہل عرب کا اوس تمدن اور حسن معاشرت کا روزنامچہ ہے جو پہلے زمانہ
مین تھی اور جسکے آثار اوس شخص کے لیے اب تک ظاہر ہین جو کوشش
کے ساتھہ قوم عرب کے فضائل دریافت کرنا چاہتا ہے اور مسلمانونکی

روع مین اِس قوم نے فتوحات اور
ن ہمت اس طرف مائل کی کہ علوم
علمیہ کی تکمیل کرین چنانچہ اس
ر فارس اور رقہ اور صفہان اور
ہل بغداد کے جو عباسی خلیفون کے
اسی زمانہ مین حکماء یونان کی کتابین
رس جاری ہو گیا اور اون کی
قلون نے جمیع کمالات انسانیہ مین
کہ عرب کی صناعیون اور ایجادونکا
ن سب باتون سے صاف ثابت ہوا

ناب ترجمہ ہو کر چھپ رہی ہے بہت سی مسلمانونکا
ن کی کتابین ترجمہ ہو کر مدرسون مین اونکا درس
ونکا ترجمہ ہو کر مسلمانی مدرسونمین اونکا درس جاریگا
وسے جیسی پہلے اسی قسم کی تدبیر سے ہوئی تھی خدا
سید احمد —

کہ قوم عرب بلاشبہہ ہمارے یعنے یورپ کے اوستاد ہین
جس سے انکار نہین ہو سکتا اور اونھون نے ہی وہ سامان
مہیا کیے جس سے ہماری یعنے اہل یورپ کی یہ تاریخین بنین او
اُنھون نے ہی حالات سفر کا قلم بند کرنا شروع کیا اور اونھون نے ہی
مشاہیر لوگون کی زندگی کی حال تواریخ مین لکھنا اختراع کیا اور وہی
صناعی اور دستکاری مین اس مرتبہ کمال کو پہونچے جسکی انتہا نہین ہوسکتی
اور اونکی عمارتون اور مکانات کی آثار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت
بڑے کاریگر اور صناع تھے اور ایسی ہی باتین جو عرب نے نئی نئی ایجاد کی ہین
اون سے عرب کی اسقدر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آج تک اوسکے موافق
کسی نے عرب کی قدر نہین کی اور کسیکو اونکا اصلی رتبہ نہین معلوم ہوا
چنانچہ جب علم فزیک† اور علم طب اور علم تاریخ طبعی اور علم کیمیا اور علم
فلاحت عرب کے ہاتھ آیا تو انھون نے اوسمین اور کمالات اور خوبیان

† مصنف نے لفظ فزیک کا فزیکل سینز کے لیے اختیار کیا ہے یعنی علوم طبیعات ۱۲

زیادہ کردین حالانکہ ایسے کامون مین وہ زیادہ دل نہین لگاتے تھے
بخلاف اور علوم عقلیہ کے جنمین انھون نے حد سے زیادہ کوششین
کی تھین اور نوین قرن کے شروع سے پندرھوین قرن کے آخر تک
اسمین بدل مصروف رہے تھے یہان تک کہ ان علوم مین اونکی فضیلت
حد سے زیادہ بڑھکر ہوگئی تھی اور جہان تک ہمکو معلوم ہے گویا وہ
ایک شمہ عرب کی اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہمکو معلوم بھی
نہین ہوئی مگر بہرکیف عرب کی قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب بھی
سرچشمہ ہے اور جن کمالات کو ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ اور قوم کا ایجاد ہوگا
وہ اب ہمکو اونکی کتابون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا چلا جاتا ہے کہ
اصل مین سبکے موجد عرب ہی ہین ؏؏

اسکے بعد اسی مورخ نے عرب کی انتظام مدن اور سیاست وغیرہ کی نسبت
لکھا ہے کہ قرون متوسطہ مین عرب کی قومین جملہ قومون سے فائق تھین
اور جبکہ یورپ پر اس زمانہ مین قوم بربریہ نے حملہ کیا جسمین یورپ کا انتظام

بسبب وحشی قومون کے حملون کے ابتر ہو گیا تھا تو اہل عرب
کے ہی سبب سے قوم بربریہ کو رُک حاصل ہوئی اور پھر اہل عرب نے
کمالات علمیہ اور فضائل انسانیہ کو جابجا سے تلاش کرنا شروع کیا
اور جو کچھ اونکو آتا تھا اونھون نے اوسی پر صبر و اکتفا نکیا بلکہ ہمیشہ
اِن کمالات کو بڑھاتے ہی رہے اور اونھون نے عقلی کمالات حاصل
کرنے کی لیے گویا ایک نیا ہی طریقہ ایجاد کر لیا ,, اسکے بعد یہ مورخ
اپنے اس کلام کی تائید کے واسطے اسکندر ہمبلط کے اس کلام کو نقل کرتا ہے
عرب کی قومون کو خدائے تعالی نے دنیا مین اسلیے پیدا کیا تھا کہ وہ
علوم و فنون اور اسباب تمدن کو اون مختلف قومون تک پہونچاوین
جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کے وادی کبیر تک پھیل رہے ہین
چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اسی قوم عرب سی حاصل کیے تھے
اور اہل عرب کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کی طرح یہ بات نتھی
کہ وہ کسی قوم سے نمل سکتے ہون بلکہ وہ برخلاف اسکے سب قومون سے

ملتے جلتے تھے اور انکی اسی عادت نے تمام دنیا مین انکے فضائل کو
پہونچا دیا مگر باوجود ملنے جلنے اور اختلاط کے عرب مین ایک یہ کمال تھا
کہ وہ جہان جاتے تھے اپنی عادات کو نہ چھوڑتے تھے اور کسی کی وضع
یا چال چلن کو نہ اختیار کرتے تھے اور اون کے مزاج کسی کے ملنے سے
ہرگز نہ بدلتے تھے اور رابیا کی قوم نے باب تمدن مین جو کچھ حاصل کیا
یا جو کچھ اوسکو آیا وہ عرب ہی کی فتوحات کے ایک طویل زمانہ کے بعد
آیا اور عرب ہی سے اوسنے سیکھا عرب جہان جاتے تھے اپنی طریق تمدن
کو گویا اپنے ساتھ لیجاتے تھے اور جہان وہ قیام کرتے تھے انکا طریق تمدن
بھی وہان پھیلجاتا تھا چنانچہ اونکی عادت تھی کہ جس ملک مین وہ گئے
وہان اونھون نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے
اخلاق مہذب کو شائع کرنا شروع کیا اور اپنے ایسے عمدہ اشعار کو پھیلایا
جنپر گویا منشؔ نظم اور نثر دونون شاعرون نے اپنے اشعار کی بنا رکھی ہے
اوسکے بعد اس مورخ نے لکھا ہے کہ ہم پھر کہتے ہین کہ عرب کی تصنیفات

اور اونکے مخترعات سے ہمارے نزدیک یقیناً یہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل عرب کی عقلین حقیقت مین سب قومون کی عقلون سے زیادہ تیز تھین اور اونکی عقل کی خوبی کا شہرہ فرنگستان یورپ تک پہونچ گیا تھا اور یہ بڑی حجت اور نہایت قوی دلیل اس بات کی ہے کہ عرب کی قومین کمالات علمیہ اور فنون کسبیہ مین ہمارے معلم اور ہمارے استاد تھے اور اس بات کے اور لوگ بھی قائل ہین "

اسکے بعد جب کہ اسلامی سلطنت متفرق ہوگئی اور اسکے تین ٹکڑے ہوگئے ایک تو عباسیون کی سلطنت جو بغداد اور مشرق مین تھی اور ایک فاطمیین کی سلطنت جو مصر اور افریقیہ مین تھی اور ایک بنی امیہ کی سلطنت جو اندلس مین تھی اور باہم اون مین لڑائی جھگڑے ہوئے خصوصاً اندلس مین کہ آپس مین باہم خانہ جنگیان ہوئین اور طوائف الملوکی ہوگئی اسوقت اس سلطنت مین تنزل شروع ہوگیا اور سبب اس تفریق کا یہ ہوا کہ لوگون کی اغراض اور خواہشین جداگانہ ہوگئین

اور باہم امراکے مخالفت ہوگئی اور اونھون نے یہ نسوچا کہ اس
خودغرضی اور مخالفت کا نتیجہ کیا ہوگا اور سلطنت کی تقسیم ہوجانیمین
کیسے ضرر پیدا ہونگے یہانتک کہ انھین مخالفتون کی وجہ سے اندلس
کی سلطنت انکے ہاتھ سے نکل گئی اور باقی ماندہ سلطنتون مین بھی خلل
شروع ہوگیا چنانچہ یہ خلل بڑھی چلا تھا مگر خدا ے تعالی نے اپنے
فضل سے سلاطین عثمانیہ کے دل مین یہ بات ڈالی کہ اونھون نے
پھر ان سلطنتون کو متفق کیا اور اپنی اس عادل حکومت کی تحت
کیا جسکی بنیاد ۶۹۹ھ ہجری مین پڑی تھی پس سلاطین عثمانیہ کی بدولت
پھر قوم عرب بدستور ہوگئی اور چونکہ اونھون نے عمدہ عمدہ تدبیرین کین
اور اپنی شریعت غرا کا احترام کیا اور رعایا کے حقوق کو نگاہ رکھا
اور اونکو فتوحات جلیلہ حاصل ہوئین اس سبب سے اونکی سلطنت کو
پھر ترقی حاصل ہوئی اور انتظام مدن وغیرہ کو انھون نے کمال پر
پہونچا دیا خصوصاً یہ ترقی عہد دولت سلطان سلیمان ابن سلیم مین

زیادہ ہوئی جو دسوین صدی کے شروع مین تھی اس لیے کہ اس
سلطان سلیمان نے اپنی نیک نیتی اور بیدارمغزی سے اون تمام
باتون کی بیخ وبنیاد قطع کردی جن سے کسی قسم کے فساد کا احتمال تھا
اسلیے کہ اس نے ایک ایسا عمدہ قانون اپنی سلطنت کیواسطے بنایا تھا
جس مین اوس نے علما اور فضلاء وقت اور اہل خرد سے مشورہ لی لیا تھا
اوراوس نے اپنے ملک کی حکمرانی کو علماء کے ذمہ کردیا تھا اور علماء کو
یہ قدرت عطا کی تھی کہ اگر امیر لوگ فرائض شریعت کی حکم سے سرتابی کرین
تو فوراً وہ عالم انکو سزا دے سکتے تھے کیونکہ اصل مین مسلمانون کی بادشاہت
شریعت اسلام پرمبنی ہے اور شریعت اسلام کے اصول مین یہہ بات
داخل ہے کہ جو معاملہ ہو مشورہ سے خالی نہو اور جو بات شریعت مین
غیرمشروع ہے جہان تک ممکن ہو اوسکو دفع کیا جاوے پس منکرات اور
غیرمشروع بات علماہی خوب جانتے ہین جیسے کہ امرا و وزرا سیاست اور
مصلحت وقت کو خوب جانتے ہین پس جبکہ علما اور وزرا بالاتفاق

یہ بات جان لین کہ یہ بات خلاف شریعت اور خلاف اوس قانون
کے ہے جو شریعت کے تابع ہے تو اول موافق دیانت کے زبان سے
اوسکو منع کرین پس اگر زبانی ممانعت سے کام نکل گیا تو فبہا ورنہ سرداران
لشکر کو مطلع کرین کہ ہمارا کہنا مؤثر نہوا اور اوس قانون مین علما نے
یہ بات بھی بیان کردی کہ اگر بادشاہ وقت کسی وقت مین یہ قصد کریگا
کہ جو مین چاہون وہ ہو جاوے گو وہ خلاف مصلحت ہی ہو تو بادشاہ
اپنی اس حرکت کے سبب سے معزول کیا جاویگا اور اوسکے خاندان سے
اور کوئی بادشاہ بنایا جاویگا اور قانون کی اس دفعہ پر باہم علما اور
وزرا کے عہد و پیمان ہو گئے اور ایک مدت تک اسی طرح سلطنت اسلامیہ
مین عمل درآمد رہا پس اوس زمانہ مین علما اور وزرا سلطنت بادشاہ کی
حالات کے لیے نگران رہتے تھے جیسے کہ فی زماننا یورپ کے ممبران
پارلیمنٹ ہین بلکہ وہ ان سے کسی قدر بڑھکر تھے اس لیے کہ علما کا مواخذہ
شرعی تھا اور ممبران پارلیمنٹ کا مواخذہ دنیوی ہوتا ہے پس

اس عمدہ قانون سے سلطنت اسلامیہ محفوظ رہی اور اسکا حال نہایت اچھا ہوگیا۔

اسکے بعد پھر جب مسلمانون کی سلطنت مین شریعت اسلامیہ کے موافق عمل درامد نرہا اور قوانین سیاست مین شریعت کا پاس نرہا اور اراکین دولت کا احتیاط کے ساتھ منتخب کرنا موقوف ہوگیا اوسوقت اس سلطنت مین پھر خرابی شروع ہوگئی اور ہر شخص اپنی خاص غرضونکا مطیع ہوگیا اور حکمرانی مین سلطنت یا رعیت کا اوسکو پاس ولحاظ نرہا یہان تک کہ لشکرون کا انتظام خراب ہوگیا اور اونکی اطاعت مین کمی ہوگئی اور جن باتون مین مملکت کی اونکو اختیار نہین تھا اس مین اونھون نے مداخلت کی اس سبب سے رعیت کے عیش وآرام مین فتور آگیا اور طرح طرح کے اوسپر ظلم ہونے لگے پس ایسی حرکتون سے وہ اپنے ظلم مین ایسے مشہور ہوگئے جیسے کہ اس سے پہلے اپنی شجاعت اور معدلت مین مشہور تھے اور اسی سبب سے تمام سلطنت مین ایک ہل چل پڑگئی

پس اس وقت مین اور دور دراز صوبون نے فرصت کو غنیمت سمجھا
اور ہر ایک نے سلطنت سے انحراف کرکے اپنی اپنی سلطنت کی تمنا کی
چنانچہ بہت سے صوبون نے بغاوت اختیار کرکے اور مخالف سلطنتوں سے
مدد مانگی اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان اپنے جان و مال و
عزت و آبرو کی حفاظت اپنے ملک کے قانون سے نہین دیکھتا تو
اوس وقت وہ مجبور ہو کر اوسی شخص سے مدد کی درخواست کرتا ہے
جسکو وہ اس قابل دیکھتا ہے اور کبھی اس بات کو غنیمت سمجھتا ہے
کہ خود وہ نہین تو خاص اوسکا حامی ہی اس سلطنت پر فتحیاب ہو جاوے
اور یہ ایسی صورت مین ہوا کرتا ہے جبکہ سلطنت کے صوبے مذہب
اور قوم مین سلطنت کے مخالف ہوتے ہین غرضکہ جب ایسی ہی خرابیان
سلطنت اسلامیہ مین پڑگئین اور شریعت کی قید اور قانون سیاست
کی پابندی جاتی رہی تو اوس وقت غیر سلطنتون نے ہاتھ ڈالنا
شروع کیا اور سلطنت مین فساد برپا کر دیا یہان تک کہ چارون طرف سے

جنگ و جدال کا ہنگامہ برپا ہوگیا اور نہایت سخت خونریزی ہوئی
جسمین بے انتہا جانین ضائع ہوئین اور بے شمار دولت تلف ہوئی
اور انجام کار مسلمانون کے ہاتھ سے بہت سے ملک نکل گئے اور جو
رہے سہے تھے اونمین بھی خلل آگیا لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد
سلطان محمود اور اوسکے دونون بیٹون سلطان عبد المجید مرحوم
اور سلطان عبد العزیز دام عزہ نے پھر سلطنت اسلامیہ کو سنبھالا٭

٭ مناسب ہو کہ کچھ مختصر حال ان تینون بادشاہون کا جنھون نے سلطنت اسلامیہ کو سنبھالا لکھا جاوے تاکہ معلوم ہو کہ اونھون نے کیا کیا تھا جسکے سبب وہ ڈوبتی ہوئی سلطنت ڈوبنے سے بچ گئی۔

سلطان محمود خان مرحوم سلطان روم یہ بادشاہ سنہ ۱۸۰۸ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۸۳۹ع مین فوت ہوا سب سے اول یہ سلطان ہے جسنے مسلمانون کے اخلاق اور طریق معاشرت مین تہذیب شروع کی تعصب مذہبی کو جو درحقیقت اخلاق محمدی کی برخلاف تھی بالکل چھوڑ دیا اپنی تمام مختلف مذہب کی رعایا کو اجازت دی کہ مطابق اپنے مذہب کے اپنی اپنی رسومات مذہبی ادا کرین خود عیسائی گرجاؤن کی جو اوسکے ملک مین تھے مرمت کرادی جبکہ اوسنے رفاہ عام کے کامون مین ایک لاکھ پیاستر (یہ ایک ترکی سکہ چاندی کا ہے) بانٹے تو گریک اور ارمنی چرچون کو بھی برابر حصہ دیا۔
اپنے ملک مین اسکول مقرر کیے اور کل مذہب کے لوگون یہودی عیسائی مسلمان سبکو برابر بلا تعصب تعلیم دینی شروع کی سیتلا کی بیماری موقوف ہونے کے لیے ٹیکا لگانے کا نہایت خوبی سے رواج دیا شفاخانے مقرر کیے جسمین فرنچ ڈاکٹر کام کرتے تھے ڈاکٹر ڈوس گالیر صاحب لکچر دیا کرتے تھے اور سلطانی حکیمون کو حکم تھا کہ وہ بھی اونکا لکچر سننے کو حاضر ہوا کرین سنہ ۱۸۳۰ع مین اس سلطان نے غلامی کے رواج کو جو مخالف شرع جاری تھا موقوف کر دیا اور تمام گریک کو جو بطور غلامی پکڑے گئے تھے چھوڑ دیا اسی بادشاہ کے عہد مین ترکی زبان مین اخبار شروع ہوا اور ۵ نومبر سنہ ۱۸۳۱ع کو

اور محمود نے تو یہ تدبیر لی کہ اس لشکر انکساریہ کی بجائے جسکے دست تظلم نے

یہ فساد ڈالا تھا لشکر نظامیہ مرتب کیا اور جو حکومتیں اون کے ہان

پہلا اخبار چھپا جسکا نام تقویم وقائع رکھا گیا تھا اسی بادشاہ نے سرجری اسکول قائم کیا جو ۲ جنوری سنہ ۱۸۳۹ء کو کھولا گیا تھا اور حکم دیا کہ کتب تشریح مع تصاویر تصنیف کیجاوین اور چھاپی جاوین اور پڑھائی جاوین۔ اس سلطان نے ترکون کا لباس اور طریق زندگی درست کرنے مین بڑی کوشش کی وہ خوب جانتا تھا کہ مہذب قومون کے سامنے عزت حاصل کرنی اور حقارت سے نکلنا اور برابر کی ملاقات اور دوستی رکھنی بغیر اسکے کہ لباس اور طریقہ زندگی نہ درست کیا جاوے بالکل ناممکن ہے اوسنے دفعتاً اپنی سپاہ کی وردی بدل دی اور بالکل انگریزون کی سی کر دی صرف ٹوپی کا فرق تھا ڈاکٹر ولش صاحب لکھتے ہین کہ ٹرکی کی زمین پر قدم رکھتے ہی پہلی چیز جو مین نے دیکھی اور جس نے مجھکو حیران کر دیا وہ تعلیم یافتہ اور خوبصورت وردی پہنے ہوے شکل سپاہیون کی تھی اور افسر فوج کے ولنگٹن کوٹ اور پتلون اور بوٹ پہنے ہوئے تھے۔

اس سلطان نے خود بھی ترکی لباس اور دسترخوان پر یا پائیدار خوان پر کھانا رکھکر ہاتھ سے کھانا ترک کر دیا اور لباس مین کوٹ پتلون اور سرخ ٹوپی جو فیس کہلاتی ہے پہننی شروع کی۔

میز اور کرسی پر چمچہ اور چھری اور کانٹے سے کھانا شروع کیا ڈاکٹر ولش صاحب نے سلطان محمود کو دیکھا تھا وہ لکھتے ہین کہ سلطان کی یورپین پوشاک اور یوروپین طریقہ تناول طعام اور خوبی اوصاف اور شایستگی عادات مین اور ترکون کی قدیم جہالت اور ناشائستگی مین آسمان و زمین کا فرق ہے اس بادشاہ نے جو نصیحت بابت تدبیر مملکت اپنے جانشین کے لیے چھوڑی تھی وہ یہ ہے کہ سبکو برابر پناہ اور حقوق ہون مسلمان پہچانی جاوین اور لوگون سے صرف مسجدون مین اور عیسائی صرف گرجاؤن مین اور یہودی صرف سنیگا مین۔

سلطان عبد المجید خان مرحوم سلطان روم۔ یہ سلطان پہلی جولائی سنہ ۱۸۳۹ء کو تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۸۶۱ء مین فوت ہوا۔ اس سلطان نے بالکل سلطان محمود کے طریقہ کی پیروی کھانے اور پہننے میں برتی اور تمام یورپ کی اعلی سلطنتون سے اور بخصوص انگریزون سے خالص محبت اور اخلاص پیدا کیا جسکے سبب سلطنت روم کی گنجایش یورپ کی سلطنتون کے شمار ہوئی اور جو عہدنامہ سنہ ۱۸۵۶ء مین یورپ کی سلطنتون مین ہوا اوس عہدنامہ مین یہ سلطانی سلطنت بھی شامل ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کریمیا کی لڑائی مین جو اس بادشاہ سے اور روسیون سے ہوئی تھی انگریز اور فرنچ نے سلطان کی مدد کی۔ اس سلطان نے اپنی سلطنت میں

داربی مشہور تھین اونکے اُمراے کی بیخ کنی کر دی جسکے سبب سے

ان دونون قومون کے ظلم سے رعایا کو امن ملا اور دوسرے نے یعنی

نہایت عمدہ کام کیے مسلمانون کے تعصبات بیجا توڑنے کو ایک فرمان جاری کیا جو خط شریف کے نام سے مشہور ہے اور جو ۳ نومبر سنہ ۱۸۳۹ عیسوی کو ایک بڑی مجلس علما مین پڑھا گیا او تسلیم ہوا اور انگریزون اور فرنچ سے نہایت استحکام اور سچائی سے دوستی قائم کی عدالتون کے لیے قوانین بنائے اور فرانس کی طریقہ پہ تمام انتظام سلطنت قائم کیا سنہ ۱۸۴۶ع مین پبلک انسٹرکشن کی کونسل بنائی نئی یونیورسٹی قائم کی نارمل سکول قائم کیے اور اوسکے وقت مین اتنی ترقی ہوئی کہ قسطنطنیہ مین تیرہ اخبار فرنچ اور ترکی اور گریک زبان مین چھپنے لگے تھے ۔ ماشراپی سینی صاحب ایک فرنچ مورخ نے اس سلطان کے زمانہ کے حال مین لکھا ہے کہ ترک نہایت بہادر اور ذہین آدمی ہین اور نہایت ایماندار مسلمان جو نہایت عجیب طرز پر اپنے مذہب کے ذریعہ اپنے چال چلن درست کرنے پر متوجہ ہین ۔

سلطان عبد العزیز خان سلطان روم ۔ یہ اس عہد کا بادشاہ ہے جسکی ذات مبارک سے روم کا تخت سلطنت مزین ہے خدا اوسکو اور اوسکی سلطنت کو سلامت رکھے یہ سلطان بھائی ہے سلطان عبد المجید خان کا سنہ ۱۸۶۱ع مین اپنے بھائی کے مرنے کے بعد تخت پر بیٹھا ۔ اس سلطان نے سب سے زیادہ مسلمانون مین تربیت وشایستگی پھیلانے مین قدم بڑھایا ہے اور انگریزون اور فرنچ اور آسٹریا سے اور بھی زیادہ دوستی و اخلاص پیدا کیا ہے ۔

لباس مین او طریقۂ زندگی مین اپنے سابقین کی صرف پیروی ہی نہین کی بلکہ روز بروز اوس مین ترقی کرتا گیا بے تعصبی اور سچی دوستی اور محبت کا جو اوسنے فرنچ اور انگریزون سے پیدا کی ہے سنہ ۱۸۶۷ع مین بخوبی ثبوت ہو گیا جبکہ سلطان پیرس دار السلطنت فرانس مین بطور مہمان کے آیا اور امپرر نپولین کے ساتھ کھانے اور تمام جلسون مین شریک رہا اور وہان کی سیر و سیاحت کر کر لندن مین صرف دوستی اور اخلاص کے سبب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ظلہا سے ملاقات کو آیا اور کھانون اور دعوتون اور جلسون مین شریک رہا ۔

پھر اوسی دوستی اور اخلاص کا استحکام سنہ ۱۸۶۹ع مین اور زیادہ روشن ہوا کہ پرنس آف ویلز اور پرنسس آف ویلز یعنی ولیعہد ملکہ معظمہ اور ولیعہد بیگم قسطنطنیہ مین سلطان کے ہان بطور مہمان تشریف لیگئے اور باہم دوستی اور محبت سے جلسون اور دعوتون مین شریک رہے ۔ اسکے بعد امپرس آف فرانس یعنی فرانس کی بادشاہ بیگم

سلطان عبد المجید نے ۱۲۵۵ہجری مین سیاست شرعیہ مین علماء اور
وزراء کی معاونت سے بہت سے عمدہ اور نیک انتظام داخل کردیے
جو فی زماننا سلطنت کی بیخ وبنیاد سمجھے جاتے ہین اور تیسرے یعنی
سلطان عبد العزیز نے البتہ اوسکے ارادون مین مدد کرے اور بہت سے
امور کی تہذیب کی اور اپنی راے سے بہت سے انتظامات کا اضافہ
کیا مثلاً ایک وہ قانون اخری مرتب کیا جو سلطنت کے متعلق اور
چھوٹی چھوٹی حکومتون کے واسطے نہایت کار آمد تھا اور جس سے بہت سی
خوبیون کی توقع ہے حالانکہ جب سلطان عبد العزیز نے یہ نیا قانون

سلطان کے ہان مہمان تشریف لے گئین اور اوسی طرح کھانے اور پینے اور دعوتون کے جلسے رہے۔
پھر امپیریر جرمنی یعنی شہنشاہ آسٹریا سلطان کے ہان مہمان تشریف لیگئے اور چونکہ سلطان کے ملک کی
اور آسٹریا کی حد بالکل پیوستہ ہے اور ہمسایہ ملاصق ہے اسلیے سلطان نے حق ہمسایہ کو جسکا ادب بموجب مذہب
اسلام نہایت زیادہ تر ہے زیادہ عزیز سمجھا اور خاص اوسی محل مین جسمین خود رہتا تھا اپنے ساتھ شہنشاہ آسٹریا کو اتارا
دن رات باہم صحبت رہی کھانے پینے مین شریک رہے سب ایک میز پر بیٹھکر کھاتے تھے صرف سلطان کا نماز
پڑھنا اور شہنشاہ آسٹریا کا چرچ مین جانا مسلمان اور عیسائی ہونا بتاتا تھا اور اسکے سوا کچھ فرق نتھا۔
گریک اور ارمنی چرچون کے بشپ اور پیٹریارک اسی طرح سلطان مقرر کرتا ہے جسطرح کہ اگر خود انہی مذہبون
کا کوئی بادشاہ ہوتا اور وہ مقرر کرتا اوس کے ہان تمام عہدہ دار اعلی سے اعلی بھی بلا لحاظ مذہب کے
عہدون پر مقرر ہین ۱۲ سید احمد

تجویز کیا تو عوام الناس نے ابتدا مین بہت کچھ شور و غل مچایا
اور ایسے انتظام سے صاف انکار کیا یہان تک کہ بعض اطراف سلطنت
مین اوسکے سبب سے فی الجملہ اضطراب پھیل گیا اور اس شور و فریاد کا
سبب یہ ہوا کہ جو لوگ سلطان عبد العزیز کی طرف سے چھوٹے چھوٹے
صوبون پر حکمران تھے اونکو پہلے بے قید حکومت کرنے مین نہایت
فائدہ تھا جب اونھون نے اپنے واسطے قانون بنا ہوا دیکھا تو اون کو
یقین ہوا کہ ایسے قانون کے جاری ہونے سے جو فائدہ اس حکومت مین
خاص ہمکو تھا وہ جاتا رہیگا اس سبب سے اونھون نے عوام الناس
کے تنفر کرنے کے لیے سبکو بہکا دیا اور ایسی باتون سے انکو فریب دیا
کہ دیکھو سلطان عبد العزیز نے یہ ایک نئی شریعت مسلمانون کی شرع
کے خلاف جاری کی ہے اور اس باب مین عوام الناس کی اعانت
بعض اون اہالیان یورپ نے کی جنکو یورپ مین سلطنت حاصل ہے
اور جو سلطنت ٹرکی کی بے تہذیبی مین اپنا فائدہ سمجھتے تھے مگر

سلطان

سلطان عبدالعزیز نے بجاے اس بات کے کہ فرصت کو غنیمت سمجھکر
اپنی سلطنت کو سلطنت شخصی بنا دے جیسا کہ بعض سلطنتون مین ہوا ہے
یہ تدبیر کی کہ جن لوگون نے ایسے گمان فاسد پیدا کیے تھے اونکی اصلاح
کے واسطے اپنے زمانہ کے فخر العلما او رمتقی وقت شیخ الاسلام کو اطراف
سلطنت مین روانہ فرمایا اور جہان جہان اونھون نے یہ شور و شر دیکھا
وہان اونھون نے وعظ فرمایا اور لوگون کو سلطان کی اطاعت کا
حکم دیا اور ممبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو سلطان
عبدالعزیز ادام اللہ سلطنتہا نے جو قانون تجویز فرمایا ہے وہ ہرگز
احاطۂ شریعت سے خارج نہین ہے اور نہ اوس مین کچھ خرابی نہین ہے
وہ صرف سلطنت کے انتظام کے واسطے ہے اور اصلی غرض اوس سے
یہی ہے کہ جو طریقہ سیاست شرعیہ کا فی زمانا متروک ہوگیا ہے وہ
پھر جاری ہو جاوے اور رعایا کی حق حقوق تلف نہونے پاوین اور
کسی کی جان و مال و عزت و آبرو کو نقصان نہ پہونچے اور جو صوبے

رعایا پر ظلم کرتے ہین وہ آیندہ دست درازی نکر سکیین غرضکہ جو قباحت
حکمرانی مین ہے اوسکی اصلاح ہو جاوے پس جب شیخ الاسلام نے
یہ وعظ فرمایا تو فوراً تمام رعیت کے دل مطمئن ہو گئے اور موافق اوس
قانون کے جس سے رعایا پہلے مخالف ہوئی تھی جملہ انتظامات جاری
ہو گئے اور یہ بات تم جانتے ہو کہ شیخ الاسلام سا عالم بے بدل جسکے
علم و فضل پر بڑے بڑے نامی علما نے گواہی دی خصوصاً جسکی فضیلت
کا اقرار سید ابراہیم اہاہی نے کیا ہے جو تمام افریقیہ کا فخر ہے اور جسکے
علم و فضل کا شہرہ تمام دنیا مین پہونچ گیا ہے اگر ایسے قانون کی شریعت میں
گنجایش نہ دیکھتا تو کیونکر منبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھتا اور لوگون کو اوسکی
اطاعت کا حکم دیتا اور کیونکر اوسکے جائز رکھنے کا اقرار کرتا اور جو شخص نظر
انصاف سے دیکھیگا اسکو ہرگز ایسے قانون کی خوبی اور عمدگی مین تامل نہوگا
بلکہ اوسکو یقین آجاویگا کہ ہان بلا شبہہ ایسا قانون سلطنت کی استقامت
اور استحکام کا جزو ہے اور جو عزت اور فخر کبھی سلطنت کو حاصل تھا

پھر اوسکے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور یہ عمدہ کام جو ایسے بڑے بادشاہون
سے ہوئے جیسے کہ سلطان عبد المجید اور عبد العزیز ہین مع اون
خوبیون کے جو سلطنت کی اصلاح اور رعایا کی حفاظت کی بابت اونکی
ایسے فعلون سے ظہور مین آئین اس قسم کی نہین ہین کہ کوئی منصف
اونکی نسبت یہ کہہ سکے کہ پہلے کوئی ایسا نکرتا تھا کیونکہ پہلے تمام مسلمان
اس بات کے خواہان رہے ہین کہ سلطنت اونکی ازادت ہے چنانچہ
اونکے قوانین ہمیشہ ایک ایسی مجلس کی رائے سے تجویز ہوا کرتے تھے
جس مین بہت سے منتخب منتخب لوگ شریک ہوتے تھے البتہ اس زمانہ مین
سلطنت کی آزادی کے لوگ زیادہ خواہان ہین جیسا کہ مشہور ہے اور
گو ہمکو آجکل سلطنت عثمانیہ کے طریقہ حکمرانی کا حال خصوصاً اوس
جدید انتظام کے اجراء کی کیفیت ایسی معلوم نہین ہے کہ ہم اوس سے
اس بات کا اندازہ کر سکین کہ کونسی باتین اس قسم کی ہین جن سے اہل
فرقہ اسلام کا ظلم ثابت ہوتا ہے اور کونسی ایسی نہین ہین تاہم یہ بات

ہم تسلیم کرتے ہین کہ جو قانون بالفعل اس سلطنت نے تجویز کیا ہے وہ
ایک نہایت عمدہ ذریعہ انتظام مملکت کے محفوظ رہنے اور اوسکی قوت اور
شوکت اور ترقی اور آبادی کا ہے اور اس سے سراسر رفاہ عام مقصود رہے
خصوصًا اس زمانہ مین جسمین ہر طرح سلطنت اسلام کو ضعف ہی اور ہم
اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہین کہ اس سلطنت کے مسلمان ارکین کی
نیت ریاست کی آزادی سے صرف یہی تھی کہ سلطنت کی اصلاح ہو
اور رعایا کی آسایش ہو مگر اس بات مین ہمکو تامل ہے کہ سوا ے
مسلمانون کے اور لوگ جو اس سلطنت مین زیادہ آزادی چاہتے ہین کیا انکی
نیت بھی ایسی ہی بخیر ہی جیسے کہ اس سلطنت کے مسلمانون کی کیونکہ ہمنے
بعض قرینون سے دریافت کیا تو ہمکو اسکے خلاف معلوم ہوا اور اونکا
منشا یہ ظاہر ہوا کہ وہ اپنے کو اس سلطنت کی بازپرس اور مواخذہ سے
بری رکھنا چاہتے ہین اس لیے کہ جب انکو تھوڑی بہت آزادی دیگئی
تو اونھون نے کوئی کام سلطنت کی خیرخواہی اور طرفداری کا نہین کیا

بلکہ تصرفات سلطنت سے بددل ہوکر اپنے ہم قوموں کی طرف میل کیا
اور اسکا سبب یہ ہے کہ جو اونکے ہم قوم غیر سلطنت کے باشندے ہیں
وہ ہمیشہ اونکو غیرت اور حمیت کا جھوٹا جوش دلاتے رہتے ہیں اور
کہتے رہتے ہیں کہ مسلمانوں کے سامنے اس سلطنت عثمانیہ نے تم کو
غیر قوم ہونے کے سبب سے ذلیل اور عاجز کر رکھا ہے اور اس طرح
رعایا کے بھڑکانے میں اون اجنبی لوگوں کے بڑے فائدے ہیں البتہ
بعض اوقات بغیر عاقبت اندیشی کے کل سلطنت کو آزاد کرنے میں بھی
مخالفین کی اغراض آسانی سے حاصل ہو جاتی ہیں اسلیے کہ سلطنت کے
آزاد کرنیکے یہی معنی ہیں کہ جملہ رعایا خواہ مخالف مذہب
یا موافق ہر طرح برابر ہو جاتی ہے اور جس قدر حقوق
سیاست کے متعلق ہیں سب میں مساوی سمجھی جاتی ہے
اور رعایا کے آزاد کرنے اور مساوی بنانے میں یہ شرط ہے کہ تمام رعایا
کی نیت بھی یکساں ہو اور مصلحت ملکی میں سبکو باتفاق یہ خیال ہو

کہ ہماری سلطنت کو قوت اور شوکت ہو چنانچہ اہالیان یورپ نے
بعض اوقات صرف اس خیال سے اپنی سلطنت کو آزادی نہین دی ہی
کہ شاید بعض گروہ رعایا کا متفق ہو کر سلطنت کی قوت مین خلل اندازی
کرے پس جب ایسی صورت مین سلطنت کو آزاد نہین کیا تو اسحالت مین
اوسکی آزادی کو روکنا طریق اولی مناسب ہوگا علاوہ اس کے
ٹرکی کی رعایا کئی طرح کی ہے بعض ایسی ہے کہ تخالف مذہبی رکھتی ہی
بعض کی زبان سلطنت کی زبان کے مخالف ہے بعض کی وضع اور
عادات مخالف سلطنت کے ہے چنانچہ ایسی رعایا بہت زیادہ ہے
جو زبان مین مخالف ہی اور ٹرکی بالکل نہین جانتی پس اگر ہر قسم کے
ایک گروہ سے کوئی مجلس مقرر کیجاوے تو بسبب اختلاف زبان کے
ایک دوسرے کی بات کو نہین سمجھ سکتا اور یہ ہو نہین سکتا کہ ایک
گروہ کو آزادی عطا کرین اور ایک کو مجبور محض رکھین پس اس لحاظ
سے ٹرکی کی سلطنت مین پوری آزادی ہونیسے نہایت ہرج ہی

اور یہ مخالفت رعایا کی بہت بڑا مانع اوسکی آزادی کا ہے اور جو شخص
اس امر پر غور کرے جو ہم نے بیان کیا تو وہ ٹرکی کی سلطنت کو اس
سبب سے ملامت نہین کر سکتا کہ اوس نے آج تک اپنی رعایا کو کامل
آزادی کیون نہین دی اور کیون اوس نے کوئی کونسل کارپرداز
ایسی نہین بنائی جس مین رعایا کے لوگ شامل ہوتے مگر جو امور کہ
سلطنت کی آزادی کے مانع بیان کیے وہ ایسے نہین ہین کہ دفع ہی
نہو سکتے ہون یا اون کے دفع کرنے مین کوشش کرنا بھی منع ہو گیا ہو
بلکہ ہمکو امید ہے خدا کی ذات سے کہ سلطنت کی آزادی کے ایسے
موانع کے دفع کرنے کی نیک نامی خاص سلطان عبد العزیز خلد اللہ تعالے
ملکہ کے نام رہیگی جسنے اپنی ہوشیاری اور دانشمندی سے عدل کی
گرے ہوئے منبرون کو بلند کر دیا اور راستی کی مٹی ہوئی باتون کو
پھر زندہ کر دیا خصوصاً جب کہ اس نے ممالک یورپ کے حالات کو
آنکھون سے دیکھ لیا ہے اور جو اوسکو معلوم تھا اوسکو قواعد یورپ کے

مطابق بھی کر لیا ہے تو اب ہمکو امید ہے کہ جن باتون سے سلطنت کی آزادی منظور ہوگی حتی الامکان وہ اون باتون کو اپنے اشتہلے عمایدِ دولت اور اون علمار شریعت کی اعانت سے جو دین دنیا کی مصلحتون سے واقف ہین اور اپنے ملک کی ترقی کے اسباب ظاہری اور باطنی سے آگاہ ہین ضرور شائع کرینگے —

اور سلطنت اسلامیہ کے جملہ قواعد کے علی العموم جاری نہونے کا بڑا سبب یہ ہے کہ اہالیان یورپ اس بات سے گریز کرتے ہین کہ جو لوگ اونکے ہم قوم سلطنت اسلامیہ مین آرہے ہین وہ بھی سلطنت اسلامیہ کے محکوم سمجھے جاوین اور اس گریز کا سبب یہ ہے کہ اون کو اپنے پہلے عہدنامون پر بھروسہ ہے حالانکہ وہ عہدنامے اس زمانہ کے لائق نہین ہین کیونکہ آج کل اون عہدنامون کو معتبر سمجھنے سے بڑا خلل ظہور مین آتا ہے اور اگر اون عہدنامون کو تسلیم بھی کیا جاوے تو وہ اوسکے صاف صاف مطلب پر اکتفا نہین کرتے بلکہ اوسمین

ایسی ایسی باتین نکالتے ہین جو اوس مین ہرگز نہین ہین اور جو صریح
اس امر کی مانع ہین کہ تمام رعایا کے جملہ حقوق مساوی رکھے جاوین
بلکہ تمام دنیا کی سلطنت کے مخالف ہین اسلیے کہ قاعدہ یہہ ہے کہ جو شخص
جس سلطنت مین داخل ہووے اوس سلطنت کے احکام کا پیرو سمجھا جاویگا
اور دوسرا سبب اونکے اس گریز کا یہ ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مسلمانون کی
واقفیت رعایا کے حق حقوق کی نگرانی کے واسطے کافی نہین ہے اور چونکہ
مسلمانون کو نصاری سے بسبب مخالفت مذہبی کے تنفر ہے اسی سبب
سے مسلمان انگریزون پر ظلم کرینگے حالانکہ ہم انگریزون کے اون دونو
شبہون کا جواب دیتے ہین یہہ جو وہ کہتے ہین کہ مسلمان حکام کی واقفیت
ان کی رعایا کے حق حقوق کی نگرانی کے واسطے کافی نہین ہے پس یہہ تو
ظاہر ہے کہ اس مقام پر مسلمان حاکمون سے کچھ حاکم شریعت تو مراد ہی
نہین ہوسکتی کیونکہ کوئی عاقل اس بات سے انکار نہین کرسکتا کہ شریعت
اسلام کے علما اپنی شریعت کے اصول و فروع کو بخوبی جانتے ہین

پھر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ انکی واقفیت رعایا کے حقوق شرعی کی نگرانی
کے واسطے کافی نہین ہے باقی رہے حکام سیاست اور حکام سیاست
کی نسبت یہ دعوی کرنا کہ وہ معاملات سیاست سے ناواقف ہین ہرگز
قابل تسلیم نہین ہے اس لیے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ دنیا مین جس قدر
والیان ملک ہین وہ سب قواعد ملک داری سے ناواقف ہین تو اسکا
یہ کہنا کوئی نہ مانیگا البتہ ایک امر یہ ہے کہ جن باتون کی کسیکو عادت نہین
ہوتی اور طبیعت انکی خوگر نہین ہوتی وہ باتین اوس سے ابتداً ایک پیچ اگندگی
کی حالت مین ہوا کرتی ہین مگر رفتہ رفتہ طبیعت انکی بھی عادی ہوجاتی ہے
اور یہ امر طبعی ہے اسکے سبب سے کوئی انتظام سلطنت مین عیب نہین
نکال سکتا چنانچہ یورپ کا بھی ابتدا مین یہی حال تھا اور اوس کے
انتظامات اور احکامات پہلے اسیطرح کچھ آسانی سے عموماً جملہ رعایا کی
نسبت جاری نہ تھے جیسے کہ آج کل دیکھتے ہو بلکہ یہ آسانی تو یورپ کی
سلطنت کے باشندون کی اعانت سے حاصل ہوئی ہے اور وہ اعانت

صرف یہی تھی کہ اوسکی رعایا مین باہم مخالفت نہ تھی اور بغیر موافقت کسی چیز سے فائدہ کی امید نہین ہوسکتی بلکہ یورپ مین تو ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ باہم اونکی سلطنتون کے انتظام اور قوانین مین بھی اختلاف رہتا ہے اور اون سلطنتون کے سلاطین کے علم و واقفیت مین بھی مخالفت ہوتی ہے مگر باینہمہ اگر ایک عالی رتبہ سلطنت دوسری پست رتبہ سلطنت کے تحت حکومت ہوجاوے تو کچھ خرابی نہین ہوتی پس اب یہ کہنا کہ سلاطین اسلامیہ کی تحت حکومت رہنے سے یورپ کی رعایا کے حق حقوق کی محافظت نہوگی صرف ایک توہم ہے کچھ تجربہ یا عقل کی بات نہین ہے اس لیے کہ آج تک اہل یورپ کی رعایا مین سے جو شخص مسلمانون کی حکومت مین رہا ہے اور اونکے انتظام کا پیرو ہوا ہی کبھی اوسکو ضرر نہین پہونچا پس اس صورت مین یہ دعوی توہم ہی نہین بلکہ مکابرہ ہے اور مذہبی نفرت کا جواب یہ ہے کہ وہ مسلمانون کو ہی نہین ہے بلکہ یہ الزام نصاری پر بھی بہ نسبت مسلمانون کے عاید ہوسکتا ہے

اور مسلمان بھی یہ کہہ سکتے ہین کہ اگر ہم نصاریٰ کے شہرون مین جاوینگے
تو وہ ہمارے اوپر ظلم و جبر کرینگے حالانکہ انصاف کی بات یہ ہے کہ نہ تو کوئی
عداوت حکام کو انصاف سے کبھی باز نہین رکھہ سکتی اس لیے کہ شریعت
کی بنا بھی انصاف ہی پر ہے یہان تک کہ اگر خود حاکم پر کوئی دعوی
کرے تو انصاف کے روسے حاکم خود اپنے نفس پر بھی ڈگری کر گذرتا ہے
گو کچھہ ہی کیون نہو اس لیے کہ یہ اوسکی ایسی شریعت کا حکم ہے کہ جسمین
اپنے نفس کو برتر اور قواعد انصاف سے مستثنےٰ سمجھنے کا ذکر ہی نہین ہے
چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ زید ابن سعیہ جب تک مسلمان نہوئے تھے
ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلعم کی خدمت مین اپنا قرض مانگنے آئے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو اس زور سے پکڑ کر کھینچا کہ
آپ کے شانہ پر نشان پڑگیا اور آنحضرت صلعم سے اوسنے کہا کہ اے
بیٹے عبد المطلب کے تم قرض دینے مین بڑے سست ہو اوسوقت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو جھڑک کر نہایت سخت سست کہا

اور کہا کہ نرمی سے نہین مانگتا پس آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ ای عمرؓ تمکو مناسب ہے کہ صرف اسی سے سختی نکرو مجھکو آسانی سے قرض ادا کرنے کی نصیحت کرو اور اوسکو آسانی سے مانگنے کی نصیحت کرو اور پھر آپ نے فرمایا کہ ابھی تو وعدے مین تین دن بھی باقی ہین اور حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اوسکا اصل مال بھی دیدو اور چونکہ اوسپر سختی ہوئی ہے اس لیے اوسکو اور زیادہ دیدو پس آنحضرتؐ کا یہ اخلاق اور انصاف اس شخص کو ایسا پسند آیا کہ وہ اوسی وقت مسلمان ہوگیا اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اوس نے حضرت علیؑ پر کچھہ دعوی کیا حضرت علیؑ اوسوقت حضرت عمرؓ کے برابر بیٹھے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن تم بھی مدعی کی برابر جا کھڑے ہو پس حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کے ارشاد کے موافق کھڑے تو ہوگئے مگر چہرہ آپ کا متغیر ہوگیا مگر جب مقدمہ فیصل ہوگیا اوس وقت حضرت علیؑ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا

کہ مدعی کی برابر ہونے سے خفگی کے کیا معنی تھے حضرت علیؑ نے فرمایا
کہ مین مدعی کی برابر کھڑا ہونے سے نہین خفا ہوا بلکہ مین اس سبب سے
خفا ہوا کہ آپ نے دشمن کے سامنے میری کنیت کے ساتھ مجکو پکارا
پس ان دونون باتون سے معلوم ہوا کہ اگر حاکم مطیع شریعت ہو
اور خلفاے راشدین کا پیرو ہو تو اوس سے مسلمان کی طرفداری
کی توقع رکھنا گمان مین بھی نہین آسکتا اور جب یہ بات نہو تو اہالیان
یورپ مین سے منصف مزاج آدمی ہرگز یہ خیال نہین کرسکتا کہ اس
صورت مین بھی رعایا کے حفظ حقوق کے واسطے کافی موقع نہو جیسا
کہ وہ منصف مزاج اس بات سے انکار نہین کرسکتا کہ اگر قوانین سلطنت
کے اجرا مین جملہ رعایا یکسان سمجھی جاوے تو جن فائدون کے لحاظ سے
وہ قانون بنائے جاوینگے وہ فائدے اُن سے نہین حاصل ہوسکتے
خصوصاً جس حالت مین کہ ایسی رعایا اوس قانون کی اطاعت سے
مستثنے ہونا چاہے جسکے ہاتھ اکثر تجارت اور صناعی کے کام ہون

حالانکہ وہ صرف اسپر اکتفا نہین کرتی کہ وہ اپنی قوم کو ایسے قوانین
کی اطاعت سے منع کر دین بلکہ اِس ممانعت کے ساتھہ بعض یورپ
کے آدمی رعایا کو بہکاتے بھی ہین اور سلاطین اسلام نے جو قوانین
بنظر انتظام ملکی تجویز کیے ہین یا جنکے تجویز کرنے کا قصد ہے اون قوانین
کی برائیان ظاہر کرکے رعایا کو اون سے نفرت دلاتے ہین اور رعایا
سے کہتے ہین کہ یہ قانون تمہارے لائق نہین ہے تم جیسے تھے ویسے ہی
رہو حالانکہ یہ باتین خود اون کے یورپ کے قواعد سلطنت کی خلاف
ہین علاوہ اس کے یہ دہوکا دیتے ہین کہ میان تمہاری سلطنت مین
جسقدر آزادی تمکو حاصل ہے اوس سے تمہارے حق حقوق کی بخوبی
نگرانی نہین ہوسکتی اور اگر یورپ کی رعایا کو دیکھا جاوے تو اوسکو
اس قدر آزادی بھی نہین ہے پس بعض اہل یورپ کی ایسی باتون سے
خواہ مخواہ ہمکو بھی یقین ہوتا ہے کہ وہ اِن تدبیرون سے یہ چاہتے ہین
کہ مسلمانون کی سلطنت مین ہمیشہ ایک پریشانی رہے اور اوسکے

انتظامات جاری نہو سکین غرض کہ اہل یورپ کی سیاست کے
طریقے ہماری سلطنت مین باہم مخالف ہین بعض تو انمین ایسے ہین
کہ وہ اور ملکون کو اس بات کی نصیحت کرتے ہین کہ مناسب ترتیب
کے جاری کرنے مین اعانت کرین اور بعض ایسے ہین جو اسکے
خلاف کرتے ہین اور ممالک اسلامیہ کو ایسی ترتیبون سے باز رکھکر
اورون کو ایسی ترتیب کی نصیحت کرتے ہین

اور اہالیان یورپ کی گو بعض سلطنتین ایسی ہین جیسا کہ ہمنے ذکر کیا
لیکن چونکہ اس موقع پر سلطنتون کے باہمی عہد و پیمان کا ذکر ہے
اسلیے ہمکو یہ بھی کہنا چاہیے کہ جب ہمسے اور بعض یورپ کے عمائد دولت
سے اس باب مین گفتگو آئی تو انھون نے اس بات کو تسلیم کیا کہ
بلاشبہہ اس زمانہ مین ایسی شرطین یا عہد و پیمان قابل اعتبار کے
نہین ہین جن سے عموماً انتظام کے جاری ہونے مین خلل پڑے
اور وہ یہ بھی کہتے ہین کہ بجاے ان شرطون کے اور جو شرطین

مناسب وقت ہون اونکو بدل دیا جاوے لیکن وہ اپنے اطمینان کے
واسطے ہمسے اس بات کی ضمانت مانگتے ہین کہ ان شرطون کی تبدیل
کے بعد رعایاے انگریزی کے حق حقوق بہمہ وجوہ محفوظ رہینگے
اور ضمانت سے انکی غرض یہ ہے کہ اجراے احکام اور انتظام کیلیے
مجلسین مقرر کردی جاوین اوران کی راے سے ایک مدت تک
انتظام جدید جاری رکھا جاوے جب اس مدت مین انکو اطمینان
ہوجاوے کہ اس انتظام جدید مین کچھ نقصان نہین ہے اوسوقت
وہ اپنی رعایا کے ہر طرح کے حق حقوق کو رفتہ رفتہ مسلمانون کو
مفوض کردین اور ہماری صلاح یہ ہے کہ جب اجنبی قومین مسلمانون
کے ساتھ ایسی طرح پیش آوین جس سے ممالک اسلامیہ کو ضرر پہونچے
اور اہالیان یورپ اپنی قدیمی شرطون کو بغیر اس ضمانت کے
بدلنے پر راضی نہون تو سلاطین اسلام کو انھین کی مرضی کی موافق
ضمانت دیکر اون اجنبی قومون کو اپنے زیر فرمان کرنا چاہیے

علاوہ اسکے اسلامی سلطنتون مین عام انتظام اس سبب سے
بھی جاری نہین ہو سکتے کہ جو لوگ سلطنت مین سے کسی قسم کا وظیفہ
پاتے ہین وہ ان جدید انتظامون کے جاری ہونیکے مانع ہوتی ہین
اس لیے کہ اُنکو اُس انتظام مین پابندی کرنی پڑتی ہے اور بغیر
اس انتظام کے اُنکو ایک آزادی رہتی ہے جسمین اُنکو خاص اپنی ذات
کے لیے بہت سے فائدے ہین اور چونکہ اُمت اسلامیہ اپنے جملہ
اعمال وافعال مین اپنی شریعت حقہ کی پیرو ہے اور معاملات
دنیوی مین بعض ضروری مصلحتین ایسی پیش آتی ہین کہ بغیر اُنکے
کام نہین چل سکتا اور ظاہرا شریعت مین نہ کہین اون مصلحتون
کی اصل ہے اور نہ کہین اونکی ممانعت ہو مگر باطن مین اگر نظر تامل
سے دیکھا جاوے تو اصول شریعت مین اقتضاءً یا بلاشبہ انکی اصل موجود ہو
پس ایسی صورت مین امت اسلامیہ کی اون ضرورتون اور مصلحتون
کے موافق جنکے سبب سے اسکو ترقی نصیب ہو حکومت کا عمل درآمد [illegible]

ہوسکتا ہے جبکہ ایک ایسا گروہ اتفاق کرکے اسکا ذمہ دار ہو جسمین
بڑے بڑے علماء شریعت اور نہایت بڑے داناے روزگار جن کو
طریق سیاست سے بخوبی آگاہی ہو شریک ہووین اور سب ل کر
ایک دوسرے کی اس نیک کام مین مدد کرین اور رعایا کے حق مین
جو بات بہتر ہو اوسکو اختیار کرین جو مضر ہو اوسکو دور کرین اور سب
ایسے متفق الراے اور متحد القلب ہوجاوین کہ گویا ایسے لوگون کی
ایک جماعت بمنزلہ ایک شخص کے ہوجاوے جیساکہ آنحضرت نے
ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے بمنزلہ ایک
نہایت مضبوط بنیاد کے ہے کہ ایک دوسرے کو مستحکم کرتا ہے اور
آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب مسلمان بمنزلہ ایک جسم کے ہین
کہ اگر اسمین سے ایک عضو مین درد ہو تو سارے جسم کو اذیت ہوتی ہے
پس جو لوگ اہل سیاست ہین وہ تو مصالح دنیوی کی تجویز کرین اور
علماے اسلام اصول شریعت کی ساتھہ اونکو مطابق کیا کرین اور

جس وقت تمکو ہماری اس تقریر سے ہمارا اصلی مطلب معلوم ہو گیا
تو اب تم سمجھ لوگے کہ جو لوگ اہل سیاست ہین اُنکے ساتھ علماء کا مخلوط
رہنا اور ایک کا دوسرے کو معاون ہونا کیسا ضروری ہے اسلیے
کہ علماء اور اہل دولت کے ملنے جلنے سے بہت سی باتین عالمونکو ایسی معلوم
ہو جاتی ہین جو احکام شریعت کے اجرا مین کارآمد ہوتی ہین اور تفصیل
اسکی یہ ہے کہ جسطرح احکام شریعت کا جاری کرنا نصوص شرعیہ پر
موقوف ہے اسی طرح اون حالات کی اطلاع پر بھی موقوف ہے
جو اِن نصوص کے نازل کرتے وقت معتبر تھی پس اگر عالم عزلت نشینی
اختیار کرے اور ارباب سیاست سے ملنے جلنے کو بُرا سمجھے تو گویا اونسنے
اپنی معرفت اور اطلاع کے ذریعون کو خود ہی روک دیا اور صاحب
سیاست لوگونکو جور و ستم کی اجازت دیدی کیونکہ جب ارباب سیاست
علما سے طریق سیاست مین اعانت چاہین اور علما اونکو نہ بتاوین
تو وہ خواہ مخواہ سیاست مین خود مختار ہو کر قید شریعت سے

ازاد ہو جاوینگے افسوس کی بات ہے کہ عالم اسکو عیب جانتے ہین
حالانکہ در اصل عیب ایمین ہے کہ عالم دین مین تکلف یا سستی کرے
یا جو معنی نصوص شرعیہ کے ہین عمداً اون کے خلاف بیان کرے
یا شریعت مین اقوال ضعیفہ کو صرف اس غرض سے مسند ٹھہراوے
کہ اون سے دلی خواہشین اور ذاتی غرضین پوری ہون نہ اسلیے
کہ مقتضاے ضرورت اور مصلحت ایسا ہی تھا کہ ان اقوال ضعیفہ کو
بنظر ضرورت بمنزلہ قوی کے سمجھا اور چونکہ سیاست کی مصلحتین کثر
ارباب سیاست سے اصول شرعیہ کے موافق جاری نہین ہو سکتین
اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ ارباب سیاست کا مطلق العنان ہونا
بڑی بڑی خرابیون کا باعث ہے اس لیے ہم علما ہی کو اس لائق
دیکھتے ہین کہ وہ اپنے ملک کی سیاست کی نگرانی رکھین اور جن باتو سے
اجراے احکام مین خلل پڑتا ہو اون پر ہمیشہ نظر رکھین اور ارباب
سیاست کی اس بات مین معاونت کرین کہ اون کے انتظامات

موافق اصول شریعت کے ہون اور اس بات کا لحاظ رکھین کہ اونسے
کوئی مصلحت باقی نہ رہجاوے اور خفیف سا ضرر بھی لازم نہ آوے
اور جب وہ احکام سیاست کو اصول شریعت کے مطابق کرین یا
اوسکو فروع شریعت مین شمار کرین تو اوس وقت وہ عمر بن
عبد العزیز کے اس مختصر اور پر معنی قول کا بھی خیال کرین کہ لوگونکے
جھگڑے اوسی قدر بڑھجاتے ہین جس قدر کہ وہ معاصی پر جرأت
کرنے لگتے ہین اور اس قول کا بھی لحاظ کرین کہ انقلابات روزگار
سے کچھ احکام شریعت منسوخ نہین ہو جاتے اور جس شخص نے شیخ محمد بیرم
اول کا رسالہ دیکھا ہے جو ممالک ٹونس مین سب کا معتمد علیہ اور مفتی
تھا اور جسکی عقل ونقل پر سبکو اعتبار تھا اور مشائخ حنفیہ کا گویا استاد
تھا اوس نے اس رسالہ مین وہ دلیلین بھی دیکھی ہونگی جن سے
ہمارے اس کلام کی تائید ہوتی ہے چنانچہ اونھون نے اپنے
رسالہ مین سیاست شرعیہ کے یہ معنی بیان کیے ہین کہ سیاست شرعیہ

وہ ہے جس مین مخلوق خدا کی بھلائی اور اصلاح کا سامان موجود ہو اور اونکی مضرت کے ذریعہ مفقود ہون گو وہ بھلائی کے سامان یا دفع ضرر کے ذریعے ایسے ہون کہ ظاہرا اون کو رسول خدا نے تجویز نکیا ہو اور خاص اسکے لیے وحی نہ آئی ہو اسکے بعد شیخ موصوف نے اپنے رسالہ مین اوس سیاست کی نہایت مذمت کی ہے جو افراط و تفریط کی خرابی مین پھنسی ہوئی ہو چنانچہ اونھون نے لکھا ہے کہ جس شخص نے سیاست مین شریعت کی پابندی بالکل گم کردی یا دائرہ شریعت کو تنگ کر دیا اوس نے مخلوق خدا کے حقوق کو ضائع کر دیا اور حدود شریعت کو بیکار کر دیا اور جس شخص نے دائرۂ شریعت کو حد سے زیادہ وسیع کر دیا وہ قانون شریعت کے دائرہ سے باہر نکل گیا اور دائرہ جور و ستم مین داخل ہو گیا اوس کے بعد شیخ موصوف نے ابن قیم کے حوالہ سے ابن عقیل کے کلام کو نقل کیا ہے یعنی ابن عقیل سے ایک شخص ذارباب سیاست مین سے

کہا کہ جو سیاست موافق شریعت کے نہو کیا وہ سیاست نہین ہے
ابن عقیل نے اسکے جواب مین کہا کہ اگر تمہاری مراد اس سے یہ ہے
کہ سیاست نصوصات شرعی کے مخالف نہو گو موافق ہو یا نہو تو تمہارا
کلام صحیح ہے اور اگر تمہاری غرض اس سے یہ ہے کہ سیاست خاص
نصوص شرعی کے مطابق ہو تو یہ غلط ہے اور صحابہ کرام کی طرف
غلطی کی نسبت کرتا ہے اور ابن قیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ جہان کہین
عدل و داد شائع ہو گو کسی طریقہ سے کیون نہو وہین اللہ کی شریعت
اور اوسکا حکم ہے اور اللہ کی یہ عادت نہین ہے کہ اگر وہ ایک طریقہ
سے عدل تجویز کردے اور پھر دوسرا طریقہ عدل کا اوس سے زیادہ
کھلا ہوا ظاہر ہو جاوے تو اس واضح طریق کو وہ ناجائز ٹھہرا دے
ایک مرتبہ قرافی سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ جو احکام شریعت کے
بمقتضاے وقت اور لوگون کی عادات کے بموجب مقرر کیے گئے ہین
اگر وہ عادتین بدل جاوین اور وہ مصلحت جاتی رہے تو وہ احکام بھی

بدل جاوین گے یا صرف یہ کہکر ہم چھوٹ جاوینگے کہ ہم تو مقلد ہین ہمکو
جائز نہین ہے کہ ہم شریعت کے احکام مین دخل دے سکین اور جدید
احکام اپنی طرف سے تجویز کرین قرافی نے اوس شخص کو جواب دیا
کہ جو احکام مقتضاے وقت یا لوگون کی عادات کے بموجب تجویز
کیے گئے ہین اگر وہ عادات بدل جاوین تو پھر اون احکام کا جاری
رکھنا جہالت کی بات ہے اور خلاف اجماع ہے بلکہ ضرور ہے کہ جب
وہ مصلحت بدل جاوے تو وہ احکام بھی بدل جاوین اور یہ تبدیل
کوئی نیا اجتہاد نہین ہے بلکہ یہ ایک ایسا قاعدہ ہے جسکو علما نے
اپنے اتفاق سے تجویز کیا ہے اور ابن قیم نے لکھا ہے کہ جو شخص
شریعت اسلامیہ کو مخلوق کی سیاست سے قاصر سمجھے اور اوس کو
جمیع مصالح دینی اور دنیوی کا حاوی نہ جانے وہ بالکل جاہل و
سخت غلطی مین پڑا ہوا ہے اور اسی غلطی کے سبب سے اکثر ارباب
سیاست کو شریعت کی مخالفت کی جرأت ہو گئی ہے اور وہ اللہ کی

حدود سے نکلکر ظلم اور بدعت کے پیرو ہو گئے ہین اور اس غلطی کا سبب یہ ہوا کہ یا تو خود ان ارباب سیاست نے یا علماء شریعت نے نصوص شریعت کے صرف ظاہری معنی پر عمل کرنا شروع کیا اور نصوص کے باطنی معنی کو چھوڑ کر اللہ کی وسعت کو تنگ کر دیا اور جب شریعت کا میدان تنگ کر دیا اور اس مین گذارہ نہ کیا تو پھر اوسکی قیدون اور اوسکی حدود کے توڑنے پر خود ہی مجبور ہو گئے پس اس لحاظ سے ان علماء کو مناسب بلکہ اون پر واجب ہو گیا کہ وہ اس افراط و تفریط کے درمیان کا ایک رستہ نکالین اور درمیان کا رستہ یہ ہے کہ وہ علما نہ تو ارباب سیاست سے ایسے علحدہ ہی ہو جاوین کہ والیان سیاست اپنے تصرفات مین شریعت کی قید سے آزاد ہو جاوین اور نہ ایسے شیر و شکر ہو کر ملین جن سے علما کو بھی دنیا کی خواہشین پیدا ہو جاوین اور حظوظ نفسانی بآسانی میسر ہو جاوین

اور جب کہ ہمنے اس قسم کے انتظامات سیاست کی خوبی اور اوس کا

زمانہ کے حسب حال ہونا نہایت عمدہ دلائل سے ثابت کردیا اور اوسکی
خوبی مین بجز اسکے اور کچھ شبہہ نہین رہا کہ اس سے اجنبی قومین اور وہ
لوگ جو سلطنت سے وظیفہ پاتے ہین ناراض ہونگے تو اب امراء اسلام
اور علماء شریعت پر یہ بات واجب ہوگئی کہ وہ سب متفق القلب ہوکر
باہمی اتفاق سے ایسے انتظام کی ترتیب دین جو سراسر عدل وانصاف پر
مبنی ہو اور جس سے رعایا کی ابتر حالت بہمہ وجوہ مہذب ہوجاوے
اور رعایا کے دل مین اپنے وطن کی محبت کا تخم جم جاوے اور اوسکو
اپنے جملہ ہموطنون اور خاص اپنی مصلحتون کا اندازہ معلوم ہوجاوے
اور یہ لوگ اون لوگون کے قول کا اعتبار نکرین جو یہ کہتے ہین کہ ایسے
انتظامات چار وجہ سے امت اسلامیہ کے حسب حال نہین ہین ایک تو
اس وجہ سے کہ ایسے انتظام ہماری شریعت کے خلاف ہین دوسرے
یہ کہ جب امت اسلامیہ اوسکی لیاقت نہین رکھتی تو اسکے واسطے
ایسے انتظامات کا جاری کرنا بے محل ہوگا تیسرے یہ کہ ایسے انتظام ہمیں

چونکہ عدالتون کی کثرت ہوگی اور قانونی قیدین بہت سی بڑھجاوینگی
اس سبب سے مقدمات کے تصفیہ مین بہت طول ہوگا اور اس
سبب سے اتلاف حقوق کا خوف ہے جیسا کہ تمام قانونی سلطنتون مین
ہوتا ہے چوتھے یہ کہ جب کثرت عدالتون کی ہوگی اور بہت سے لوگ
اوس سے متعلق ہونگے تو اون کے وظیفے بھی کثرت سے ہونگے
اور اس سبب سے ملک پر خرچ بڑھ جاویگا کیونکہ دانشمند آدمی کے
نزدیک جو شبہے اون لوگون نے کیے ہین وہ ہرگز صحیح نہین ہین پہلے
شبہہ کے جواب مین تو ہماری وہی تقریر کافی ہے جس سے یہ ثابت
ہوتا ہے کہ شریعت خود مقتضی انتظام سیاست کی ہے خصوصاً جب کہ
ارباب سیاست کے حالات کا لحاظ کیا جاوے اور اگر بالفرض اصول
شریعت اور ارباب سیاست کے تجویز کیے ہوئے انتظام مین کوئی نقصان
سمجھا جاوے اور وہ بنظر مصلحت وقت اصلاح کے قابل معلوم ہو تو شریعت
مین کہین اس کی تبدیل و اصلاح کی ممانعت نہین ہے اور اوسکے

سبب سے اصلی انتظام کے چھوڑ دینے کا حکم نہین ہے اور دوسرے
شبہہ کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ آج کل بڑے ترقی یافتہ مشہور ہین وہ
ابتدا ازمانہ مین ہماری قوم کے عام لوگون سے بھی بدتر تھے گو اب
ہم یہ بات تسلیم کرتے ہین کہ فی زماننا یورپ کی بعض قومین اپنی انتظامات
کے سبب سے کمالات دنیوی مین مسلمان قومون سے فائق ہوگئی ہین
لیکن اگر نظر تامل سے دیکھا جاوے اور اون منصف مزاج لوگونکی کلام کو دیکھا جاوے
جنھون نے عامہ امت اسلامیہ کی عقل و فراست کو اور جابہ قومونکی عقل و فراست
پر ترجیح دی ہے تو اب بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسلمان قومین
اپنی عقل و فراست کی بدولت اس بات پر بخوبی قادر ہین کہ اگر وہ
اپنی اوس آزادی کو ذرا چمکا دین جو اون کے انتظامات سیاست
مین مضمر ہے تو اپنے قدیمی عادات اور اوس اصلی طریق تمدن کی
استعانت سے اب بھی ایسی ترقی حاصل کرسکتے ہین کہ اسکے سبب سے
اونکی حالت بالکل درست ہوجاوے اور اونکے معاملات تمدن مین

نہایت درجہ کی وسعت ہو جاوے اور ایسے معاملات مین وہ اسقدر جلدی ترقی حاصل کر سکتے ہین کہ دوسری قوم گو کیسی ہی ہو ہرگز اوسکو ایسی جلد ترقی نصیب نہین ہو سکتی اور اسکا سبب یہہ ہے کہ آزادی اور عالی ہمتی جو ہر قسم کے کمال اور ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہین اہل اسلام کی خلقت مین داخل ہین اور اون کی شریعت کا جزو ہین بخلاف اور قومون کے جنمین یہ آزادی اور ہمت صرف اونکے انتظامات سیاست مین عارضی طور پر داخل کی گئی ہے البتہ جو لوگ اپنی سیاست مین آزادی کی بنا ڈالنا چاہتے ہین اونکو چاہیے کہ وہ اول اپنی رعایا کی لیاقت کو دیکھین* اور اس بات کا لحاظ رکھین کہ کہان تک آزادی چاہیے اور کہان تک نچاہیے اور کس مقام پر عامہ خلائق کو بغیر کسی شرط کے آزادی دینی چاہیے اور کس مقام پر خاص خاص کو

* ہندوستان کی رعایا کو اس لائق مسلمان وزیر کی راے پر غور کرنا چاہیے کہ جبتک خود رعایا تربیت پاکر لائق نہوان اوس وقت تک وہ تمام حقوق جو آزاد رعایا کے ہین درحقیقت پانے کے مستحق نہین ہوتی ۱۲ سید احمد

خاص شرطون پر آزادی چاہیے اوسکے بعد وہ آزادی کے دائرہ کو
بتدریج اوسی قدر وسعت دین جس قدر کہ اسباب تمدن کی ترقی
دیکھین اور اگر یہ بات بھی تسلیم کیجاوے کہ امت اسلامیہ ان معترضون
کے زعم کے موافق قابل ان انتظامات کی نہین ہی بلکہ وہ بمنزلہ ایک
بچے کے ہے جس پر ایک قسم کا اختیار رکھنا ضرور ہے تو اس بات کا
وہ کیا جواب دینگے کہ جو باتین انتظام کی امت کی حسب حال
نہون اور اونکے حقوق کی اس مین رعایت نکیجاوے وہ انتظام بھی
تو جائز نہین ہے اور اگر ایسا انتظام کیا بھی جاوے تو بغیر شرعی
مواخذہ کے کب چل سکتا ہے تیسرے شبہہ کا جواب یہ ہے کہ جو
طوالت اور دیر ایسے انتظام کے سبب سے مقدمات کے انفصال
مین لازم آویگی وہ دو قسم کی ہے یا یہ کہ وہ مقدمات ایسے پیچ در پیچ
ہونگے کہ اون مین حکام کو فکر زیادہ کرنی پڑیگی اور اوسکی اصلیت
کی تحقیقات مین زیادہ دقت ہوگی اور یا یہ کہ جو لوگ اوسکے انفصال کی

مامور کیے جاوینگے وہ دانستہ کوتاہی اور سستی کرینگے پہلی وجہ سے
دیر ہوگی تو اوسکی شکایت بجز احمق کے اور کوئی نہین کرسکتا کیونکہ
جو مقدمات انصاف کے ساتھہ فیصل کیے جاوین اور اون مین
جو حق قابل کرنے کا ہے اوسکو ادا کیا جاوے تاکہ حاکم کے نزدیک
کسی طرح کا شبہہ اوس مین باقی نرہے تو ان مین خواہ مخواہ مہلت کی
ضرورت پڑتی ہی اور جسقدر مقدمہ مین جھگڑے بکھیڑے زیادہ ہون اوسیقدر
مقتضاے بشریت کے موافق اوس مین فکر زیادہ کرنی پڑتی ہے
اور حاکم و محکوم دونون اوسکے محتاج ہوتے ہین اسلیے کہ خواہ حکم
قوانین شریعت کے موافق ہو خواہ قانون عقل کے موافق ہو اوس
وقت تک قابل اعتبار نہین ہوتا جب تک کہ محکوم اپنے نزدیک
ایک ایسی وجہ ثبوت تجویز نکرے جسکے سبب سے فریق مخالف کے
مقابلہ مین جواب دہی کرسکے اور جب تک حاکم اوس مین غور و فکر
نکرلے اوس وقت تک وجہ ثبوت کے فراہم کرنے اور حاکم کے

غور کرنے مین برابر مہلت کی ضرورت ہوتی ہے پس جو حاکم محکوم کو
وجہ ثبوت کے حاصل کرنے کی مہلت نہ دے یا خود خوض و فکر کی
مہلت نہ لے وہ بلاشبہ اپنے محکوم پر بھی ظلم کریگا اور اپنی جان پر بھی
ظلم کریگا اور جب کہ مقدمات مین تاخیر کا ہونا ضروریات سے ہوئی
اور عقل و نقل دونون کی روسے یہ تاخیر ضرور ہے تو اب جو لوگ
اس توقف کو خلاف انتظام کہتے ہین اونکا منشا یہ ہے کہ اہل مقدمات
کو ایسے انتظام سے متنفر کردین اور اون سے کہدین کہ جس طریقہ سے
ہمیشہ سے حکام تصفیہ کرتے آئے ہین وہی بہت اچھا ہے اسمین
کچھہ جھگڑا بکھیڑا نہین ہے گھڑی بھر مین مقدمہ فیصل ہوجاتا ہے
حالانکہ جن مقدمات کا وہ حاکم گھڑیون مین تصفیہ کرتے ہین اگر وہ
حاکمان شریعت کے روبرو پیش ہون تو دنون مین بھی وہ فیصل
نہ کرسکین اور ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ جو حکم ایسے حاکم بے سوچے
دیدیتے ہین اونکا کسی دوسری عدالت مین اپیل نہین ہوتا اور

کسی دوسری عدالت کو اوسپر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا تاکہ جو غلطی
یہاں سے ہوئی ہو وہ وہاں سے نکل جاوے بلکہ اگر فرضاً اپیل کی
اجازت بھی ہو تو کچھ نہیں ہوسکتا اسلیے کہ اپیل تو ایسے حکم کا ہوتا ہے
جس کے لیے حاکم نے کوئی وجہ لکھی ہو اور اس وجہ پر حاکم اپیل
مطلع ہو کر ابتدائی حکم مین کوئی قباحت نکالے یا جو وجہ اوس نے
لکھی ہے اوسکو باطل کردے اور جو حکم یہ حاکم دیتے ہین نہ اوس کی
کوئی وجہ ہوتی ہے نہ کوئی دلیل ہوتی ہے بلکہ جو انکو وقت پر سوجھ گیا
وہی اونھون نے حکم دیدیا پھر بھلا ایسے حکم کا کیا اپیل ہوگا علاوہ
اسکے ہم یہ بات تسلیم کرتے ہین کہ اگر ایسی طوالت مقدمات کو تصفیہ مین
ہوگی بھی تو ابتدائی زمانہ مین ہوگی اور جب اس انتظام کے لوگ
عادی ہو جاوینگے اور حکام کو اوسکے موافق مقدمات فیصل کرنے کا
تجربہ ہو جاویگا اور ملازمان عدالت کو اس بات کی ترغیب ہوگی کہ
اپنے حکام کے حکم کی تعمیل مین دل سے کوشش کرین اوسوقت

یہ طوالت خود بخود جاتی رہے گی اور جو مدت اصلی مقصد کی انفصال
کو ضروری ہے صرف وہی باقی رہجاویگی اور اگر ہم ان معترضین
کی اس راے کو تسلیم بھی کرین کہ اس انتظام کے سبب سے مقدمات
کے فیصل ہونے مین دیر لگے گی تو بھی ہم کہہ سکتے ہین کہ انتظام سیاست
صرف مقدمات خاصہ کے تصفیہ کی غرض سے ہی نہین ہوا کرتا بلکہ
اس انتظام سے اور صدہا مصلحتین متعلق ہوتی ہین جنمین سے سب سے
بڑی مصلحت یہ ہے کہ والی سلطنت کو اپنی خودرائی سے جور وستم کا موقع
نہ ملے اور اصول سیاست مین وہ کسی طرح کی ناانصافی نہ کرسکے
پس اگر اس فائدہ کا لحاظ کیا جاوے تو اسکے سامنے یہ ذراسی تاخیر
جو مقدمات خاصہ کے انفصال مین لازم آتی ہے کب قابل اعتبار
ہوگی اس لیے کہ جو مضرت والیان سلطنت کی ناانصافی سے
پیدا ہوگی اوس کا اثر رعایا کی جان و مال اور اوسکے تصرفات
سب مین ہوگا اور یہ بدرجہا اس تطویل سے بدتر ہے پس اس

معترض کے شبہہ سے غایت درجہ یہ بات لازم آویگی کہ جو عدالتین مقدمات شخصیہ کے فیصل کرنے کے واسطے مقرر ہونگی وہ زائد ہونگی اور جو مجلسین اصول سیاست کے انضباط کے واسطے تجویز کیجاوینگی اُنکی نسبت تو کچھہ بھی اعتراض نہین ہوسکتا اور دوسری صورت مین یعنی جب کہ یہ تاخیر صرف عدالت کے ملازمون کی شرارت سے ہو تو اوسوقت سلطنت کے انتظام پر کچھ گرفت نہین ہوسکتی اور اوس سے مضرت بھی جب ہے جب کہ افسر عدالت اونکے حالات پر نظر نرکھے اور اگر وہ اُنکی نگرانی کرتا رہے اور اونکی سرزنش سے غافل نہو تو کچھہ بھی خرابی نہین ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ ممالک اسلامیہ مین تین قسم کے ملازم ہوتے ہین ایک تو وہ جو ترتیب انتظام کو دل سے اچھا جانتے ہین اور جس بات سے یہ ترتیب ہو یعنی ہمت اور آزادی اور رعایا کی بہبودی اوسکو پسند کرتے ہین اور جو خاص فائدہ وہ اپنی خودمختاری سے حاصل کرسکتے اُسکو بُرا سمجھتے ہین اور ایک وہ لوگ ہین

جو انتظام ملکی کے فائدون کو جانتے ہی نہین ہین اور انکو سلطنت
شخصی اور سلطنت جمہوری مین کچھ فرق ہی نہین معلوم ہوتا وہ سلطنت
جمہوری کو اس زمانہ کے لوگون کا ایک ایجاد سمجھتے ہین اور اون کو
اپنے وہی قدیمی قاعدے سلطنت کے پسند ہین جن مین خودمختاری ہو
جس کا سبب صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگ انتظام کے فائدون سے
بخوبی مطلع نہین ہین اور ایک وہ لوگ ہین جو انتظام کی مصلحتون
سے بھی بخوبی واقف ہین اور اس کے فائدون پر اونکو یقین بھی ہے
لیکن باانہمہ وہ سلطنت شخصیہ کے حامی ہین جس کا سبب یہ ہے
کہ وہ اپنی خودغرضی اور بددیانتی کے سبب سے اسکے خواہان ہین
اور جو مروت اور ہمدردی انسان کا جوہر ہے اوس سے بے بہرہ ہین
اور اونکو یہ ہرگز خبر نہین ہے کہ اس خودغرضی اور خودمطلبی کا دین و
دنیا مین انجام کیا ہے پس جب یہ باتین تمکو معلوم ہوگئین تو یہ بھی
سمجھنا چاہیے کہ گو انتظام اور سیاست کیسی ہی عمدہ اور حسب حال نہ

کیون نہو لیکن جب تک ملازمان سیاست ایسے نہون کہ اونکے
دل مین اس انتظام کی خوبی بیٹھی ہوئی ہو اوس وقت تک کچھہ اس
انتظام سے فائدہ نہین ہوسکتا اسلیے کہ جن لوگون کے دل مین یہ
بات ہوگی اونکی ہی دیانت اور امانت پر اس بات کا بھروسہ کرسکتے ہین
کہ وہ مخلوق خدا کی بھلائی کے متکفل ہونگے اور جو لوگ اس انتظام
کی مصلحت سے ناواقف یا باوجود واقفیت کے خودغرضی کرتے ہین
اون پر کبھی ایسا بھروسہ نہین ہوسکتا خصوصًا وہ لوگ جو خودغرض
ہین اُنکا تو کبھی اعتبار ہی نکرنا چاہیے کیونکہ وہ اپنی خودغرضی کے
سبب سے ہمیشہ اس بات کے خواہان رہتے ہین کہ جن انتظامون سے
ہماری اغراض مین خلل آتا ہے وہ کبھی جاری نہووین پس سلطنتین
اس بات کا قصد کرین کہ اُنکی رعایا کے واسطے اس قسم کے انتظامات
جاری کیے جاوین جس سے اونکو اپنی رعایا کے دلون کی کیفیت
معلوم ہوجاوے تو اونکو چاہیے کہ وہ کبھی ایسے جاہل اور خودغرض

لوگون کی ذات سے اس بات کی توقع نہ رکھین کہ وہ اونکی انتظام
کی محافظت کرین گے جب تک کہ اونکو اس بات کا یقین نہو جاوے
کہ اونکو بھی عام مصلحتین اور عام رعایا کی فائدے اور سلطنت کی رونق
اور آبادی بدل منظور ہے اور اپنی ذاتی اغراض پر وہ عامہ خلائق
کی اغراض کو مقدم سمجھنے لگے ہین اور اون ہین وہ مروت انسانی
آگئی ہے جس سے انسان منافقانہ طریقہ کو نہین اختیار کرسکتا
حاصل یہ ہے کہ جس بات سے ایک چیز کے زوال کا خوف ہو اوسی
بات پر بھروسہ کرلینا اوس چیز کی خرابی اور ابتری کا باعث ہے۔
چوتھا شبہہ معترض کا یہ ہے کہ ایسے انتظامات مین صرف زیادہ
ہوگا اوس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ بیچارہ معترض اس بات کو جانتا ہوتا
کہ سلطنت کی خودمختاری اور خودغرضی مین اور اسکے انتظام
اور اصول سیاست کی حفاظت مین کیا فرق ہے تو وہ ہرگز ایسا شبہہ
نکرتا جو سراسر ایک وہمی خیال ہے اسلیے کہ جسقدر نقصان سلطنت کو

سے بے انتظامی کی حالت مین پہونچتا ہے اوسقدر انتظام کی حالت
مین نہین پہونچتا کیونکہ خود سری کی حالت مین تو ملازمان سلطنت
واجبی اور غیر واجبی برابر سے لیتے ہین اور اکثر ناواجب موقعون پر
اوسکو صرف کر دیتے ہین بخلاف انتظام کی حالت کے کہ اس مین
آمدنی اور خرچ سب انتظام کے ساتھہ ہوتا ہے اور بغیر ضرورت ہرگز
ایک حبہ خرچ نہین کیا جاتا اور رعایا سے ایسی حالت مین ایک پیسہ
جبر سے نہین لیا جاتا بلکہ صرف وہی لیا جاتا ہے جو رعایا یہ سمجھ کر اپنی
خوشی سے دیتی ہے کہ یہ ہمارے وطن کی مصلحتون مین صرف
کیا جاویگا پس جب ہم اس صرف کا جو ایسے انتظام کے جاری کرنے
سے بڑھجاتا ہے اوس بے انتہا صرف کی بچت کے ساتھہ مقابلہ کرین
جو بے محل خرچ کرنے سے ہوتا تھا اور جس کا نہ کچھ انتظام تھا نہ حساب
کتاب تھا اور ساتھہ ہی اسکے یہ بھی خیال کرین کہ اس انتظام کے
سبب سے کس قدر ظلم و ستم کا انسداد ہوتا ہے تو ہرگز منصف مزاج

آدمی اس بات سے انکار نکریگا کہ اگر آئینی انتظام مین کچھ زیادہ بھی صرف پڑے تو بھی یہ نہایت راستی کا باعث ہے اور جو والیان سلطنت دینے لینے مین اپنی غرضون اور خواہشون کے پابند ہین اون مین اور جو اپنی کل کاروائی مین قانون کے پابند ہین اون مین بہت بڑا فرق ہے کیونکہ ایسے شخص کو اپنی راے کے قائم کرنے مین اس بات کا خیال رہتا ہے کہ میری راے پر اور بہت سی راؤن مین مواخذہ کرنیوالی ہین اور اپنے آپ کو گویا وہ ایسے تصرفات مین بے اختیار سمجھتے ہین خیانت کا تو اونکو خیال بھی نہین آسکتا پس اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ جن اخراجات کی کثرت سے سلطنت کو نقصان پہونچتا ہے وہ والیان سلطنت کی آزادی کی حالت مین ہوتی ہین اور جو اعتدال کا مرتبہ سلطنت کی بہتری کا باعث ہے وہ اوسی وقت حاصل ہوتا ہے جب کہ سلطنت کے کل اخراجات انتظام اور قید کے ساتھ ہون پس جو شخص بے انتظامی کی حالت اور انتظام کی

حالت مین فرق دریافت کرنا چاہے وہ ہمارے اس بیان سے
بخوبی دریافت کرسکتا ہے اگر ہم اپنے قلم کی عنان چھوڑ دین اور
بعض سلطنتون کے اون اخراجات کی کیفیت لکھین جو انہی انتظام سے
پہلے جاری تھے اور جو انتظام کے زمانہ مین ہے اور جو بعد انتظام کی
موقوفی کے اوس زمانہ مین ہوئے جبکہ سلطنت اہل غرض اور خود مطلب
امرا کے واسطے بے قید ہوگئی اور انکو اسی قسم کے معترضین کی اعانت
سے بلا حساب و کتاب تصرف کا اختیار ہوگیا تو اچھی طرح سے یہ بات
واضح ہوجاوے کہ یہ سب باتین اسی سبب سے ظہور مین آئین کہ لوگ
انتظام کے فائدون سے بخوبی آگاہ نہین ہوئے تھے اور اسی سبب
سے انکو ایسے شبہے انتظام مین پیدا ہوئے اور جو لوگ خود غرض تھے
اونھون نے اپنے فائدہ کے واسطے اس بات مین بدرجۂ غایت سعی
کی کہ سلطنت بے قید ہوجاوے اور انھین کی دھوکہ دہی اور فریب
سے ایسی خرابیان ہوئین لیکن انکے بیان کرنے اور تمام کیفیتونکی

تفصیل کرنے سے ہمارا اصلی مقصود رہجاویگا اسلیے ہم اونکو بیان
نہین بیان کرتے بلکہ اوس اصلی مقصد کو پھر شروع کرتے ہین
جسکا ہم بیان کرنا چاہتے تھے اور وہ یہہ ہے کہ جب سلطنت عثمانیہ جو کہ
تمام مسلمانون کی سلطنت کا مرکز ہے باوجود اون موانع کے جو اوسکو
ایسے انتظام کے جاری کرنے مین پیش آتے ہین ہمیشہ اس باب مین
حد سے زیادہ کوشش کرتی ہے اور جس انتظام مین سراسر مملکت
کی بہتری ہے اوسکے جاری کرنے مین بدل مصروف ہو تو اور سلاطین
بطریق اولی اس باب مین کوشش کرین اور جو مسلمان اس سے
انکار کرتے ہین اونکی بلاشبہہ یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ وہ خود غرضی
اور خود مختاری کے خواہشمند ہین جن سے اونکی نفسانی خواہشین
پوری ہون اور مین یہہ بھی کہتا ہون کہ جس طرح ترتیب انتظام کو
وہ لوگ واجب جانتے ہین جو مقتضاے وقت کی زیادہ رعایت
کرتے ہین اسی طرح جو لوگ اہالیان یورپ مین سے اس بات کا

دعوی کرتے ہین کہ ہم اپنے ہمجنسون یعنی نوع انسان کے بڑے
خیرخواہ ہین اون پر یہ بات واجب ہے کہ سلطنت اسلامیہ مین بھی
وہ ایسے انتظام کے جاری ہونے کے موید ہون خصوصاً جس حالتمین
کہ مسلمانون کی سلطنت کے استقلال اور دوام سے انکو بھی فائدہ ہو
پس یہی وہ باتین ہین جن کے سبب سے مجکو اس کتاب لکھنے کی ضرورت
پڑی اور یہی وہ مطالب ہین جنکو مین نے مسلمانون اور انگریزون
دونون کی کتابون سے اخذ کیا ہے اور جو یورپین لوگ مسلمانون کی
وہ کیفیت نہین جانتے جو زمانہ سابق مین اونکی اوس حالت مین تھی
جب کہ وہ اپنے احکام سلطنت مین شریعت کی حدود کے پابند تھے
وہ لوگ اس کتاب سے معلوم کرلین گے کہ کسی زمانہ مین مسلمانون
کو کیسی ترقی حاصل تھی اور کیسے کیسے کمالات کے ساتھ وہ آراستہ تھے
اور یہ بھی اونکو معلوم ہوجاویگا کہ مسلمانون کی شریعت ہرگز اوس
سیاست مدنی کے خلاف نہین ہے جس سے ملک کی ترقی اور

اسباب تمدن کی تقویت متصور ہو جیسا کہ بعض یورپین بسبب اپنی
ناواقفیت کے گمان کرتے ہین بلکہ گمان کیا معنے اخبارون مین
لکھکر چھاپتے ہین اور اپنی جدید تالیفات مین لکھدیتے ہین اور اُنکے
اس گمان کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ آجکل اسلامی سلطنتون مین
بدانتظامیان دیکھتے ہین اور رعایا کی حالت کو ابتر پاتے ہین حالانکہ
یہ سب باتین امراء اسلام کی کاہلی اور علماء شریعت کی غفلت سے
ظہور مین آتی ہین اسلیے کہ وہ اپنی خودمختاری کے لیے شریعت کی
حمایت نہین کرتے اور علم او فضل جو اللہ نے اونکو عطا کیا ہے
اُسکے موافق مصلحت وقت کی رعایت نہین کرتے اور اسمین کچھ شبہہ
نہین ہے کہ اگر چندے یہی حالت اور رہی تو اوس سے بڑا خوف
مسلمانون کے لیے ہے اور اسکا انجام نہایت خطرناک ہی مین نے
بعض عمائد یورپ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا طریقہ تمدن اور
انتظام سیاست بمنزلہ ایک زوردار دریا کے ہے جسکے سیلان کو

کوئی چیز نہین روک سکتی بلکہ جو اسکے سامنے آتی ہے وہ بہہ جاتی ہو
پس جو سلطنتین یورپ کے قرب وجوار مین ہین اگر دنیوی انتظام مین
وہ بھی اسی کے طریقہ کی پابندی نکرینگی اور اسی راہ نہ چلینگی
تو اونکو بھی یورپ کی اس سیلاب کی بہاؤ مین غرق ہونے کا خوف ہے
اور جو مثال ہمنے بیان کی اس سے ہر محب وطن کو بڑا غم ہوگا جس کی
تصدیق خود مشاہدہ سے ہوتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ باہمی
میل جول مین ایک قسم کی ایسی تاثیر ہوتی ہے جو یوماً فیوماً بسبب
اوس اختلاط کے قوی ہوتی رہتی ہے جو تجارت اور لین دین وغیرہ
کے سبب سے باہم ایک دوسرے کے ہوتا ہے اور جسکی ضرورت
بسبب خرید و فروخت اور انتفاع حاصل کرنے کے ہمیشہ ہوتی ہے
اور آخر کار یہی سبب اونکی ثروت کا ہوتا ہے اب اسی قدر بیان پر ہم
اکتفا کرتے ہین جس سے امت اسلامیہ کی ترقی اور تنزل کا حال معلوم
ہوتا ہے اور آیندہ اجمالی طور پر ہم اہل یورپ کی اس طریق تمدن

اور انتظام سیاست کو لکھتے ہین جو امپراطور شارلیمین کے وقت سے
آج تک وہان جاری ہے جس سے لوگون کو اس طریق تمدن کی کیفیت
معلوم ہو سکے جو کمالات علمیہ کے سبب سے اونھون نے حاصل کیا
اور جو شخص اس بات کا قصد کرے کہ مجکو اون لوگون کا حال معلوم
ہو جاوے جو اپنی طبیعت کے کھولنے اور اسرار تہذیب کو دریافت کرنے
اور علوم سیاست کے مقرر کرنے مین مشہور ہو گئے ہین وہ شخص بھی
ہمارے اس بیان سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اہالیان یورپ کی تمدن کا حال

یورپ مین شاہ امپراطور شارلیمین بھی ایک نامی شخص تھا جسنے
سیاست اور حکمرانی کے قواعد کی بنیاد ڈالی تھی شہرت اس کو
جب سے ہوئی جب سے کہ رومیون کی سلطنت غارت ہوئی
اور اوس وقت تک یہ بادشاہ باقی رہا جب تک کہ سلطنت گریک
پر زوال آیا جسکا دار السلطنت خاص قسطنطنیہ عظمے تھا چنانچہ

اسی بادشاہ نے اول اول اور مقامات سے لاکر اپنے ملک مین
علم و کمال کو شائع کیا اور خود بھی وہ ہمیشہ پڑھنے لکھنے مین اپنی
اوقات کو صرف کرتا تھا اسکے جلسہ مین ہمیشہ علماٗ اور فضلاٗ حاضر
رہتے تھے اور مقام پیرس مین اوس نے ایک مدرسہ ایسا بنا یا تھا
جسمین اکثر علوم و فنون اور ہنرمندیون کی تعلیم ہوا کرتی تھی چنانچہ
اپنی ایسی ہی لیاقت کی باتون سے اوس نے وہ شہرت اور ناموری
حاصل کی کہ تمام دنیا مین اوس کا نام ہوگیا تھا اور اوسکی تعریفین
سنکر خلیفہ ہارون رشید بھی اوس کی ملاقات کا مشتاق ہوا تھا
چنانچہ اوس نے اس بادشاہ کے لیے بہت سے عمدہ تحفے
بھی بھیجے تھے جنمین سے بعض ابتک فرانس کی سلطنت مین چلے آتے
ہین جب یہ امیر اطور مذکور مرگیا تو سلطنت مین کوئی مدبر و دور اندیش
نرہا بلکہ جو تدبیرین اوس نے کی تھین وہ بھی بیکار ہوگئین اور یورپ
کو پھر تنزل شروع ہوا اور وہی پہلی جہالت پھر اوس مین پھیل گئی

چنانچہ چھہ سو برس تک اوسکا یہی حال رہا اور اسی چھہ سو برس
کے عرصہ مین قوم برابرہ نے اس سلطنت کو اپنے حملہ سے تباہ کیا
اور اپنے گھوڑون کی ٹاپون سے اوسکو روند ڈالا مگر باوجود اسکے
جو لوگ اہل کنیسہ تھے اونھون نے علوم و فنون کی کتابون کو محفوظ رکھا
اور یونانی اور لیٹن زبان کو نہ بھولے اور جہان تک ہوسکا وہ ان
دونون چیزون کی محافظت مین کوشش کرتے رہے یہ دونون
زبانین ایسی تھین کہ اگر وہ جاتی رہتین تو جو کتابین علم و ہنر کی تھین
اون سے کوئی شخص نفع نہ اوٹھا سکتا چنانچہ سب لوگون پہ اہل کنیسہ
کے اس احسان کا بار ہے اوسکے بعد گیارہوین صدی مین جو سنہ
ہجری کی پانچوین صدی کے مطابق ہے پھر یورپ مین علم کا چرچا
ہوا اور طرح طرح کی صناعیان جاری ہوئین اور علم ہندسہ کی
کثرت ہوئی اور عمارتون مین اوس کے بموجب بہت سی
کاریگریان شروع ہوئین اور بڑے بڑے بلند مکانات یورپ کے

مغربی اطراف مین اسی ہندسہ کے عمل سے طیار ہوئے اور علم فلسفہ
لوگون کی تحریر و تقریر اور سب اشغلون مین داخل ہوگیا اسی عرصہ
مین ایک گروہ لوگون کا ایسا پیدا ہوا جسنے باہم قسمین کھائی تھین
کہ ہم خالص اللہ کے واسطے لوگون سے لڑینگے اور ان سوارون کی
جماعت کا نام کولیر مشہور ہوگیا انھون نے اپنے ذمہ یہ بات
فرض کرلی تھی کہ جو باتین عورتون کے لاچار اور مقید رہنے کی ہین
یا جن سے غریب اور کم زور لوگ تکلیف پاتے ہین حتی الامکان
اون باتون کو دفع کرین اور جو کام کرین اوس کام مین اس بات
کا لحاظ رہے کہ وہ انسان کی شرافت اور عالی ہمتی کا باعث ہو اگرچہ
دشمن کے ہی ساتھہ کیون نہون مثلاً جو اون سے رحم دلی اور آسانی
کا خواہان ہوتا اوس پر رحم کرتے تھے اور جسکو مجروح کرتے تھے
اوس پر دوبارہ حملہ نکرتے تھے اور جسکو مار ڈالتے تھے اوس کا کچھ
سامان نہ لیتے تھے اور گیارھوین صدی کے اخیر سے تیرھوین صدی

کے شروع تک مسلمانون اور صلیب پرستون کے باہم اس بات پر
نہایت سخت لڑائیان رہین کہ صلیبی بیت المقدس کو مسلمانون
کے ہاتھہ سے چھوڑایا چاہتے تھے اور مسلمانون کی نسبت یہ گمان
کرتے تھے کہ انکو اور لوگون پر غلبہ ہے اور اُس غلبہ کو رفع کرنا چاہتے تھے
اور ہم نے ان مسلمانون کی لڑائیون اور اون سوارون کی جماعت
کا تذکرہ یہان اسلیے کیا کہ ان دونون باتون کو یورپ کی معاملات
تمدن مین نہایت دخل ہے چنانچہ یورپ کے مورخون کا مقولہ ہے
کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضایع ہوئے اور بہت سا نفیس مال
بغیر کسی خاص فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اوس سے
فائدے بھی بہت سے ہوئے جنمین سے ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اوسی
زمانہ سے اہل یورپ نے لشکرون کی ترتیب و اصلاح شروع کی
اور چونکہ اس جھگڑے مین اونکو مشرقی قومون سے ملنے جلنے کا
اتفاق ہوا اس سے اونھون نے تجارت اور زراعت وغیرہ کے

طریقے بھی ان مشرقی قومون سے سیکھ لیے اور شہریون کے سے
عادات اختیار کر لیے اور دنیا کے حالات کی تحقیقات کے واسطے
سفر کی عادت ڈالی چنانچہ اسی وجہ سے ایشیائے متوسطہ اور چین
کے حالات ان لوگون نے دریافت کیے جیسا کہ مارکو پولو کی
تالیفات سے معلوم ہوتا ہے اور خلاصہ سارے کلام کا یہ ہے کہ
یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اوسی وقت سے معلوم ہوئے
جب سے وہ مسلمانون کی ان قومون سے ملے جلے جو تمدن اور
حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین ان سے
سابق تھے پس اہل یورپ کی تمدن کے آغاز کا زمانہ گویا تیرھوین
صدی تھی اس کے بعد سے اونھون نے اپنے تمدن کی تہذیب
اور شہرت کی ترقی مین کوشش کرنی شروع کی چنانچہ رفتہ رفتہ
آج وہی ترقی اوس مرتبہ پر پہونچ گئی جسکو سب لوگ دیکھتے ہین
اور اس سبب سے علوم و فنون اور فن ادب اور فلسفہ کی صنائع تک

فرانس مین اور صان توماس تک اٹلی مین اور برت کبیر تک
المانیا مین اور ریموند ولو تک اسپین مین اور چنا دونسکوٹ تک
انگلستان مین گویا ریاست ہوگئی اور بڑے بڑے شاعر اور حکمائیں
پیدا ہوئے اور کنیسا اور بڑے بڑے عالیشان مکانات اور عمارتین
تیار ہوگئین یہان تک کہ چودھوین صدی مین ان سب باتون
کو نہایت درجہ کی عزت اور ترقی نصیب ہوئی خصوصا اٹلی مین
سب سے زیادہ اسکو فروغ ہوا چنانچہ دانتی نے اٹالی زبان کو لکھا
اور رجز کے طریقہ سے اسکو بیان کیا جس کا ذکر ہمیشہ رہیگا اور جیوتو
اور تشتمابوی نے روغن وغیرہ کی صنعت کو گویا زندہ کردیا اور
بترارکا اور بکاشیو نے دانتی کے طریقہ کے موافق نظم و نثر بھی لکھی
پھر پندرھوین صدی مین تو ایسے ایسے کمالات ایجاد ہوئے کہ
اونکو کوئی بھول ہی نہین سکتا چنانچہ غتمبرغ جو میانس کا رہنے والا تھا
اوسنے مقام المانیا مین چھاپہ کا فن ایجاد کیا کہ اسکے سبب سے

گویا علم کو وسعت ہو گئی اور ایک آن کی آن مین تمام دنیا مین
پھیل گیا پس جو کتاب اس چھاپہ مین سب سے پہلے چھپی وہ لیٹن
زبان کے اشعار کی کتاب تھی جسکے سبب سے اٹلی مین دوبارہ اُسکا
استعمال شروع ہو گیا اور پھر اسی زبان مین اُنھون نے اور بہت
سے اشعار لکھے حالانکہ وہ اس چھاپہ کے شروع ہونے سے پہلے اسکو
بھول چکے تھے اور گو پھر اس زبان مین کچھہ دقت یا صنائع بدائع
زیادہ نہین ہوئی مگر بہرکیف جو اصلی خوبی اور صفت اس زبان مین
تھی وہ پھر حاصل ہو گئی اسکے بعد تمدن وغیرہ کی ترقی مراتب
علمیہ اور عملیہ کے سبب سے شروع ہو گئی اور اس باب مین زیادہ
فضیلت قوم میدشی کو حاصل ہوئی جو پہلے مقام فلورنسہ کی سلطنت
جمہوریہ کی سردار تھی اور پھر اراکین سلطنت مین داخل ہو گئی تھی
پندرھوین صدی مین تمام لوگون کے واسطے اسی قوم نے اور
بہت سے طریقے علم کے جاری کر دیئے مگر زیادہ شہرت اس کی

اس باب مین سولھوین صدی مین ہوئی چنانچہ اس سولھوین
صدی کو قرن کبیر کہا کرتے ہین اور اسی صدی مین قوم سیدشی
کی ترقی کا زمانہ ایسا مشہور ہوا تھا جیسا روم کے قیصر اول اغسطوس
کو ایک زمانہ مین شعر گوئی اور فن تعمیر اور عمارت کی اون عمدہ عمدہ
نقشون کے ایجاد مین شہرت حاصل ہوئی تھی جو اُسنے اون رومیون
سے سیکھی تھی جنھون نے یونانیون کے فن تعمیر سے اخذ کیا تھا
پندرھوین صدی کی ایجادون مین سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اسی
قوم سیدشی نے اور بابالیون عاشر نے پرانی پرانی کتابین تلاش کر کے
خزانون مین جمع کین اور چھپوا دین اور اسکے بہت سے نسخے مشتہر کرا دیے
اور انپر بہت سے حاشیے لکھے اور جو باتین نفع کی انکے مشاہدات
مین سے تھین اونکا اضافہ کیا پس اس تدبیر سے جو کمالات
متقدمین کے برسون سے چھپے پڑے تھے وہ سب پر ظاہر ہوگئے
اور اسی زمانہ مین دو نامی شاعر ایک اریوستو اور دوسرا تاستو

پیدا ہوا اور انھون نے زبان اٹلی کو جو ابتک وہان مستعمل ہے
نہایت شہرت دی زبان اٹلی مین یہ دونون شاعر اول درجہ کے
مشہور تھے چنانچہ انمین سے اول شاعر کا تو یہ کمال مشہور ہے
کہ اوس نے نہایت مہذب اور شیرین لفظون مین ایسے ایسے لطیف
معنی بیان کیے ہین کہ اون معنی کی طرف آج تک کسی کا خیال بھی
نہین گیا اور دوسرا شاعر اُمیرس نامے یونانی شاعر کا اور ورجیل
نامے لیٹن زبان کے شاعر کا ہمسر گذرا ہے غرض کہ ایٹالی زبان
نے جو کچھ خوبی اور صفائی حاصل کی ہے وہ اسی زمانہ سے حاصل کی ہے
اور اسی زمانہ مین اس زبان مین بہت سی علوم و فنون کی کتابین
تالیف ہوئین اور اس زمانہ کی مشاہیر مین سے ایک مکیا فلی ہے
جس نے سب سے پہلے قواعد سیاست کی بنیاد رومی سلطنت کی
تباہی کے بعد ڈالی تھی اور ایک غوئیتشر دینی ہوا ہے جو اپنی فکر کی
جودت اور خوش بیانی کے سبب سے تصنیف تاریخ مین ایک اعلیٰ

شخص تھا اور ایک فرابادلو تھا جس نے اپنے وطن کے لوگون
کی اون قیدون کو دفع کیا تھا جو انکی آزادی کی مانع تھیں اور
جسنے بابوات کی حکمرانی کے طریقہ کے مخالف اپنے انصاف کے
قلم سے رائے لکھی تھی کیونکہ اس بابوات نے اپنی حکومت کو حظوظ
نفس کے تابع کر رکھا تھا اور اسی زمانہ مین مملکت اسپین مین جسمین
مسلمان قومون کے سبب سے سپہ گری کے فن گھوڑے پر چڑھنا
اور تیر اندازی اور عمدہ عمدہ معانی کا اشعار مین لانا اور طرح طرح
کے اور فن پھیل گئے تھے دو شاعر بڑے نامی پیدا ہوئے جنمین سے
ایک کا نام لوئیس دفیغا اور دوسرا کالدرون تھا ان دونون شاعرون
نے ایسی نفیس اور پرمضمون ترکیبین نکالین کہ لوگ اون کی شعرونکو
نصیحت آمیز کلام سمجھ کر اون جلسون مین پڑھا کرتے تھے جو تہذیب
خلاق کے واسطے جمع ہوا کرتے تھے اور اسی زمانہ مین انگلستان مین
شکسپیر نامے ایک بڑا مشہور شاعر پیدا ہوا اور گو شکسپیر کے بعض

اشعار مین کچھ ہزلیات اور خفیف مضامین بھی ہوتے تھے لیکن
اوسکے کلام مین بعض خوبیان بھی ایسی ہین کہ اونکی تعریف نہین
ہوسکتی چنانچہ وہ ایسا فصیح البیان شخص ہے کہ جو مضمون اسنے
لکھا ہے یا جس چیز کو بیان کیا ہے اوسکا حسن صاف صاف کھلا ہوا
معلوم ہوتا ہے اور جو باتین خیالی یا واقعی اوس نے لکھی ہین
سب کی کیفیت اوس مین صاف ظاہر کر دی ہے خصوصًا لڑائی کے
معرکے تو اوس نے ایسے لکھے ہین کہ پڑھنے والے کی نظر مین بعینہ
لڑائی کے ہنگامہ کا نقشہ جم جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا
ساری معرکہ آرائی آنکھون کے سامنے ہو رہی ہے اور شمالی اطراف
یورپ کے رہنے والے آج تک کسی قسم کے عقلی فنون مین مشہور
نہین ہوئے لیکن انمین سے بعض شخص نہایت صاحب علم
ہوئے ہین چنانچہ ایک فاضل کوپرنیکس نامے جو ۱۴۷۳ء مین
پولونیا مین پیدا ہوا تھا بڑا صاحب علم شخص تھا اور اوسنے

لکھا ہے کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین اور ستارے اوسکے گرد
گردش کرتے ہین مگر لوگ کہتے ہین کہ صرف یہی شخص اس بات کا
قائل نہین ہے بلکہ اس سے پہلے ایک شخص فیلو لاڈس نام فیثاغورس
کے شاگردون ہین سے بھی اسکا قائل ہوا تھا اور یہ فیلو لاڈس
کوپرنیکس سے دو ہزار برس پہلے گذرا ہے لیکن چونکہ اس مذہب کو
رونق کوپرنیکس کے وقت سے ہوئی اسلیے یہ مذہب اوسی کی طرف
منسوب کیا جاتا ہے گو کوپرنیکس نے درصل اسکو فیلو لاڈس کے
کلام سے ہی اخذ کیا ہو اور کوپرنیکس کے بعد گلیلیو اٹیلی والے نے
اس مذہب پر ایسی ایسی عمدہ حجتین قائم کین جس سے وہ بمنزلہ
مشاہدہ کے ہوگیا اور ان دلائل کی تائید تسیئوس ہالنڈ کے
رہنے والے کے اوس بلوری آلہ سے اور بھی زیادہ ہوئی جسمین ذراسی
چیز بہت بڑی معلوم ہوتی ہے چنانچہ اوس آئینہ کا اول اول
یہ خاصہ تھا کہ اوس مین ہر چیز ایک سو ساٹھ حصہ بڑی معلوم ہوتی تھی

اسکے بعد اوسکی اصلاح اور ترمیم ہوتے ہوتے یہ کیفیت ہوئی کہ
اوس مین ہر چیز اپنے اصلی جرم سے تین ہزار حصہ تک بڑی معلوم
ہونے لگی اور ہمیشہ اس مذہب کی بابت اہالیان یورپ تحقیقات
کرتے رہے اور دلائل تلاش کرتے آئے یہان تک کہ اب اونکے
نزدیک یہ بات مسلم ہوگئی کہ بلاشبہہ مذہب کوپرنکس کا صحیح ہے
اور اسی بلوری آلہ سے گلیلیو مذکور نے بعض ایسے ستارون کا حال
معلوم کیا کہ وہ پہلے سے معلوم ہی نہ تھے اور اسی گلیلیو اور اس کے
ایک شاگرد تورِیشلِی ہی نے سب سے پہلے ہوا کا وزن دریافت کیا تھا
اور اسی نے یہ لکھا ہے کہ پمپ مین جو پانی چڑھ جاتا ہے اوسکا سبب
یہ ہے کہ ہوا پانی کی سطح کو دباتی ہے اور چونکہ ہوا کی اوس عمودی زور
کی قوت جو پانی کی سطح کو دباتا ہے صرف اسی قدر ہے اسیلیے وہ پانی
۳۲ فیٹ سے زیادہ صعود نہین کرتا مگر حاصل کلام یہ ہے کہ اس
زمانہ مین اٹلی والون نے فن ادب اور اور طرح طرح کی صناعتون مین

مثلاً فن نقاشی اور روغن وغیرہ کے اختراع اور فن تعمیر اور فن موسیقی
مین نہایت بڑی شہرت حاصل کی تھی اور جہان تک اونسے ہوسکا
اونھون نے تحصیل علوم اور فلسفہ مین کوشش کی اور مقام المانیا
مین دو شخص ایک تیخو براہی اور دوسرا کوبار مشہور شخصون مین سے
گذرے ہین چنانچہ پہلے شخص نے تو اپنی تمام عمر اور سارا مال
علم کی تحصیل مین کھو یا اور نہایت عمدہ عمدہ باتین اوس نے
دریافت کین اسی وجہ سے وہ محسن علم مشہور ہو گیا اور دوسرے نے
اپنی تمام ہمت فلکیات کی تحصیل پر مقصور کر دی یہان تک کہ وہ
اس فن مین صاحب الاحکام مشہور ہو گیا اور انگلستان والے
بھی اسی زمانہ کے قریب قریب علم حکمت اور ریاضی مین صاحب دستگاہ
ہوگئے چنانچہ منجملہ اون شخصون کے جن کو انگلستان مین شہرت
حاصل ہوئی ایک فرنسس باکن تھا جس کی فکر نہایت لطیف اور
تیز تھی اور وہ بڑا محنتی اور ہوشیار شخص تھا اوسنے اپنی ایک کتاب کا

نام حالۃ العلوم الجدیدہ رکھا تھا جو نہایت صحیح نام تھا اور اوسنے
اپنے اکثر علمی دعوون کو اپنے تجربون اور مشاہدون سے ثابت
کیا تھا مگر اسی طرح پر کہ اون مشاہدات کو فلسفی دلائل کی صورت مین
پیش کیا تھا یہان تک کہ طبیعات کی تکمیل جیسی کہ چاہیے اوسی کی
کتاب سے ہوئی تھی سولھوین صدی مین اہل فرانس ابنار زمانہ
پر اون علوم مین ممتاز ہوگئے جس کا ذکر آیندہ آتا ہے اور انمین بھی
بہت سے شخص مشہور ہوئے چنانچہ انھین مین سے کوجا اور ڈوملان
اور پیشال دولبیتال وغیرہ تھے جنھون نے مکاتب احکام کو زیادہ
کیا اور ایک کامل اور ماہر فن فرنل تھا جسکو فن طب مین دستگاہ
کامل حاصل تھی اور ایک امبروازبری تھا کہ جو اپنے زمانہ کے اہل علم پر
فن جراحی مین فائق تھا اور ایک فیاٹ تھا جسنے علم جبر مقابلہ کی
کتابون کو اس ترکیب سے مختصر کیا تھا کہ جو اونمین اعداد تھے بجاے
اونکے اوس نے حروف وضع کیے تھے اور اس فن کو اوس نے

مساحت کے لیے ایسا آلہ بنایا تھا جیسے اور علوم کے لیے منطق ہے اور
ایک بیارنسکو گذرا ہے جس نے بناولوقر کو تجویز کیا تھا اور فلبار توژم
ہوا ہے جس نے موڈون کے محل کا نقشہ تجویز کیا تھا اور قصر
توپلیری تعمیر کیا تھا چنانچہ لوقرا ور قیصر توپلیری پیرس مین ہین
اور اون مین وہان کا پادشاہ رہتا ہے اور قصر موڈون اس کے
متصل واقع ہے اور گو فرانس اس زمانہ مین ہر طرح سے باب تمدن
اور تہذیب مین اور قومون سے فائق ہو گیا تھا لیکن اس باب
مین اپنے ہمسرون سے کم ہی تھا کہ اوسکی زبان اور زبانون کی
میزش سے خالی نتھی اور جو لوگ اوس زمانہ کے مشاہیر مین سے
تھے ایک اُن مین کا امیو تھا اور دوسرا مارو پس اول شخص تو فن
انشا مین یکتا تھا اور دوسرا نظم کا اوستاد تھا اور اومین یہ کمال تھا
آنکو کلام مین نام کو بھی تعقیدات معنوی و لفظی نہوتی تھین اور اونکا
ذوق بھی نہایت سلیم تھا اور ایک ترکی تھا کہ اوسکو ہجو گوئی مین

کمال حاصل تھا اور ایک موتتانن فیلسوف تھا کہ اوسنے کلام واحد مین معانی کثیرہ کے پیدا کرنیکے بہت آسان طریقے ایجاد کیے تھے اور ادائے مطلب کو لیے نہایت سہل ڈھنگ ڈالا تھا اور اوسنے ماہیت انسانی کی ایک ایسی شرح کی ہے کہ جو باتین اوس شرح مین اچھی ہین اونکو ہم برا نہین کہہ سکتے اور جو بری ہین وہ اچھی نہین ہوسکتین اور اسی صدی مین اٹلی کے صناعون مین سے فایل اور میکلانج اور لیونارداوردا ونشی اور اور بہت سے شخصون کو رونغیات اور نقاشی اور فن عمارت مین نہایت درجہ کی شہرت حاصل ہوئی اور ان لوگون سے اور انکے شاگردون سے نقاشی اور تعمیرات کی بہت سی جدید طریقے ایسے ایجاد ہوئے کہ یورپ کے جملہ اطراف مین انکا رواج ہوگیا اور سترہوین صدی مین فنون ریاضیہ اور ادبیہ کی اسقدر تکمیل یورپ مین ہوئی کہ اس کی انتہا نہین ہے جسکا سبب صرف علمار کاملین کی کثرت تھی چنانچہ جو شخص اونکے زمانہ سے پہلے بڑے نامی فضلا مین شمار کیا جاتا تھا وہ انکے زمانہ کے عام علمار مین شمار کیا جاتا تھا اور اہل یورپ مین

بھی خاص علماء فرانس زیادہ رتبہ کے تھے جنکو ہر قسم کے کمالات علمیہ
مین جملہ اقوام یورپ پر فضیلت حاصل تھی اور نظم و نثر اور فن نقاشی
مین انکو نہایت درجہ کا کمال حاصل تھا چنانچہ اونمین سے پاسکال نامے ایک
فاضل ایسا گذرا ہے جو فن حساب اور طبعیات اور انشا مین یکتای
روزگار تھا اُسنے ایک کتاب تالیف کی تھی جسکا نام مکاتیب اہل القری
رکھا تھا چنانچہ یہ کتاب فن انشا مین نہایت مشہور تھی اور اسی قرن
مین ایک اور گروہ پیدا ہوا جو فرقۂ یسوعیہ کے نام سے مشہور تھا اوسکا
دستور یہ تھا کہ جس طرح ممکن ہوتا لوگون کو دیانت نصرانیہ کی طرف
مائل کرتا تھا اور پاپویہ کی سیاست کی بدنام طریقہ سے بچاتا تھا چنانچہ
منجملہ اسکے ایک شخص دکارت نام ہوا تھا جو ریاضی کے بڑے موجدون
مین سے شمار کیا جاتا تھا اُسنے مساحت مین علم جبر کے قواعد کا استعمال
کیا تھا اور فلسفہ کے بڑے نامورون مین شمار کیا جاتا تھا اور فن تہذیب
خلاق مین بھی یہ شخص ایک نامی عالم گذرا ہے اوسکے بعد بورد لو

اور ماسلیون دو شخص ہوئے جنھون نے فصاحت و بلاغت مین وہ
رتبہ حاصل کیا جو پہلے کسی کو حاصل نہوا تھا اونکے بعد بوسوی ہوا
جسکو مدح نویسی اور نثر مسجع لکھنے مین ایسا کمال تھا کہ یورپ مین
کوئی اوسکا نظیر نہوا اسکے بعد بوالو ہوا جسنے قواعد شعر کو بیان کیا
پھر لابرو یار ہوا کہ وہ علم تہذیب اخلاق مین کوئی اپنا ہمسر رکھتا تھا
اسکے بعد کرنیل اور راسین دو شخص ایسے ہوئے کہ وہ وقائع نگاری اور
تجارب کے لکھنے مین بڑے نامی یونانیون کے برابر سمجھے جاتے تھے اور
ہزلیات مین بھی اپنا مثل نہ رکھتے تھے اور ایک مولیر ہوا ہے کہ اوسکو
بھی ہزلیات مین کمال حاصل تھا اور ایک لافونتین ہے اوہی جو فن مثال
کے بیان کرنے مین پہلے نامی لوگون سے بھی بڑھ گیا تھا اور اسی قرن
مین ایک حکیم بمقام المانیا مین لیبنس نامے پیدا ہوا یہ حکیم فن تاریخ
اور طبعیات مین خصوصاً ریاضیات اور فلسفہ مین ید طولی رکھتا تھا
اور اسی قرن مین علماء انگریزی کو علم ہیئت اور فلکیات مین اسقدر

جملہ اقران پر فوقیت حاصل ہوئی چنانچہ منجملہ انکے ایک شخص ہالی نامی
گذرا ہے جسنے خواص ہوا اور دریاؤن کی جزر و مد کا سبب اور مقناطیسی
کشش کے اسرار اور دُم دار ستارون کی حرکات کی کیفیت نہایت مشرح
لکھی ہے اس شخص نے تحصیل علوم مین بڑی بڑی سختیان اور خطرے
گوارا کیے تھے اور تمام اطراف عالم مین گشت لگایا تھا یہان تک
کہ سمندر کے جزیرہ صانت الان مین پہونچا اور وہان جاکر اوسنے
پتھرون پر جنوبی قسم کے ستارون کی ہیئتین لکھین جسکے سبب سے
انگلستان مین گرینچ کے رصد کی شان بڑھگئی اسکے بعد ایک منجم فلامستید
پیدا ہوا جسنے بہت سی آسمانی باتین لوگون کو ایسی بتائین کہ سب نے
اونکو قبول کیا اوسکے بعد نیوطن ایسا پیدا ہوا کہ اوسکے سامنے بڑے بڑے
مشہور لوگون کی شہرت جاتی رہی اور اوسنے ایک بہت بڑی کتاب
لکھی جس مین اوسنے فلسفہ کی دلائل مین اس قسم کا تغیر دیا کہ لوگ
اسکو دیکھکر حیرت مین رہگئے اور اسی وقت مین شعراء انگلستان مین

ایک ڈرائیدن اور دوسرا پوپ پیدا ہوا اور اہل انشا رین اڈیسن
ہوا اور اٹھارہوین صدی مین فرانس مین پانچ شخص ایسے نامی
انشا پرداز ہوے کہ انکی شہرت نے فرانس کا احاطہ کر لیا چنانچہ انھون
نے فلسفہ کے دلائل اور مطالب کی ایضاح اور استحکام مین نہایت درجہ
کی کوشش کی اور اسکو بخوبی واضح کر دیا اون پانچون مین سے
ایک تو فونتنیل تھا جسنے اپنے انشا کو خاص اس باب مین شہرت
دہی تھی اور دوسرا بوفون ثانی افلاطون تھا تیسرا بلین تھا جسنے
دلائل فلسفہ کو اپنی کتاب مین آسانی اور ترقی کا لباس پہنا دیا تھا
اور اپنی طبیعت اور اخلاق کی خوبی کو گویا ظاہر کر دیا تھا چوتھا مونتسکیو
تھا جسنے اپنی تمام ہمت کو کتب سیاست کی ترتیب پر محدود کر دیا تھا
اوسکی تصنیفات سے سیاست کے باب مین اوسکی نہایت لیاقت ثابت
ہوتی تھی چنانچہ اسکے ثبوت کیواسطے وہی تحریر اوسکی کافی ہے جو اوسنے
رومیون کی سلطنت کے دفعتاً ترقی کرنے کی نسبت اور پھر اوس کے

تنزل کے اسباب کی بابت لکھی ہے یہ کتاب نہایت نادر اور عجیب
وغریب مضامین پر مشتمل ہے اور جو کچھ اوسپر حواشی وغیرہ لکھے ہین
وہ سب تجربہ کے بھری ہوئے ہین ایک اور کتاب اوسنے حکمۃ القوانین
لکھی ہے اس کتاب مین اوسنے حقوق انسان کی تفصیل کی ہے
اور اسکی تین قسمین بیان کی ہین ایک تو وہ حقوق جو سیاسۃ اور تجارۃ
کے لحاظ سے رعایا کے ہوتے ہین دوسرے سلطنت کے حقوق رعایا پر
اور رعایا کے حقوق بادشاہ پر تیسرے اہالیان سلطنت کے حقوق باہم
ایک کے دوسرے پر اوسکے بعد اوسنے سلطنت کے حالات کی تفصیل کی ہے
اور اوسکو بھی تین قسم کیا ہے ایک وہ سلطنت جو وراثتًا ایک شخص کو
پہونچی ہو اور اوس کے بزرگ ہمیشہ تصرفات سلطنت مین آزاد مطلق
رہے ہون دوسرے وہ سلطنت جو وراثتًا تو پہونچی ہو لیکن
قدیم سے مقید قوانین کی ہو تیسرے وہ سلطنت جو وراثتًا
نہ پہونچی ہو بلکہ جمہوری ہو اور مقید بالقوانین ہو اور سلطنت

جمہوریہ* کے اوسکی اصطلاح مین یہ معنے ہین کہ رعایا اپنی سرپرستی کے واسطے چند شخصون کو منتخب کرکے تصرفات سلطنت پر اونکو مختار کردے اور انکے تصرفات صرف چین جہات کیواسطے یا ایک مدت معینہ کیواسطے ہون اور وہ بھی متقید بالقوانین ہون اور جب وہ منتخب لوگ مرجاوین یا معزول ہوجاوین تو بجاے اون کے اور منتعین کردیے جاوین ان حالات کی تقسیم کے بعد اسنے ہر ایک کے نتیجہ کی برائی بھلائی بیان کی ہے چنانچہ اہالیان یورپ کے نزدیک وہ کتاب ایک بڑا پختہ قانون ہے اوسنے جو تمثیلین لکھی ہین اون مین سے ایک نادر تمثیل یہ ہے کہ خود مختار بادشاہ کا ایسا حال ہوتا ہے جیسا کوئی شخص پھل کے خاطر درخت کی جڑ کاٹے علاوہ اس کے اور بہت کتابین اوسکی تصنیفات سے ہین جنکو لوگ نہایت معتبر

* مسلمانون مین اور خصوصاً موافق اصول اہل سنت و جماعت کے جو طریقہ خلافت ہے وہ بالکل اسی طرح کا ہے جسکو سلطنت جمہوری کہتے ہین یہ طریقہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی خلافت تک جاری رہا پھر منقود ہوگیا اور ملوک خصوصاً الا ماشاء اللہ امر خلافت کے غاصب ہوگئے ۱۲ سید احمد

سمجھتے ہین چوتھا شخص ولمبیر ہوا ہے جسکی جملہ تالیفات عمدہ قواعد کی
زیور سے آراستہ ہو رہی ہین اور جنکے بیان نہایت صاف اور واضح
ہین پانچوان شخص گنڈیلیاک ہوا ہی جسنے اپنی تحقیقات فلسفیہ کی روشنی
لوک انگریزی کی تمام تالیفات پر ڈالی ہے اور اس اٹھارہوین صدی
کے مشہور لوگون مین سے ولتیر ایسا ہوا ہے جسنے فن تحریر کا نشان
دونون ہاتھون مین لیکر گویا دجال سکے مانند شہرت حاصل کی تھی
اور اگر یہ شخص دہریہ و ربد عقیدہ نہوتا تو اسکو اس سے بھی زیادہ شہرت
حاصل ہوتی اور اُسکے کمالات علمیہ سے بہت لوگ فائدہ اٹھاتے
انھین مین سے ایک جانجاک رُوسو ہوا ہے جو ولتیر مذکور کا نظیر تھا
مگر وہ ایسا خوش بیان تھا کہ اوس کی حد کو انسان کا وہم بھی نہین
دریافت کر سکتا اور انھین دو شخصون نے اہل فرانس مین ایک
ہنگامہ پیدا کیا تھا اور ۱۷۸۹ء سترہ سو نواسی مین جو ۱۲۰۳ھ بارہ سو ہجری
کے مطابق تھے اسکے بہت سے اسباب فراہم کیے تھے اور انھین میں

ایک جان بانیست روصو ہوا ہے جو نہایت بڑا شاعر اور نہایت بڑا
فصیح و بلیغ تھا اور ایک لوساج ہوا ہے جس نے کتاب جلبا اس
لکھی ہے جو فلسفہ کے مقامہ پر مشتمل ہے یہ کتاب اس فن مین بہت
عمدہ کتاب ہے اور اسی قرن مین ایک شاعر لنا وس اہل سویڈ سے
نہایت بڑا عالم طبیعات کا ہوا تھا اور اسی زمانہ مین المانیا مین دو
شاعر پیدا ہوئے ایک کا نام غوطی اور دوسرے کا نام شلر تھا غوطی
تو اپنے اقران پر محاسن آداب مین فائق ہوا اور دوسرا شلر فن ظرافت
اور بازیگری وغیرہ کا مجدد و مشہور ہوا چنانچہ اوسنے بہت سی کھیل تماشے
کے مضامین بھی ہزل اشعارون مین بیان کیے اور اوسنے ایک
کتاب تاریخ مین ایسی لکھی ہے جس کے دیکھنے سے اوسکی قوت فکریہ
کی جولانی بہت اچھی طرح ثابت ہوتی ہے اسی عرصہ مین انگلستان
مین تین مورخ ایسے پیدا ہوئے کہ انکے سبب سے گویا انکے ملک کو عزت
ہو گئی انھین سے ایک کا نام گبن اور دوسرے کا ہیوم اور تیسرے کا رابرٹسن تھا

اوسکے بعد ایک شخص ادم اسمتھ پیدا ہوا اس شخص کو سیاست ملکیہ اور
فن ریاضی مین ایسا کمال حاصل تھا کہ اپنے زمانہ مین کوئی اپنا ہمسر
نظیر نرکھتا تھا اور ایک معلم طبعیات کا پانکس نام اور دو ڈاکٹر ایک ٹامس
اور دوسرا اوسکا بھائی جان وکاوندس جسنے پانی کے اجزا کو جدا کیا تھا
اور ایک براڈلی اور ایک ہرشل اور پنجابین فرانکل یہ سب بھی اسی زمانہ
مین پیدا ہوئے تھے اور فرانکل کا نام اس سبب سے ہمیشہ یادگار رہیگا کہ
اوسنے جذب مقناطیسی کے اسباب کو خوب صاف لکھا ہے اور مشاہیر
انگلستان مین سے اسی قرن مین ایک شخص آرکرایت نامے گذرا ہے
جس نے روئی کے دھنے کا آلہ ایجاد کیا تھا اسکے بعد عوام مین سے
بھی تین شخص ایسے ہوئے کہ اونھون نے اس آلہ کیواسطے ایسے سامان
تجویز کیے جنکے سبب سے اسکی قوت بڑا انتہا ہوگئی اون مین سے ایک کا
نام ہمیطن تھا دوسرے کا نام قُلطن تیسرے کا نام جمس واٹ تھا یہ وہ
شخص ہے جس نے نیوکمن کے ایجاد کیے ہوئے آلہ دخانی سے فائدہ

حاصل کرنے کی ایک عجیب کیفیت اختراع کی تھی اور اسی قرن مین ہندمین
ہراڈلی کے ہاتھ سے بہت سے ایسے عجیب و غریب کام ظہور مین آئے کہ
اونکے سبب سے انگلستان مین پہونچنے کے بہت سے رستے نکل آئے اور جو
موقع بیکار پڑے تھے وہان جلیبین بنگئیبن اور اونکی طرف راہ کھل گئی چنانچہ
اسی سبب سے صنعت و دستکاری کو زیادہ ترقی ہوئی اور انگلستان کی تجارت
بڑھگئی اور دولت و سیاست کو رونق ہوگئی انھین کامون کے نتائج مین سے
ایک بات یہ ہے کہ معدنیات کو نکالنے کے بہت سہل طریقے انکو معلوم ہوگئے
اور کتان اور روئی اور ملکون سے لاکر بیش قیمت کپڑے بنانے لگے اور
نہایت جلد اونکو تیار کرنے لگے اور یہ سب باتین انھین آلات کی معاونت
سے تھین جو اوسنے ایجاد کیے تھے یہان تک کہ اونکی چھوٹی چھوٹی بستیان
بڑے بڑے شہر بنگئے کیونکہ جب ان مین بڑھکے تجارتین ہونے لگین
تو اس سبب سے وہ بڑے معتبر شہرون مین داخل ہوگئے اور ایک عمدہ
علامت تجارت کی ترقی کی یہ تھی کہ جو کپڑا انگلستان کا بنا ہوا اٹھارویں

قرن کے شروع مین پانچ لاکھ روپیہ کو فروخت ہوتا تھا وہی کپڑا قرن
مذکور کے وسط مین پانچ کروڑ کو فروخت ہونے لگا اب انیسوین صدی
کے حالات کی تحریر سے ہم اپنے قلم کو روکتے ہین کیونکہ اس صدی مین
اہل صناعت اور اہل علم شمار سے زیادہ ہوگئے اور جو لوگ کہ انسان
کے حالات کی بہتری اور خوبصورتی کے خواہان تھے وہ تو بے تعداد
ہوگئے اور ہمیشہ انکے بادشاہ اس بات کی رغبت لوگون کو دلاتے
رہتے ہین کہ اسباب تمدن اور حسن معاشرت کی ترقی مین کوشش کرو
اور انکو ہمیشہ انکی محنت کے صلے اور مہربانیون کے نشان بخشتے
دیتے رہتے ہین اور جو لوگ اہل کمال گذرتے ہین انکی تصویرین* تعظیم
اور عزت کیساتھ عام جلسون مین رکھتے ہین تاکہ انکے سبب سے رفاہ عام
کی باتون کی طرف لوگون کو دلی خواہش پیدا ہو اور ہمیشہ انکا نام باقی رہے

* اہل یورپ یقین کرتے ہین کہ اب انسان کی نسل سے وہ زمانہ جبتہ ہوگیا جس مین تصویرون کی پرستش ہوتی لگتی کا خوف تھا
مین کہتا ہون کہ اور قومون مین سے گیا ہو یا نہ گیا ہو مسلمانون مین سے قطعی جاتا رہا پس بلاشبہ اہل کمال کی تصویرون
کو عام منظر مین رکھنا رفاہ عام اور قومی عزت اور قومی ہمدردی اور قومی ترقی کے لیے نہایت مفید ہے ۱۲ سید احمد

اہل یورپ کی تحقیقات اور ایجادات کا مختصر بیان

چودہوین صدی مین اہل یورپ نے اپنی کشتیون مین بوصلہ کا استعمال
کیا جو اہل عرب سے انھون نے اخذ کیا تھا اور اہل پرتگال نے افریقہ
غربیہ کے متعدد اطراف کی تحقیقات کی اور جنوب کی طرف راس زغعہ
تک جسکو کیپ آف گڈ ہوپ یا راس امید کہتے ہین گھیر لیا اور اسی سبب
سے انکو ہندوستان کا راستہ دریا مین ہو کر ملگیا چنانچہ انھون نے
وہان چند عمارتین بنائین سنہ ۱۴۳۶ عیسوی مین مقام المانیا مین چھاپہ کا
فن ایجاد ہوا اور سنہ ۱۴۶۶ع مین شہر لیون مین جو فرانس مین ہے
حریر کا آلہ ایجاد ہوا اور سنہ ۱۴۹۲ع مین کرسٹوف کولمب نے امریکا کو
دریافت کیا اور سترہوین صدی مین انگلستان اور فرانس مین روئی
کی کل ایجاد ہوئی اور ایک آئینہ ایسا ایجاد ہوا جسمین چھوٹی چیز بہت بڑی معلوم
ہوتی تھی اور مدرسے قائم ہوئے اور ہوا کے وزن کا آلہ نکلا اور سنہ ۱۶۴۲ع مین
یورپ مین استعمال الکینا کا ہوا اور سنہ ۱۶۶۷ع مین بمقام پیرس کپڑا سینے کی

کلین ایجاد ہوئین اور ۱۸۴۷ء مین انگلستان مین لوہا ڈھالنے اور
پگلانے کی تدبیر ایجاد ہوئی اور ۱۷۵۲ عیسوی مین فرنگلن نے آلات
جاذب برق ایجاد کیے جنکے سبب سے بادلون مین سے قوت کہربائیہ بجلی
کو جذب کرتی تھی اور زمین پر اوسکا اثر پہونچاتی تھی اور ۱۷۶۰ء مین
مقام پیرس مین بہرون اور گونگون کی تعلیم کے واسطے مدرسے مقرر ہوئے
اور اندھون کی تعلیم کا بندوبست ہوا اور پیرس کے دیکھا دیکھی اور
ممالک یورپ مین بھی ان لوگون کی تعلیم کا بندوبست ہوگیا چنانچہ
فی زماننا خاص اون لوگون کی تعلیم کے واسطے قریب ڈیڑھ سو مدارس
کے یورپ مین موجود ہین اور طریقہ انکی تعلیم کا یہ ہے کہ بہرون اور
گونگون کو تو صورت حروف کی دیکھلا کر جو اسکے واسطے اصطلاح مقرر
رہی ہے اوسکا اشارہ اونگلیون سے کردیتے ہین اور پھر جو چیز اون
ظرون سے مراد ہوتی ہے اوسکی صورت دکھلا دیتے ہین اور پھر ان
حروف سے اوسکا نام لکھتے ہین اور اس صورت سے اونکو قابل تعلیم کرکے

پھر آسانی کے ساتھ اونسے اشارات مین یا تحریر مین کلام کر سکتے ہین
اور اندھون کی تعلیم کے واسطے اونھون نے یہ تجویز نکالی ہے کہ اونکو
واسطے مفرد و مرکب حروف لوہے وغیرہ کے بنائے ہین اون حروفونکا
نام لیکر ہاتھ سے اونکی صورت دکھلا دیتے ہین چنانچہ اندھے ہاتھ سے
ٹٹول کر اوسکی صورت اپنے ذہن مین منقش کر لیتے ہین اور اگر اندھونکو
جغرافیہ کی تعلیم دینی منظور ہوتی ہے تو انکے واسطے مجسم نقشہ حرفون کیطرح
بناتے ہین اور ہاتھون سے چھو کر وہ اوسکی کیفیت معلوم کر لیتے ہین
پس اگر کوئی اونسے دریافت کرے کہ فلان شہر یا فلان مقام کہان ہے
تو وہ ہاتھ سے چھو کر فوراً بتا دیتے ہین اور سنہ ۱۷۹۶ء مین انگلستان کے
ڈاکٹر جنر نے چیچک کے ٹیکے کی تجویز نکالی فرانس اور امریکا کے مورخون
مین باہم اس بات مین نزاع ہے کہ دخانی کلین کسنے ایجاد کی ہین
اور ہر ایک یہ دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ملک کے لوگون نے ایجاد کی ہین
حالانکہ جو اصل کیفیت اوسکی ایجاد کی ہے او اغو مہندس فرانس کرتے ہین والی

لکھی ہے وہ یہ ہے کہ اول اول دخانی اثر مین تا پہنچی ہیرون اسکندری نے فکر کی اور جو اس سے منفعتین ممکن تھین اون کو سوچا اور یہ بات حضرت عیسی علیہ السلام سے ایکسو بیس ۱۲۰ برس پہلے کی ہے چنانچہ اوس زمانہ مین یہ امر زیادہ ظاہر نہین ہوئی بلکہ کئی صدی تک کسی نے اوسکا خیال بھی نہین کیا اوسکے بعد ۱۵۴۳ء مین بلاسکو دی غرائی ہسپانوی نے اسکے اصول لکھے اور اوسکے استعمال کے طریقون کو سوچا اسی طرح سلمون دوکوس فرانسیسی نے ۱۶۱۵ء مین کچھ اسکی نسبت لکھا اسکے بعد ۱۶۶۳ء مین ورشسٹر نامے انگریز نے اس باب مین ایک مستقل بات پیدا کی مگر جو کچھ اوس نے سوچا تھا اوس سے کافی نفع کی توقع نہ ہوئی اوسکے بعد ۱۶۹۰ء مین مہندس دینس پاپین فرانسیسی نے کچھ اس باب مین فکر کی یہانتک کہ اوسنے ۱۶۹۵ء مین بمقام بستون ایک کل دخانی بنائی جو مشابہ کوٹنے کی آلہ او کھلی کے تھی اور یہ بات سب سے پہلے اسی کو معلوم ہوئی تھی کہ جو قوت قابل انبساط ہے اگر اوسکو ایک آلہ ناری مین

پہونچایا جاوے تو گرمی کی شدت سے بہت پھیل جاتی ہے اور جب اوسکو
برودت پہونچی تو وہ قوت منقبض ہوجاتی ہے اوسکے بعد اس باب مین
جمس واٹ نامی انگریز نے جس کا ذکر اوپر ہوا فکر کی جسکے کمالات اٹھاروین
صدی کی نصف ثانی مین ظاہر ہوئے تھے چنانچہ اوسنے دخانی اثر اور
اوسکے اجزا کی اختراع کی کیفیت نہایت فکر سے دریافت کی تھی اور اوسکی
تحقیقات سے یہان تک نوبت پہونچی تھی کہ گویا اسکی اختراع کی نسبت
اوسکی طرف ہوسکتی تھی اور بعض بابین مذکور پہلے یہ اشارہ کر گیا تھا کہ
اوس سے سفر دریا کا ممکن ہے اور اسکی کیفیت شرح لکھ گیا تھا پس ۱۷۳۶ء
مین جنتان ہلس نامی انگریز نے اوس آلہ دخانی کا استعمال ایک کشتی مین
کیا مگر اوس مین بخوبی اوسکو کامیابی نہوئی بلکہ نہایت تھوڑا فائدہ معلوم
ہوا پھر ۱۷۷۵ء مین مکینجی ریا فرانسیسی نے ایک اور کشتی دخانی بنائی اور
اور اوس سے تین برس بعد جوفروی فرانسیسی نے اسی قسم کے چند آلہ بخار
اور ایجاد کیے اور اوسکو فرانس مین دریای ڈوب کے کنارہ پر ڈالا اور پھر

سنہ ۱۷۸۱ع مین فرانس مین دریاء سون کے کنارہ پر اسی قسم کی ایک بڑی
کشتی ڈالی گئی اور وہ چلی بھی پھر تو انگلستان کے لوگون کی ایک جماعت کثیر
اسطرف متوجہ ہوگئی اور انجام کار اونکی سعی سے کام نکل ہی گیا اس جماعت
مین ایک تو میلر تھا جو سنہ ۱۷۹۰ع مین پیدا ہوا تھا اور ایک لارڈ دستنہوپ
تھا جو سنہ ۱۷۹۵ع مین پیدا ہوا تھا اور ایک سمن گتن تھا جو سنہ ۱۸۰۰ع مین
پیدا ہوا تھا انکے بعد انیسوین صدی کے تیسرے سال مین فلطن امریکا
والے نے پیرس مین اپنے عمل کو اسی آلہ بخاریہ سے امتحان کیا اور اسکے ساتھ
اسکا ایک ہموطن لیونگسطن تھا چنانچہ ان دونون نے اوس آلہ بخاریہ کو
دریاء سون مین ڈالا چنانچہ یہی پہلا جہاز نکلا تھا جو نہایت سریع السیر
تھا مگر جب فرانس مین انکو اپنا یہ کام چلتا نظر نہ آیا کیونکہ سلطنت فرانس کو
اسطرف توجہ نتھی اسلیے فلطن مایوس ہوکر اپنے وطن کو چلا آیا اور اپنی
اختراع کو ساتھ لیتا آیا اور اپنے وطن مین آکر اسنے اوسکو خوب شہرت دی
چنانچہ اہل فرانس کا مقولہ یہ ہی کہ اوس زمانہ مین اس امر کی طرف سلطنت کی

متوجہ نہونا ایک بڑی بدنصیبی کی بات تھی پھر اسی صدی کے چھٹے
سال مین ایک اور دخانی جہاز جسکو کلرمونٹ کہتے تھے نیویارک سے چلا
اور فیلا ڈلفیا تک امریکہ کے ممالک متحدہ مین پہونچا پھر ۱۸۱۴ع مین
فلٹن مذکور نے اوسی دخانی جہاز کی کچھ اور صلاح شروع کی مگر وہ اسکو
اتمام سے پہلے مرگیا لیکن اوسکے ملک مین اوسکے سامنے ہی چھوٹے چھوٹے
جہاز دخانی بنگئے تھے جن مین سے ایک جہاز کا نام فلٹن رکھا تھا چنانچہ
یہی فلٹن جہاز ایک مرتبہ کہین دریا مین جاتا تھا اور نیپولین اول ایک
اور کشتی مین بیٹھا ہوا جزیرہ سینٹ آن کو جاتا تھا جب اوس نے اس
دخانی جہاز کو دیکھا اور اوسکے دھوین کو آسمان تک پہونچتا دیکھا
اوسوقت نیپولین کو نہایت افسوس ہوا کہ مین نے پہلے سے اسکی قدر کیون
نکی کہ دوسری جگہہ جاکر یہ پورا ہوگیا پس اس سے ثابت ہوا کہ جس قدر
تاثیرات بخاریہ کی نسبت قواعد لکھے ہین اون سب کا موجد وہی فلٹن
مذکور تھا علاوہ اسکے یہ شخص بڑا دانشمند اور بڑا اچھا مہندس بھی گذرا ہے

غرضکہ جب یہ دخانی جہاز بہمہ وجوہ کامل ہو گیا تو رفتہ رفتہ تمام دیار یورپ
مین اوسکا استعمال شروع ہو گیا اور چکرون کے بدلے آلہ ذنب کا استعمال
جسکو آلیبس کہتے ہین اسطرح ہوا کہ سب سے پہلے دو کی فرانسیسی نے ۱۷۸۱ع
مین اس باب مین فکر کی اور ۱۷۶۹ع مین بوکتون نے کچھ اس مین فکر کی پھر
۱۸۰۳ع مین شارل ولری نے اس آلہ کے بنانیکی اجازت لی مگر چونکہ اوسکو
اسقدر روپیہ بہم نہ پہونچا کہ اوسکے لیے کافی ہوتا اسلیے سعی اسکی ناتمام رہی
مگر بعد اسکے ممالک متحدہ امریکا مین سے سوید کا ایک نامی مہندس اریکسان
نے اس کام کیلیے فرصت پائی اور ۱۸۳۶ع سے اوسکا بنانا شروع کیا اور
۱۸۴۴ع تک اوسکو بناتا رہا یہانتک کہ اوسنے اسکو بنا پایا اور ۱۸۴۵ع
مین جاری بھی کر دیا جو ابتک جاری ہے اور ۱۸۵۲ع مین فرانس ہانگوفیبی
نے ایک دخانی غبارہ بناکر ہوا پر اوڑا اوسکو اس ترکیب سے بنایا کہ اول تو
وسپر ایک قسم کا حریر بناکر منڈھ دیا جس مین نہایت لطیف ہوا بھی نہین
نکل سکتی تھی اور پھر اوس غبارہ کو لطیف بخارات سے بھر دیا پس ہوا کے

زور سے وہ اوپر کو چڑھگیا کیونکہ وہ ہوا سے بھی ہلکا تھا اور ۱۷۹۴ء مین
ایک نیزاب نکالا گیا جس سے دھاتین پگل جاتی ہین اور تار برقی کا اثر
پہونچانے کو بھی کام مین لائی جاتی ہین اور ۱۸۰۱ء مین جکار کپڑا بننے والے نی
ایک ایسا آلہ بنایا جس سی بغیر ہاتھ لگائے خودبخود کپڑا بنا جاتا تھا اور اِس
آلہ کے کپڑے مین طرح طرح کی صنعتین ایجاد ہوئین اور اوسکے سبب سے
مقام لیون کے اُن کارخانون کی فرانس مین بڑی قدر ہوگئی جس مین
حریری کپڑے بنے جاتے ہین اور اسی سبب سی لیون کے لوگ اوس کے
موجد کی ایک تصویر اپنے شہر مین اسلیے لیگئے کہ اس سبب سی اوس موجد
کی نسبت انکی احسانمندی ظاہر ہووے اور ۱۸۱۶ء مین مقام لندن مین
گاس کی روشنی اور شارٹ ہینڈ لکھنے کی ترکیب جسکو استینوگرافی کہتے ہین
ایجاد ہوئی شارٹ ہینڈ لکھنے کو لیے ایک خاص قسم کے نہایت چھوٹے اور
مختصر حروف اور اشارے ایجاد کیے ہین جن کے ذریعہ سے بولنے والے کی باتین
گو وہ کیسا ہی جلدی بولتا جاوے برابر لکھی جا سکتی ہین جسکا موجد امریکی

اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا اور ۱۸۲۹ع مین ریل جاری ہوئی جو لوہے
کی سڑک پہ چلتی ہے اور اسکو سٹیفنسن نامے انگریز نے ایجاد کیا ہے
جو بڑا مہندس تھا اور ویٹسطون نامے انگریز نے تار برقی ایجاد کیا اور اسی
عرصہ مین فوٹو گراف کی تصویرین جو آئینہ کے ذریعہ سے کھینچی جاتی ہین
ایجاد ہوئین اور ان فوٹو گرافی تصویرون سے طبعیات اور فلکیات
کے علم کو بڑا فائدہ ہے —

اور چونکہ اہالیان یورپ کا باب تمدن مین ترقی حاصل کرنا جس کے
نتائج مین سے یہ اختراعات ہین جنکا ہمنے ذکر کیا صرف علوم و فنون کے
شائع کرنے اور ذریعۂ تعلیم کو آسان کرنے کی بدولت ہوا اور یورپ
مین مملکت فرانس کو انتظامات ملکیہ اور تعلیم کے طریقون مین زیادہ
شہرت ہوئی اسلیے ہمکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہم کچھ فرانس کی تربیت
و انتظام کی کیفیت بیان کرین تاکہ اوسپر اور ممالک یورپ کو حال کابھی
قیاس کر لیا جاوے کیونکہ سب مملکتین یورپ کی کم و بیش ایک دوسرے کی

پیرو ہین پس اہل فرانس کا حال یہ ہی کہ اونکے نزدیک طلبا کی تین قسمین ہین یا تو مبتدی ہین یا متوسط ہین یا منتہی ہین اور جسطرح طلبائ کے تین مرتبے ہین اسی طرح باعتبار آسانی اور دشواری کے علوم و فنون کے بھی تین درجے ہین چنانچہ ابتدائے علوم مثل علم اخلاق اور اصول دین اور فن تحریر اور مفردات لغت اور اصول حساب اور ناپ تول اور اصول تاریخ اور جغرافیہ اور علوم طبعیہ کے مبادی اور موجودات ارضیہ کی ساتھہ طریق استدلال اور علم فلاحت کے مبادی اور قانون حفظ صحت یعنے ڈاکٹری وغیرہ اور اصول مساحت اور نقشہ کشی اور گانا اور ورزش وغیرہ ہین پس یہ سب فنون تو اون عام مدارس مین پڑھائے جاتے ہین جو خاص سرکار کی طرف سے قائم ہین یا ضلع سے متعلق ہین یا خاص شہر کی تحصیل کے متعلق ہین یا اون مدرسون مین پڑھاتے ہین جو رفاہ عام اور خیر خواہی خلائق کیواسطے خاص رئیسون نے یا نیک نیت لوگون کی ایک جماعت نے بطور چندہ کے قائم کیے ہین اور متوسط درجہ کے علوم و فنون مین علم لغات

قدیمیہ اور لغات جدیدہ اور علم بیان اور منطق اور حکمت اور علوم ریاضیہ
اور طبعیہ اور تاریخ وغیرہ داخل ہین اور یہ علوم بھی خاص سرکاری مدرسون
ہین پڑھائی جاتے ہین یا جو شہر والون کی طرف سے مدرسے قائم ہین اونمین
پڑھائی جاتے ہین یا خاص خاص مقامات پر جو رئیسون کی تعلیم کیواسطے
مقرر ہین وہان پڑھائی جاتے ہین اور جو لوگ منتہی ہین وہ مدارس عالیہ
ہین پڑھتے ہین اور بعض منتہی طلبا بڑے بڑے نامی علما کے لکچرون اور
جماعتون ہین شریک ہوکر فائدہ حاصل کرتے ہین مگر یہ وہ طلبا ہوتے ہین
جنکا اول امتحان لیا جاتا ہے اور اگر امتحان ہین کامیاب ہوئے تو پھر
ایسے جلسون ہین جانے کی اونکو اجازت ملتی ہے اور ایسے علما جو لکچر وغیرہ
دیا کرتے ہین وہ یا تو علم الٰہیات کی تعلیم دیتے ہین اور یا قانون اور فن
انشا وغیرہ کا لکچر دیتے ہین چنانچہ انکی پانچ قسمین ہین ایک قسم ہین
وہ عالم ہین جنکے متعلق آٹھ جماعتین طلبا کی ہوتی ہین اور وہ سب
علم الٰہیات کی تحصیل کرتی ہین مگر اون ہین سے چھ جماعتین تو عقیدہ

کیتھلک کی موافق علم الہیات پڑھتی ہین اور دو جماعتین پروٹسٹنٹ کے
عقیدہ کی موافق پڑھتی ہین اور اس علم کی شعبون مین سی ایک شعبہ تو فرائض
دینیہ کا ہے اور دوسرا علم اخلاق اور انتظام معابد نصاری اور کتاب
مقدس کا علم اور عبری زبان کا ہے اور دوسری قسم کے وہ علماء ہین
جن کی متعلق تو جماعتین ہوتی ہین یہ علماء ایک تو قوانین کی تعلیم دیتی ہین
جس مین قواعد عامہ اور رومی قوانین اور قانون مدنی اور قوانین فوجداری
اور قوانین مجالس اور حسب مقتضای ضرورت احکام سیاست شہریہ کا اندراج
کرنا اور قانون تجارت اور عام حکمرانی کے طریق اور جو معاملات مابین
رعایای فرانس اور حکام فرانس کے واقع ہین سبکے اصول داخل ہین
اور تیسری قسم علماء کی وہ ہی جو صرف تین جماعتون کو تعلیم دیتے ہین
ایک تو اوس جماعت کو جو علم طب سیکھتی ہے اور علم طب مین فن تشریح
اور ترکیب اعضاء حیوانی اور ایک تاریخ طبیہ جو علم طب سی متعلق ہے
اور طریقہ حفظ صحت اور طریق تشخیص امراض ظاہری و باطنی اور دستور العلاج

اور کیفیت دواؤن کے اجزا کی اور ولادت کی حالات سب شامل ہین
ان علماء کے متعلق چند بڑی بڑی مدرسے ہین جنہین دواؤن کے مزاج اور
اجزا سے بحث ہوتی ہے اور دواسازی کی طریق بتلائے جاتی ہین اور ایک سے
ہین فن طب کے عمل و راسکا طریقہ سکھلایا جاتا ہے اور چوتھی قسم کی علماء کی متعلق مختلف
جماعتین ہین اور یہ لوگ علم ہیئت اور فلکیات اور جبر مقابلہ اور علم مساحت
اور علم آلات جنہین جرثقیل یا تصویر فوٹوگراف کی تعلیم دیتے ہین اور
علم کیمیا اور علم نباتات اور طبعیات ارضیہ اور علم امزجہ حیوانات وغیرہ
سب پڑھاتے ہین اور پانچوین قسم کے وہ علماء ہین جو انشاء اور علم ادب
اور علم فلسفہ اور تاریخ فلسفہ اور یونانی اشعار اور لاطینی اشعار اور فرانسیسی
اشعار اور نحو اور تاریخ قدیمہ اور جدیدہ اور جغرافیہ اور اور زبانون کے
اشعار وغیرہ کی تعلیم کرتے ہین اور ان علماء کے متعلق بھی بڑے بڑے
مدرسے ہین جنہین فنون مذکورہ کی تعلیم ہوتی ہے اور ان ہین تاریخ فرانس
اور جغرافیہ طبعیہ اور سیاست اور علم نقشہ کشی وغیرہ بھی پڑھائی جاتی ہین

ان طلبا کا دستور یہ ہے کہ وہ اپنی کتابین اس مدرسۂ عالیہ مین جا کر ختم کیا کرتے ہین جو مدرسۂ فرانس کے نام سے مشہور ہی اور وہان علاوہ انکے اور مدرسۂ شرقی زبانون کی تعلیم کیواسطے بھی مقرر ہین اور ایک مکان سرکاری رصد کا بنا ہوا ہے اور ایک عجائب خانہ ہے جس مین طرح طرح کے جانور اور طرح طرح کی ہنرمندی کے نمونے اور عجیب عجیب چیزین رکھی رہتی ہین اور ایک اور سرکاری مدرسہ ہی کہ جہان جغرافیہ کے متعلق نقشہ وغیرہ رکھے رہتے ہین اور ایک مدرسہ ظرافت اور صناعی اور تفریح کی چیزون کا ہے اور ایک مدرسہ فنون دستکاری کا ہے اور ایک مکان سرکاری تصویرون کا ہی اور ایک مدرسہ فن موسیقی کا ہے اور ایک مدرسہ علم مجلسی اور باہمی مباحثہ وغیرہ کے آداب کی تعلیم کا ہی اور یہ سب مدرسے ایک ایسے وزیر کی نگرانی مین رہتے ہین جسکو ایسے ہی امور سے تعلق ہی اور علاوہ انکے اور بہت سے مدرسے ہین جو ظاہر التعلق سرکاری سے علیحدہ ہین مگر سرکاری نگرانی سے علاحدہ نہین ہین کیونکہ ان مین ہمیشہ اس بات کی

نگرانی رہتی ہے کہ اون مین تہذیب اخلاق اور حفظ صحت کی کسطرحپر
تعلیم ہوتی ہے اور آیا انمین شہر کے دستور کے موافق تعلیم ہوتی ہے یا
مخالف ہوتی ہے اور فرانس مین پانچ کمیٹیان بڑے بڑے علماے
نامدار کی ہین اور ہر کمیٹی کا نام اکدمیہ ہی چنانچہ سب سی اول کمیٹی کمیٹی فرانس
مشہور ہی اور دوسری کمیٹی کمالات قدیمہ کی کمیٹی مشہور ہے اور تیسری
انجمن علوم کے نام سی مشہور ہی اور چوتھی کمیٹی صناعی مشہور ہی اور پانچوین
کمیٹی تہذیب اخلاق اور سیاست مشہور ہی پس اول کمیٹی کا کام یہ ہے کہ
وہ زبان کی اصلاح اور لغات کی چھان بین اور محاورات تحریر کی تحقیقات
کیا کرتی ہی اور دوسری کمیٹی قدیمی کمالات اور علمی زبانون کی صفائی
اور پورانی عمارتون کی تحقیقات اور اونکی اوضاع مین تامل کیا کرتی ہی
اور تیسری کمیٹی جملہ اقسام کے علوم مین رسالہ لکھکر شائع کرتی رہتی ہے اور
اس کمیٹی کا کام گویا جملہ علوم کا مہذب کرنا ہی اور چوتھی کمیٹی عمارتون
اور نقاشی اور رنگ و روغن اور تصویر کشی اور موسیقی کے مدارج کی تحقیقات

کرتی رہتی ہے اور اس کمیٹی سے اون لوگون کو بہی مدد ملتی ہے جو صناعی
کے مدرسون مین داخل ہونا چاہین اور پانچوین کمیٹی کا کام یہ ہے کہ وہ
علوم فلسفہ اور قوانین واحکام اور حقوق عامہ اور سیاست مدن اور علم
تاریخ فلسفہ اور اون طرق حکمرانی سے جنکو یونانی اور کالڈی سے تعلق ہے
بحث کیا کرتی ہے اور ان سب کمیٹیون کے واسطے وظیفہ وغیرہ بطور
انعام مقرر ہوتا ہے خواہ وہ مال کے قسم سے ہو خواہ تمغہ وغیرہ ہون اور
یہ صلہ کبھی سرکار سے عطا ہوتا ہے اور کبھی امراء شہر دیتے ہین تاکہ کسب
کمال کی طرف لوگون کو رغبت ہو اور علاوہ ان سب مدارس کے اور
بہت سے مدرسے ایسے ہین کہ اون مین جملہ علوم پڑہائے جاتے ہین اور لڑائی
کے قاعدے سکھلائے جاتے ہین اور بری اور بحری لڑائی کے طریقے
بتائے جاتے ہین اور اور بہت سی کمیٹیان ہین کہ وہ ہمیشہ علوم و فنون
کی ترقی مین کوشش کرتی رہتی ہین اور فلاحت و جملہ قسم کی صنعت کی
ترقی کے سامان بہم پہونچاتی رہتی ہین چنانچہ ایک کمیٹی طب کی ہے

اور ایک کمیٹی اس کام کی ہے کہ جو صنعتین خانگی ہین اون مین ترغیب
دیتی ہے اور ایک کمیٹی ہر قسم کے پھول اور طرح طرح کی بہار کی تحقیقات
کے واسطے ہے اسکا کام یہہ ہے کہ جو پھول یا بہار فرانس مین نہون اون کو
جابجا اطراف مین سے منگا کر فرانس مین پھیلاتی ہے اور جو تدبیرین اوسکی
محافظت کی ہین وہ کرتی رہتی ہے پس ایسی ہی فکر و کوشش کی بدولت
اب فرانس کا یہ حال ہے کہ تمام دنیا کی چیزین اور صنعتین اوس مین
موجود ہین اور ایک کمیٹی فن جغرافیہ کی ہے اور ایک کرۂ ارضی کی درستی
کے واسطے ہے اور ایک حوادث روزگار اور آثار قدیمہ اور احوال عامۂ
خلائق کی تحقیقات کیواسطے ہی اور ایک خاص ایشیا کے حالات کی
تحقیقات کے واسطے ہی اور ایک سیاست عادلانہ کے طریقون مین فکر
کرتی ہے اور فن جراحی کی بھی چند کمیٹیان ہین اور فن تشریح کی کئی
کمیٹیان ہین اور تاریخ فرانس کی تحقیقات کرنیکے لیے بہت سی کمیٹیان ہین
اور جیسی یہ کمیٹیان خاص فرانس مین ہین اسیطرح صوبہائے متعلقۂ فرانس مین بھی

بہت سی کمپنیان ہین اور صدہا مدرسے ہین کہ اون مین دستکاری او
صناعی کی تعلیم ہوتی ہے اور مصوری سکھلائی جاتی ہے اور بہت سے
مدرسون مین معدنیات کے متعلق علوم پڑھائی جاتے ہین اور ایک مدرسہ
عالیہ ہے کہ اوسمین اصول تجارت سکھلائی جاتے ہین اور بہت سے مکانات
خاص ایسے ہی امور کیواسطے سرکار کی نگرانی سے متعین ہین اور تین مدرسے
سرکاری صرف سالوتریون کی تعلیم کے واسطے مقرر ہین اور اسیطرح
تین مدرسے علم فلاحت کی تعلیم کے لیے ہین اور باون مقامات صرف قواعد
فلاحت کی امتحان کے واسطے مقرر ہین اور جو لوگ قواعد فلاحت مین
کامل ہوتے ہین تمام اضلاع متعلقہ فرانس مین متفرق کر دیے جاتے ہین
اور فن فلاحت کی بعض مدرسون مین تو ہمیشہ تعلیم ہوتی رہتی ہے اور
بعض مدرسے خاص وقت پر کہلتے ہین پس جو شخص فرانس کے ان علوم
وفنون کی تفصیل دریافت کرنا چاہے وہ کتاب تخلیص الابریز الی تلخیص باریز
کی تیرہوین فصل کے تیسرے مقالہ مین دیکھے جسکو شیخ رفاعہ ایک مصری عالم

نے

مصری نے تصنیف کیا ہے اوسمین اہالیان فرانس کی اون تدابیر اور کمالات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جنکے سبب سے فرانس کے لوگ انتظام مدن مین سب سے فائق ہو گئے اور بلاشبہہ اس کتاب کے مصنف نے خوب لکھا ہے اور یہہ بڑے فائدہ کی کتاب ہے۔

اور فرانس کو جسقدر توجہ علوم و فنون کی ترقی مین ہے جسکے سبب سے اوسکے انتظام مدن مین غایت درجہ کی ترقی ہوئی ہے اوسکی علامتون سے ایک بات ہے کہ وہان ایسے بڑے بڑے کتب خانے ہین جنمین ہر قسم کے فنون کی کتابین موجود ہین اور اون کتابون سے فائدہ اوٹھانے کی تدبیرین بھی نہایت آسان کردی گئی ہین اور جو امور اسکے مانع ہین اونکا بخوبی انسداد کردیا ہے کتابون کی کثرت کا بیان ہم صرف اُٹلی کے زیر صیغۂ علمیہ کی تحریر کے بموجب کرتے ہین کہ صرف اُٹلی مین ایک لاکھ الیس ہزار دوسو اکیاسی کتابین مجلد ہین جنمین سے بہت سی کتابین پرانے مذاہب کے متعلق ہین اور برطانیہ عظمے کے کتب خانہ مین ستر لاکھ

اٹھتر ہزار تیرانوے کتابین ہین جو اوسکے باشندون کی تعداد کے لحاظ سے
فی کس چھہ چھہ کتابین ہوئین اور اٹلی مین اسی نسبت سے فیصدی کس
گیارہ گیارہ کتابین ہوئین اور ستر کتابین فاضل رہین اور بلاد نمسہ مین
بیس لاکھہ چار سو اٹھاسی کتابین ہین جو فیصدی کس چھہ چھہ جلدین
ہوئین اور نوے زائد رہین اور بلاد پروشیہ مین بیس لاکھہ چالیس ہزار
چار سو پچاس کتابین ہین جو اوسکے باشندون کی تعداد کے لحاظ سے
فیصدی کس ایک جلد ہوتی ہین اور تیس زائد رہتی ہین اور بلاد بلجیم مین
پانچ لاکھہ نو ہزار ایک سو جلدین ہین جو اوسکے باشندون کے لحاظ سے
فیصدی کس دس جلدین اور چالیس زائد ہوتی ہین اور بلاد بویریا مین
بائیس لاکھہ اٹھتر ہزار پانسو جلدین ہین چنانچہ وہان فیصدی کس ۲۶
جلدین ہوتی ہین اور فرانس مین اڑتالیس لاکھہ نوے ہزار جلدین ہین جو
بحساب اوسکے باشندون کے فیصدی کس گیارہ جلدین ہوتی ہین
پس اس اعتبار سے فرانس اور اٹلی مین کتب خانہ برابر ہے بویریا کا کتبخانہ ۱۳

اسکے باشندون کی تعداد کے لحاظ سے تو سب سے زیادہ ہے مگر درصل فرانس
کے برابر کہین بھی نہین ہے چنانچہ شہر پیرس مین ایک تہائی اون کتابون
کی ہے جو تمام مملکت فرانس مین موجود ہین اور قاموس العلوم ایک
کتاب جو انھین آخر سنین مین تصنیف ہوئی ہے اوس مین لکھا ہے
کہ مدینہ پیرس مین سنہ ۱۸۶۳ع تک دس لاکھ کتابین مجلد تو چھاپہ کی
تھین اور اسّی ہزار کتابین قلمی تھین حالانکہ جب سنہ ۱۳۸۰ع مین اس
شہر کی بنیاد پڑی تھی اوس وقت اس شہر مین صرف نوسو دس جلدین
تھین سنہ ۱۵۴۳ع مین ایک ہزار آٹھ سو نو جلدین ہوئین پھر سنہ ۱۶۴۴ع
مین سترہ ہزار سات سو چھیالیس کتابین ہوئین اور سنہ ۱۶۸۴ع میسوی مین
پچاس ہزار پانسو پیالیس ہوئین اور سنہ ۱۷۷۵ع مین ایک لاکھ پچاس ہزار
جلدین ہوگئین اور سنہ ۱۷۹۰ع مین دو لاکھ جلدین ہوگئین اور اب وہان
دس لاکھ کتابین تو چھاپہ کی ہین اور اسّی ہزار قلمی ہین اور چالیس ہزار
نقشے جغرافیہ کے متعلق ہین اور بہت سے اور متفرق رسالے اور نقشے وغیرہ

ایسے ہین کہ اونکو مجلد کتاب نہین کہہ سکتے پس اب زمانہ کی ترقی کی
کیفیت بھی ہم ان کتب خانون کی ترقی سے قیاس کرسکتے ہین کیونکہ
یہہ ذخیرہ کتابون کا اول کی چارسَو دس برس مین (جو شہر پیرس کے
ابتداءی زمانہ سے لیکر سنہ ۱۷۸۹ع تک ہوتا ہے) صرف دو لاکھ کتابونکا وہان
جمع ہوا اور اوسکے بعد سے جب سے کہ مملکت فرانس مین آزادی شروع ہوئی
سنہ ۱۸۶۳ع تک دس لاکھ اسّی ہزار کا ہوگیا اور متفرق رسالی وغیرہ اون سے
علاوہ ہین اور اسی طرح اور جملہ اسباب تمدن کی ترقی کا قیاس کرنا چاہیے
اور پیرس مین اس کتب خانہ مذکور کے علاوہ اور تین کتب خانی ایسے
بڑے بڑے ہین جیسیکہ اور سلطنتون مین ہوتی ہین اور فرانس کے انتظام
کی یہہ کیفیت ہی کہ یہی کتب خانی جن کا ذکر ہوا ہمیشہ وہان چھہ گھنٹہ کے
واسطے دن مین کھولے جاتی ہین اور بعض کتب خانی تین گھنٹہ کے بھی
رات کو بھی کھولی جاتے ہین مگر اتوار اور عیدون وغیرہ کے سوا طلباء
اور شوقین لوگون کے واسطے ہر وقت کھلے رہتے ہین اور جو لوگ صرف

بطور سیر اونکا دیکھنا چاہین اونکو ہفتہ مین دو دن اجازت ہوتی ہے
اور ان کتب خانون پر داروغہ اور اور ملازم مثل دفتری وغیرہ کے
متعین ہین اور اونکے گرد علیحدہ علیحدہ مکانات بنے ہوئے ہین اور انمین
سواے کاغذ کے اور ہر قسم کا سامان لکھنے کا موجود رہتا ہے پس جو شخص
وہان اس غرض سے آتا ہے کہ کسی کتاب مین سے کوئی بات لکھ لاوے
وہ کتب خانہ کے داروغہ سے آکر کتاب مانگ لیتا ہے اور اگر ایک کتاب سے
زیادہ کوئی شخص مانگے تو داروغہ اول اوس سے سبب دریافت کرتا ہے
پھر ملازم کے ہاتھ وہ کتابین بھیجدیتا ہے اور ملازم وہان حاضر رہتا ہے
جب وہ لوگ دیکھ بھال کر جاتے ہین اوس وقت وہ ملازم داروغہ کو
لاکر پھر سپرد کر دیتا ہے اور یہ طریقہ شناسا اور اجنبی سب کے ساتھ برابر
برتا جاتا ہے اور جو لوگ مصنفین مین سے ہین اونکو اس بات کی
بھی اجازت ہے کہ وہ کتاب وہان سے اپنے گھر کو لیجاوین مگر زیادہ سے
زیادہ مدت اوسکی ایک سال ہے اس سے زیادہ کے لیے کسیکو نہین ملتی

اور یہ مطالبہ بھی بذریعۂ کتاب کی ہوتا ہے اور مطالبہ کا سبب بھی بیان
کیا جاتا ہے اور بعد انقضاے مدت کی یا تو کتاب واپس کرنی پڑتی ہی
اور یا دوبارہ اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے اور یہ بھی بیان کرنیکے لائق
بات ہی کہ اون لوگون کو عمایددولت کی اولاد کی تہذیب و تربیت کا خیال
کیسا ہی اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہی کہ یہ بات سلطنت کی حق مین نہایت نافع ہے
چنانچہ اونکا دستور یہ ہے کہ جب امرا دولت کی اولاد مین سے کوئی لڑکا
سن تمیز کو پہونچتا ہے اوسوقت سے اوسکے واسطے نہایت ماہر معلم مقرر کیے جاتے ہین
اور وہ ہر قسم کے فنون و علوم کی اوسکو تعلیم دیتے ہین اور غرض اوسکی تعلیم
سے اول صرف اوسکے اخلاق کی تہذیب اور جو باتین قابل اطلاع کے ہین
اونکی اطلاع ہوتی ہی اور جب وہ علوم و فنون مین کامل استعداد حاصل
کر لیتا ہے تو اوسکو اور ملکون مین تجربہ حاصل کرنیکے واسطے بھیجدیتے ہین
تا کہ وہان جا کر وہ اوسلطنتون کا حال دیکھے اور وہان کے طریق حکمرانی
کو دریافت کرے اور جو کچھ اوس ملک مین ترقی کی باتین ہین اون کا

سبب دریافت کرے اور اوس کے بعد اپنے ملک کی حالت اور
وس ملک کی حالت مین جو تفاوت ہو اوسکو سمجھے سوچے
ا کہ جب اوسکو حکمرانی کرنی پڑے تو یہ باتین اوسکے کارآمد ہون اور
و باتین موجب ترقی ہین اگر وہ اوسکی سلطنت مین نہون تو اونکو
ختیار کرے اور جنسے مضرت ہو اونسے بچا رہے اور جب اوسکی عمر
ٹھارہ برس کی ہوتی ہے تو سلطنت کی مجلس اعلیٰ مشورۂ امور سلطنت
ین اوسکو داخل کر دیتے ہین وہان جا کر وہ اوس مجلس کے رنگ ڈھنگ
و دیکھتا رہتا ہے مگر بولنے کی اجازت نہین ہوتی جب پچیس برس کی
ر ہو جاتی ہے اوسوقت اسکو رای دینے کی بھی اجازت ملتی ہے اور
اس سے فائدہ یہ ہی کہ ابتدا سے جو وہ امور متعلقۂ سیاست کو دیکھتا بھالتا
رہتا ہے اور لوگون کی رائین سنتا رہتا ہے تو یہانتک نوبت پہونچتی ہی
کہ اوسکو اس ذریعہ سے حکمرانی مین ایک ملکہ حاصل ہو جاتا ہے اور قطع نظر
اسکے سنتے سنتے اسکو اہل سیاست کی حالات اور مراتب سے بھی بخوبی

آگاہی ہو جاتی ہے اور یہ آگاہی اوس شخص کیواسطے نہایت ضروری
جو ریاست کی کاربار اپنے ذمہ لیا چاہتا ہو کیونکہ یہ ریاست ایک بڑا
مشکل کام انسان کا ہے اور جو شخص اس مشکل کام کا کفیل ہو اوس کو
بہ نسبت عام لوگون کی بہت زیادہ لیاقت اور حالات زمانہ کی کیفیت
کی زیادہ اطلاع درکار ہے اور جو لوگ کہ اہل ثروت اور صاحب علم اور شریف ہین
اونکے حالات سے زیادہ واقفیت چاہیے تا کہ سلطنت کی بڑے بڑے کامون
کیواسطے ایسے لوگون کو منتخب کرنے مین اوسکو دقت نپڑے اور رئیس کو
یہ بات بھی ضرور ہی کہ حاسدون اور مفسدون کے جاسوس اور اونکے
مکر سے بھی مطلع رہے اسلیے کہ ریاست صرف مقدمات خاصہ کے تصفیہ
کے واسطے ہی نہین ہوتی جیسے کہ بعض ممالک اسلامیہ مین ہی اور نہ کوئی
خاص بات حکمرانی کی ہے جسکو رئیس کے سوا ہی ملازم بھی کر سکتا ہے بلکہ
سلطنت سے غرض یہ ہے کہ عام حالات پر نظر کیجاوے اور اس بات کو خوب
سمجھ لے کہ مہمات سلطنت کی کفالت کی لائق کون لوگ ہین اور اونکا

ہی طرح امتحان کرے اور جو شخص ناواقفیت سے کوئی نامناسب کام کرے
ہسکو سمجھا وے اور اصل بات بتاوے اور جو دانستہ ناواقف بنکر کرے
ہسکو تنبیہ کرے اور رعایا کی حالت کو ہر وقت دیکھتا رہے اور جو کام
سناعی اور دستکاری کے ہین اونکی اشاعت مین اعانت کرتا ہے
رجو علوم تہذیب اخلاق کے موجب ہین اونکو ترقی دے اور دولت کو
عاتا ہے اور بری اور بحری لشکر کے انتظام کی طرف دل وجان
سے مصروف رہے اور اپنی سلطنت کی سرحدون کو ہر قسم کے سامان
ات پیکار سے مضبوط رکھے اور اعدا کے حملہ سے ہمیشہ بچائے رکھے
رجو تعلقات دوسری سلطنتون کے ساتھ اوسکو امور سیاست یا
املات تجارت کے لحاظ سے ہون اون مین ایسی اصلاح کرے
وسکے سبب سے اپنی سلطنت کی عزت اور شوکت زیادہ ہو اور
وہ امور مذکورہ بالا کے اور جو باتین اسی قسم کی ہین اونکا خیال رکھے
ِنکہ سلطنتون کی برائی بھلائی امور دنیوی کے لحاظ سے صرف

بادشاہون کی اس قسم کی لیاقت ہی پر موقوف ہے کیونکہ جسقدر وہ اونکی لیاقت پر موقوف ہے یا جسقدر اونکی لیاقت ہوتی ہے اوسیقدر سلطنت کی بھلائی برائی ہوتی ہے اور جسقدر سلطنت مین انتظام سیاست اچھا ہوتا ہے عدل انصاف کا لحاظ رہتا ہے اور جن لوگون کے ہاتھہ مین یہ انصاف ہوتا ہے اونکی لیاقت اور عزت ہوتی ہے اوسیقدر سلطنت اچھی ہوتی ہے پولیبیوس یونانی مورخ نے جسنے سیاست روم کی نسبت کچھ کلام کیا تھا اور رومیون اور قرطاجنّہ* والون مین جو لڑائیان ہوئی ہین اونکا حال لکھا ہے نقل ہے کہ اوسنے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ جو شخص جس کام کا ذمہ دار ہو اوسکا اوس امر کی اصول سے واقف ہونا نہایت ضرور ہے یہ لکھا ہے کہ جو مریض ایسے طبیب کے ہاتھہ مین پھنسے جو مریض کو مرض کو ہی نجانتا ہو اور مرض کے مناسب دوا ندیتا ہو اوس مریض کو بچنے کی ہرگز امید نہین ہوتی اسی طرح جس سلطنت کے کارکن اصول سیاست

* قرطاجنّہ سے مراد کارتھیج ہے۔

واقف نہون اور طریق حکمرانی اور مقتضای وقت کو نہ جانتے ہون ہرگز
وس سلطنت کی قائم رہنے کی توقع نہین ہو سکتی اور جب یہ بات معلوم ہوئی
کہ اصول سیاست سی ناواقف ہونی مین سلطنت کو کسقدر مضرت ہے
وجس حالت مین یہ فرض کیا جاوے کہ سلطنت مین اصول سیاست ہی
ہون تو پھر سلطنت کی مضرت بطریق اولی متصور ہے کیونکہ ناواقفیت
کی حالت مین تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ اونسے ناواقف ہین بجای
انکے واقف کار مقرر کیے جاوین اور نہونے کی حالت مین تو وہ اصول
ہی نہین ہوتے جنکا واقف کار تلاش کیا جاوی پس ایسی حالت مین
ل غرض کی بن پڑتی ہے اور حاکم و محکوم دونون شہوات نفسانیہ مین
مبتلا ہو جاتے ہین اور کبھی اوسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ سلطنت تباہ
ہو جاتی ہے اور جو کچھ مین نے یہانتک بیان کیا ہے چونکہ اوس سی یہ بات
نکلتی ہے کہ ممالک یورپ مین علم و فن کی ترقی اور انتظام تمدن کی
اصلاح اور انتظام سیاست کی خوبی سب سلطنت کی آزادی سی ہوئی ہے

اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آزادی کے معنی بھی بیان کرین تاکہ جوکچھ اس مین شبہہ ہو وہ رفع ہو جاوے -

پس جاننا چاہیے کہ یورپ مین آزادی کے دو معنے ہین ایک آزادی شخصیہ جسکے معنے اونکی اصطلاح مین یہ ہین کہ ہر شخص کو اپنے تصرفات مین اختیار کلی حاصل ہو اور اپنی ذات اور اپنے کاروبار مین بالکل خودمختار ہو اور اپنے جان ومال عزت وآبرو کی طرف سے اوسکو بہمہ وجوہ اطمینان ہو اور اگر کسی اپنے ہمجنس کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آوے تو حکام کی نظر مین دونون یکسان ہون ایک کو ایک پر ترجیح نہو غرضکہ اوسکو اپنے جان ومال اور جملہ حقوق مین کسی طرح کا خوف کسی سے نہو اور نہ حکام اوسپر خلاف قانون سلطنت کوئی حکم جاری کرسکین اور حاصل اسکا یہ ہے کہ حاکم اور محکوم دونون قانون کے قیدی ہون اور یہ آزادی شخصیہ پوپ کی حکومت اور روسکو کی سلطنت کے سوا اور تمام ممالک یورپ مین موجود ہے صرف یہی دو سلطنتین ایسی خودمختار ہین کہ وہان

رعایا کو آزادی حاصل نہین ہے اور گو وہان ایک قسم کا قانون ہو لیکن
وہ رعایا کے حقوق کی مراعاۃ کے لیے کچھ کافی نہین ہے اسلیے کہ اونکا اجرا
صرف بادشاہ کی مرضی پر موقوف ہو اور دوسری آزادی سیاست کی ہے
اسکے معنے یہ ہین کہ انتظام سیاست مین رعایا بھی مداخلت رکھتی ہو اور
جو امور اوسکے ملک کی حالت کو مناسب ہون اونکی اصلاح کی باعث ہو
جیسے کہ ہمنے خلیفہ ثانی حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
کیفیت بیان کی ہے کہ اونھون نے ایک مرتبہ خطبہ پڑھنے مین لوگون
سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ جو شخص مجھہ مین کچھہ کجی دیکھے وہ میری اصلاح
کردے اور مراد اس کجی سے آپکی یہ تھی کہ جو شخص امور متعلقہ سیاست مین
لوگون کے ساتھ میری برتاؤ مین کچھ خلل دیکھے اور میری جانب سے اوسکو
انحراف معلوم ہو تو وہ اوسکی اصلاح کردے مگر چونکہ اس قسم کی آزادی
ہر فرد بشر کو عوام مین سے نہین دیسکتے اسلیے کہ اوس سے عدل مین
حرج پیدا ہوتا ہے اور رائین متفرق ہو جاتی ہین اسواسطے اوس کی

یہ تدبیر کی ہے کہ جو لوگ صاحب عقل اور اہل علم ہین اونکو رعایا ہین
سے منتخب کر کے امور سیاست مین مباحثہ کی اجازت دیتی ہین اور
ایسے لوگون کی جماعت کا نام یورپ مین وکلاے رعایا کی کونسل مشہور ہے
اور مسلمانون کے ہان ایسے جلسہ کو اہل حل وعقد کا جلسہ کہتے ہین
مگر ہماری شریعت مین اہل حل وعقد کا خاص رعایا ہین سے ہونا شرط
نہین ہے اسلیے کہ جو باتین ہماری شریعت مین ممنوع ہین اونکا دفع کرنا
فرض کفایہ ہے اور جب ایک شخص بھی اوسکا کفیل ہوجاتا ہے تو سب کے
ذمہ سے وہ فرض ساقط ہوجاتا ہے اور جو اوسکا کفیل ہو صرف اوسپر فرض عین
ہوجاتا ہے چنانچہ اس قسم کی کونسلین تمام یورپ مین سوا ے پوپ
کی حکومت اور ماسکو کی سلطنت کے موجود ہین اور اون مجلسون کے
ممبرون کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ وزراے سلطنت اور عمائد دولت کے
ساتھ دربار مین جاوین اور جو باتین رعایا کی حقوق کے لحاظ سے سلطنت مین بُری
یا اچھی دیکھین اونکی نسبت بحث کرین اور ان دونون قسم کی آزادی کو اُن

ایک قسم کی آزادی اور ہے اور وہ چھاپہ خانون کی آزادی ہے اور
انکی آزادی کے معنے یہ ہین کہ جو امور رعایا کی نظر مین اچھے معلوم ہون
اونکے چھاپنے کی ممانعت نہو خواہ وہ بطور کتاب کے چھاپے جاوین خواہ
اخبارون کے ذریعہ سے مشتہر کیے جاوین تاکہ اونکے ذریعہ سے تمام عایا
کو اطلاع پہونچے اور سلطنت کو اراکین کی نظر سے بھی گذرے گو اس مین
رعایا کی جانب سے سلطنت پر اعتراض ہی کیون نہو مگر چھاپہ خانون کی
آزادی جملہ یورپ مین یکسان نہین ہے صرف بعض سلطنتون مین اس
قسم کی آزادی حاصل ہے مگر جہان ایسی آزادی ہے وہان گویا جملہ
مراتب کی آزادی ہے اور بعض سلطنتون مین چھاپہ کی آزادی مین
بادشاہون کی طرف سے قیدین مقرر ہین پس وہان کی رعایا کو نسبت
ور جگہ کے کم درجہ کی آزادی ہے اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ
جہان جیسی رعایا ہے وہان ویسی قسم کی آزادی دیجاتی ہے بعض
سلطنتون مین تو رعایا کی کیفیت یہ ہے کہ جب وہ کسی باب مین سلطنت سے

نزاع کرتی ہے تو اوسی معاملہ مین نزاع کرتی ہے جس مین سلطنت
کی جانب سی کچھ ناواجبی انحراف دیکھتی ہین یا کوئی بات مصلحت کے
خلاف پاتی ہین پس ایسی رعایا کو تو کامل درجہ کی آزادی دینا بجا ہوتا ہے
کیونکہ ایسی حالت مین حاکم اور محکوم دونون کی راے مین اتفاق ہوجاتا ہے
اور بعض رعایا کی طرف سی یہ بدگمانی ہوتی ہے کہ وہ جو نزاع اوٹھاتی ہو
اسکا سبب کسی قسم کا تعصب اور جوش ہوتا ہے اسلیے کہ اس قسم کی رعایا
مین علحدہ علحدہ گروہ ہوجاتے ہین پس ایک گروہ کا مقصود یہ ہوتا ہے
کہ وہ سلطنت جمہوریہ ہوجاوے اور ایک گروہ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ملک
کسی ایسے حاکم کے ماتحت ہوجاوے جو دوسری گروہ کے مخالف ہو پس ایسی
صورت مین سلطنت کو یہ شبہہ ہوجاتا ہے کہ ظاہر مین تو ان دونون فریقون
کا اختلاف اس سبب سی ہے کہ سلطنت کی بہبودی ہو اور مصلحت کے
طریق معلوم ہوجاوین لیکن درپردہ اس اختلاف کا منشا کچھ اور ہی ہوتا ہے
چنانچہ ایسی بدگمانی کے سبب سی بعض سلاطین نے بھی مناسب سمجھا ہی

کہ تمام رعایا کو کامل آزادی نہیں دینی چاہیے کیونکہ ایسی آزادی انجام کار
باعث مضرت ہو جاتی ہے اور جو سلطنتیں رعایا کو کسی قسم کی آزادی
دیں خواہ وہ آزادی شخصی ہی کیوں نہو اونپر واجب ہے کہ وہ آزادی کی
خوبیاں اور اوسکی نتائج کو بھی دیکھتی ہیں اور اوس سے کچھ فائدہ بھی
اوٹھاویں یعنے علوم و فنون کا شیوع کریں اور ہر قسم کی صناعیوں
کو جاری کریں جنکے اصول یہ چار ہیں ایک فلاحت دوسری تجارت
تیسری محنت چوتھے فکر اور انھیں چاروں اصول پر تمام انسانی ہمتیں
اور دنیاوی بہبودی موقوف ہے اور انھیں کے سبب سے اوس آزادی کی
تکمیل ہے جس کی بنا عدل و انصاف اور ایک جماعت کے حسن انتظام پر ہے
کیونکہ اسی آزادی کے سبب سے ہر پیشہ ور اور ہر اہل کمال اپنے حرفہ
اور اپنے کمال سے فائدہ حاصل کرنے میں کسی دوسرے شخص سے خائف
نہیں ہوتا اور نہ کوئی شخص بجبر اوس سے کچھ چھین سکتا ہے اور نہ اوسکو
پیشہ سے اوسکو روک سکتا ہے جو اپنے کام یا اپنی صناعی اور کاریگری

سے کہ نتیجہ سے مایوس ہو اور جہان کہین کاشتکار کو یہ اختیار نہین ہوتا
کہ وہ اپنے بوئے ہوئے کھیت کو کاٹ سکے وہان کی زمین گو کیسی ہی
عمدہ اور قابل زراعت کیون نہو مگر کچھ اوس سے فائدہ نہین ہوتا اور
کوئی شخص اوسکے بونے جوتنے پر رضامند نہین ہوتا اور چونکہ ایشیا
اور افریقہ مین لوگون کی امیدین سست ہو رہی ہین اس سبب سے
وہان کی اکثر زمین قابل زراعت آباد نہین ہے بلکہ ویسی ہی غیر آباد
پڑی ہوئی ہے اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ جہان کہین لوگون کے
مال پر دست درازی کیجاتی ہے وہان لوگون کے دل مایوس ہو جاتے ہین
اور جسقدر رعایا کو مایوسی ہوتی ہے اوسیقدر ملک مین پیشہ وری اور
لوگون کی صناعی مین کمی ہو جاتی ہے اور آخر کار یہ امر سلطنت مین
خلل پہونچاتا ہے۔

اور سب سے بڑھکر کام آزادی کا موئد اہل یورپ نے یہ کیا ہے کہ ریل
جاری کردی ہے جسکے سبب سے تجارون کو بڑے بڑے فائدے ہین اور

اہل حرفہ کو دوسرے اہل حرفہ سے ملنا بہت آسان ہو گیا ہے اور باہم تاجر ایک دوسرے کے شریک حال ہو سکتے ہین اور پیشہ ورون کو اس سبب سے پیشہ سیکھنے کا شوق ہو گیا ہے اور اوسکے ذریعہ سے ایک ملک کی تجارت اور صناعی کا اسباب دوسرے دور دراز ملکون مین خاص ایسے وقت پر پہونچ سکتا ہے جبکہ زیادہ نفع کی توقع ہو حالانکہ پہلے اس سے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ اسباب کا پہونچنا ہی دشوار تھا کیونکہ راہ مین طرح طرح کے خدشے اور دغدغے ہوتے تھے یا کرایہ اسقدر خرچ کرنا پڑتا تھا کہ اصل قیمت پر بھی زیادہ ہو جاتا تھا اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ باہمی اتفاق سے مال بڑھتا ہے اور جس قدر مال بڑھتا ہے اوسی قدر فائدہ زیادہ ہوتا ہے اور ہمیشہ ایسے مال کے زیادہ ہونیکی سبیل نکلتی رہتی ہے اور حرفہ سیکھنے سے آدمی بغیر مال کے بھی مال کما سکتا ہے اور یہ بات ہم اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین کہ جو ملک فی زماننا اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہین وہ وہی ملک ہین جنمین رعایا کو ہمہ وجوہ آزادی حاصل ہے

کیونکہ اوس آزادی کے سبب سے وہان کے باشندے مصالح دنیوی مین اپنی ہمتین صرف کرتے ہین اور خودمختاری کے سبب سے اونکو ہر قسم کی ترقی کا شوق ہوجاتا ہے اور اگر اونکی جان و مال کی حفاظت نہو اور اونکو اپنی دولت کی طرف سے اطمینان نہو تو وہ خواہ مخواہ خوف سے اوسکو چھپا دینگے جسکے سبب سے مال کی ترقی مین بڑا فتور آجاویگا پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس سلطنت مین رعایا کو آزادی نہین وہان نہ راحت ہے نہ آسودگی ہے بلکہ اوسکی رعایا پر فقر اور غربت طاری ہوجاتی ہے اور اس سبب سے اوسکی ہمتون مین اور عقل مین سب مین ضعف آجاتا ہے جیسا کہ تجربہ سے صاف ظاہر ہے اور ہمنے جو یہ بات بیان کی ہے کہ اتفاق سے دولت اور تجارت زیادہ ہوجاتی ہے یہ بات تجربہ کی بھی ہے اور عقل بھی اسکو تسلیم کرتی ہے کیونکہ جملہ امور مین اجتماع کی قوت مسلم ہے چنانچہ جب کسی سلطنت کے باشندون کے دلون مین اتفاق کی خوبی بیٹھ جاتی ہے تو وہان یقیناً ترقی کے سامان مہیا ہوجاتے ہین اور یہی سبب ہے کہ یورپ مین

سب کامون کے لیے کمپنیان مقرر ہین خواہ وہ معاملات مدنی ہون خواہ
متعلق تجارت ہون اور اسی سبب سے وہان بری اور بحری جملہ کامون
مین ترقی ہوگئی ہے اور کمپنیان علوم کی مقرر ہوگئی ہین اور غربا کی
معاونت کے لیے بھی بہت سی کمپنیان ہین اور معدنیات کو نکالنے کے
واسطے بھی لوگ باہم ایک دوسرے کے معاون ہو جاتے ہین اور نہرین
بنانے اور دریاؤن مین سے نہرین نکالنے مین جنکے سبب سے جہاز
پہاڑون پر چڑھ جاتے ہین اور اوتر آتے ہین اور آہنی سڑک کی طیار
کرنے مین غرضکہ جملہ بڑے بڑے اور مشکل کامون مین ایک دوسرے کے
شریک حال ہوتے ہین اور اگر ایسے کامون کو کمپنیان اور بڑے گروہ
شریک ہوکر نکرتے تو اکیلے آدمی کی کیا طاقت تھی کہ ایسے کامون کو
انجام دیتا یا آہنی سڑک کو مع اوسکی جملہ ضروریات کے ایجاد کرلیتا اور
اگر فرض کیا جاوے کہ ایک شخص ایجاد بھی کرسکتا تو بھی یہ بات ہرگز
عقل مین نہین آتی کہ ایک شخص بغیر دیکھے بھالے اسقدر مال کثیر اپنا

لگا دیتا کیونکہ اگر یہ تھوڑے خرچ کی بات ہوتی تو ممکن بھی تھا کہ کوئی اپنے
مال کو لگا دیتا اور تھوڑا سا خطرہ گوارا کر لیتا پس جب کبھی کوئی کمپنی کسی
بڑے کام کے لیے ہوتی ہے تو سلطنت اوسکا فائدہ دیکھکر کسیقدر نفع کی ضامن
ہو جاتی ہے اور کاروبار و اہتمام ایسی کمپنی کا شرکا رہیں ہی سے دو چار
منتخب اور ایسے لائق آدمیون کے ہاتھہ مین ہوتا ہے جنکو ایسے کامون مین
واقفیت اور اوسکے فائدون سے آگاہی ہوتی ہے چنانچہ بعد سال تمام کے
یہ لوگ جملہ حصہ دارون کے سامنے حساب پیش کرتے ہین اور جو باتین قابل
اطلاع ہین اونکو بیان کرتے ہین اور سب حصہ دارون کو بتا دیتے ہین
کہ تمکو اسقدر فائدہ ہوا اور اسی قسم کی شرکت سے سب سے بڑے کام اہل یورپ
نے یہ کیے ہین کہ سوئیس کی نہر نکالدی ہے اور جو دریا امریکا کو محیط ہے
اوسکے دو کنارون کو آہنی سڑک سے ملا دیا ہے اور اٹلی ہین اور فرانس
کے درمیان جو الپ پہاڑ حائل تھا اوس مین سرنگ لگا کر ریلوے کی
راہ کر دی ہے اور اسپین اور فرانس کے درمیان جو پیرینی پہاڑ حائل تھا

اوسکو پلوسکی راہ کے واسطے بالکل کاٹ دیا ہے اور لندن مین دریا
ٹیمز کی تہ کے نیچے زمین کے اندر رستہ چلنے کو ایک چھت بطور نل کے بنایا ہے
جس مین ہو کر آدمی اور مال چھکڑے گھوڑے سب چلے جاتے ہین اور اوپر
دریا بہتا ہے اور جہاز چلتے ہین اور اوس کمپنی کا اقتصادی انھین ترقی
کے کامون مین سے ہے جو کمپنی اسٹرپال کے نام سے مشہور ہے جس کو
بڑی بڑی جہاز سب دریاؤن مین چلتے ہین اور ایک بڑا کام یہ ہے کہ
اونھون نے سمندر کے اندر پانی کے نیچے نیچے انگلستان سے لیکر امریکا تک
تار برقی لگا دیا ہے اور مثل اسکے اور بہت سے کام ہین جنمین بہت سے لوگون
کو شرکت ہو جاتی ہے اہالیان سلطنت اور اہل اختراع اور اہل حرفہ سب کو
فائدہ ہوا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ قوت جماعت کی بہت زیادہ ہوتی
ہر فرد کی قوت سے اور جب بہت سے آدمی شامل ہو کر ایک کام مین
معاونت کرتے ہین تو وہ کام ہوتا ہی ہے چنانچہ اسکی دو نظیرین سب

** ہمارے ملک ہندوستان کے رہنے والون کو ان مضامین پر بخوبی غور کرنی چاہیے کہ جب باشندگان ملک کبھی باہم متفق ہو کر

اعلی درجہ کی ہین ایک تو ہندوستان مین انگریزون کی کمپنی اور دوسرے فرانسیسون کا بنک گھر پس انگریزون کی کمپنی جو اول مین صرف تاجرون کی ایک جماعت تھی وہ تو آخر کار رفتہ رفتہ ممالک ہندوستان کی بیس لاکھ میل مربع رقبہ کی مالک ہوگئی جس مین کچھ اوپر اٹھارہ کروڑ آدمی بستے ہین اور فرانس کے بنک گھر مین سنہ ۱۸۰۰ء مین بیس لاکھ روپیہ بیس حصونکا جمع ہوا تھا اور سنہ ۱۸۴۸ عیسوی مین وہ کچھ اوپر نو کروڑ ہوگیا اور پینتالیس کروڑ بیس لاکھ کے کاغذ ہوگئے اور سنہ ۱۸۴۹ء کے اخیر مین سلطنت نے اجازت ہوئی کہ بنک کی مالی کاغذ جو رائج تھے وہ اور زیادہ کیے جاوین چنانچہ وہ بڑھکر ساڑھے باون کروڑ کے ہوگئے اور سنہ ۱۸۵۰ء مین بنک نے سلطنت سے

کام نکر سکیگے اور ہر کام کے لیے کمپنیان اور کمیٹیان نہ بناوینگے کبھی اونکے ملک کو ترقی نہوگی بالفعل یہ حال ہو رہا ہے کہ بقول مشہور "ساجھے کی ہنڈیا بیچ چوراہے پھوٹتی ہے" جو کام شرکت مین کیا جاتا ہے اوس مین ہمیشہ چوری اور دغابازی ہوتی ہے اور کوئی نہ کوئی شریک یا مال مار بیٹھتا ہے اسکے دو سبب ہین ایک بد علمی جو بغیر ایک قومی مدرسۃ العلوم قائم ہونے رفع نہین ہوسکتی دوسرے تجارت کے کاروبار اور شرکت کے اصول اور طریقہ اور اوسکے حساب کتاب سے ناواقفیت پس جبتک یہ حال ہندوستان مین رہیگا کوئی کام شرکت کا سرسبز نہوگا اسلیے اہل ہند پر واجب ہے کہ اول اون دونون نقصانونکو رفع کرین اور پھر کمپنیان اور کمیٹیان قائم کرین بغیر اسکے ترقی قومی ممکن نہین ۱۲ سید احمد

درخواست کی کہ آیندہ چالیس برس تک کیواسطے تجدید مدت پھر ہو جاوی
پس سلطنت نے اس شرط سے اونکی درخواست کو منظور کیا کہ اوسکے اصلی
مال کو دو چند کردیا جاوے چنانچہ پہلے دس لاکھ نو کرور تھا پھر انھون نے
بیس کرور کردیا اور سلطنت سے بنک والون کی درخواست منظور ہو گئی
چنانچہ جو ہنڈویان بنک کی طرف سے ہوتی ہین اوسکے تین مہتممون کی
دستخطون سے جاری ہوتی ہین وہ برابر بکتی ہین اور جو ہنڈوی اور
کمپنی کیواسطے کوئی کراتا ہے وہ بھی حسب قاعدہ وہان سے ہوتی ہے
اور جو لوگ کسی قسم کی امانت یا روپیہ اپنا وہان جمع کرتے ہین وہ وہان بطور
امانت کے رکھا جاتا ہے اور اگر کوئی اوس سے قرض لینا چاہتا ہے تو پا سکتا ہے
بشرطیکہ کوئی چیز اوسکے عوض مین رہن کردے اور رہن مین ایسی شے
بنک نہین قبول کرتا ہے جیسے جائداد وغیرہ ہوتی ہے بلکہ ایسی شے لیتا ہے
جو بمنزلہ روپیہ کے ہو جیسے زیور یا کسی کا کوئی مالی حصہ جیسے ریلوے کے
حصہ مین یا اور اسی کی مثل اور اوسکے متفرق مکانات مین پچپن گماشتے مین

پس وہ ملک یہ چیزین وہان کی بنتی ہین اور بناکے اونکو بیچتا ہے
پس اب اگر تجکو اس بات کا اندازہ کرنا منظور ہو کہ یورپ کے ملک کیسے
کیسے جلد ترقی پذیر ہوجاتے ہین تو اس ملک کو حال پر قیاس کر کہ ۱۸۰۰ع
مین تو وہان صرف پینتیس کروڑ فرانک کا تعدادات وغیرہ تھے اور اب
ایک ارب اسی کروڑ کے قریب اسکا کارخانہ ہے اور حال یہ ہے کہ پہلے اوسکے
کارخانہ مین کچھ خلل تھا اور اب دو کی طرح طرح کی ہزارہا مین اور کارخانے اور
کی طرف سے بھی ہوتی ہین جیسے یہ کیفیت ہے کہ جو کارخانہ پہلے بیس کروڑ کا تھا
اور اب وہ ہزارون کروڑ کا ہوگیا ہے

اور اہل یورپ کی ترقی کی چال اور باتین ہین ان مین سے ایک یہ بھی ہے
کہ جو شخص کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہے اور کوئی کار آمد بات نکالتا ہے
تو اوس شخص کی بڑی عزت کرتے ہین چنانچہ ممالک کی دار السلطنتون مین
چند موقع ایسے ہین کہ وہان سلطنت کی نو ایجاد چیزین اور جدید تحقیقاتین
خواہ وہ قسم نباتات سے ہون خواہ حیوانات سے یا مصنوعات بشری سے ہون

پانچویں برس پیش ہوتی ہیں یا کبھی پانچ برس سے کم یا زیادہ میں بھی پیش
ہو جاتی ہیں اور اس صنعت پر بڑے بڑے اہل کمال اور صناع جمع ہوتے ہیں
اور اون کی چیزوں کو نظر امتحان سے دیکھتے ہیں پس اگر اوس جلسے کو
واقع میں نہایت عمدہ اور نادر دیکھا تو اوسکے موجد کو تانبے یا چاندی
یا سونے کا تمغہ دیتے ہیں جسکے ایک طرف تو بادشاہ وقت کی تصویر ہوتی
اور دوسری طرف اوس جلسے کا نشان ہوتا ہے جہاں وہ چیز پیش
ہوتی ہے اور تاریخ نمایش بھی اوس پر لکھی ہوتی ہے اکثر بھی اوسکے
صناع کو کوئی خطاب یا نشان عزت کا بھی ملتا ہے پس اگر کوئی یہ
دریافت کرے کہ بھلا اس تمغہ سے کیا فائدہ ہوا سوائے اسکے کہ وہ ٹکڑا
سونے کا ہے تاہم اوسکی قیمت اوس کوشش کے سامنے اوسکی کچھ حقیقت
نہیں ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس تمغہ کے سبب سے صناع کے کمال کی
ایک ایسی عمدہ شہادت اہل کمال کی ہو جاتی ہے جس کے سبب سے وہ اپنی
بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتا ہے کیونکہ پھر اوسکے کسب و ہنر کی جگہ

قدر ہو جاتی ہے اور کارخانہ اوسکا بڑھجاتا ہے اور ایک بہت بڑی شہرت
اوس شخص کی ہو جاتی ہے اور جو لوگ اوس نمایش مین موجود ہوتے ہین
وہ اوسکی سب کیفیت اخبارون مین چھاپکر مشتہر کر دیتے ہین اور کبھی
اون صناعون کو روپیہ بھی ملجاتا ہے چنانچہ نیپولین اول نے ہی
ایک مرتبہ حکم دیا تھا کہ جو شخص ایسا آلہ ایجاد کریگا جس سے کتان
کت جاوے اوسکو دس لاکھ سکہ فرانس انعام دیا جاویگا اور بادشاہونکی
توجہ کی یہ علامت ہی کہ ایسی نمایشون مین خود بادشاہ رونق افروز ہوکر
اپنے آنے سے گویا نمایش کے موقع کو مشہور کرتے ہین اور نمایش کے
شروع مین بھی آتے ہین اور اختتام پر آتے ہین اور جو شخص کوئی نادر
چیز ایجاد کرکے لاتا ہے اوسکی تعریف جملہ حاضرین کے روبرو پڑھی جاتی ہے
جسکے سننے سے لوگون کی خواہشین زیادہ ہو جاتی ہین اور جو چیزین اپنے
ہموطنون کے حق مین نافع ہون لوگون کو اونکے ایجاد کرنے کا شوق
بڑھتا ہے اور یہ بھی دستور ہے کہ اگر کوئی شخص کسی صنعت کو ایجاد کرے

اور سرکار سے اس بات کا خواستگار ہو کہ مین نے اس صنعت کو ایجاد کیا ہے
میرے سوا اور کوئی اوسکو بنانے نہ پاوے تو سرکار سے حکم ہو جاتا ہے کہ
اسقدر مدت تک اس چیز کو کوئی دوسرا نہ بنانے پاوے مگر پندرہ برس سے
زیادہ کسی کو یہ اجازت نہین ملتی اور جو شخص اس قدر مہلت لیتا ہے اوسکو
سرکار مین کچھ دینا بھی پڑتا ہے اور تمام کتابون کا حق تصنیف یا حق تالیف
اوسکے مؤلف اور مصنف کو جبتک حیات تک اوسی کے اختیار مین ہوتا ہے
اور اوسکے بعد بھی سات برس تک اوسکے وارثون کی ملک رہتا ہے
اور بعض سلطنتون مین بیس برس تک وارثون کی ملک رہتا ہے اوسکے بعد
وہ ممانعت جاتی رہتی ہے اور ہر شخص اوس سے فائدہ اوٹھانے کا
مجاز ہو جاتا ہے پس اگر یہ باتین نہون تو ہرگز لوگون کو کسی چیز کے
ایجاد کی رغبت نہو اسلیے کہ جو شخص ایجاد کرتا ہے اوسکو صدہا دقتین
اور مصیبتین اوٹھانی پڑتی ہین اور تجربون مین بھی اوسکا بہت سا
صرف ہو جاتا ہے اور ہر وقت وہ اوسکی ہی فکر مین لگا رہتا ہے پس اگر

اونکو اسقدر بڑی اتفاق نہو کہ وہ دوسرے لوگون کو بغیر عوض کے ندی تو گویا
اونکی تو ساری محنتیں رائگان جاتی ہیں اور فائدہ کو سب شریک ہیں اور
غیب پیدا کی ایسے شہر میں ہے کہ جو شخص کوئی نادر چیز ایجاد کرتا ہے
تو اوس سے وجہ کی تصویر پہنچا ہو سکے شہروں کی بنا کر لیتے تھا ماسٹا ہیں
رکھی جاتی ہے جہان پیشہ لوگون کا اجتماع ہوتا ہو اور اوس کمال کو پہنچ
اوس شخص کا نام مشہور ہو کر ... فائدہ اوس ... کہ اوس فن کو
سو جسکا نام مشہور ہو تا ... جو کچھ کسی کام کو وہ شہروں
کیا ایجاد کیا وہ بات یادگار رہنے کے لائق ہو اور اوسکو لوگ قبول کیا اور جلد
اس بات کا کیا خیال سلطنت کی اور وقت کیا کیا جب کہ اوس نے
رونق و دولت ... ایک بار اوس واسطے بنایا تھا کہ اوس میں سلطنت کی
اور ایجاد چیزوں کی نمائش ہو کہ جس اول نمائش اوس بار ...
... ہوئی اور ... میں ... اس قسم کی نمائش کے
... ایک ... مکان بنایا گیا

اور وسیع تیار کرایا گیا اور جسمین تمام مملکتون کی چیزون کی نمایش ہوئی اسکے بعد ۱۸۵۵ع مین اسی قسم کی ایک نمایش فرانس مین ہوئی اور اسکے بعد انگلستان مین دوبارہ ہوئی اور پھر ۱۸۶۷ع مین فرانس مین ایک اور نمایش بڑی دھوم دھام کی ہوئی اور یہ بات صرف اسی واسطے تجویز ہوئی کہ جو لوگ آیندہ اوسکو دیکھین وہ بھی اوسکو دیکھکر کمال کی طرف رغبت کرین حالانکہ اس ضمن مین لاکھون روپیہ کے فائدے بھی تاجرون کو ہوئے اور لاکھون تماشائیون نے جابجا سے جمع ہوکر مال خریدے ان نمائشون کا اہتمام و انتظام اور اوسکے واسطے مکانات اور مواقع کا معین کرنا اور ہر قسم کا اشیاء کے واسطے مناسب محل تجویز کرنا اور ہر اہل کمال کی لیاقت کی موافق اوسکو انعام تجویز کرنا یہ سب ایک ایسی کمیٹی کے متعلق ہوتا ہے جسمین ایک امیرزادہ سلاطین مین سے شامل ہوتا ہے تاکہ اس سبب سے لوگون کے دل بڑھین اور شوق زیادہ ہو

+ یہ بات یاد رکھنے کی لائق ہی کہ ہندوستان مین بھی دو بڑی نمائشین ہوئی تھین ایک بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۶۴ع مین اور دوسری بمقام آگرہ ۱۸۶۷ع مین [illegible] سید احمد

جب یہ باتین ہم بیان کر چکے تو اب اس بات کا وقت آیا کہ ہم یورپ
کے انتظام سیاست کی بھی کچھ کیفیت بیان کرین کیونکہ انتظام سیاست ہی
اس تمدن اور ترقی کا بڑا ذریعہ ہے اسلیے ہم شروع کرتے ہین کہ جب
اہالیان یورپ نے تجربہ سے دریافت کرلیا کہ بادشاہون کو بالکل خودمختار
کر دینا اور جملہ تصرفات سلطنت کو اونکے ہاتھ مین دیدینا صریح اس بات
کا باعث ہے کہ مخلوق خدا پر ظلم و ستم ہو اور انجام کار اوسکے سبب سے
ملک برباد و خراب ہو جاوے کیونکہ وہ پہلی سلطنتون کی بربادی اور
آبادی کا حال بخوبی دریافت کر چکے تھے تو اونھون نے یہ بات واجب
سمجھ لی کہ تصرفات سلطنت مین وہ اہل حل و عقد بھی شریک کیے جاوین جن کا
بیان آیندہ آویگا اور قوانین سیاست مین بھی اونکو مداخلت دیجاوے
اور عملی بازپرس حکمرانی مین وزرا سلطنت سے ہوا کرے اور یہ بات بھی
اونھون نے لازم کرلی کہ قوانین سیاست دو قسم کے ہون ایک وہ قانون
جو رعایا اور سلطنت کے باہمی حقوق سے متعلق ہو اور ایک وہ قانون جو

جو اہلیان سلطنت کی باہمی حقوق سے متعلق ہو چنانچہ پہلی قسم کے قانون
کا منشا یہ ہے کہ والی سلطنت اس بات کو جانتا ہے کہ مجھپر رعایا کی کون کون سے
حقوق واجب ہین اور رعایا پر میرا کیا استحقاق ہے پس اس قانون مین
بہت سی امور داخل ہین ایک تو عامۂ رعایا کی وہ آزادی جو اوسکے حقوق
کے محافظت کی کفیل ہو اور دوسری تصرفات سلطنت کا متعین کرنا خواہ
سلطنت جمہوریہ ہو خواہ بطور وراثت شخصیہ کسیکو پہونچی ہو مثلاً حکومت کے
قواعد کا جاری کرنا اور سیاست داخلی اور خارجی کا انتظام کرنا جیسے کہ
مثلاً لڑائی کے قاعدون کی ترتیب ہو اور باہمی سلطنتون سے صلح کی
شرطون کا متعین کرنا اور قوانین تجارت کا منضبط کرنا ہے اور تنخواہ کا
متعین کرنا اور عہدہ دارون یا ارکین سلطنت کا مقرر کرنا اور محاصل سلطنت
کا تجویز شدہ مصارف مین صرف کرنا اور علاوہ ان باتون کے اور جو امور
حکمرانی سے متعلق ہین یہ سب والی سلطنت کے حقوق مین داخل ہین صرف
اعانت انمین وزرا کی ہوتی ہے بشرطیکہ یہ تصرفات حدود قانونی سے

خارج نہون چنانچہ مملکت فرانس مین اس قسم کے امور کی تجویز اون اہالیان دولت کی اتفاق راے پر موقوف ہی جو خاص اپنے حقوق اور سیاست کے معاملات مین صاحب اختیار ہین اور علم و دولت یا کسی قسم کی وجاہت بھی رکھتے ہین اور اونکے اتفاق کی صورت یہ ہی کہ یا تو وہ خود ہی شریک جلسہ ہوکر راے دیتے ہین یا اونکی طرف سے وکیل مقرر ہوتے ہین جو خاص اسی واسطے تجویز کیے جاتے ہین اور دوسری قسم کے وہ قانون ہین جو سلطنت کی باشندون کے مقدمات فیصل کرنے اور اونکے باہم انصاف کرنیکے واسطے تجویز کیے جاتے ہین اور سلطنت کا خراج اوسکے ذریعہ سے سب سے برابر لیا جاتا ہے اور تجارت والی اور پیشہ ور اپنے کسب اور استحقاق کے لحاظ سے فائدہ مین سب برابر خیال کیے جاتے ہین اور علاوہ اسکے جو امور اسی قسم کے ہین وہ سب اسی قانون سے متعلق ہین اور یہ قانون پارلیمنٹ کی دو کونسلون یا دو درباروں کے اتفاق راے سے تجویز ہوتے ہین ایک کونسل اعلی یعنے دربار خاص جس مین عمائد دولت

اور وہ لوگ جنکو بادشاہ تجویز کرے شامل ہوتے ہین اور دوسرا دربار عام
یعنے وکلاے رعایا کی کونسل جنکو رعایا اپنے حقوق کی بابت جھگڑنے
اور سلطنت سے ہر وقت اس باب مین مواخذہ کرنیکے واسطے تجویز کر دیتی ہین
اور ان دونون کونسلون کے ممبر اہل حل و عقد کہلاتے ہین پس جس
بات پر یہ لوگ اتفاق کر لین وہی سلطنت کے قوانین مین داخل ہو جاتی ہے
اور وزرا سے باز پرس رکھنے کے یہ معنی ہین کہ وہ اپنے کاروبار مین دربار
عام یعنے مجلس وکلا کے مواخذہ مین رہتے ہین چنانچہ تمام ممالک کونستیتو
سیونیہ+ مین فی زماننا یہی عمل درآمد ہے صرف فرانس مین یہ قاعدہ
نہین ہے بلکہ وہان کے وزیر خاص بادشاہ کے مواخذہ مین رہتے ہین
اور بادشاہ پارلیمنٹ کے مواخذہ مین رہتا ہے اور معنے وزیر سے باز پرس
رکھنے کے یہ ہین کہ جملہ کاروبار سلطنت جو بادشاہ کے حقوق شمار کیے جاتے ہین

+ کونستیتوسیونیہ - انگریزی لفظ ہے جسکو مصنف نے عربی مین بعینہ استعمال کیا ہے اور لفظ یہ ہے Constitution جسکا تلفظ ہماری زبان مین کانستیتوشن ہے اور اس سے مراد وہ سلطنتین ہین جنکا انتظام قواعد مقررہ اور قوانین معینہ کے موافق ہوتا ہے ۱۲ سید احمد

ان مین بغیر مشورہ وزراء کے کسی قسم کا حکم نافذ نہین ہوسکتا اور وزراء
اپنی منصب وزارت پر اوسوقت تک قائم رہ سکتے ہین جب تک کہ انکی
حکم رانی پارلیمنٹ کی مرضی کے موافق ہو مگر وہ دونون کونسلین خاص
جزئیات احکام مین کچھہ دخل نہین دیسکتین بلکہ اونکا کام صرف یہ ہے
کہ وہ عام قوانین تجویز کرین اور بعد نفاذ قوانین کے اس بات کو تحقیق کرین
کہ آیا سلطنت مین اونکی بموجب کاروائی ہوتی ہے یا نہین اور جب
دونون کونسلین دربار مین مجتمع ہون اور کسی کونسل مین کوئی بڑا معاملہ
پیش ہو تو وہ اوس مین فکر و تامل کے بعد صرف یہ رای دیتی ہین کہ اس مین
یہ ہونا چاہیے اور جب کبھی اونکو کسی معاملہ مین شبہ ہو تو وزرای سے
دریافت کرتی ہین کہ یہ کیا بات ہے اور اگر وزیر کی کوئی بات اونکی ناپسند ہو
تو اوس سے کہدیتی ہین کہ یہ امر نازیبا ہے خاص کر وکلاء کی کونسل کو اوسمین
زیادہ مداخلت ہے اور وزراء پر یہ بات واجب ہے کہ جب وہ وکلاء کچھہ
بازپرس کرین تو فوراً وزراء اوسکا جواب دین اور کبھی وزراء اور

اہل کونسل کے باہم مباحثہ ہو جاتا ہے اور جو شبہہ اہل کونسل کرتی ہین
وزیر اوسکا جواب دیتے ہین تاکہ انجام کار دونون مین سے ایک کی
غلطی ثابت ہو جاوے اور جب بعد مباحثہ کے اکثر اہالیان کونسل
کی راے اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ وزرار کی کارروائی صحیح اور
بجا ہے تو پھر وزرار کو اپنی خدمت پر نہایت استحکام ہو جاتا ہے اور
اسی صورت مین رعایا اور والی مملکت دونون کو فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے
والیان سلطنت کا فائدہ تو یہ ہے کہ جب مجلس کو اونکی طرف سے اطمینان
ہو جاتا ہے تو پھر جب کبھی مصلحت اور فائدہ کے لحاظ سے گورنمنٹ
کو مال اور فوج کی ضرورت ہوتی ہے تو اوسوقت کسی طرح کسی کو تامل
نہین ہوتا اور کوئی اوسکو منع نہین کرسکتا اور رعایا کا فائدہ یہ ہے کہ
اہالیان سلطنت کی نیک نیتی اور استقامت سے اونکے حق مین بہت سا
فائدہ اور مصلحتین ظہور مین آتی ہین اور اوسوقت رعایا کو اپنی جان
اور اپنا مال صرف کرنا آسان ہو جاتا ہے جسکے سبب سے رعایا اور سلطنت

دونون کی حالت کو استحکام اور قوت ہو جاتی ہے گو خاص بادشاہ
کیسا ہی ضعیف العقل اور شہوت پرست کیون نہو اور اگر کونسل کے
اکثر ممبرون کی رای مین وزرا کی سیاست کا طریقہ ناپسند ہوتا ہے تو
اوس وقت بادشاہ کو دو باتون مین سے ایک بات کرنی پڑتی ہے
یا یہ کہ اون وزرا کی بجاے اور وزرا مقرر کرنے پڑتے ہین یا مجلس وکلا
کے ممبرون کے انتخاب کیواسطے ملک کی باشندون کو دوبارہ حکم دیا جاتا ہے
پس اگر رعایا دوبارہ نرم مزاج وکلا کو منتخب کرے تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے
کہ رعایا وزرا کی سیاست سے راضی ہے اور اگر سخت مزاج وکلا کو منتخب
کرتے ہین تو معلوم ہو جاتا ہے کہ رعایا اون سے رضامند نہین ہے اس
صورت مین مجبور ہو کر بادشاہ کو وزرا کا معزول کرنا لازم ہو جاتا ہے
اور بجاے اونکے اور ایسے وزیر مقرر کیے جاتے ہین جن سے مجلس کے ممبر
رضامند ہون اور کونسل کے ممبرون کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ جملہ
وزرا کی طرف سے کچھ بدگمان ہون یا خاص ایک ہی وزیر کی طرف سے

بدگمان ہون تو اسکا مقدمہ مجلس اعلی مین پیش کرین اور یہ بات بھی ہو
کہ جسطرح وزرا پر قانونی بازپرس سختی کے ساتھہ تجویز کی گئی ہے اسیطرح
اونکی جان و مال اور عزت و آبرو پر کسی قسم کی دست اندازی نہین کیجاتی
اور اگر وزیر شریف و نجیب اور امانتدار ہو تو اوسکو اس بات کی اجازت
ہوتی ہے کہ وہ مصلحت کے موافق احکام جاری کرے اور اگر اون احکام سے
کوئی عمدہ نتیجہ حاصل ہو تو اوسکے سبب سے اوسکی تعریف کیجاتی ہے اور
جو وزیر صرف امین ہون نجابت کے لحاظ سے اعلی رتبہ کے نہون تو وہ
باامن و امان عہدہ سے علیحدہ کردیے جاتے ہین نہ اونکو کچھ فائدہ ہوتا ہے
اور نہ کچھ اونکو نقصان دیا جاتا ہے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ دونون
مجلسون مذکور کے اختیارات مین کبھی اتفاق ہو جاتا ہے اور کبھی اختلاف
ہوتا ہے اسلیے کہ ہر ایک کے کاروبار مین سے بعض ایسے کام ہین جو خاص
ایک کے ساتھہ مخصوص ہین اور بعض ایسے ہین جنمین دونون مشارک ہین
چنانچہ جو قوانین رعایا کیواسطے بنائے جاتے ہین خصوصًا وہ قوانین جو

محاصل سلطنت اور قوت لشکر اور مواخذہ مملکت اور سیاست وزرا کی برائی بھلائی سے متعلق ہین جنکے سبب سے وزرا نکال دیے جاتے ہین یا بحال رکھے جاتے ہین اونکی تجویزین تو کونسل وکلا کی رای کا صرف اتفاق ضرور رہیگا اجرا اون قوانین کا مجلس اعلی کی راے پر موقوف ہے اور بعد تجویز کے جب یہ قانون جاری کیے جاتے ہین تو اسمین اتفاق مجلس اعلی کا شرط ہوتا ہی اور مجلس اعلی اونمین اس بات کا لحاظ کرتی ہے کہ یہ قانون قواعد انتظام سلطنت کی اصول کے خلاف تو نہین ہی پس ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ صاحب سلطنت اونکے نزدیک مجلس وکلا کی رای سے اتفاق کرنے مین مجبور ہوتا ہے کیونکہ اوس مجلس کی رای بعینہ رعایا کی رای ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو بادشاہ یا وزیر غیر منصف ہین وہ اس مجبوری کو کسی طرح دل سے پسند نکرتے ہونگے کہ اپنے اختیارات و تصرفات مین رعایا کی مرضی کے ایسے پابند ہون لیکن یورپ کے لوگونکی بڑی خوش قسمتی ہے کہ وہان کے بادشاہون نے اس مجبوری کے فائدون کو بخوبی سمجھ لیا ہے

اسلیے کہ اس صورت مین بعض ظالم ملازمان سلطنت کی تعدی سے رعایا
امن مین رہتی ہے اور پیشہ ورونکو بغیر کسی نقصان کے محصول وغیرہ مین آسانی اور ملک
کی آبادی مین ترقی ہوتی ہے اور جب رعایا کو کبھی شریک مصلحت ہوتی ہین تو جب کبھی کسی
ضرورت کیواسطے رعایا سے روپیہ طلب کیا جاتا ہے تو رعایا ہرگز اوسمین بخل نہین کرتی
اور جو مفسد لوگ سلطنت مین اغوا و افترا سے رعایا کو بددل کر دیتے ہین پھر
اونکو اس اغوا کا موقع نہین ملتا (کیونکہ وہ قانون تو خود رعایا ہی کی
مرضی سے تجویز ہوتے ہین) اور گو والی سلطنت کیسا ہی عادل اور منصف مزاج
مگر جب تصرفات سلطنت مین وہ خودمختار محض ہوتا ہے تو اوسکو مملکت کے
احوال سے صرف اسقدر اطلاع ہو سکتی ہے جسقدر کہ وزرا اور ملازمین
اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ بادشاہون کو وہی
باتین بتاتے ہین جنمین اپنا فائدہ ہو اور ظاہر مین گو عام نصیحتین کرتے ہین
مگر باطن مین وہ عام نصیحتین اونکی خاص اغراض پر ہی مشتمل ہوتی ہین خصوصاً
جو وزیر بادشاہ کو اس بات کی جانب مائل کرے کہ سلطنت مین خودمختاری

چاہیے کیونکہ دراصل بادشاہ کو خودمختار بنانے سے اسکی غرض اپنی خودمختاری
ہوتی ہے اور یہ بات صرف وزراہی پر منحصر نہین ہے بلکہ ہماری راے مین
جسقدر ملازم خودمختار سلطنت کی ہوتی ہین اپنے اپنے کام مین سبکو فی الجملہ
خودمختاری ہوتی ہے پس ایسے عمدہ عمدہ فوائد کے لحاظ سے یورپ کے
بادشاہون نے اپنی بے اختیاری کے نتیجے کو اول اول پسند کیا اور انجام کار
اس نتیجے کے سبب سے اونکو سلطنت کا لطف حاصل ہوا اور ایک نتیجے کے
عوض مین بہت سی لذت ملی اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ جو کچھہ ان لوگون نے
اس باب مین سمجھا ہے اوسکے فائدے ہم ہمیشہ آنکھہ سے دیکھتے ہین کیونکہ
جسقدر ترقی یورپ کے لوگون نے علم مین حاصل کی ہے اور زراعت کی
بدولت زمین کے خزانے گویا انکے ہاتھہ لگے ہین اور زمین مین صدہا ہزارہا
کانین انکی تلاش سے نکلی ہین اور مثل اسکے اور جس قدر رفاہ سے اونکو
حاصل ہوئے ہین یہ سب بادشاہ اور رعیت کے اتفاق کا نتیجہ ہے اور اسی سبب سے
بحری اور بری حفاظت بڑی قوت کے ساتھہ کرتے ہین اور جو ملک

حدود یورپ سے خارج تھے اون پر بھی ان کو غلبہ حاصل ہوا ہے
غرض کہ تصرفات دنیوی مین تمام دنیا کے پیشرو بنگئے ہین اور یہہ
کمال انکو اونھین قوانین سلطنت کی جاری کرنیسے حاصل ہوا ہے جو ایسی
آزادی سلطنت پر مبنی ہین جسکی تفسیر حقوق کی محافظت سے کیگئی ہے خواہ وہ
حقوق جان و مال سے متعلق ہون خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہون
اور نیز اس بات سے حاصل ہوا ہے کہ یورپ کی رعایا اور بادشاہ دونون
اپنے ملک کے فائدون کے حاصل کرنے مین اور نقصان کے رفع کرنیمین ایک
دوسرے کے شریک حال ہین کیونکہ اس سبب سے زمانہ کے حالات اور ملک کی
کیفیت اور ملک کے باشندون کی مراعاۃ بخوبی ہوسکتی ہے چنانچہ سیاست
کا موافق زمانہ کے ہونا ہماری شریعت محمدیہ مین بھی نہایت ضروری سمجھا گیا ہے
جو قوانین یورپ مین تجویز ہوتے ہین اونکا احترام اور عزت نہایت درجہ
کی ہوتی ہے اور ہر وقت مین اہل و عقد کی راے سے نافذ سمجھے جاتے ہین
جس کے سبب سے رعیت کے حقوق اور اختیارات کی نہایت درجہ پابندی

ہوتی رہتی ہے اور ضعیف اور عزت دار آدمی زبردست آدمیونکو ہاتھہ سے
بچے رہتے ہین کسی کے ہاتھہ سے کسی پر ظلم نہین ہوسکتا جیسا کہ کسی زمانہ مین
اہل فارس کی رعیت کا حال تھا کہ اوس سلطنت کا عدل آج تک
مشہور ہے یہانتک کہ اوس سلطنت کے بعض بادشاہون کی ہمارے آنحضرت
نے بھی تعریف کی ہے اور جیسا رومیون کی سلطنت کا حال تھا جو دنیا کی
آبادی کے اکثر حصہ پر غالب ہوگئی تھی اور جیسا کبھی یونانیون کی سلطنت
کا حال تھا چنانچہ جب سلطنت یونان پر دشمن نے فتح پائی اور وہان سے
اونکو نکلنا لازم ہوا تو اونھون نے ایک حکیم سے دریافت کیا کہ اب کہان
جانا مصلحت ہے اور کونسی جگہہ رہنے کے قابل ہے اوس حکیم نے جواب دیا
کہ جہان کا قانون بادشاہ پر غالب ہو وہان رہنا چاہیے اور علاوہ اسکے
جس قوم کا حال دیکھو تو کسی کو بجز اسکے اور کسی چیز سے فلاح حاصل
نہین ہوئی کہ اوسنے قانون سلطنت کی عزت و حرمت کو محفوظ رکھا تھا
اور اگر کسی قوم نے قانون سلطنت کی محافظت اور عزت مین قصور کیا

تو جسقدر ترقی اسکو قانون کے ایجاد سے ہوئی تھی وہ سب اوس کے محفوظ نہ رکھنے سے جاتی رہی اور کوئی شخص اس بات کا خیال نکرے کہ یہ ترقی اس قوم کی انکی شریعت کی برکت کی سبب سے ہو کیونکہ قانون سلطنت قواعد عقلیہ پہ مبنی ہین جنکی رعایت دنیوی حاکم پر واجب ہوتی ہے پس اگر ان مین برکت الٰہی بھی شامل کیجاوے جیساکہ ہماری شریعت حقہ محمدیہ کا حال ہے تو اس صورت مین اون قوانین کی مخالفت اور زیادہ دنیوی تنزل کا باعث ہوگی اور عذاب اخروی اس سے علاوہ رہیگا اور جس شخص نے اہالیان یورپ کی تاریخین دیکھی ہین اور مسلمانونکی تاریخین دیکھی ہین اوسنے گویا ہماری اس رائے کو آنکھون سے دیکھا ہے۔

اور کبھی بمقتضای ضرورت یہ بات مناسب ہوتی ہے کہ سلطنت کے اختیارات ایک ہی شخص کو دیدئے جاوین اور سلطنت مین اوسکو خود مختار بنایا جاوی مگر یہ صرف چند روز کیواسطے ہوتا ہے اور اسمین بھی چند شرطین لگائی جاتی ہین اور اسکا سبب یہ ہوکہ رومیون کی سلطنت کے

اصول کے موافق جب کسی سلطنت پر کچھ خطرہ ہوتا ہے خواہ وہ کسی خارجی سبب سے ہو یا خاص سلطنت کی رعایا کے ہی سبب سے ہو اور اوس خطرہ کا انسداد قانونی عمل درآمد سے دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ قانونی عمل درآمد مین کونسل کے بہت سے لوگون کی رائین ہوتی ہین اور باہم انکے اختلاف ہوتا ہے اور اختلاف کی حالت مین یہ ممکن نہین ہوتا کہ بلا وجہ ایک کو ایک پر ترجیح دیدیجاوے پس اوس کونسل کی بحث و گفتگو مین اسقدر عرصہ ہو جاتا ہے کہ یا تو فساد جم جاتا ہے اور یا ضرورت کا وقت نکلجاتا ہے پس ایسی صورتونمین اختیارات شخصی سے زیادہ کام نکلتا ہے چنانچہ جب ایسی صورت پیش آتی ہے تو مجلس سناتو سلطنت جمہوریہ کے کسی والی سے اس بات کی درخواست کرتی ہے کہ سلطنت کے اعیان مین سے چند شخص ایسے منتخب کیے جاوین جنکو ہر قسم کے تصرف کا اختیار حاصل ہو (اور ایسے شخصون کے گروہ کا نام ڈکٹیٹر ہے پس حسب درخواست وہ لوگ

* سناتو سے اس سے مراد مجلس سنت ہے جو فرانس مین تھی جیسے کہ لندن مین پارلیمنٹ کی مجلس ہے ۱۲ سید احمد
* یہ قسم کا لفظ ہے یعنی Dictator ڈکٹیٹر یعنی فرمانروا و حاکم اعلی و مختار کل ۱۲ سید احمد

منتخب کیے جاتے ہین اور سلطنت کی جملہ اختیارات اون کے تفویض
ہوتے ہین اور وہ اپنی راے سے جسکو قتل کے قابل دیکھین قتل کرسکتے ہین
اور جسکو قید کے قابل دیکھین قید کرسکتے ہین جسوقت چاہین حرب و
پیکار کی اجازت دیدین جب چاہین صلح کرلین جسکو چاہین جلاوطن
کردین غرضکہ انکو ہر طرح کا اختیار حاصل ہوتا ہے اور انکے حکم کے نافذ ہونے مین
کسی کمیٹی یا کونسل کی راے کا اتفاق شرط نہین ہوتا البتہ صرف محاصل
سلطنت کے معاملات مین اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ مجلس سناتو
بھی اونکی راے سے اتفاق کرلے اور علاوہ اس معاملہ کے اور جملہ امور مین
تمام اہالیان سلطنت اس ڈکٹٹوری کے حکم کے تابعدار ہوتے ہین مگر اس
قسم کے اختیارات حاصل رہنے کی مدت چھ مہینے سے زیادہ نہین ہے گو جس سبب سے
ایسے اختیارات عطا کرنیکی ضرورت پڑتی ہے وہ باقی ہی کیون نہو اور اگر زیادہ
ضرورت معلوم ہوتی بھی ہے تو پھر از سرنو اونکو اجازت ملتی ہے اور اگر چھ
مہینے سے کم مدت مین کام نکل جاوے تو وہ اختیارات مدت کے پوری ہونے سے پہلے

ٹوٹ بھی جاتے ہین اور جب وہ اختیارات جاتی رہتی ہین تو جن لوگون کو
اختیارات دیجاتی ہین اونسے دریافت کیا جاتا ہی کہ تمنے فلان شخص کو
قتل کیون کیا فلان موقع پر لڑائی کا حکم کیون دیا اور یہ استفسار ایک
عام مجمع مین ہوتا ہی پس اگر اونھون نے اپنی کاروائی کی وجہ معقول
بیان کی تو اونکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور اگر کوئی وجہ معقول نہ بیان کرسکے
تو اونکی بداعمالی کی سزا دیجاتی ہے مگر اس سزا مین یا تو دارالسلطنت سے
نکال دیے جاتے ہین اور یا کوئی جرمانہ دینا پڑتا ہے مگر اس اخیر زمانہ مین
یورپ کے لوگ ڈکٹٹور ہر ایسے والی سلطنت کو کہنے لگے ہین جو مطلق العنان ہو
خواہ اوسکی مطلق العنانی کی کوئی مدت مقرر ہو یا نہو جیسے کہ مثلاً جنرل کرامول
انگلستان مین گذرا ہی اور نیپولین اول فرانس مین گذرا ہی اور مثل اونکے
جو لوگ اس قسم کے ہوئے ہین کہ اونکی دانائی اور ہوشیاری کی شہرت تھی
اور بسبب کسی خرابی کے سلطنت مین یہی مناسب معلوم ہوا کہ اونکو خودمختار
بنایا جاوے تو صرف اون لوگون کو بجاے ڈکٹٹور کے قائم کیا اور عوام الناس

یہ بات ظاہر کردی کہ انکی سبب سے سلطنت کی اصلاح ہوگی اور جو خطرات
سلطنت میں ہین وہ سب انکی تدبیر سے دفع ہوجاوینگے اور جو کچھ اسمین نقصان ہے
اوسکی اصلاح ہوجاویگی لیکن درحقیقت ایسے ایک شخص کو مطلق العنان بنانے
اور اختیارات اسکی ہاتھ مین دینے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا بلکہ اس صورت مین بھی
جو شخص خود مختار بنایا جاتا ہے وہ اس بات کی درپردہ فکر کرلیتا ہے کہ میرے
اختیارات شخصیہ ہمیشہ کیواسطے باقی رہین اور تدبیر اسکی یہ کرتا ہی کہ یا تو سلطنت
کی پریشانی کو بدستور باقی رکھتا ہی جسکے سبب سے اسکے اختیارات ہمیشہ باقی رہین
اور یا وہ اوس پریشانی کو اس خوبصورتی سے رفع کرتا ہی کہ سلطنت کے باشندے
اوسکی رای کو دیکھکر تعجب مین رہجاتے ہین اور اوسکی عزت و عظمت انکے
دلون مین جگہہ کرلیتی ہے جسکے سبب سے ہمیشہ اوسکا حکم اونپر نافذ رہتا ہے
اور جیسے قوانین کے اجرا کا وہ ارادہ کرے ویسے ہی قانون سلطنت مین
نافذ ہوجاتی ہین اور اون قوانین کی اجرا مین وہ اپنے حظ نفس کے رجحان کو
مضمر رکھتا ہی پس گویہ اختیارات شخصیہ فی نفسہ بڑی بڑی خرابیونکو مستلزم ہین

لیکن جب سلطنت کی رحمت اور حفاظت کے لیے اسکی ضرورت ہو تو اس بات
کا مضائقہ بھی نہین ہی کہ آزادی سلطنت کو چند روز کیواسطے موقوف
کردیا جاوی چنانچہ حکیم ماُنٹسکیُو فرانسیسی کا بھی یہ قول ہی کہ سلطنت کی آزادی
کی کامل کیفیت کے سننے سی بعض اوقات ہمکو یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آزادی
کو پست کردیا جاوی اور میری دانست مین جبکہ اختیارات سلطنت ایک شخص
خاص کو کسی ضرورت لاحقہ کے سبب سی دیے جاتے ہین تو اسکے واسطے بھی ایک مدت
کا تعین ہونا نہایت ضرور ہی اور جب وہ ضرورت باقی نرہی تو آزادی کو پھر بدستور
قائم کرنا واجب ہی چنانچہ اس باب مین اسنی نہایت عمدہ دلیلین بیان کی ہین
اور اوسنے یہ ثابت کیا ہی کہ سلطنت کی مقید بالقوانین رہنے مین عامہ خلائق
کی بہتری اور صلاح ہی اور اوسکی بدانتظامی اور قانون کی پابند نہونے مین سب کا
نقصان ہی اور میری ہمیشہ سی یہ راے ہی کہ قانونی پابندی اور انتظام فی زماننا
واجبات سی ہی اور مین یہ بھی کہتا ہون کہ جس ملازم کو اپنی کارروائی مین
کسی کی بازپرس کا خوف نہوگا وہ کبھی امین اور خیرخواہ سلطنت و محب وطن

نہوگا اور گو وہ شخص بسبب اس بات کے کہ اوسکے دل مین انصاف کی محبت ہے
بالفعل معتمد علیہ ہو مگر باز پرس اور روک ٹوک نکرنیکا انجام یہی ہے کہ وہ پیچھے
باز پرس گوارا نکریگا اور اس سبب سے آخر کار خرابی لاحق ہو گی اسلیے کہ
تجربہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اکثر اہلکار اپنی ذاتی اغراض کو اغراض عامہ
خلائق پر مقدم رکھا کرتے ہین اور تسلیم کیا کہ ایک شخص خاص منصف مزاج ہے
مگر قاعدہ تو یہ ہے کہ سب لوگ بغیر نگرانی کے انصاف نہین کرتے علاوہ اسکے
یہ بات ہے کہ اگر کوئی فی الواقع منصف مزاج ہو تو اوسکو کسی کی باز پرس
سے کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا بلکہ اسکے حال کے مناسب یہی بات ہو گی
کہ اسکی کاروائی کا اندازہ کیا جاوے تا کہ اوسکے سبب سے اسکا انصاف
ظاہر ہو جاوے اور اسکی برائت بخوبی ثابت ہو جاوے۔ جو کچھ ہمنے اس
مقدمہ مین لکھا ہے وہ اہل دانش کو بہت کافی و وافی ہے اور ہر کام کی
توفیق خدا کے اختیار مین ہے۔

بیان
حالات سلطنتہاے
یورپ

پہلا حصہ

یورپ کی سلطنتون کے حالات کے بیان مین

اس حصہ مین کئی باب ہین

پہلا باب

سلطنت علیہ عثمانیہ کے حالات مین

اور اسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

سلطنت علیہ عثمانیہ کی تاریخ مین

سلطنت عثمانیہ کا آغاز سلطان غیاث الدین سلجوقی کے عہد مین ہوا اور ۶۹۹ھ چھہ سو ننانوے ہجری مین اوسکی طرف خلافت منتقل ہوئی چنانچہ جو شخص سب سے پہلے اس سلطنت پر قابض ہوا وہ سلطان عثمان تھا جو اس سلطنت پر قابض ہونیسے پہلے ارض اناطولی کے کسی حصہ کا

امیر تھا اس سلطان عثمان نے سلطان غیاث الدین مذکور سے اس
بات کی اجازت لی کہ مین اس سلطنت پر حملہ کرون سلطان غیاث الدین
نے اوسکو اجازت دیدی چنانچہ اوسنے بعد اجازت کے اپنی تیغ کے زور سے
اوسکو فتح کر لیا اوسکے بعد یہ سلطنت بڑھتی گئی اور فتوحات کثیرہ اوسکو
نصیب ہوتی گئین کہ اونکے سبب سے دائرہ مملکت کا نہایت وسیع ہوگیا
یہانتک کہ اوسکی وسعت اور خوبی کا شہرہ تمام زمانہ مین ہوگیا اور اوسکی
خوبیون اور اوصاف مین کتابین مرتب ہوگئین اور چونکہ یہ سلطنت حد سے
زیادہ مشہور ہے اس سبب سے ہم صرف اوسکے سلاطین کے نامون پر اکتفا کرتے ہین
اور جس زمانہ مین وہ بادشاہ پیدا ہوئے اور جس عہد مین وہ تخت نشین ہوئے
اور جب اونھون نے انتقال کیا اور جبتک اونھون نے سلطنت کی اور
جسقدر اونکی عمرین ہوئین یہ سب ہم مختصر طور پر ایک فہرست مین بیان
کرتے ہین اوسکے بعد ہم وہ باتین لکھین گے جو اس سلطنت مین عمدہ تھین
جیسے کہ منشا اوسکی سیاست کا اصول اور اوسکی حکمرانی کا طریقہ اور اوسکی

آبادی اور رعایا کی شمار اور مثل اسکے جو اسکے ضمن مین بیان ہونگے
چنانچہ سلاطین سلطنت مذکور کے نامون کی فہرست یہ ہو۔

بادشاہون کے نام	سال ولادت	سال جلوس	سال وفات	مدت سلطنت	عمر
سلطان غازی عثمان خان	۶۵۶	۶۹۹	۷۲۶	۲۷	۷۰
سلطان غازی اورخان خان	۶۸۰	۷۲۶	۷۶۱	۳۵	۸۱
سلطان غازی مرادخان	۷۲۶	۷۶۱	۷۹۱	۳۰	۶۵
سلطان غازی یلدرم بایزیدخان	۷۶۱	۷۹۱	۸۰۵	۱۴	۴۴
سلطان محمدخان	۷۸۱	۸۱۶	۸۲۴	۸	۴۳
سلطان غازی مرادخان ثانی	۸۰۶	۸۲۴	۸۵۵	۳۱	۴۹
سلطان فاتح محمدخان	۸۳۵	۸۵۵	۸۸۶	۳۱	۵۱
سلطان غازی بایزیدخان ثانی	۸۵۶	۸۸۶	۹۱۸	۳۲	۶۲
سلطان غازی سلیم خان	۸۷۴	۹۱۸	۹۲۶	۸	۵۲
سلطان غازی سلیمان خان	۹۰۱	۹۲۶	۹۷۴	۴۷	۷۴

بادشاہوں کے نام	سنہ ولادت ہجری	سنہ جلوس ہجری	سنہ وفات ہجری	مدت سلطنت	عمر
سلطان غازی سلیم خان ثانی	۹۲۹	۹۷۴	۹۸۲	۸	۵۳
سلطان غازی مراد خان ثالث	۹۵۳	۹۸۲	۱۰۰۳	۲۱	۵۰
سلطان غازی محمد خان ثالث	۹۷۴	۱۰۰۳	۱۰۱۲	۹	۳۸
سلطان غازی احمد خان	۹۹۸	۱۰۱۲	۱۰۲۶	۱۴	۲۸
سلطان مصطفیٰ خان ابن محمد خان	۱۰۰۱	۱۰۲۶	۰۰۰۰	۰۰ — ۳ شہر	۰۰
سلطان عثمان خان ثانی	۱۰۱۲	۱۰۲۷	۱۰۳۱	۴	۱۹
سلطان مصطفیٰ خان مرتبہ دوم	۰۰۰۰	۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱ — ۴ شہر	۳۱
سلطان غازی مراد خان رابع	۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱۰۴۹	۱۷	۲۸ — ۶ شہر
سلطان ابراہیم خان	۱۰۳۴	۱۰۴۹	۱۰۵۸	۹	۳۴
سلطان غازی محمد خان رابع	۱۰۵۱	۱۰۵۸	۱۱۰۴	۴۰ — ۶ شہر	۵۳
سلطان سلیمان خان ثانی	۱۰۵۲	۱۰۹۹	۱۱۰۲	۳ — ۶ شہر	۵۱ — ۶ شہر
سلطان احمد خان ثانی	۱۰۵۲	۱۱۰۲	۱۱۰۶	۴ — ۶ شہر	۵۴

بادشاہون کے نام	سال ولادت	سال جلوس	سال انتقال	مدت سلطنت	عمر
سلطان مصطفےٰ خان ثانی	۱۰۶۴	۱۱۰۶	۱۱۱۵	۹	۴۱
سلطان غازی محمد خان ثالث	۱۰۸۳	۱۱۱۵	۱۱۴۳	۲۸	۶۰
سلطان غازی محمود خان	۱۱۰۸	۱۱۴۳	۱۱۶۸	۲۵	۶۰
سلطان عثمان خان ثالث	۱۱۱۰	۱۱۶۸	۱۱۷۱	۳	۶۰ ـ ۶ شہر
سلطان مصطفےٰ خان ثالث	۱۱۲۹	۱۱۷۱	۱۱۸۷	۱۶	۵۸ ـ ۶ شہر
سلطان غازی عبدالحمید خان	۱۱۳۷	۱۱۸۷	۱۲۰۳	۱۶	۶۶
سلطان غازی سلیم خان ثالث	۱۱۷۵	۱۲۰۳	۱۲۲۳	۱۹	۴۸
سلطان مصطفےٰ خان رابع	۱۱۹۳	۱۲۲۲	۱۲۲۳	۱	۳۰
سلطان غازی محمود خان ثانی	۱۱۹۹	۱۲۲۳	۱۲۵۵	۳۲	۵۵ ـ ۶ شہر
سلطان غازی عبدالمجید خان	۱۲۳۸	۱۲۵۵	۱۲۷۷	۲۲ ـ ۶ شہر	۳۹

فصل دوسری

سلطنت عثمانیہ کے اصول قوانین مین

مقدمہ کتاب مین یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ جب سلطان عبد المجید خان
مرحوم و مغفور غازی نے سیاست سلطنت مین ایک نوع کا قصور دیکھا تو اونھون نے
۱۲۵۵ ہجری مین احکام شریعت کی مطابقت سے چند قانون سلطنت کے
حسب حال اور نافع تجویز کیے اور ایک فرمان جو دستخط سلطانی سے مزین+ تھا
وہ عامہ سلطنت مین مشتہر کیا اوسکا مضمون یہ تھا کہ "یہ بات سبکو معلوم ہے
کہ ہماری سلطنت ہمیشہ سے احکام شرعیہ کے تابع رہی ہے اور اس مین
شریعت محمدیہ کے قوانین کی نہایت درجہ رعایت ہوتی رہی ہے چنانچہ اسی وجہ سے
ہماری سلطنت قوت و استحکام اور رفاہ عام اور آبادی شہر و دیہات مین
اعلی درجہ کو پہونچ گئی تھی مگر ڈیڑھ سو برس سے اس سلطنت کی قدیمی قوت
اور آبادی مین کئی وجہ سے ایک طرح کا ضعف آگیا ہے جسکے سبب سے حدود شرعیہ
اور قوانین سلطنت کی پابندی نہین رہی اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس سلطنت
مین احکام شرعیہ کے بموجب حکمرانی نہو وہ سلطنت زوال کی مستحق ہو جاتی ہے

+ یہ فرمان ترکی یعنی سلطانی اور یورپ مین خط شریف کے نام سے نامزد ہوا سید احمد

پس اس سبب سی جب سے ہم تخت سلطنت پر بیٹھے ہین اوسی روز سی ہمکو یہ فکر
لگی ہوئی ہی کہ ہم ملک کی آبادی اور رعایا کی رفاہ کی تدبیرین ایسی ایجاد کرین
کہ اونکے ذریعہ سی بفضل ایزدی تھوڑے ہی عرصہ مین اصلی مقصود ہمارا
حاصل ہو جاوی کیونکہ ہم اپنے ملک کی حالت اور اوسکی عمدہ زمین اور
اوسکے باشندون کی استعداد اور قابلیت کے لحاظ سے اسکو ضروری سمجھتے ہین
چنانچہ ہمکو یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ہم اپنی تجویز سے نئے قانون[۴] سلطنت
کے لیے ایجاد کرین اور اس قانون مین احکام شرعیہ کی مراعات رکھین اور
قانون کی ترتیب و ایجاد مین ہمکو اپنے خدا کی عنایت پر بھروسہ ہے اور
سید المرسلین کے وسیلہ سی ہمکو اس مین کامیابی کی امید ہی اور منشا اون
قوانین کے ایجاد کا صرف یہ ہی کہ بندگان خدا کی جان اور مال اور آبرو
محفوظ رہے اور دوسرا منشا اوس قانون کا یہ ہی کہ صوبہاے سلطنت سی

---

۴ ایسی ایجاد کو علماء وقت نے جو امورات سیاسی سی جاہل محض اور اصول شریعت سی جو امور دنیاوی اور سیاست مدن سے علاقہ رکھتی ہے بسبب تقلید روایات جزئیہ فقہیہ کے محض ناواقف تھے خلاف شرع سمجھ کر مخالفت کی تھی مگر وہ علماء جو ان دونون باتون کو خوب سمجھتے تھے وہ اوسکو عین شریعت جانتے تھے ۱۲ سید احمد

جو خراج وغیرہ لیا جاوے اوسکے تعین کیواسطے ایک حد اور قاعدہ مقرر
ہو جاوے اور لشکر وغیرہ کی ضرورت کی حد معین ہو جاوے اسلیے کہ جان او
عزت دونون انسان کی بہت عزیز چیزین ہین اگر انسان کو ان دونون
چیزون کی طرف سے کسی قسم کا خوف ہوتا ہے تو ناچار وہ ایسے حیلہ کی طرف
رجوع کرتا ہے جسکے سبب سے اوسکی دونون چیزین محفوظ رہین خواہ وہ حیلہ
کسی کے حق مین مضر ہو یا نافع ہو گو وہ انسان کیساہی صالح اور امین
کیون نہو اور ظاہر ہے کہ رعایا کا ایسا ہونا سلطنت کے حق مین مضر ہے اور
اگر انسان کو اپنی جان اور عزت کی طرف سے اطمینان ہو تو وہ حتی الامکان
راہ راست سے تجاوز نہین کرتا بلکہ جہان تک ہو سکتا ہے سلطنت کی خیر خواہی
مین ہی سعی کرتا رہتا ہے اور مال کی بھی یہ کیفیت ہے کہ اگر انسان کو اوسکی
طرف سے تردد ہو تو اوس سے سلطنت کے حقوق کی مراعات نہین ہو سکتی
اسلیے کہ اوسکے دل کو کسی وقت اپنے مال کی ہی فکر سے نجات نہین ملتی جو
سلطنت کے حقوق کی طرف دل لگاوے اور اگر اوسکو مال کی طرف سے

اطمینان

اطمینان ہوتا ہی تو پھر دین و دنیا جس کی طرف قصد کری دل لگا سکتا ہی
اور اپنی عیش و عشرت اور رفاہیت کی طرف طبیعت متوجہ کر سکتا ہے
اور اس صورت مین اوسکو اپنی ملک کی محبت اور عزت کا بھی خیال آ جاتا ہے
اور اس سبب سے پھر اوسکے کام بھی اوسی کے موافق ہو جاتی ہین اور تعین
خراج کا سبب یہ ہی کہ جسطرح پر سلطنت کو اپنے ممالک محروسہ کو محفوظ رکھنے
اور اپنی عزت کو قائم رکھنے مین لشکر کی مضبوطی اور قوت کی احتیاج ہوتی ہی
اسی طرح وہ اپنے تصرفات کے لیے مصارف ضروریہ کی محتاج ہوتی ہی اور اون
مصارف کے لیے انبار روپیہ کی ضرورت پڑتی ہی پس یہ روپیہ اسی طرح حاصل
ہو سکتا ہی کہ جو اس سلطنت کی تابعدار سلطنتین ہین اون سے خراج لیا جاوے
اس سبب سے واجب ہوا کہ اس خراج کے وصول کرنیکے واسطے ایک خاص
طریقہ جو نہایت مستحسن ہو مقرر کیا جاوے اور گو خودمختاری کی حالت مین
اللہ کی عنایت سے ہماری ممالک محروسہ محفوظ ہین لیکن تاہم اوسمین
فی الجملہ آثار اختلال پیدا ہو گئے ہین کیونکہ جملہ مصالح ملکیہ اور سیاست مدنیہ کے

اختیارات کا شخص واحد کے اختیار مین دیدینا خواہ مخواہ موجب اختلال ہوتا ہی خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ وہ کسی بدطینت کے اختیار مین دیجاوین اسلیے کہ ایسا شخص اپنے فائدہ اور آرام کو ہر چیز پر مقدم رکھتا ہی اور اوسکے جسقدر کام ہوتے ہین سب ظلم اور جبر کے ساتھہ ہوتے ہین باین لحاظ واجب ہوا کہ ہم بہت جلد ایک ایسا قاعدہ تجویز کرین جس سے سلطنت کے باشندون پر حسب حیثیت خراج لگایا جاوے اور کسی سے کسی کی ہستی سے بڑھکر کوئی نہ لے سکے مگر اس سے پہلے ہم سلطنت کے اخراجات اور فوج کے خرچ کا اندازہ کرلین تاکہ بقدر ضرورت سب پر برابر خراج پھیلا سکین اور اسی طرح لشکر کا رکھنا بھی ضروریات سے ہی کیونکہ دین و سلطنت کی محافظت اسی پر موقوف ہی پس سلطنت کے باشندون پر لازم ہی کہ وہ رعایا مین سے تھوڑے سے لوگونکو فوج مین بھرتی ہونیکے واسطے دین اور چونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جو طریقہ لشکر کی خدمت کا بالفعل سلطنت مین رائج ہے اور جو انتظام اسمین بالفعل ہی اسکے سبب سے ملک کی زراعت اور تجارت کو نہایت نقصان پہونچتا ھے

اور توالد وتناسل کو بھی نہایت نقصان پہونچتا ہے جسکے سبب سے گویا
جان اور مال اور شرافت سب مین کمی ہوتی ہے کیونکہ جسقدر آدمی
موجود ہین اول تو اونکے شمار کا لحاظ نہین کیا جاتا اور بعضون سے
محصول حد سے زیادہ لیا جاتا ہے بعضون سے اونکے مقدور سے بہت کم لیا جاتا ہے
اور لشکر مین یہ خرابی ہے کہ سپاہی کو مدت العمر لشکر مین رہنا پڑتا ہے اسکے سبب
سے وہ توالد وتناسل سے محروم رہتا ہے اور اس قید کے سبب سے وہ اسقدر
تنگ دل ہو جاتا ہے کہ اپنی خدمت متعلقہ کو بجوش دلی انجام نہین دیتا
پس ہمکو یہ بات نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جب سلطنت کو لشکر کی ضرورت
یقینی ٹھہری تو وہ ایک قانون ایسا ایجاد کرے جو سبکے حق مین یکسان ہو
اور سپاہیون کیواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا جاوے کہ بدلی کے طور پر بجاے ایک
کے ایک آتا ہے اور پانچ برس سے زیادہ کوئی شخص لشکر مین نرہنے پاوے
پس انشاء اللہ العزیز ایسے قوانین کے سبب سے ملک کی آبادی اور قوت
اور آرام اور امن سب مین ترقی ہوگی اور اسی سبب سے ہم یہ حکم دیتے ہین

آئیندہ سے کسی مجرم کے ساتھ کوئی ایسی سختی نکی جاوی جسکے سبب سی وہ تنگ
ہوکر اپنے آپ مر رہی یا زہر وغیرہ کھانے کی جرأت کری بلکہ اوسپر سولے
قانون شریعت کی اور کسی قسم کا حکم نہ لگایا جاوی اور کسی شخص کی ہتک عزت
نکیجاوی اور ہر شخص کو اطلاع دیجاوی کہ وہ اپنی ملک مین نہایت آزادی
اور خودمختاری کے ساتھہ تصرف کری اور جو شخص کوئی جرم کری تو اوسکے
اور وارث اوسکی وراثت کی حقوق سے محروم نکیے جاوین کیونکہ وہ سب
اوس جرم سی بری ہوتے ہین اور یہ قاعدہ ہماری طرف سی جملہ رعایا کے
حق مین بغیر کسی استثنا کی یکسان ہی خواہ وہ مسلمان ہو خواہ کسی اور ملت کی ہو
اور ہن کی مراتب کی تکمیل کیواسطے جسقدر عدالتون کے زیادہ کرنے کی
ضرورت انفصال مقدمات کی لحاظ سے ہوگی اوسیقدر عدالتین باتفاق
رای اکثر رعایا کے زیادہ کردیجاوینگی اور ہماری دربار کے وکلا کو چاہیے
کہ وہ کبھی کبھی مجلس احکام العدالت یعنی جوڈیشل کونسل مین حاضر ہوکر
جو بات اونکی نزدیک رعایا کی حق مین مفید ہو اوسکو بغیر کسی خوف اور

مروت کو صاف صاف ظاہر کیا کرین اور جو معاملات انتظام لشکر سے
متعلق ہین اونکا تصفیہ دار الشورائے عسکریہ مین ہوا کرے جو سر دار لشکر
کے مقام مین جمع ہو اور قوانین کی تجویز کے باب مین جب کسی بات پر
لوگونکی رائے اتفاق کرے تو وہ رای تحریری ذریعہ سے ہمارے روبرو پیش
ہوا کرے تاکہ ہم اوسکو اپنے دستخطون سے مزین کر دیا کرین اور وہ ہمیشہ کے
واسطے ایک دستور العمل سمجھا جاوے اور چونکہ اس قسم کے قوانین کو جاری کرنے
سے ہماری غرض صرف دین کی تقویت اور سلطنت کی قوت ہے اسلیے ہم
اس منشور کو عہد و میثاق کے ساتھ موکد کرتے ہین اور ایک متبرک مقام
مین جملہ علماء اور وکلاء کے سامنے قسم کھاتے ہین کہ آیندہ ہم کوئی ایسا کام نکرینگے
جو مخالف اس عہد کے ہو اور ہمارے ساتھ اور سب لوگ بھی اس بات پر
قسمین کھاوین اور اگر بعد اس معاہدہ اور قسمون کے کسی وزیر یا عالم
سے کوئی امر عمداً خلاف معاہدہ یا حلف کے سرزد ہوگا تو اوسکو نہایت
سخت سزا دیجاویگی اور اوسکے رتبہ یا علم و فضل کا کچھ لحاظ نکیا جاویگا

اور چونکہ ہمنے اپنے ملازمان سلطنت کیواسطے بڑھی بڑھی عہدی اور کافی وظیفی
مقرر کردیے ہین اور آیندہ اور ہوجاوینگے اسلیے ہم یہ بھی چاہتے ہیین کہ
رشوت ستانی کا دروازہ بھی بند ہوجاوے اور رشوت کی متعلق ایک خاص
قانون عقل و نقل کی مطابقت سی ایسا بنایا جاوی کہ اوس مین رشوت خوارون
کیواسطے ایک خاص عقوبت مقرر ہو اور ہمکو یہ بات منظور ہی کہ جو انتظامات
اور قواعد ہمنے بالفعل تجویز کیے ہین جنکے سبب سے قدیمی جور و ستم کی طریقونکی
بیخ کنی ہوتی ہی وہ سب جگہ مشہور ہوجاوین اسلیے ہم چاہتے ہین کہ ایک ایک
نقل اس منشور سلطانی کی اون سلطنتون کے سفیرون کو دیجاوے جو
ہماری ساتھ ربط و اتحاد رکھتے ہین اور ایک ایک نقل ہماری ممالک محروسہ
مین رعایای سلطنت کی اطلاع کیواسطے بھیجی جاوے اور جو شخص ہمارے
ان قوانین مین خلل اندازی کا ارادہ کری جنکی بنا خاص مصالح شرعیہ ہی
اوس شخص پر اللہ کی لعنت اور ملائکہ اور بنی نوع انسان سبکی لعنت ہوگی
اور قیامت تک اوسکو فلاح نصیب نہ ہوگی اور ہم اللہ جلشانہ سے دعا مانگتے ہین

کہ وہ اپنے بندون کو اس امر خیر کے جاری کرنے کی توفیق عطا فرماوے
اوسکے بعد سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین ماہ جمادی الثانی ایک وردوسرا منشور
وزیر اعظم کے نام اون لوگون کے حقوق کے ثابت کرنے کے واسطے
جاری فرمایا جو مسلمان نہین تھے اوسکا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ ہر قسم اور
ہر ملت و مذہب کی رعایا گویا اللہ کی جانب سے ایک امانت ہے جو بادشاہون
کے سپرد کیجاتی ہے اس لحاظ سے واجب ہے کہ سب لوگ یکسان ایک عمدہ
حالت پر ہین اور سبکی نسبت عدل و احسان کیاجاوے اور جب ایک
ملک کے باشندون کو باہم اتحاد قلبی اور تالیف قلوب زیادہ ہوجاتا ہے
تو اوس ملک کی سلطنت کی قوت اور شوکت اور عزت بڑھجاتی ہے
اور بہت بڑا ذریعہ تالیف قلوب کا باشندگان ملک کو یہی ہے کہ جو لوگ
مسلمانون کے سوا اور مذہب کے ہین اون لوگون کو مسلمانون کے
ظلم و زیادتی سے ہر وقت محفوظ رکھین اور اونکے جان و مال کی ایسی ہی
حفاظت کیجاوے جیسی کہ مسلمانون کی کیجاوے چنانچہ اسی واسطے ہم

دربار عالی کے تحت فرمان انکی کمیٹیان مقرر کردی ہین تاکہ وہ اون لوگونکو
امور دینیہ کی نگرانی کرتی رہین اوسکے بعد اپنے منشور مین یہ بات بیان کی
کہ مسلمانون کے سواے اور قومون کے دیندار لوگ کس قسم کا تصرف
دینی کرسکتے ہین پھر اس بات کا ذکر کیا کہ علی العموم سب لوگون کیواسطے
قانون اس باب مین مزاحم ہے کہ وہ کوئی کام ایسا کرین جسکے سبب سے
آدمی کی شرافت مین بٹا لگے اور ہر شخص کو اپنے معاملات دینی و دنیوی
مین قانوناً کامل آزادی حاصل ہے کوئی شخص رعایاے سلطنت مین سے
کسی کو اوسکے ارکان مذہبی کے اداکرنیسے منع نہین کرسکتا اور نہ زبردستی
کوئی شخص کسی کا مذہب بدلوا+ سکتا ہے اوسکے بعد یہ ذکر کیا کہ جو نزاع مسلمانون
اور غیر مسلمانون کے درمیان ہون وہ ایسی مجلس مین فیصل ہوا کرین جسمین

+ چند سال ہوئے عہد وزارت علی پاشا مین جو ایک نہایت لائق وزیر اعظم سلطان عبد العزیز سلطان حال کا تھا ایک عیسائی مذہب ہو کر ایک یہودی مسلمان ہوگیا تھا چند روز بعد وہ پھر یہودی ہوگیا جاہل مولویون نے اوسکا قتل کرنا چاہا کیونکہ اونکو غلط خیال کے مطابق مرتد کی سزا بجز قتل کے اور کچھ نہین ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا یہ مسئلہ نہین ہے علی پاشا نے بعد تحقیقات و بعد مباحثہ کے علما سے اوسکو رہائی دی اور اوسکو اپنے فعل کا مختار رکھا اسلیے کہ شریعت حقہ محمدیہ مین مذہب کی نسبت کسیطرح کا جبر نہین ہوسکتا ۱۲ سید احمد

غیر مسلمان اور مسلمان دونون شریک ہون اور اگر دو شخص غیر مسلمان باہم کچھہ
جھگڑا کرین اور وہ اس بات پر راضی ہون کہ ہمارا قضیہ کوئی ہمارے ہی مذہب
کا پیشوا خانگی پنچایت سے فیصل کردے تو ہماری طرف سے اوسکو اجازت ہے
اسکے بعد کہا کہ قوانین سیاست و رقوانین تجارت منضبط کیے جاوین اور
جیلخانون کے حالات اور بدانتظامی کی اصلاح کیجاوے اور کوئی معاملہ
قیدیون کے ساتھہ خلاف قانون نکیا جاوے اور کسی قیدی کو بدنی تکلیف
ندیجاوے اور ادای محاصل اور خدمت جنگی مین جملہ رعایاے سلطنت برابر
سمجھی جاوے اور اگر کوئی غیر مسلمان روپیہ دیدے یا اپنے عوض کسی شخص کو
تجویز کردے تو وہ جنگی خدمت سے معاف بھی ہوسکتا ہے اسکے بعد اسی منشور
مین مملکت کے شہرون کے حالات کی طرف توجہ فرماکر ارشاد کیا ہے کہ جملہ
رعایاے سلطنت کی آرام و آسایش کی نظر سے کچھہ روپیہ ہماری گورنمنٹ
خاص اسلیے عطا کریگی کہ ضرورت کے مقامات مین پختہ سڑکین طیار ہوجاوین
اوسکے بعد یہ بیان فرمایا کہ جو مجلس مصالح ملکیہ پر نظر کرنیکے واسطے مقرر ہے

اوسکے ممبر بادشاہون کی ذات سے بھی متعرض ہونیکے مجاز ہین اور ممبرونکو
رہنے کی مدت اسمین صرف ایک برس ہے کوئی شخص سال بھر سے زیادہ
اسمین ممبر نہین رہ سکتا اور جو شخص اوس مجلس کا ممبر مقرر ہوگا اوس سے
اس بات کا حلف لیا جاویگا کہ کوئی بد دیانتی نکرنے پاوے اور ایمان کے
ساتھہ جو بات حق ہو اوسکو ظاہر کرتا ہے اور سچ بات کہنے مین کسی کی
مروت یا خوف نکرے پھر فرمایا کہ آیندہ سے ہماری سلطنت کے راستے اور زمین
محصول دی جاوین اور اذن عام دیا جاوے کہ ہماری سلطنت کی پیداوار
تجارت کیواسطے اور ملکونکو جاوے اور اور ملکون کی پیداوار ہمارے ہان آوے اور تجارت
وزراعت کی جہانتک ممکن ہو ترقی کیجاوے اور ہماری رعایا سے سلطنت
جہانتک ہوسکے کسب ہنر اور تعلیم فنون کی جانب متوجہ ہو اور جہانتک
موقع لگے اس بات کی تلاش کرے کہ اسکے جملہ کاروبار مین حتی الامکان
تہذیب و شائستگی پیدا ہو اوسکے بعد اپنے فرمان کو اس قول پر ختم فرمایا
کہ اے ہماری سلطنت کے وزیر اعظم جو کچھہ ہمنے ابتک اس ملکی فرمایشین ارشاد فرمایا ہے

اوسکی تعمیل اور تکمیل تمھاری ذمہ ہی اور تم ہی اس بات کی ذمہ دار ہو کہ ہمارے اس فرمان عالی کا خاص ہماری دارالسلطنت اور ہماری ممالک مقبوضہ مین برابر اعلان کردو تاکہ لوگ اوسکے مطالب کو اچھی سے جان لین پس تمپر واجب ہی کہ تم اوس کی تعمیل مین دل وجان سی کوشش کرو اور جو باتین اوس مین بیان ہوئی ہین اونکو پورا پورا ادا کرو اور ہماری اس مہر و دستخط پر اعتماد کرو" یہ خلاصہ ہی دونون فرمانون کا مگر چونکہ وہ ایک غیر زبان سی یعنی ترکی سے ترجمہ ہوا ہی اس سبب سی یہ عذر اوسکی مترجم کا کہ بعض مواقع پر ترکیب کی دقت پیش آئی ہے جو ہمیشہ ایسی صورت مین ہوا کرتی ہے بھولا نجاویگا اور چونکہ یہ ترجمہ عربی سے اردو مین ہوا ہے اسواسطے ضرور ہی کہ اس کتاب کا مترجم اسی عذر کو اپنی طرف سی بھی پیش کری

تیسری فصل

بیچ حالات وزرای سلطنت ٹرکی اور اونکی کونسلون ملکی اور جنگی کی

اول درجہ کی وزارت کا نام وہان صدارت عظمی ہے (مرادف پریم منسٹر

اور وہ سلطنت کے وزیر اعظم کی وزارت ہی چنانچہ یہ وزیر نائب السلطان
ہوتا ہی اور اوسکے اختیارات سلطنت کے جملہ معاملات خواہ وہ کسی قسم
کے ہون حاوی ہوتے ہین اور تمام عدالتین ملکی اور مالی اور داخلی اور
خارجی اوسکے تحت حکومت اور جملہ وزراے سلطنت بھی اوسکے تابع فرمان
ہوتے ہین خصوصاً جو وزراء مال کے محکمون اور عدالتہاے خارجیہ* سے
تعلق رکھتے ہین وہ اوسکے زیادہ تحت حکومت ہوتے ہین اور کوئی معاملہ
سلطنت کا سلطان وقت بھی بغیر اطلاع اسکی طے نہین کرسکتا اور
نہ کوئی معاملہ بلاوساطت اس وزیر کے حضور مین پیش ہوسکتا ہے اور
اسکی ایک خاص ذاتی کونسل ہے جسوقت اوسکو ضرورت ہوتی ہے
اوس کونسل کے ممبرون کو جمع کرکے اون سے صلاح ومشورہ لیتا ہے
اور جسقدر ملازم سلطنت ہین اون سب کا عزل ونصب بھی اوسی کے
اختیار مین ہے جسکو چاہے برخاست کردے چنانچہ اسکی عدالت اور حکمرانی کا

* عدالتہاے خارجیہ بعینہ مماثل فارن ڈیپارٹمنٹ کے ہین ۱۲ سید احمد

حکمرانی کا

مقام الباب العالی کے نام سے مشہور ہے اور وہ ایک بڑا عالیشان محل ہے
جسکو ٹرکی زبان مین پاشا قپوسی کہتے ہین اس قصر عالی مین خاص
وزیر کی کونسل بھی جمع ہوتی ہے اور وہ حکام عدالت جنکو وزارت سے
تعلق ہے اور اور وزیر معاملات خارجیہ بھی بیٹھتے ہین پس گویا یہ مقام
جو باب العالی کہلاتا ہے او ر دار الحکومت وزیر اعظم کا ہے سلطنت کے
جملہ احکام کا مرکز ہے جو معاملہ سلطنت کا ہوتا ہے اسکی انتہا بھی یہین
ہوتی ہے اور جو حکم سلطنت سے صادر ہوتا ہے وہ بھی خاص یہین سے صادر
ہوتا ہے اور کبھی اسمین خود حضرت سلطان بھی تشریف لے آتے ہین تاکہ
وہان جا کر کونسل کے مباحثہ اور انفصال مقدمات کا ملاحظہ کرین یا جو
مقدمات ایسے ہین کہ حسب ضابطہ سلطان کے روبرو اونکی پیش ہونے کی نوبت
نہین آتی اون مقدمات کو اپنے روبرو فیصل کراوین علاوہ اس کے
سال بھر مین ایک مرتبہ حسب معمول بھی تشریف لاتے ہین تاکہ اونکے سامنے
ایسے معاملات پیش ہون جو سال تمام مین طے ہو چکے ہین اور جب اون

معاملات کا ملاحظہ فرمالیتے ہین تو اراکین سلطنت و عمائد دولت کی طرف
مخاطب ہوکر اونسے ایسی باتین کرتے ہین جس سے کارگذارون کے دل
خوش ہوجاتے ہین اور جس سے انکو اس سے بھی بہتر کام کرنے کی ترغیب
ہوتی ہے اور اس وزیر اعظم کے چند مشیر بھی ذی رتبہ لوگون مین سے ہوتے ہین
جنکا کام یہ ہے کہ جو مقدمات وزیر اعظم کے حضور مین پیش ہونیکے لائق ہون
اونکو پہلے سے خلاصہ کر رکھین اور ترتیب بدین چنانچہ جو مقدمات وزیر اعظم
کے حکم سے فیصل ہوتے ہین اونکی تین قسم ہین ایک تو وہ جن کو وہ بذات خود
بغیر کسی کے مشورہ کے فیصلہ کرسکتے ہین اور ایک وہ ہین جنکو وزیر اعظم اول بطور خود
دربار سلطانی مین پیش کرتے ہین اسکے بعد انفصال ہوتا ہے اور ایک وہ جو
اول ایک کونسل مشیر مین پیش ہوتے ہین اور جب اوس کونسل سے انمین
ایک راے قرار پاجاتی ہے تو اسکے بعد دیکھا جاتا ہے کہ آیا یہ قابل اسکے ہین کہ دربار
سلطانی مین پیش کیے جاوین یا نہین پس اگر وہ دربار سلطانی مین پیش ہونے
کے لائق ہوتے ہین تو وہان پیش کیے جاتے ہین اور اگر اس قابل نہین ہوتے

تو خود وزیر اعظم ہی اونکو قوانین سلطنت کے مطابق فیصل کر دیتا ہی
اور باقی وزراؤن کے عہدی سب ایسی ہین جنمین ایک وزیر اور ایک اوسکا مشیر اور
چند افسران فوج بقدر ضرورت ہی ہوتی ہین اور سوای وزارت خارجیہ کے
اور جسقدر وزیر ہین سبکے پاس ایک ایک ایسی کونسل رہتی ہے جسمین ایک شخص
افسر کونسل ہوتا ہی اور باقی ممبر اور کاتب وغیرہ ہوتے ہین اون کونسلون کا
کام یہہ ہے کہ جب کوئی مقدمہ فکر و تامل کے لائق آجاوے تو وہ مجلس وزیر کی
ایما سے اوسمین غور و فکر کرتی ہے اور غور و فکر کے بعد جو راے قرار پاتی ہے
اوس راے کو لکھکر وزیر کے پاس بھیجدیتی ہین پس اگر وہ مقدمہ وزیر اعظم
کی پیشی کے لائق ہوتا ہے تو اوسکو یہ وزیر وہان بھیجدیتا ہے ورنہ خود
فیصل کرتا ہے اور اگر مقدمہ وزیر اعظم کے پاس جاتا ہے تو وزیر اعظم
اوسکو اوسکے صیغہ کی مجلس کے پاس بھیجدیتے ہین مثلاً حساب کا مقدمہ
ہے تو جو مجلس محاسبہ کے لیے مقرر ہو اوسکے پاس بھیجا جاتا ہے اور اگر اور کسی قسم
کا ہو تو اوسکی مجلس کے پاس اور وہ صیغہ کی مجلس یہ کام کرتی ہے کہ اگر

وہ مقدمہ اوسکے نزدیک صحیح ہے تو اپنا اتفاق راے لکھدیتے ہین اور جس
وزارت کے متعلق ہو وہان اوسکو بھیجدیتے ہین اور اگر کچھ اوسمین فریب
ہوتا ہے تو اوس مقدمہ کو فوجداری سپرد کردیتی ہے اور جس وزارت کا
وہ مقدمہ ہوتا ہے اوس وزارت کے وکلا اپنے مقدمہ کی جوابدہی کے
واسطے عدالت مین حاضر ہوکر حتی الامکان اپنی برأت ظاہر کرتے ہین اور وکیل سرکار سرکار
کیطرف سے رد وقدح کرتی ہین اوسکے بعد جیساکہ روئداد مقدمہ سے ثابت ہوتا ہی فیصل ہوجاتا ہے

چوتھی فصل

سلطنت کی جملہ کونسلون کے بیان مین

سلطنت کی کونسلون مین سے ایک کونسل خاص ہے اسمین ایک شخص
تو علماء اسلام مین سے شریک ہوتا ہے جسکو شیخ الاسلام کہتے ہین اور
باقی جملہ وزراء ہوتے ہین اور بعض اور ذی رتبہ ملازم بھی ہوتے ہین مگر
وہی جو عمائد مین شمار کیے جاتے ہین اور اس کونسل کا صدر انجمن خاص
وزیر اعظم ہوتا ہے اور اسکا نام مجلس باب العالی بھی ہے اور مجلس الوکلاء

بھی ہے چنانچہ یہ کونسل قانوناً ہفتہ مین دو مرتبہ منعقد ہوتی ہے اور اگر
کوئی امر ضروری ایسا پیش آوے جسمین اس مجلس کے انعقاد کی ضرورت ہو
تو وزیر اعظم کو اختیار ہے کہ جب چاہے اوسکو منعقد کرے پس جو مقدمات
اس مجلس مین پیش ہوتے ہین وہ سلطنت کے بہت بڑے بڑے معاملات
ہوتے ہین اور جب ان معاملات کی نسبت بحث و مباحثہ کے بعد مجلس کی
کوئی راے قرار پاتی ہے تو وہ راے یا تو سلطان کے حضور مین اتفاق
راے کیواسطے پیش ہوتی ہے اور یا وزیر اعظم کے حکم سے اوسکا عمل درآمد
ہو جاتا ہے اور جو معاملات عظیمہ اس مجلس مین پیش ہوتے ہین منجملہ اونکے ایک
معاملہ محاصل سلطنت کا بھی ہے جو ہرسال بحث و مباحثہ اور قواعد مداخل
و مخارج کے تقرر کی غرض سے پیش ہوتا ہے۔ دوسری قانونی کونسل ہے
جو قوانین عدالت کے تجویز کرنیکے واسطے مقرر ہے اس کونسل مین عمائد دولت
اور اراکین سلطنت ممبر ہوتے ہین اور مجلس خاص کا ایک ایسا ممبر جو رتبہ
وزارت رکھتا ہو اس کونسل کا میر مجلس ہوتا ہے اس کونسل کی تین شاخین

ہوتی ہین جسمین ایک شاخ مین تو خاص اون امور ملکیہ سے بحث ہوتی ہی
جو سیاست ملکیہ سے متعلق ہین اور دوسری مین قوانین جدیدہ کی تہذیب و ترمیم
سے بحث ہوتی ہے جو مشکلات کہ قوانین کے معنی سمجھنے مین پیش آتی ہین
اونکی تشریح کیجاتی ہے۔ اور تیسری شاخ کا یہ کام ہے کہ جو ملازم سلطنت کوئی
جرم کرے یا خیانت کرے اوسکی نسبت فکر و تامل کے ساتھ کوئی حکم دے
اور جو معاملات تمام ملک کی کونسلون سے صادر ہوتے ہین اونکی تحقیق و تفتیش
کرتی ہے اور بعد تحقیق و تفتیش کے مجرم کے حق مین ایسا حکم دے جو صرف
سلطان کی راے پر موقوف ہو اور اگر کوئی بہت بڑا معاملہ پیش آجاتا ہے
تو یہ تینون شاخین ملکر پوری کونسل سے آپس مین تامل کرتی ہین تیسری
مجلس علماے شرع کی ہے اس مجلس مین دس متبحر عالم بمنزلہ ممبرون کے
اور ایک خاص ان سب پر افسر ہوتا ہے اور یہ لوگ صرف احکامات
شرعیہ کی تحقیق اور باریکیون کی تلاش کیا کرتے ہین چوتھی مجلس آٹھ
عالمون اور ایک مفتی سے مرکب ہے یہ لوگ سلطنت کیواسطے حکام کو

لیاقت و دیانت کا امتحان لیا کرتے ہین
ام مجلس المعارف العمومیہ ہے جسکو انگریزی
اہیے اس مجلس مین بارہ نامی ممبر ہوتے ہین
س کے ہوتا ہے اس کمیٹی کے ذمہ صرف
اسے فوجی مدرسون کے سلطنت مین ہین
نگرانی رکھے اور جو مدرس یا طالب علم لائق و
رسون مین حسب ضابطہ بھرتی کرائے اور جو مدرس
رگزاری اور ہوشیاری کا حال دربار مین
ئے تاکہ اسکے سبب سے اور لوگون کو بھی
پنے کام پر زیادہ محنت کرین اور دوسرا کام
لیتی رہے اور جو کتاب یا رسالہ طالب علم
راس بات کی نگرانی رکھے کہ وہ لوگ کوئی بات

ضان پہونچا یا ہے اور اسکے سبب لوگون کے خیالات پھیلنے اور

خلاف تہذیب اور اخلاق و دیانت کتاب مین نہ لکھنے پاوین اور اگر کوئی لکھے تو وہ مشتہر نہونے پاوے چھٹی کونسل جنگی معاملات کی ہے اس مین پندرہ آدمی ہوتے ہین اور ایک شخص امرا و دولت مین سے اوسکا صدر انجمن ہوتا ہے اس کونسل کا کام یہ ہے کہ جو معاملات جنگی ہین اونکی مصلحتین اور برائی بھلائی دیکھتی رہے اور لشکر کے کھانے پینے اور وردی کی درستی اور ہتیارون وغیرہ کی محافظت رکھے اور جنگی صیغۂ وزارت کو متعلق جسقدر حساب ہون اونکی نگرانی رکھے اور جو معاملات جنگ کو متعلق ہین اون مین سے بڑے بڑے معاملات مین فکر و تامل کرتی رہے ساتوین کمیٹی توپخانہ کی ہے اس کمیٹی مین سات آدمی شریک ہین اور ایک شخص امرا و دولت مین سے اوسکا افسر ہے اس کمیٹی کا کام یہ ہے کہ توپخانہ کے انتظام کو دیکھتی رہے اور بارود اور ہتیار وغیرہ میگزین کی نگہداشت رکھے اور قلعون وغیرہ کو آراستہ رکھے اور جو حساب اس

اور ظاہر ہونے نہین پاتے البتہ مضامین فحش اور خلاف تہذیب کی روک کا چندان مضائقہ نہین ہے مگر اس مجلس کے سبب ایسے امور بہی جو فی نفسہ نہایت عمدہ ہین مگر خلاف مسلمات اہالی مجلس ہین وہ بہی ظاہر ہونے نہین پاتے اور یہ امر ملک کے لیے بڑے نقصان کا باعث ہے ۱۲ سید احمد

صیغہ کے متعلق ہوا وسکو درست رکھے آٹھوین کمیٹی بحری معاملات کی متعلق ہے
اس مین گیارہ آدمی شریک ہین اس کمیٹی کا کام یہ ہے کہ معاملات بحری کو
دیکھتی بھالتی رہے نوین کمیٹی محاسبہ کی ہے اسمین بارہ شخص شریک ہین اور
ایک شخص اعلی رتبہ کا اسکا افسر ہو اوسکا کام یہ ہے کہ جسقدر سررشتے سلطنت کی ہین
اون سب کے حسابات کو دیکھتی رہے اور جو قانون خاص حساب کی متعلق ہین
اوس سے تطبیق کرتی رہے دسوین کمیٹی تحقیقات کی ہے اس کمیٹی مین دس
آدمی شریک ہین اور ایک شخص اعلی رتبہ کا اسکا افسر ہے اس کمیٹی کے
ممبرون مین تین ایسے شخص بھی منجملہ رعایاے سلطان کے جو مسلمان نہون ضرور
شریک ہوتے ہین گیارہوین کونسل قانونی ہے اسمین گیارہ شخص شریک ہوتے ہین
اور ایک شخص اعلی درجہ کے ملازمون مین سے اوسکا افسر ہوتا ہے اور اس
کونسل مین سلطان کی رعایا عیسائی اور رومن کاتھلک اور یہودی مین سے
لوگ ممبر ہوتے ہین اس کونسل کے ذمہ یہ کام ہے کہ جو مقدمات خفیف
فوجداری کے ہون اونکو فیصل کیا کرے بارہوین کمیٹی شہر کے حالات کی

نگرانی کے واسطے ہی یعنے مینوسپل کمیٹی اس کمیٹی ہین اٹھارہ شخص شریک ہین
اور ایک شخص ملازمان سلطنت ہین سے اسکا میر مجلس ہے اس کمیٹی کو ذمہ
صرف یہ کام ہے کہ جو امور شہر کے اصلاح سے متعلق ہین اونمین فکر و تامل
کرتی رہے اور اس کمیٹی کے ماتحت پانچ چھوٹی چھوٹی کمیٹیان اور ہین جنمین
پانچ پانچ ممبر اور ایک صدر انجمن ہے اور سب اسی کام کے ذمہ دار ہین
اور ایک صیغہ خاص اسواسطے مقرر ہے کہ جو معاملات تجارت وغیرہ کے
متعلق ہین وہان اونکی تحقیقات ہوتی رہے اس صیغہ مین ایک مفتی شہر کا حکم
اور افسر اسکا وزیر صیغہ تجارت ہی اس صیغہ کے متعلق تین کمیٹیان ہین اونمین
سے اول کمیٹی کے ذمہ جسکے پانچ ممبر ہین یہ کام ہے کہ جو مقدمات معاملات
تجارت کے متعلق ہون اونکو فیصل کیا کرے دوسری کمیٹی کے چار ممبر ہین
اور تیسری کمیٹی کے تین ممبر ہین اور ان تینون کمیٹیون مین ایک ایک شخص
ملازمان عدالت سے انکا نگران حال رہتا ہے اور کام سبکا یہ ہے کہ جو مقدمات
تجارت کے رعایاے سلطنت کے باہین ہون اونکو فیصل کردے اور اگر کوئی

مقدمہ

مقدمہ کسی ایسے شخص کا پیش آجاتا ہے جو سلطنت کی رعایا مین سے نہو تو اوسکے انفصال مین ایک اجنبی شخص کو بھی شریک کر لیتے ہین اور ایک کمیٹی معدنیات کی انتظام کیواسطے مقرر ہے اس کمیٹی مین چار شخص ہوتے ہین اور ایک اعلی رتبہ کا آدمی امراء سلطنت مین سے اوسکا افسر ہوتا ہے اسکے ذمہ صرف یہ کام ہے کہ جو معادن سلطنت کے معلوم ہین اونکے تو انتظام کی نگران رہے اور جو معلوم نہین ہین اونکی تفتیش و تلاش کرتی رہے اور ایک کمیٹی مصارف سلطنت کی نگران ہے اسمین چھہ شخص شریک ہین اور ایک کمیٹی سڑکون اور پلون اور سرکاری عمارتون کی نگرانی کے واسطے مقرر ہے اسمین سات شخص ممبر ہوتے ہین اور ایک امیر الامرا اسکا افسر ہوتا ہے اور ایک کمیٹی خاص اسواسطے مقرر ہے کہ جو روپیہ خاص سلطان کی صرف کیواسطے سلطنت سے متعلق ہے اوسکی تدبیر کرتی رہے اور یہ سب کمیٹیان خاص دار الخلافت مین منعقد ہوا کرتی ہین

پانچوین فصل

سلطنت کی وسعت اور اوسکے باشندونکی تعداد کے بیان مین

جغرافیہ وغیرہ کے روسی سلطنت عثمانیہ یعنے ٹرکی کے باشندے قریب
چار کروڑ کے ہین جنمین سے ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ تینتیس ہزار تو یورپ کے
باشندے ہین اور دو کروڑ دس لاکھ ایشیائی اور افریقی لوگ ہین اور یورپ
کے باشندون مین سے اونچاس لاکھ پچاس ہزار تو مسلمان ہین اور ایک کروڑ
دس لاکھ ستر ہزار گریک اور ارمن ہین اور چالیس ہزار نصاری رومن کیتھلک
اور ستر ہزار یہودی ہین اور ایشیائی اور افریقی لوگون مین سے ایک کروڑ
اکسٹھ لاکھ ستر ہزار تو مسلمان ہین اور اڑتالیس لاکھ تیس ہزار گریک اور
ارمن اور یہودی وغیرہ ہین پس جملہ رعایا مین سے مسلمان تو دو کروڑ گیارہ
لاکھ بیس ہزار ہین اور ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ دس ہزار دوسرے مذہب
کے لوگ ہین مگر جسقدر مسلمان لوگ تعداد مین زیادہ ہین اوسیقدر اور قومین
اسباب تمدن وغیرہ مین اونسے زیادہ ہین حالانکہ رعیت ہونیکے لحاظ سے
یہ دونون قومین مساوی ہین اور علاوہ مساوات کے سلطنت کی جانب
سے ہمیشہ مسلمانون کو اونکی اصلاح کی ترغیب دیجاتی ہے اور اس بات کی

التجا کیجاتی ہے کہ تم بھی اپنے اسباب تمدن اور قومون کی طرح مہذب کرلو اور ترقی مین انکے مساوی ہوجاؤ مگر مسلمان کچھ اوسکا خیال نہین کرتے اور جب ہم مسلمانون کی اس حالت کو آنکھون سے دیکھتے ہین تو آپ ہمکو سلطان عبد المجید خان کے فرمان کے مضامین پر عمل کرنے کی نہایت ضرورت معلوم ہوتی ہے اور مسلمانون کی ترقی کے باب مین ہم اونکی راے کو نہایت صائب سمجھتے ہین اور ہمکو اس بات کا بھی یقین کامل ہے کہ کہ جو لوگ اپنی کج فہمی[۲] سے مسلمانون کی ترقی کے ذریعون کو ناپسند کرتے ہین اسکا سبب یہ ہے کہ اونکو اس تنزل کی مضرتین بالکل معلوم نہین ہین اور وہ یہ نہین جانتے کہ جب انسان دو بلاؤن مین گھر جاتا ہے تو اونمین سے ایک ہلکی بلا کا اختیار ہی کرنا پڑتا ہے۔ اب ہم یہان سے سلطنت کے عرض وطول اور اوسکی مقدار مساحت کا حال بیان کرتے ہین

۲ ہندوستان کے مسلمانون کو اس مسلمان وزیر کی راے پر نہایت غور کرنا چاہیے اور اون لوگون پر جو اس مسلمان وزیر کی راے کے مطابق ہندوستان کے مسلمانون کی تہذیب و درستی امور تمدن مین کوشش کرتے ہین زبان طعنہ دراز کرنی نہین چاہیے ۱۲ سید احمد

چنانچہ اسکی کل مقبوضہ زمین باعتبار مساحت کے چار کرور پانچ لاکھ ستئیس ہزار تین سو کیلو میتر ہے جسمین سے پانچ لاکھ بیالیس ہزار تین سو کیلو میتر تو یورپ مین ہے اور باقی ایشیا اور افریقہ مین ہے (کیلو میتر ہزار میتر کا ہوتا ہے اور ایک میتر ڈیڑہ ذراع ترکی سے عبارت ہے) اور سلطنت مذکور کی تقسیم اسطرح پر ہے کہ اول تو سلطنت منقسم ہوتی ہے ایالت کی طرف اور ایالت منقسم ہوتی ہے اعمال الویہ کی طرف اور وہ منقسم ہوتے ہین اوطان قضاۃ کی طرف اور اوطان قضاۃ مین سے ہر ایک کے متعلق شہر بھی ہین اور دیہات بھی ہین اور ہر ایالت کے صدر مقام مین ایک حاکم رہتا ہے اوسکو والی کہتے ہین وہ اپنے ہر ایک کام مین سلطنت کا محکوم اور تابعدار ہوتا ہے اور جو قوانین سلطنت سے جاری ہوتے ہین اون سبکو بلا عذر جاری کر دیتا ہے اور تحصیل محاصل اور فوجون کے اجتماع وغیرہ مین ہر وقت سلطنت کا مددگار رہتا ہے اور علاوہ ان خاص امور کے علی العموم جو باتین سلطنت کے مصالح سے متعلق ہوتی ہین سبکا ذمہ دار ہوتا ہے اور سلطنت کی جانب سے وہ اس بات پر مامور ہوتا ہے

کہ رعایا کی راحت و آرام و آسایش کی فکر کرے اور زراعت وغیرہ کی ترقی
مین کوشش کرتا ہے اور تجارت کی راہین وغیرہ صاف اور درست رکھے
اور جن امور سے صناعی اور دستکاری اور محنت کے کامون مین نقصان
پہونچتا ہو اون امور کو حتی الامکان رفع کرتا ہے اور نئی نئی سڑکین اور
پل وغیرہ خاص تجارت کی غرض سے بنواتا ہے اور جو بات مشورہ کے
قابل ہو اوسمین اپنی کونسل سے مشورہ لیکر کام کرے چنانچہ جو لوگ ملازمان
سلطنت مین سے اسکے متعلق ہوتے ہین اون سب کی طرف سے وہ جوابدہ
ہوتا ہے اور اسیوجہ سے اسکو سلطنت سے اس بات کا اختیار ملتا ہے کہ وہ
اپنے ماتحت لوگون کی نگرانی رکھے اور بداعمالیون سے اونکو روکتا ہے
اور جسطرح مناسب سمجھے اونپر تنبیہ و تشدد کرے اور جو لوگ احکام شریعت کے
قائم رکھنے کیواسطے سلطنت سے مامور ہون ضرورت کیوقت اونکی اعانت
اور مدد کرے اور جو کوئی کونسل سلطنت کی جانب سے اس والی کی ماتحت
ہوتی ہے اوسکا کام یہ ہے کہ جو مقدمات خاص سکناے سلطنت کے مابین

واقع ہون اونکو فیصل کیا کرے اور جو مصالح خاص ایالت کے متعلق ہون
اون مین فکر و تامل کرتی رہے چنانچہ اس کونسل مین ایک تو خاص دفتر دار
شریک ہوتا ہے جو سلطنت کی جانب سے معاملات محاصل کی نگرانی پر مامور
ہوتا ہے اور ایک قاضی شریک ہوتا ہے اور چہار شخص اور عمائد مین سے اوسکے
ممبر ہوتے ہین اور یہ جملہ انتظام ایسے ہین کہ اہالیان یورپ مین سے جس شخص
نے اونکو سنا ہے دل سے پسند کیا ہے اور اس بات کا اقرار کیا ہے کہ بلاشبہہ
یہ سب انتظام حکومت کی لائق ہین اور اعمال الویہ مین سے جو صدر مقام ہوتا ہے
وہان ایک نائب والی کا رہتا ہے اور اوسکے پاس بھی ایک کونسل وہین کے
باشندون کی ہوتی ہے اس نائب کو اپنے ضلع مین ایسا ہی اختیار حاصل ہوتا ہے
جیسا کہ والی کو اپنی حکومت مین ہوتا ہے لیکن والی مین اور اسمین یہ فرق ہے
کہ یہ نائب والی کے ماتحتون مین شمار کیا جاتا ہے اسیطرح اوطان قضاۃ
مین سے ہر وطن قضاۃ مین ایک مدبر ہوتا ہے اور اوسکے پاس بھی ایک
کونسل رہتی ہے اور اپنے مقام مین اوسکو بھی ایسے ہی اختیارات حاصل ہوتے ہین

جیسے کہ نائب کو اپنے مقام میں حاصل ہوتے ہین مگر یہ نائب کی زیر حکومت
سمجھا جاتا ہے اور انکے علاوہ ہر شہر مین ایک قوچہ باشی ہوتا ہے جسکو خود
اہالیان شہر ہی منتخب کر لیتے ہین چنانچہ خاص شہر کی حکومت اسکے متعلق
ہوتی ہے اور قوچہ باشی کے سوا ہر شہر مین ایک کمیٹی انفصال جرائم کیواسطے
مقرر ہوتی ہے مگر یہ جرائم اون مقدمات کے علاوہ ہوتے ہین جنکو حکام
عدالت فیصل کرتے ہین پس اسلیئے کمیٹی کا صرف یہ کام ہوتا ہے کہ مدعی کا
بیان سن لیا اور اوسکے دلائل کے دریافت کرنیکے بعد مقدمہ ترتیب دیکر
والی کے ذریعہ سے عدالت مین بھیجدیا اسطرح ہر بڑے شہر مین ایک کمیٹی
تجارت کی ہوتی ہے اور وہ اون مقدمات کو فیصل کیا کرتی ہے جو خاص
رعایاے سلطنت کی باہمی واقع ہوتے ہین اور اگر کسی اجنبی کا مقدمہ ہوا
تو اس کمیٹی مین ایک اجنبی شخص بھی شریک کر لیا جاتا ہے چنانچہ تجارت
کے متعلق سلطنت مین باون کمیٹیان ہین اور جنگی کمیٹیون کا حال یہ ہے
کہ سلطنت کی بڑے لشکر کی چھہ قسمین ہین ہر قسم اون مین سے عرضی کہلاتی ہے

اور وہ ایک مشیر کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مشیر کے ماتحت ایک کمیٹی
ہوتی ہے جو لشکر کے مقدمات کا انفصال کرتی ہے اور اُسکے مصالح اور
تدابیر کی نگران رہتی ہے اور چند ایسے آدمی اعیان سلطنت مین سے جو
اپنی دیانت اور مروت اور شرافت مین مشہور ہوتے ہین اس کام کے لیے
منتخب کیے جاتے ہین کہ قوانین سلطنت کی تعمیل اور تمام مملکت کے احکام کی
عمل درآمد کو ذرا ذرا دیکھتے بھالتے رہین اور اونکو اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے
کہ جسکو چاہین معزول کرین جسکو چاہین بحال کرین چاہین قید کرین چاہین
تنبیہ کرین پس انکی ایسی نگرانی سے یہ فائدے ہوتے ہین کہ ہر جگہ کے
حکام بیدار رہتے ہین اور ہر شخص اپنے کام کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیتا ہے
اور چونکہ اونکی دیانت اور امانت کے سبب سے اونکا کوئی فیصلہ قابل مواخذہ
نہین ہوتا بلکہ سب معقول ہوتے ہین اور انکے فعل پر کسیکو مجال طعن نہین ہوتی
اس سبب سے اونکا رعب بھی زیادہ ہوتا ہے مگر درحقیقت ان تفتیش کرنیوالے لوگونکے ذمہ کام
بھی نہایت ہی مشکل ہے اور جس خدمت پر مامور ہوتے ہین اوس سے فائدہ بھی بہت کچھ ہوتا

چھٹی فصل

اس بات کی بیان میں کہ سلطنت عثمانیہ کو اپنی رعایا کی تہذیب اخلاق کا کیسا خیال ہے اور اس باب میں وہ کوشش کیسی کرتی ہے

جہان اس سلطنت میں اور قسم کی تہذیب کی باتیں جاری ہیں منجملہ اونکے رعایا کی تعلیم و تربیت کیواسطے ایک وسیع سررشتہ تعلیم بھی ہے چنانچہ اس سررشتہ میں جملہ علوم و فنون کے مدرسے ہیں مگر بہ نسبت اور علوم کے علوم ریاضیہ کا زیادہ رواج ہے حالانکہ یہ ایک ایسا فن ہے جسکو باوجود ضروری ہونے کے مسلمانون نے بالکل چھوڑ چھاڑ دیا تھا اور اسکی طرف سے غافل ہوگئے تھے مگر سلطنت عثمانیہ کی توجہ نے اسکو پھر رواج دیا ہے اور جو لوگ اسکے ماہر اور عالم ہیں وہ اس سلطنت میں نہایت معزز اور لائق و فائق شمار کیے جاتے ہیں اور سلطنت کی ایسی توجہ اور بیداری سے امید ہوتی ہے کہ شاید جو موتی اپنے کان سے نکل گئے ہیں وہ پھر اپنے کان میں آجاوین کیونکہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہ جملہ علوم پہلے ان مسلمانون میں ہی تھے

جو آب بے علم رہگئے ہین اور اسلام ہی درحقیقت اون علوم کا سرچشمہ تھا اور
دوسری بات رعایا کے رفاہ و فلاح کی اس سلطنت مین یہ ہے کہ سلطنت
کے باشندون کو اخبارات کے ملاحظہ کا زیادہ شوق ہے جنکے سبب سے
ہر شخص کو ہر روز اور ہر وقت حوادثات کی اطلاع حاصل ہوتی رہتی ہے اور
اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ اخبارون کا شوق اور تامل سے دیکھنا شائستگی پر
بہت ہی کچھ موثر ہے چنانچہ یہ بات عقل اور تجربہ دونون سے ثابت ہو چکی ہے
عقل سے تو اسطرح ثابت ہو چکی ہے کہ جو لوگ اختراع اور ایجاد کی لیاقت
رکھتے ہین اور خصائل حمیدہ سے موصوف ہوتے ہین وہ تو ہر جگہہ کم ہوا کرتے ہین
اور عوام لوگ ہمیشہ زیادہ ہوتے ہین اور عوام کا دستور یہی ہے کہ وہ دوسرون
سے سنکر یا دیکھکر اپنا کام نکالتے ہین پس جب اونکو اخبارون کے ذریعہ سے
اور لوگون کے اختراع و ایجاد کی اطلاع ہوتی رہیگی اور ہر ایک قوم کے نئے افعال
کی اونکو خبر ہوگی تو وہ بھی اوسکی پیروی کرینگے اور تجربہ سے اسطرح پر ثابت ہے
کہ انگریزون کی ترقی روزبہ کا اصلی سبب صرف یہی ہے کہ یہ لوگ اخبارون کی

دیکھنے بھالنے سے کسی آن خالی نہین رہتے چنانچہ جو نامی اخبار بالفعل خاص دار الخلافت مذکورہ مین چھپتے ہین اون مین سے ایک تو تقویم الوقائع الملکیہ ہے اور ایک جریدۃ الحوادث ہے اور ایک ترجمان الاحوال ہے اور یہ تینون ترکی زبان مین ہین اور ایک الجوائب نامی ہے جو عربی زبان مین چھپتا ہے ایک تصویر الافکار چھپتا ہے ایک مجموع الفنون نکلتا ہے ایک جریدۂ عسکریہ ماہوار نکلتا ہے اور اسمین فنون عسکریہ بھی ہوتے ہین اور انکے سواے خاص قسطنطنیہ مین اور بھی اخبار مختلف زبانون کے چھپتے ہین چنانچہ کوئی زبان ارمن مین چھپتا ہے اور کوئی بلغر اور گریک اور فرانسیسی زبان مین چھپتا ہے اور کوئی انگریزی مین چھپتا ہے اور انکے سواے اور بھی ہین۔ اب یہان سے ہم مدرسون اور اونکے طلباء کی تعداد بیان کرتے ہین پس اول تو مدرسہ حربی سلطانی ہے جو خاص مقام قسطنطنیہ مین قائم ہے اس مدرسہ مین چار سو اٹھاون طلباء تعلیم پاتے ہین اور اونکو وہان جبر مقابلہ کامل اور علم مثلث بالتکمیل اور ہیئت اور ہندسہ اور نقشہ کشی اور پیمایش اور حکمت

اور طبیعات اور علم حیوانات اور فرانسیسی زبان اور علم مناظر اور فنون حربیہ
وغیرہ سب کی تعلیم ہوتی ہے اور فنون حربیہ مین سے توپ لگانا تلوار چلانا
لڑائی مین جو سرنگین اور مورچالین اور دمدمہ وغیرہ بنانے ہوتے ہین اونکا
بنانا اور نشانہ لگانا جسکو اس ملک مین چاندماری کہتے ہین اور گھوڑون پر
سوار ہونا اور قواعد کرنا اور مثل اسکے سب باتین سکھائی جاتی ہین جو فن حرب
سے علاقہ رکھتی ہین اور اوسکے علاوہ سترہ مدرسے اور ہین جنمین علوم عربیہ کی
صرف و نحو اور انشاء اور بیان اور تاریخ اور جغرافیہ اور منطق اور معانی و حساب
و ہندسہ اور علوم دینیہ وغیرہ پڑہائے جاتے ہین اور قوانین مالی اور دیگر قوانین
اور فرانسیسی زبان اور فارسی زبان اور جملہ فنون ریاضیہ کی بھی اونمین تعلیم ہوتی ہے
چنانچہ ان کل مدرسون مین ایک ہزار آٹھسو چھبیس طالب علم ہین اور ایک
مدرسہ دستور التعلیم کا ہے اوسمین بائیس شخص پڑھتے ہین اور چند مدرسے ایسے ہین
جنمین طلبا کو خدمات شاہی کی تعلیم ہوتی ہے غرضکہ بہرکیف سلطنت عثمانیہ
کے مدرسون کی حالت برسر ترقی ہے اور جسقدر مدرسے کل سلطنت مین ہین

اونکی تین قسمین ہین ایک تو ابتدائی تعلیم کے مدرسے جو بندیون کیواسطے
ہین اور دوسری قسم کے متوسط لوگون کی تعلیم کے واسطے ہین چنانچہ
۱۲۹۴ھ مین ابتدائی مدرسے تمام ممالک عثمانیہ مین پندرہ ہزار تھے اور
انہین پانچ لاکھ چھہ ہزار تین سو سولہ طلباء تھے اور اونمین سے بارہ ہزار
چارسو اٹھتر تو مسلمانون کے مدرسے ہین جنمین تین لاکھ اٹھتر ہزار طالب علم
پڑھتے ہین اور باقی مدرسے اور رعایا کی اولاد کے واسطے ہین اور تمام
مدرسون مین مدرس اکثر مسلمان ہین اور طلباء بھی وہان کے اکثر مسلمان ہین
اور اب ایک مدرسہ وہان اور جاری ہوا ہے جسکا نام دارالفنون ہے
جسمین فن کیمیا اور طبیعت حکمیہ کی تعلیم ہوتی ہے اور منجملہ اور مقاصد علمیہ
کے اس سلطنت مین چند علمی جلسے ایسے ہوتے ہین جنمین سے ایک تو خاص
کتب خانہ کے مقام مین منعقد ہوا کرتا ہے جہان مسلمانون اور انگریزون
کی جملہ تالیفات جمع رہتی ہے اوس جلسہ کے علماء سے لوگ طرح طرح کی
فنون مختلف زبانون مین سیکھتے ہین اور اسکے متعلق ایک ریڈنگ روم بھی ہے

جسمین اکثر اخبارات سلطنت جمع رہتے ہین اور ایک جلسہ علماء مدرسین کا ہی
اسکی دو قسمین ہین ایک تو وہ جو خاص ایک مدرسہ معین ہین جمع ہوتے ہین
اور لوگ اونسے علوم عقائد اور ریاضیات اور حساب و ہندسہ اور جغرافیہ اور
تاریخ وغیرہ سیکھتے ہین اور دوسری قسم وہ ہی جو ابھی تک چند وجوہ خاصہ کے
سبب سے ملتوی ہے مگر انشاء اللہ وہ بھی عنقریب جاری ہونیوالی ہے
اور ایک خوبی اس سلطنت کی خوبیون مین سے یہ ہے کہ اسکو ریلوے اور تار برقی
کے اجرار کا بہت کچھ خیال ہے چنانچہ سنہ ۱۲۸۲ ہجری تک اسمین چارسو چوبیس
کیلومیٹر ریلوے سڑک طیار ہو چکی تھی اور چودہ ہزار ایکسو پچیس کیلومیٹر تار لگچکا تھا

ساتوین فصل

سلطنت کی قوت عسکریہ اور قوت مالیہ کے بیان مین

صاحب قاموس السیاستہ کی تحریر کے موافق جسقدر چیزین اور مال سلطنت
مذکور مین باہر سے آتا ہے یا فروخت ہو کر جاتا ہے اوسکا سالانہ تخمینہ
بارہ کرور کا ہے مگر یہ کوئی سترہ برس سے ہوا ہے جبسے کہ سلطنت کے

انتظامات جدیدہ نے ترقی پائی ہے ورنہ کبھی ساڑھے چار کڑور سے زیادہ نہین ہوا اور یہ ایک بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ سلطنت ٹرکی کی انتظامات نہایت عمدہ ہین جنکے سبب سے مملکت کی آمدنی اور اوسکی رعایا کی رفاہیت مین دوگنی سے زیادہ ترقی حاصل ہوگئی ہے اور اس سبب سے سلطان عبد المجید خان کی اون امیدون کا بھی بخوبی ثبوت ہوتا ہے جو اونسے اپنی مملکت مین ان قوانین جدیدہ کے اجراء سے کی تھین جسکی وہ سرزمین باعتبار اپنی قابلیت اور اپنے باشندون کی قابلیت کے یقیناً مستحق تھی چنانچہ جو منشور بابت اجراء قوانین کے ہے اوس مین یہ بات سب سے پہلے بیان ہوچکی ہے اور جسطرح سے اور امور مین ترقی ہوئی ہے اسیطرح تجارت کے جہازون کی آمد یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۶۳ء مین جسقدر تجارت کے جہاز خاص قسطنطنیہ کے بندرگاہ مین آئے اونکی تعداد چار ہزار آٹھ سو بائیس تھی۔

نقشہ جہازون کی تعداد کا جو سنہ ۱۸۶۳ء مین بندرگاہ قسطنطنیہ مین داخل ہوئے۔

وزن بحساب ٹن	جہاز	اصناف جہاز
۸۵۸۰۳۴	۱۹۳۲۸	جہاز ترکی جھنڈہ کے
۶۲۱۵۸	۸۲۴	جہاز ایسے ملکونکے جھنڈونکے جو باج گزار ہین مگر اپنے ملک کی اندرونی انتظام مین خود مختار ہین
۹۲۰۱۹۲	۲۰۱۵۲	جملہ
۵۳۴۶۰۳۷	۲۰۶۷۰	غیر ملکون کے جہاز
۶۲۶۶۲۲۹	۴۰۸۴۲	جملہ

سالانہ مداخل سلطنت کا اور اوسکا خرچ

جو سنہ ۱۸۶۲ء مین تھا

فرانک	
۴۰۵۰۹۱۸۷۵	جملہ مداخل
۴۰۰۵۰۷۵۰۰	جملہ خرچ

نقشہ بری لشکر کی قوت کا سنہ ۱۸۶۱ء مین

بوقت جنگ	بوقت صلح	اصناف لشکر
۱۱۶۳۶۰	۱۰۰۸۰۰	لشکر ٹریس
۲۲۴۱۶	۱۷۲۸۰	خیالہ یعنے رسالہ
۷۸۰۰	۷۸۰۰	میدانی توپونکا
۵۲۰۰	۵۲۰۰	قلعہ کی توپون کا
۱۶۰۰	۱۶۰۰	انجنیر
۸۰۰۰	۸۰۰۰	کرید کا لشکر
۴۰۰۰	۴۰۰۰	غربی طرابلس کا لشکر
۱۴۸۶۸۰		ردیف کا لشکر
۱۰۰۰۰۰		ایسے ملکون کا لشکر جو باج گزار ہین مگر اپنے ملک کے اندرونی انتظام مین خود مختار ہین
۸۷۰۰۰		غیر مرتب لشکر
۵۰۲۰۵۶	۱۴۳۶۸۰	جملہ

نقشہ بحری لشکر کی قوت کا ۱۸۶۶ء میں

اصناف بحریہ	تعداد آدمی	فابورات ناتمام	فابورات	مراکب نقالہ	جملہ مراکب	جملہ بوارج
امراء بحر	۵					
امراء الویہ	۱۱					
جملہ قبطانات اور قبیالات اور بحریہ	۱۰۹۰۰					
رولیف	۲۲۰۰۰					
اصناف سفن						
بوارج یعنے اجفان			۵		۵	۴۷۰
قراصطا آہنی جس میں تین پوری ہو چکنے کو ہیں۔		۶			۶	۲۱۶
فراقط			۱۰		۱۰	۴۷۴
قرابط			۹		۹	۱۵۵
شالوب یعنے قوارب			۶		۶	۳۶
ابرکہ اور سکاین اور مثل اوسکے				۸۰	۸۰	
مراکب اسباب لیجانیکے لیے سواے اون فابورات کے جنکا ذکر کیا گیا مگر اب تک ہمکو اونکی تعداد معلوم نہیں ہوئی۔				۱۲	۱۲	
جملہ	۳۳۰۱۶	۶	۳۰	۹۲	۱۲۸	۱۳۵۱

جن انتظامات کا ہمنے حال بیان کیا ہے اونکے سبب سے تھوڑے سے
عرصہ مین اس سلطنت کو اسقدر شوکت اور ترقی حاصل ہوگئی ہے کہ ان
انتظامات کے جاری ہونیسے پہلے ہرگز کسیکو اسکی توقع نہ تھی اور اگر کوئی
منصف چشم انصاف سے دیکھے تو ہرگز وہ اس سے انکار بھی نہین کرسکتا
بلکہ اگر بعض موانع نہون تو اس سے بھی زیادہ ترقی ہونی ممکن ہے اون
موانع مین سے سب سے بڑا مانع یہ ہے کہ غیر سلطنتین اس سلطنت کی غیر مذہب
رعایا کو بہکاتی رہتی ہین اور اونکو اس بات پر برانگیختہ کرتی رہتی ہین کہ وہ
سلطنت کی قوانین سے سرتابی کرین اور ہرگز اونکو برضا قبول نکرین چنانچہ
اس قسم کی باتین ہم سب مقدمہ مین بیان کرچکے ہین۔ یہ ہمنے اپنی طاقت
کے موافق سلطنت عثمانیہ کے حالات اور انتظامات کا حال جمع کیا ہے
اور اسکے اجمال کا سبب یہ ہے کہ جن کتابون سے ہمنے انکو جمع کیا ہے وہ
اکثر انگریزی ہین اور انگریزی کتابون مین اسلامی سلطنتون کا حال مفصل
کیونکر ملسکتا ہے خصوصاً وہ حالات جو مداخل ومخارج اور قوت عسکری وغیرہ

سے تعلق رکھتے ہین مگر مسلمانون کی کتابون مین اسقدر بھی نہین ہے جسقدر
کہ ان کتابون مین ملگیا ہے۔ اور یہ بات بھی اب جملہ اطراف مین مشہور
ہوگئی ہے کہ عزیز مصر اسمعیل پاشا نے ایک ایسی کونسل ترتیب دی ہے
جسمین پچھتر شخص شریک ہین اور وہ شخص رعایا کی مرضی سے منتخب کیے گئے ہین
اور غرض اس کونسل کی ترتیب سے یہ ہے کہ وہ صرف امور داخلیہ مین فکرو
تامل کرتے رہین امور خارجیہ سے اونکو کچھ تعلق نہین ہے کیونکہ امور خارجیہ
کی خود سلطنت عثمانیہ ہی متکفل ہے پاشاء مصر کی تفویض مین صرف
امور داخلیہ ہین اور وہ بھی اس شرط سے کہ کبھی شریعت اسلامیہ کی مقاصد
سے انحراف نکرین اور قوانین سلطنت کو کسی حال مین نہ بھولین چنانچہ
جس منشور کے ذریعہ سے محمد علی پاشاء مصر کو مصر کی حکومت کا استحقاق
ہمیشہ کیواسطے اسکی بقاے نسل تک دیا گیا ہے اوس منشور مین سب
شرطین موجود ہین اور یہ بھی اسمین لکھا ہے کہ مصر کی آمدنی مین سے اسقدر
روپیہ ہمیشہ سلطنت عثمانیہ مین بطور خراج آتا ہے اور جب کوئی شخص

والی بنایا جاوے تو وہ پہلے دارالخلافت مین آوے اور مصر کے متعلق
اراضی مین سے بغیر اجازت سلطنت عثمانیہ کے کسی اجنبی کو ایک گز بھر بھی
زمین نہ بیچا وے اور اسیطرح کی اور بہت سی شرطین ہین چنانچہ جس کونسل
مصریہ کا ہمنے ذکر کیا ہے وہ ۱۲۸۳ھ ہجری مین مقرر ہوئی تھی اور اس مین
شک نہین ہے کہ اگر اس کونسل کے شرکا اپنے کام کو ایمان سے کرین
اور رعایا کو کونسل کے شرکا کا منتخب کرنا بھی آجاوے اور وہ اہل غرض کی زبانی
باتون پر فریفتہ نہو جاوے اور جب منتخب کرے اہل فضل و مروت اور ارباب
تجربہ کو منتخب کرے اور پاشاہ مصر کی طبیعت بھی ہمیشہ ایسی ہی رہی اور جو
بات مشورہ سے قرار پاوے اوسپر مضبوطی کے ساتھ عمل کرتا رہے اور
جو باتین اس باب مین پختگی کی ہین اونکی دل سے مراعات کرتا رہے تو
رعایاے مصر کے حق مین بے انتہا فائدے ہونگے۔

دوسرا باب

سلطنت فرانس کی حالات مین اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

سلطنت فرانس کی تاریخ مین

سلطنت فرانس کی تاریخ ٹھیک ٹھیک تو کلوویس شفید میروویی کے زمانہ سے سمجھنی چاہیے جسنے خاندان میروونجیانیہ کی بنیاد ڈالی تھی کیونکہ جو حکایتین سلطنت فراموں اور کلوویون اور میروویی اور شالاریک وغیرہ کی مشہور ہین وہ سب ایسی بے اصل ہین کہ اون مین سے ایک پر بھی اچھی طرح اعتماد نہین ہوسکتا چنانچہ جب کلوویس کی حکومت کا ابتدا از زمانہ تھا تو ملک غول کی بابت جسکو غالیا بھی کہتے ہین قوم ویزیغوت اور المان اور

رومان اور بورعوند کے باہین جسکو الغا لیبا بھی کہتے ہین ایک بڑا نزاع ہوا
اور اس نزاع مین کلوبیس کی مدد کو قوم فرینچ کو جو خاص اوسی ملک کی
ایک قوم تھی ان سب قومون پر فتحیابی ہوئی اور ۴۸۶ء مین اسنے مقام
صواصون مین قوم رومان کے لشکر کو ایک ایسی ہزیمت فاش دی کہ پھر
وہ قوم سنبھل ہی نہ سکی اوسکے بعد اسنے ۴۹۶ء مین تولبیاک کی لڑائی
کے بعد قوم المان کو مطیع کرلیا اور قوم ویزیغوت کو ایسا دبایا کہ اونکی پاس
صرف ملک سپتیمانیا جو فرانس کے جنوب کا ایک بڑا حصہ ہے رہگیا اور
جسقدر ملک اس قوم کے پاس اور تھے وہ بھی اسنے ولبی کی لڑائی کے بعد
لے لیے جو ۵۰۷ء مین ہوئی تھی اور قوم بورغوند کی زور آور قوت کو ایسا
گھٹایا کہ کلوبیس کے بیٹون کے عہد سلطنت مین یعنی ۵۳۴ء مین اونکی
کا نام و نشان تک باقی نہ رہا آخر کار جب کلوبیس کا انتقال ہوا تو ۵۱۱ء
مین ممالک مفتوحہ اسکے چارون بیٹون مین تقسیم ہوگئے اور اسکی سلطنت کی
چار ٹکڑے ہوگئے جنمین سے پہلی سلطنت کا دار الحکومت تو شہر پیرس مقرر ہوا

اور دوسرے کا شہر پاِئس اور تیسرے کا صوا صون اور چوتھے کا اور لیان
اسکے بعد ۶۰۰ھ میں پھر یہ متفرق سلطنتین ایک ہو کر کلو تیر اول کے تخت فرمان
ہو گئین اور چندہی سطور پڑہ کر پھر متفرق ہوئین اور اونکی یہ تفریق ۵۶۱ھ سے
لیکر ۶۱۳ عیسوی تک ہی اور اس تقسیم کے بعد آپس کی بہت سی لڑائیان
ہوئین جنکے سبب سے دوبارہ اس سلطنت کے چار ٹکڑے ہوئے اور چار
ملک بنگئے جنمین سے ایک کا نام اوسترازیا اور دوسرے کا نام نوستریا
اور تیسرے کا نام بورغونیا اور چوتھے کا نام اکویتانیا ہوا مگر ان چارون
سلطنتون مین اوسترازیا اور نوستریا فائق رہین اور انکا رعب و دبدبہ
اور نفاذ حکم سب پہ بالا رہا اسکے بعد ۶۸۷ء مین اوسترازیا سب سے
زیادہ ترقی پر ہو گئی اور اوسکا رعب بالا ہو گیا اور اسکا سبب یہ تھا کہ یہ
سلطنت اپنے قدیمی قواعد اور عادات کی پابند تھی اور رومانیون کے
میل جول سے بچی رہتی تھی یہانتک کہ اوسکا رتبہ نوستریا پہ بہت بڑہ گیا
کیونکہ اوسترازیا مین سلطنت شخصیہ نہ تھی بلکہ پبلک یعنی جمہوری حکومت

ہوگئی تھی اور جو لوگ اوس جمہوری سلطنت کا انتظام کرتے تھے وہ ڈیوک
کہلاتے تھے اور وہان کے سردار تھے اور یہی ڈیوک وسترازیا کے حاکم
تھے مدت تک یہی حال رہا یہانتک کہ بوظیفہ مار د بالی یعنے ناظر القصر
نوسترِیا کے بادشاہون پر تسلط ہوگیا اور یہ اوسوقت ہوا جبکہ اوسترازیا مین
جیساکہ ابھی بیان ہوا سلطنت جمہوریہ امرا کے انتظام سے ہوگئی تھی جو امرا و
نوسترِیا کو مانتے تھے اور وہی اصلی حکام مین سے تھے پھر بورغونیا نے بھی اسکی
اطاعت قبول کرلی اور جب ۷۳۲ء مین اکویتانیا کو شارل مارتل نے اون
ہنگامون کے بعد جو عبد الرحمن داخل کے عہد امارت مین لشکر اندلس سے
اوسکو پیش آئی تھی عرب کی ہاتھ سے نکالا تو اکویتانیا نے بھی اوسترازیا کی
ہی اطاعت قبول کی پھر تھوڑی مدت کے بعد ایک شخص مار یعنی ناظر القصر
مین سے جسکا نام بیان لبراف تھا خود بادشاہ ہوگیا اور سر پر تاج شاہی
رکھہ لیا اور ۷۵۲ء مین تمام ملک کا بادشاہ بن بیٹھا اور یہ واقعہ اوس
زمانہ مین ہوا جبتک سلدریک ثالث جو خاندان میرو نجیانیہ کا سب سے اخیر

بادشاہ تھا معزول ہوا اور سلاطین فرانس کا سلسلۂ ثانیہ جسکو خاندان
کارلونجیانیہ بھی کہتے ہین شروع ہوا اور اس عہد مین یہ سلطنت اس زور قوت کو
پہونچی کہ اوسنے سوا بریطانیہ کے اکوئیتانیا اور سپتیمانیا کو بھی اپنے تحت
فرمان کیا اور علاوہ انکے اور جملہ ممالک فرانس کو مجتمع کر کے ایک سلطنت
قائم کی یہ سلطنت مدت تک رہی اور اسکے رعب و دبدبہ اور سطوت کو یہ ترقی
ہوئی کہ اٹلی پر بھی اوسکا حکم نافذ ہوگیا اور لمبارڈیا کے بادشاہ کو بھی
پوپ استیفنو ملک کنیسہ کا احترام کرنا پڑا اسیطرح شارلمان اوسکے بیٹے
کا زمانہ اس زمانہ کے بعد ہوا کیونکہ شارلمان کے عہد حکومت مین سپین
شمالی اور اٹلی اور ساکسونیا اور باواریا اور آوار اہل بنونیا بھی اسی سلطنت کے
تحت فرمان ہوگئین اور یہ ترقی سنہ ۷۶۸ عیسوی سے لیکر سنہ ۸۱۴ء تک رہی
اور یہ سب سلطنتین ایک بڑی سلطنت کے زیر حکومت رہین جسکا نام شارلمان
نے سلطنت غربیہ متجددہ رکھا تھا اور سلطنت متجددہ اسکا نام اسلیے رکھا تھا
کہ رومیون کی سلطنت غربیہ جسکا نام و نشان بھی باقی نہ رہا تھا اسی زمانہ مین

دوبارہ سرسبز ہوئی تھی مگر یہ سلطنت صرف ۸۴۳ سنہ عیسوی تک ہی اس سے
زیادہ اسکی مدت نہوئی اور ۸۴۳ سنہ عیسوی کے بعد پھر اسکے تین ٹکڑے ہوئے
جو ہر ایک بجاے خود ایک مستقل سلطنت بنگئی جنمین سے ایک کا نام فرانس
اور دوسری کا اٹلی اور تیسری کا جرمن ہوا مگر اس عرصہ مین کبھی اس سلطنت
کا تاج اٹلی مین ہوتا تھا اور کبھی کہین ہوتا تھا یہانتک کہ انھین قصے قضیون
مین یہ تاج ایک ایسے گروہ کے پاس پہونچا جو خاندان کارلونجیانیہ مین
کے تھے چنانچہ انجام کار وہ تاج الیمان کے ہاتھہ لگا اور اسی زمانہ سے یعنی
۸۴۳ سنہ عیسوی سے خاندان کارلونجیانیہ کا تنزل شروع ہوا اور اس گروہ کی
جسکے ہاتھہ سلطنت کا تاج آگیا تھا روز بروز قوت بڑھتی چلی اور وہ فرصت
کے منتظر رہے یہانتک کہ ۸۸۸ سنہ عیسوی مین انمین سے ایک شخص جسکا نام
اودون تھا اس تاج کا مالک ہوا یہ شخص خاندان کاپیت کا دادا تھا جسنے
خاندان کارلونجیانیہ کے ہاتھہ سے اس سلطنت کو نکالا تھا اور خاندان کارلونجیانیہ
کی اولاد مین اس زمانہ مین صرف سلطنت کا نام باقی رہگیا تھا قوت بازو

نہ رہا تھا یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین وہ نام کا تخت بھی جاتا رہا اور جو
تھوڑا بہت رہا سہا تھا وہ بھی ہاتھہ سے نکل گیا اور خاندان کارلونجیانیہ کا
نام نشان بھی نرہا مگر یہ نوبت سنہ ۹۸۷ع مین ملک ہوغ کابیت کی وقت
مین ہوئی تھی جس سے فرانس کے سلسلۂ ثالثہ کی ابتدا سمجھی جاتی ہے
اور اس سلسلۂ ثالثہ کا نام خاندان کابیپانیہ ہے چنانچہ اس بادشاہ کے
زمانہ مین اس تمام سلطنت کا مرکز دوکاتو کلان رہا جو پہلے سے اس ہوغ
کابیت کی قبضہ مین تھی اور سلطنت کی قوت اور خوبی یوماً فیوماً زیادہ ہوتی
رہی اور اس ترقی کا اصل سبب صرف اس بادشاہ کی بیدارمغزی اور
ہوشیاری اور مدت مدید تک اوسکا باقی رہنا تھا اور دوسرا سبب یہ تھا
کہ اسنے ہر صوبہ مین ایک عمدہ کمیٹی منتظم مقرر کی تھی اور تیسرا سبب یہ تھا کہ سنہ ۹۸۷ع
سے لیکر سنہ ۱۱۰۸ع تک برابر مسلمانون اور عیسائیون مین جنگ و جدال کا
ہنگامہ رہا پس ان سب امور کے سبب سے اس سلطنت کو اپنی ترقی اور
قوت کا ایک بڑا موقع ملا اور سنہ ۱۱۰۸ عیسوی سے لیکر سنہ ۱۲۲۶ عیسوی تک

وہ بڑھتی ہی رہی چنانچہ سنہ ۱۲۰۲ع سے سنہ ۱۲۰۵ع تک قوم انگریز سے نورمانڈیا
اور انجو اور الیمان اور پواتو کی بھی حکومت اسنے چھین لی اور غیان اور
غسکونیا کی حکومتین پھر جھپک گئی تھین اور تاج شاہی پھر اونکو ملگیا تھا
اگر لوئیز لو جون اور اوسکی زوجہ لیونورہ واکوئیتانیا مین مفارقت نہوتی جو
کہ سنہ ۱۲۵۲ع مین ہوئی اسکے بعد لوئیز نہم نے جسکا نام جان لوئی تھا اور جسنے
مقام ٹونس مین انتقال کیا اس سلطنت کو سنبھالا اور نہایت اچھی طرح سے
حکمرانی کی چنانچہ اسکے عہد حکومت کی سنہ ۱۲۲۶ع سے ابتدا ہوئی اور سنہ ۱۲۷۰ع
تک اوسنے بادشاہت کی پس اس تمام عرصہ مین گویا بظاہر کے کچھ
ملک نہین بڑہا مگر درحقیقت اوسنے تاج کو فخر دیدیا اور سلطنت کی قوت
اور اعتبار کو نہایت بلند پایہ پر پہونچا دیا اور ملک کی بنیاد کو از بس مستحکم
کر دیا اسکے بعد فلیپ سوم کا عہد سنہ ۱۲۷۰ع کے بعد سے شروع ہوا اور سنہ ۱۲۸۵ع
تک رہا پس اپنے عہد حکومت مین فلیپ ثالث نے بھی سلطنت کی رونق اور
استحکام مین زیادتی ہی کی اور جسقدر جھگڑے ممالک اسپین مین ہوئے تھے

جہان عیسائی حکومت تھی اون سب مین اسنے اپنا قدم جا اڑایا اور سب پر مداخلت رکھی یہانتک کہ اسی کا حکم سب پر بالا ہوگیا اور ناپلی تک جو مملکت اٹلی سے متعلق ہے اوسکا حکم جاری ہوگیا اسکے بعد فلیپ چہارم کا عہد شروع ہوا جسکی ابتدا ۱۲۸۵ء عیسوی سے ہوئی تھی اس فلیپ چہارم نے اون ملکون کے واپس لینے کا ڈھنگ لگایا جو لوپیز کو سپرد کیے گئے تھے اور اس باب مین اوسکی مزاحمت برخلاف تسلط پوپ وغیرہ پوری ہوگئی چنانچہ اسنے اون لوگون کے تصرفات اور اختیارات باطل کرنے کے واسطے یہ تدبیر نکالی کہ ایک مجلس مشورۂ عمومیہ وہان مقرر کردی جسکے سبب سے انکے اختیارات بالکل معطل ہوگئے اور وہ سب اس مجلس کے ہاتھ مین آگئے چنانچہ مجالس مدنیہ کی ابتدا اسی بادشاہ کے زمانہ سے سمجھی جاتی ہے جسکا نام مجالس پارلمان تھا مگر افسوس یہ ہے کہ اس بادشاہ کی وفات کے بعد اسکی اولاد نے ناعاقبت اندیشی سے انھین لوگون کی طرف زیادہ توجہ کی جو اعیان تھے اور اونکی قوت کو بڑھنے دیا اور ان لوگون کا دستور یہ تھا

کہ جو قیدین اور قوانین انکے مطلب کے خلاف تھے اونھین سے وہ بحث
کرتے رہتے تھے اور فرصت کے منتظر رہتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ سنہ ۱۳۱۴ع
سے سنہ ۱۳۲۸ع عیسوی تک انھون نے قوت حاصل کر لی اور دوبارہ اپنے
ممالک پر متصرف و قابض ہو گئی اور یہ سبب فلیپ چہارم کی احمق اولاد
کی بدولت ہوا جو حکمرانی کے نشیب و فراز کو بالکل نجانتی تھی اور جسطرح
ان لوگون کی اعانت فلیپ کی اولاد سے ہوئی اسیطرح اون لوگون نے
بھی جو والوی کہلاتے تھے جو تھے فلیپ کی اولاد کی پیروی کی جس کے
سبب سے ان لوگون کو جو ملقب باعیان تھے قوت ہوتی گئی اور فرانس
کو ضعف ہوتا گیا پس انگریزون نے اسوقت کو غنیمت سمجھکر لڑائیان شروع
کردین اور یہ وہی لڑائیان ہین جو سو برس کی لڑائیان مشہور ہین اور اون
انگریزون کے ساتھ فلمنک اور بروٹون بھی شریک ہو گئی چنانچہ یہ لڑائیان
سنہ ۱۳۳۶ع سے شروع ہوئین اور سنہ ۱۴۵۳ع تک ہوتی رہین اور جو قتل و قتال
سنہ ۱۳۴۷ع مین فلیپ ششم والوی کے عہد مین ہوا تھا جسمین بمقام کریسی فرنچ

مغلوب ہوئے تھے اور جو محاربہ بمقام پواٹیئی ۱۳۵۶ع میں جان ثانی کے
عہد میں ہوا تھا اور اوسکے سبب سے فرانس کی سلطنت میں جسقدر ضعف آیا اوسیقدر شارل
خامس کی سلطنت میں اسکو استحکام زیادہ ہوا اور شارل پنجم کی سلطنت کی
ترقی ۱۳۶۴ع سے شروع ہوئی تھی اور ۱۳۸۰ع تک باقی رہی بعد اسکے
شارل سادس کے عہد میں ۱۳۸۰ع سے ۱۴۲۲ع تک بسبب اوسکی
صغر سنی کے اور ایام بلوغ میں بسبب اوسکی مختل الحواس ہوجانے کے
پھر اس سلطنت کو تنزل شروع ہوا یہانتک کہ بسبب امرا کے دباؤ کے
اوسکا استیصال ہونے لگا کیونکہ وہ لوگ بہت سے تھے اور اونکی قوت
بھی زیادہ تھی اور ہمیشہ معاملات سیاست میں دست اندازی بھی اسی نیت
سے کرتے رہتے تھے کہ اوسکا تاج و تخت اپنے قبضہ میں آوے اور اوسی وقت
یعنے ۱۳۶۱ع میں امرا بورغونیا میں ایسی کچھ قوت آگئی کہ وہ بمنزلہ
حاکمان ملکی کے ہوگئے اور فرانس کی قوم کو ضعف پر ضعف ہوتا گیا
اور سب سے زیادہ کمزوری قوم فرانس کو اون صدمات کے سبب سے ہوئی

جنمین قوم بورغوندا اور ارمنیاک کو خون کے نالے بہگئے اور دوسرا سخت صدمہ
سنہ ۱۴۱۵ عیسوی مین یہ ہوا کہ قوم انگریز نے مقام ازنکور مین انکو دبا لیا اور اکثر
بحری حکومتین فرانس کی چھین لین اسکے بعد سنہ ۱۴۲۹ع مین پھر فرانس کا
بخت بیدار ہوا اور طالع چمکا جبکہ جان دارک ایک لڑکی کسی کاشتکار کی
دومری نام گانون مین پیدا ہوئی اور اسکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ
اللہ تعالیٰ نے مجکو اسلیے پیدا کیا ہے کہ مین فرانس کو قوم انگریز کے ہاتہ سے
چھوڑاؤن چنانچہ وہ اسی خیال سے شاہ شارل سابع کے پاس شہر بورج
مین پہونچی اور اسنے اپنے دل کا خیال اوس سے کہا اوس بادشاہ نے
اوسکی بات کو سچا جانکر اوسکی اطاعت کرنی شروع کی پس اوسکی تدبیرون
کی بدولت شہر اورلیان مین سے انگریزونکا محاصرہ اوٹھگیا اور وہ بادشاہ
مذکور کے لشکر کو نصرت و فیروزمندی کے ساتھ شہر ریمس تک لیگئی مگر آخر کار
مقام کومپیان مین محصور ہوکر پکڑی گئی اور لوگون نے اوسکو یہ سمجھکر آگ
مین جلا دیا کہ یہ عورت ساحرہ ہے پھر سنہ ۱۴۵۳ عیسوی مین تمام قوم انگریز

فرانس کی عملداری مین سے بڑی بڑی لڑائیون کے بعد نکالی گئی اور لوئیز
یازدہم سب پر فتحیاب ہوا جسکے عہد کی ابتدا ۱۴۶۱ء سے ہوئی اور ۱۴۸۳ء
تک نہایت قوت اور مضبوطی کے ساتھ رہی اور اس سلطنت مین اور گیارہ
حکومتین ایسی بڑی بڑی جو اپنے حکم و تصرف مین مستقل تھین ملگئین اور
اون سبکے اوپر اس بادشاہ کا حکم نافذ رہا بعد اسکے ۱۴۹۴ء مین شارل ہشتم نے
جنگ اٹلی شروع کی اور چار برس یعنے ۱۴۹۸ء تک اوسکا ہنگامہ گرم رہا
یہانتک کہ لوئیز دوازدہم کا زمانہ آگیا جسکا لقب ابی العامہ تھا اور لوئیز دوازدہم
نے بھی اس لڑائی مین اپنی ہمت اور اپنا روپیہ اور آدمی بہت کچھ صرف کیے
اس بادشاہ کی ذاتی خوبیون مین سے ایک یہ بات تھی کہ یہ بادشاہ فرع
ثانی خاندان کا بیسیانیہ مین سے تھا اور جس ملک کا وہ بادشاہ بنا تھا وہ ملک
اوسکے چچا کے بیٹے کا تھا جو فرع اول کا بیسیانیہ مین سے تھا پس جب
اسکے چچازاد بھائی کا انتقال ہوا اور اوسکا ایک صغیر سن بیٹا سلطنت کا
وارث بنا اور امراء سلطنت کے ہاتھ مین سلطنت کا اختیار آیا تو اس بادشاہ

یعنے لویز ثانی کے دل مین یہ دیکھکر کہ بسبب صغیر سن ہونے بادشاہ کے
انتظام سلطنت کا مستحکم نہین ہے بلکہ ڈانواڈول ہے ایک جوش اور طمع
پیدا ہوئی پس اسنے ایک جماعت کو ہمراہ لیکر حملہ کر دیا اور بعد چند لڑائیون
کے وہ اوس حملہ مین اپنے چچازاد بھائی کے بیٹے کے لشکر مین قید ہوگیا
اور اون لوگون نے اسکو ایک قلعہ مین قید رکھا اور باوجود قید کی سنگینی
کے بھی اوسکے نگران رہے اور قید خانہ کے ایک تاریک گوشہ مین اوسکو
بند رکھا کہ کہین بھاگ نجاوے یہانتک کہ فرع اول کا سلسلہ منقطع ہوگیا
اور اسی کی سلطنت کی نوبت آئی چنانچہ جب اوس قید سے رہا ہوکر وہ
تخت سلطنت پر بیٹھا اور تمام تصرفات ملکیہ کا مالک بنا تو لوگون نے اوس سے
کہا کہ جس گروہ نے تمکو تکلیفین دی ہین اور قید مین تمہارے اوپر تشدد کیا ہے
اوس سے عوض لینا چاہیے اور اس معاملہ مین لوگون نے بہت سا اصرار کیا
تو اوسنے جواب دیا کہ فرانس کے بادشاہ کی عزت اور شرافت اس بات
کی مقتضی نہین ہے کہ وہ اوس بات کے انتقام لینے سے جو ڈیوک

ڈوا اورلیان سے ہوئی ہے اپنی عزت کو گھٹائے پس انصاف کے ساتھہ اسکو
اس جواب کی خوبی کو دیکھنا چاہیے اور اسکی عادلانہ ہمت کو سوچنا چاہیے
کہ اوس سے کسقدر مروت و فتوت ٹپکتی ہے اور کسقدر اس بادشاہ کی
دانشمندی اصول سیاست مین ثابت ہوتی ہے جسنے لوگون کو خود اپنی
ذات کی دونون حیثیتون کا فرق بتادیا جو کہ پہلے تاج و تخت کے ملنے
سے تھی اور جو کہ بادشاہ ہونے کے بعد ہوئی پس جو شخص ایسا دانا ہو وہ
بلاشبہہ ابی العامہ کے لقب کا مستحق ہے اسکے بعد ۱۵۱۵ء عیسوی مین بادشاہ
فرنسوی اول مرنییان کی لڑائی مین سویسروں پر فتحیاب ہوا اور پھر ۱۵۲۲ء
کی اوس لڑائی مین جو امپرر المانیا پانچوین شارل کے لشکر سے لڑا تھا
مقام بیکوک مین مغلوب ہوا اور پھر ۱۵۲۵ء مین ایک اور لڑائی مین جو
مقام باویہ مین ہوئی مغلوب ہو کر قید ہو گیا اور اس بادشاہ سے اپنے
عہد سلطنت مین بجز اسکے اور کچھ نہو سکا کہ جہانتک بن پڑا امپرر پانچوین شارل
کے زور و قوت کی مدافعت کرتا رہا اوسکے بعد ۱۵۴۷ء مین ہنری دوم نے

اس ملک مین تین حکومتین اور ملائین اور اسکے تھوڑے عرصہ کے بعد
آپس کی مذہبی لڑائیان شروع ہوگئین اور رومن کیتھالک اور پروٹسٹنٹ
کی باہمی جھگڑون نے فرانس کو بالکل تباہ و برباد کردیا اور خاندان والوی
جسمین کا اخیر ہنری سوم تھا انہین لڑائیون مین برباد ہوا اور یہ قصے قضیے
۱۵۶۲ء سے لیکر ۱۵۸۹ء تک رہے اسکے بعد ہنری چہارم سے ایک اور شاخ
شاہی خاندان کی شروع ہوئی جسکا نام بربون تھا اور اسی کے زمانہ مین
۱۵۸۹ء سے ۱۵۹۴ء تک یہ آپس کی لڑائیان ختم ہوگئین اور جو کچھ نقصان
فرانس کو پہونچے تھے ۱۵۹۴ء سے ۱۶۱۰ء تک اون سبکی تلافی ہوگئی اور سامان
رفعت وشان کا بھی اوسکو میسر ہوگیا اوسکے بعد لوئیز سیزدہم کے عہد مین ۱۶۱۰ء
سے ۱۶۴۳ء تک وزیر کردینال رشیلیو نے سلطنت شخصیہ کا ڈھنگ ڈالا اور
لوئیز چہاردہم کے واسطے گویا اسکا راستہ نکال گیا اور فرقہ پروٹسٹنٹ کی شوکت
اور قوت کو بالکل توڑ گیا بلکہ اونکے نام ونشان کو مٹا گیا اور یہ وہی وزیر ہے
جسنے سلطنت فرانس کی عزت کو اور حکم کو اوس لڑائی مین سب سے بالا کردیا تھا

جسکا نام تیس برس کی لڑائی مشہور چلا آتا ہے اور جو ۱۶۱۸ع سے ۱۶۴۸ع
تک قائم رہی تھی اور جو عزت پہلے سلطنت نمسہ کو حاصل تھی وہ فرانس کو
اسی وزیر نے دلوائی تھی غرضکہ بموجب اون شرطون کے جو بمقام وستفالیا
۱۶۴۸ع مین ہوئی تھین اور بموجب اون شرطون کے جو بمقام پیرینی ۱۶۵۹ع
مین ہوئی تھین سلطنت فرانس ہی تمام ممالک یورپ مین سب سے زبردست
سلطنت ہوگئی تھی مگر اوسی عرصہ مین یعنے لویز چہاردہم کے عہد مین تمام
یورپ کی سلطنتون نے اوسپر دندان طمع تیز کیے اور متفق ہوکر اوسپر حملے
کیے پس اس سلطنت نے سبکے حملون کو تین مرتبہ دفع کیا اور ۱۶۷۸ع مین
مقام نیم مین صلح ہوئی جس سے اسکی قوت بہت زیادہ بڑھ گئی اور پھر ۱۶۹۷ع مین
ریزویک کی صلح مین اسکا حال ایسا ہو گیا کہ نہ اسپر کوئی غالب تھا اور نہ
وہ کسی پر غالب تھی بسبب طول اون لڑائیون کے جو ہسپانیہ کے ساتھ
اسکو لڑنی پڑین جنکو وارثہ اسپانیہ کہتے تھے مقام اوترخت کی صلح مین
جو ۱۷۱۳ع مین ہوئی وہ بہ نسبت اور سلطنتون کے کمزور ہو گئی اسکے بعد

لوئیز پانزدہم کے عہد سلطنت مین جو سنہ ۱۷۱۵ء سے سنہ ۱۷۷۴ء تک ہوا فرانس
کی حکومت لوران اور کورسیکہ پر بھی ہوگئی لیکن اس زمانہ مین کوئی منتظم سلطنت
سیاست کا تھا کہ اوسکی سیاست باقاعدہ سمجھی جاتی اور تنہا اگلون کی پیروی
کرتے کیونکہ وہ سنہ ۱۷۵۵ء سے سنہ ۱۷۶۳ء تک ممالک کے فائدہ کے واسطے لڑتے رہے
اور سنہ ۱۷۶۸ء سے سنہ ۱۷۷۲ء تک پولینڈ کی تقسیم کا تعرض بالکل چھوڑ دیا اور جو
وقت اوسکا سنہ ۱۷۴۰ء سے سنہ ۱۷۵۵ء تک ہندوستان پر قبضہ کرنے مین صرف
ہوا تھا وہ بھی ضائع ہوگیا اور جسقدر مملکتین خارجہ اوسکے قبضہ مین تھین
وہ بھی اوسکے ہاتھ مین نرہین البتہ صرف اسکے باشندے اپنی قوم کی تعلیم و
تربیت کی فکر مین رہی چنانچہ انکی زبان تمام ملک یورپ مین مستعمل ہوگئی
جو تعلیم و تعلم مین نہایت مرغوب طبائع تھی اسکے بعد لوئیز شانزدہم کی سلطنت
کا زمانہ شروع ہوا اسکے عہد مین فرانس نے امریکہ کی اعانت سے انگریزون
سے اپنا انتقام لیا اور یہ سنہ ۱۷۷۵ء سے لیکر سنہ ۱۷۸۹ء تک ہوا اسکے بعد سنہ ۱۷۹۲ء
مین وہ ہنگامہ ہوا جسکی بدولت یہ لوئیز شانزدہم مقتول ہوا اور بجای اسکے ۱۷۹۳ء

۱۷۹۲ء مین سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ہر انسان کو اپنے حق کا اختیار
حاصل ہوا چنانچہ فرانس کے اس انقلاب کے زمانہ سے ایک نئی تاریخ قائم
ہو گئی جسمین رعایائے فرانس کو ایک غلامی کی حالت سے خود مختاری حاصل
ہو گئی اور یہ فرانس کا انقلاب مبدا از تاریخ اسطرح پر ہوا جیسے انگریزون کا
ہنگامہ دولت منتظمہ کی تاریخ ہے۔ اب ہم یہان سے یہ بات بیان کرتے ہین
کہ یہ ہنگامہ جسکی بدولت یورپ مین ازادی پیدا ہوئی کسطرح سے ہوا
اور اس سے پہلے فرانس کے باشندون کی کیا حالت تھی اور بعد اس آزادی
کے اونکی کیا حالت ہوئی پہلے اس سے فرانس مین نہ تو کوئی ضابطہ
نظم سلطنت تھا اور نہ کوئی طریقہ انتظام سلطنت کا تھا بلکہ اسکی حالت اس
معاملہ مین بلاشبہ بہت بد تھی اور ایسی بد تھی کہ کسیطرح اوسکا تحمل رعایا سے
نہو سکتا تھا اور اسکی ملک ایسی متعدد حکومتون مین بٹی ہوئی تھی جو اپسمین
ایک دوسرے کی دشمن تھین اور جملہ معاملات مین کلیات پر نظر نہ تھی
بلکہ ہر شخص کے جزئیات احوال سے بحث ہوتی تھی کوئی قانون قاعدہ تھا

اسی سبب سے جو لوگ بادشاہ یا ارکین دولت کے متوسلین مین سے ہوتے تھے
وہ تو کہہ سنکر اپنی مراد کو پہونچتے تھے اور جو بیچارے ایسے تھے اونکو کوئی
نہ پوچھتا تھا اور صناعتین اور پیشہ وری کے معاملات مین ہمیشہ صدہا
قیدین اور جھگڑے ایسے لگے رہتے تھے جو کبھی جانے نہ پاتے تھے اور
معاملات مذہبی اور مدنی اور لشکری ہمیشہ خاص ایک گروہ کے ہاتھ مین
محدود رہتے تھے اور کسی شخص کو یہ مجال حاصل نتھی کہ وہ اپنے کسی پیشہ کو
یا دستکاری کے کام کو بخیطر جاری کر سکے بلکہ اوسکو ایک خاص وقت مین
بہت سی شرطون کے ساتھ روپیہ دیکر اجازت ملتی تھی اور بعض شہر ایسے تھے
جنکو ادائے محاصل اور ترتیب داخلی وغیرہ مین ایک خاص خصوصیت
حاصل تھی اور جسقدر وظائف سلطنت سے لوگون کو ملتے تھے وہ سب ہمیشہ
ایک شخص کے اختیار مین تھے اور ادائے محاصل وغیرہ کی کل سختی اور دقت
غربا پر تھی امرا کو کچھ بھی ندینا پڑتا تھا چنانچہ جو لوگ اعیان مین سے تھے
اور اہل کنیسہ تھے ملک فرانس کی دو ثلث زمین صرف اونکے پاس تھی

جسکا کچھ بھی محصول وہ نہ دیتے تھے اور ایک ثلث تمام رعایاے فرانس
کے پاس تھی اور اس رعایا کی تہائی ہی میں سے تو محاصل مملکت وصول
ہوتا تھا اور انہیں سے امرا اور اعیان دولت کے حقوق مقرر تھے اور انہیں
سے دسواں حصہ کنیسہ کیواسطے مقرر تھا اور یہ غریب رعایا ملک کی محاصل
اور امرا کے حق حقوق کے علاوہ ان مصیبتوں کی بھی برداشت کرتی تھے
کہ جب امرا سلطنت شکار کو تشریف لیگئے تو صدہا کھیتیاں تباہ کر دین
روند ڈالیں اور عوام کو شکار کرنے کی اجازت نتھی اور شکار کرنا خاص اعیان
کا حق قرار پایا تھا اور بعض مقامات میں شکار کے جانوروں کی محافظت
اور پرورش رعایا کے ذمہ تھی اور محاصل کی تحصیل کے واسطے کوئی قاعدہ
یا انتظام نتھا بلکہ یہ طریقہ تھا کہ تحصیل کے وقت لوگوں کو پکڑا جکڑا زبردستی
وصول کر لیا اور جو لوگ اعیان میں سے تھے جب وہ اپنے مقررہ کے دینے
سے انکار کرتے تھے تو اون سے کچھ مزاحمت بھی نہوتی تھی بلکہ یہ ساری
خرابیاں صرف بیچارے غربا کیواسطے تھیں جنکی جان اور مال دونوں پیہ

ایک مصیبت رہتی تھی جو کوئی دینے سے ذرا بھی انکار کرتا تھا تو فوراً مال
کا نیلام ہوتا تھا اور جان قید مین پھنستی تھی اور جو کچھ وہ بیچارے اپنا
خون پسینا ایک کرکے اپنے پیٹ کے لیے کماتے تھے وہ سب بڑے بڑے
لوگون کی عیش و آرام مین صرف ہوتا تھا اور ان لوگون سے کسیقدر کم مصیبت
مین بیچارے پیشہ ور رہتے تھے کیونکہ اونکے پاس کچھ ملک و دولت تو تھا ہی
نہین جو زمیندارون کی طرح اداے محاصل پر مجبور کیے جاتے مگر جس فائدے
کے وہ لوگ مستحق ہوتے تھے وہ فائدہ بھی اونکو حاصل نہوتا تھا کیونکہ اپنی صنعت
اور پیشہ وری سے وہ بیچارے کچھ ثروت یا شہرت بھی حاصل نکرسکتے تھے
اور بعض ملکون مین امرا ہی اپنے علاقہ مین حکومت کرتے تھے اور فصل
خصومات مین حکام ہمیشہ دیر اور سستی کرتے تھے اور جو کوئی زیادہ دیتا تھا
اکثر اوسیکو فتح نصیب ہوتی تھی اور اکثر لوگ تو بسبب کثرت اخراجات کے
اپنے دعوے کو چھوڑ بیٹھے تھے اور اسیکو بہتر سمجھتے تھے اور فوجداری کے معاملات
مین جو تشدد غربا پر ہوتا تھا وہ امرا پر نہوتا تھا گویا شخصی آزادی کی رسم

ہوگیا

اونکے حکاموں مین تھی ہی نہین اور اہل مطابع کا یہ حال تھا کہ سلطنت
کی جانب سے محافظ اونپر مقرر رہتے تھے کیسکو یہ مجال نتھی کہ کوئی خلاف
مرضی سلطنت کی کوئی بات چھاپ سکے غرضکہ سب معاملات ایسے ہی
تھے جسمین عوام کو کسیطرح کا کچھ حق حاصل نتھا اور نہ کچھ اونکی عزت تھی
اور اسیطرح نہ سلطنت کی سختی اور تشدد کی کوئی حد تھی پس اوس زمانہ مین
فرانس کا حال بالکل آوارہ تھا کچھ قید یا انتظام نتھا اور نہ سلطنت مخالفون
سے کچھ امن مین تھی اور سلطنت فرانس مین خیانت تو لوئیز پانزدہم کے
وقت سے شروع ہوئی اور اسکے انتظام اور تسلط مین لوئیز شانزدہم کے
وزیرون کی بدولت خلل پیدا ہوا اور سلطنت ہولانڈ او بولانڈ کے
معاونت نکرنے سے اسکی عزت اور شرافت مین بھی فتور آگیا کیونکہ فرانس
مین اور ہولانڈ بولانڈ مین باہم معاہدہ معاونت کا تھا مگر جب ہولانڈ
اور بولانڈ پر اونکے دشمنون نے ہجوم کیا تو فرانس نے اپنے معاہدہ کو
پورا نکیا پس ایسے ہی اسباب کے جمع ہونے سے تمام فرانس کی رعایا

حکومت کی برخلاف ہوگئی اور ایک جوش سے اوسنے اپنی مملکت کی پہلی
خراب اور ابتر حالت کو آزادی کی عمدہ اور شائستہ حالت سے بدل دیا
اور بجاے ایک شخص کے خودمختاری کے ایک عام قانون پر سلطنت
کا انتظام محدود کردیا اور حکام کے ہاتھون کو اون قوانین کے ذریعہ
سے روک دیا اور سب لوگون کو حقوق انسانی مین مساوات کا مرتبہ دیا
چنانچہ اس عمدہ انقلاب کی بدولت جو صناعت پہلے محصور تھی وہ بیقید
ہوگئی اور جو خرابیان زراعت پر خواص کی زیادتیون کی بدولت آتی تھین
وہ سب رفع ہوگئین اور دسوان حصہ جو لوگ کنیسہ کا حق دیتے تھے وہ
بند ہوگیا اور تمام مملکت کا حال یکسان ہوگیا اور اسکی بدولت ایک عام
آزادی ملک مین پیدا ہوگئی جسکے سبب سے عوام الناس کی آنکھین
کھل گئین اور صدہا طرح کے فائدے حاصل ہوئے اور بجاے اسکے
کہ پہلے سلطنت مین قتل وقتال کی کثرت تھی اب طرح طرح کے فائدے
حاصل ہونے لگے چنانچہ سلطنت جمہوری کا حکم سلطنت فرانس مین ۱۷۹۲ع

سنہ ۱۷۹۲ع کے ماہ ستمبر کی اکیسوین تاریخ سے نافذ ہوا اور سنہ ۱۸۰۴ع تک وہی حکم باقی رہا اسکے بعد نپولین اول تخت سلطنت پر بیٹھا اور اوسنے دو برس مین غربی یورپ کو فرانس کا تابع کیا لیکن اوسنے سنہ ۱۸۱۲ع مین اپنے لشکر کے نہایت چیدہ اور منتخب لوگون کو اسپین اور روس کی لڑائی مین غارت کر دیا اور سنہ ۱۸۱۴ع مین وہ تخت سلطنت سے اُتارا گیا اور خاندان بوربون ملک پر متصرف ہوا اور فرانس پھر اپنی پورانی حدود پر آگیا پس لوئیس ہیژدہم نے لوگون کے لیے قواعد نظم سلطنت مقرر کیے اور اونکی جانب سے بطور پارلیمنٹ سلطنت مین وکلا مقرر کر دیے تاکہ وہ اونکے حقوق سے بحث کرین اور وہ اہل قمرہ مشہور تھے اسکے بعد سنہ ۱۸۱۵ع عیسوی مین دوبارہ نپولین ظاہر ہوا لیکن واٹرلو کی لڑائی کے بعد امپراول کا بالکل زوال ہوگیا اور فرانس مین پھر لوئیس ہیژدہم آیا اور اسوقت سے یہ ملک خاندان بوربون کی فرع اول کی تحت مین ہی برابر سنہ ۱۸۳۰ع عیسوی تک رہا پھر اس خاندان کی شاخ [illegible]

کہ اونکا دل قانونی حکومت کی طرف مائل تھا ایک ہنگامہ مین برباد ہوگئی اور اوسکے بدلے دوسری شاخ اوسی خاندان کی قابض ہوئی جو خاندان اورلیان کے نام سے مشہور تھی اسکے بعد چوبیسوین فروری ۱۸۴۸ عیسوی مین دفعتہ ایک ہنگامہ ہوا جسمین سلطنت جمہوری ہوگئی اور ۲ ۱۸۵۲ عیسوی مین پھر امپرر مقرر ہوگیا اور تخت سلطنت پر لوئی نیپولین کے بٹھانے کے باب مین عام لوگون سے راے دریافت کی گئی تو اٹھتر لاکھ چوبیس ہزار ایکسو نواسی آدمیون نے اوسکے بادشاہ ہونے پر بالاتفاق راے دی اور دو لاکھ ترپن ہزار ایکسو پینتالیس نے مخالفت کی مگر وہ بسبب کثرت راے کے تخت پر بیٹھ گیا پس اس نیپولین نے اپنے کو نیپولین سوم مشہور کیا کیونکہ واٹرلو کی لڑائی کے بعد جب نیپولین اول کے ہاتھ سے ملک گیا تو اوسکا بیٹا صغیر سن بادشاہ کیا گیا تھا اور نیپولین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا تھا۔

دوسری فصل

فرانس کے بادشاہون کے نامون اور اونکی سلطنت کی مدت اور اسکی ابتدا انتہا کے بیان مین

اس سنہ سے	اس سنہ تک	بادشاہون کے نام اور اونکے خاندان
		پہلا خاندان میرونجیانیہ کا
۴۲۰	۴۲۷	فارہمند
۴۲۷	۴۴۸	کلودیون
۴۴۸	۴۵۸	میروی
۴۵۸	۴۸۱	پہلا شیلدریک
۴۸۱	۵۱۱	پہلا کلویس
۵۱۱	۵۲۴	کلودومیر اورلیان مین
۵۲۱	۵۳۴	پہلا تییری یاتیس یعنے اوسترازیا مین جسکو آسٹریا کہتے ہین
۵۳۴	۵۴۸	پہلا تیودوبرٹ مقام مذکور مین
۵۴۸	۵۵۵	تیودوبالد مقام مذکور مین
۵۱۱	۵۵۸	پہلا شیلدبرٹ پاریس مین
۵۵۸	۵۶۱	پہلا کلوتیر ۵۱۱ء سے ۵۵۸ء تک صواسون مین پھر تمام فرانس مین
۵۶۱	۵۷۵	پہلا سیجبرٹ اوسترازیا مین
۵۷۵	۵۹۶	دوسرا شیلدبرٹ پہلے اسٹریا مین اور پھر استریا اور بورغونیا مین ۵۹۳ء سے بعد وفات غونتران کے جسکا ذکر آگے آتا ہے۔
۵۹۶	۶۱۲	دوسرا تیودوبرٹ اوسترازیا مین
۵۶۱	۵۶۷	پہلا کاریبرٹ پیرس مین۔
۵۶۱	۵۹۳	غونتران اورلیان اور بورغونیا مین

۵۹۶	۶۱۳	دوسرا تھیری بگلو اور لیپان اور بورغونیا میں پھر اوسترازیا میں ۶۱۲ء سے بعد دوسرے تیودوبرت کے جسکا ذکر ہوچکا۔
۵۶۷	۵۸۴	پہلا شیلپرک پہلے صرف نوستریا میں ۵۶۱ء میں پھر اوسترازیا اور برگنڈی میں
۵۸۴	۶۲۸	دوسرا کلوتیر ۶۱۳ء تک صرف نوستریا میں پھر تمام فرانس میں
۶۲۸	۶۳۱	دوسرا کاریبرت اکویتانیا میں
۶۲۸	۶۳۸	پہلا داغوبرت اوسترازیا میں ۶۲۲ء سے ۶۲۸ء تک پھر تمام فرانس میں
۶۳۸	۶۵۶	دوسرا سجبرت اوسترازیا میں۔
۶۳۸	۶۵۶	دوسرا کلووس نوستریا اور برغونیا میں۔
۶۵۶	۶۷۰	تیسرا کلوتیر مقامات مذکور میں۔
۶۶۰	۶۷۳	دوسرا شیلدریک اوسترازیا میں ۶۷۰ء تک پھر تمام فرانس میں۔
۶۷۳	۶۷۹	دوسرا داغوبرت اوسترازیا میں
۶۷۹	۶۹۱	تیسرا تھیری نوستریا میں ۶۷۳ء سے ۶۸۷ء تک پھر تمام فرانس میں
۶۹۱	۶۹۵	تیسرا کلووس
۶۹۵	۷۱۱	تیسرا شیلدبرت
۷۱۱	۷۱۵	تیسرا داغوبرت
۷۱۶	۷۱۹	چوتھا کلوتیر پہلے اوسترازیا میں ۷۱۷ء تک پھر تمام فرانس میں
۷۱۵	۷۲۰	دوسرا شیلپرک نوستریا اور برغونیا میں۔
۷۲۰	۷۳۷	چوتھا تھیری مقامات مذکور میں۔
۷۳۷	۷۴۲	پانچ برس تک تخت خالی رہا
۷۴۲	۷۵۲	تیسرا شیلدریک
		دوسرا خاندان کارلوونجیانیہ
۶۸۷	۷۱۴	پاپن دوہرستال اوسترازیا میں
۷۱۴	۷۱۵	تیودوالد
۷۱۵	۷۴۱	شارل مارتل
۷۴۱	۷۴۷	کارلومان جسنے سلطنت چھوڑ دی

۱۱۸۰	۱۲۲۳	دوسرا فلیپ اوغسٹ۔
۱۲۲۳	۱۲۲۶	آٹھوان لوئیز الملقب بالاسد
۱۲۲۶	۱۲۷۰	نوان لوئیز مشہور بسان لوئی
		بڑی شاخ جو کہ فلیبی کے نام سے مشہور ہے
۱۲۷۰	۱۲۸۵	تیسرا فلیپ الملقب بالجسور
۱۲۸۵	۱۳۱۴	چوتھا فلیپ الملقب بالجمیل
۱۳۱۴	۱۳۱۶	دسوان لوئیز الملقب بمعجب بنفسہ
	۱۳۱۶	پہلا جان جو اپنے باپ کے بعد پیدا ہوا اور وہ بیٹا ہے دسوین لوئیز کا۔
۱۳۱۶	۱۳۲۲	پانچوان فلیپ ملقب بطویل اور وہ چچا ہے جان کا۔
۱۳۲۲	۱۳۲۸	چوتھا شارل ملقب بجمیل اور وہ بھی چچا ہے جان کا۔
		صنوبان جو فلیبی کی شاخ مین سے ہے جسکو والوی کہتے ہین اور وہ اولاد تیسرے فلیپ مین سے ہین بعد اخ الفلیپ چوتھے کے جو شارل دوالوی ہے
۱۳۲۸	۱۳۵۰	چھٹا فلیپ دووالوی بیٹا شارل مذکور کا
۱۳۵۰	۱۳۶۴	دوسرا جان ملقب بملیح جو انگریزون کے ملک مین مرا
۱۳۶۴	۱۳۸۰	پانچوان شارل ملقب بہ عاقل۔
		پہلی شاخ پانچوین شارل کی
۱۳۸۰	۱۴۲۲	چھٹا شارل ملقب بہ حبیب
۱۴۲۲	۱۴۶۱	ساتوان شارل ملقب بہ منصور
۱۴۶۱	۱۴۸۳	گیارہوان لوئیز
۱۴۸۳	۱۴۹۸	آٹھوان شارل
		پانچوین شارل کی دوسری شاخ جسکو والوی اورلیان کہتے ہین اور وہ اولاد ہے پانچوین شارل کی اوسکے دوسرے بیٹے سے جسکا نام لوئیز ڈیوک اورلیان تھا اولاد دیگر جنکو اورلیان اورلیان کہتے ہین اور وہ

		اولاد ہین شارل ڈیوک اورلیان بکر لوئیز کی
۱۴۹۸	۱۵۱۵	بارہوان لوئیز ملقب بہ ابی العامہ
		نسل صنو بکر کی جسکو اورلیان انغولام کہتے ہین بعد جان کونٹ وانغولام ثانی کی اولاد لوئیز اورلیان مذکور اور حفید شارل خامس کی۔
۱۵۱۵	۱۵۴۷	پہلا فرنسوی ملقب بہ ابی الآداب یعنے علوم الادب
۱۵۴۷	۱۵۵۹	دوسرا ہنری
۱۵۵۹	۱۵۶۰	دوسرا فرنسوی
۱۵۶۰	۱۵۷۴	نوان شارل
۱۵۷۴	۱۵۸۹	تیسرا ہنری جو قتل کیا گیا
		دوسری شاخ خاندان کا پاسیبانیہ صنو شاخ فلیپی ہین سے جسکو شاخ رابرتی یا بیت بوربون کہتے ہین اور وہ اولاد ہین رابرت دوکلارمون چھٹے کی اولاد جان لوی اور اخی فلیپ سوم کی۔
۱۵۸۹	۱۶۱۰	چوتھا ہنری دو بوربون
۱۶۱۰	۱۶۴۳	تیرہوان لوئیز ملقب بہ منصف
		نسل بکر کی بیت بوربون سے
۱۶۴۳	۱۷۱۵	چودہوان لوئیز ملقب بہ لوئیز کبیر
۱۷۱۵	۱۷۷۴	پندرہوان لوئیز ملقب بہ محبوب
۱۷۷۴	۱۷۹۲	سولھوان لوئیز جو معزول ہوا اگست سنہ ۱۷۹۲ء مین اور اوسکا سر کاٹا گیا نیا پریین سنہ ۱۷۹۳ء مین مجلس نائبان کے حکم سے۔
		سترہوان لوئیز بیٹا سولھوین لوئیز کا مگر کچھ حکومت نہین کی
۱۷۹۲	۱۸۰۴	جمہوری سلطنت ماہ ستمبر سے
۱۷۹۲	۱۷۹۵	الاتفاق
۱۷۹۵	۱۷۹۹	الدیرکتوار

۱۷۹۹	۱۸۰۴	قنصلیہ یعنی کونسل جسمین تین قنصل یعنی کونسل مقرر ہوئے اون مین سے پہلا کونسل نیپولین بونا پارٹ تھا اور کامباسارس دوسرا اور لیبرون تیسرا
		امپریہ یعنی شاہنشاہیہ
۱۸۰۴	۱۸۱۴	نیپولین بونا پارٹ جو فرانس کے شاہنشاہی تخت پر بیٹھا اور نیپولین اول امپرر فرانس کہلایا گیا۔
		العودۃ الاولی
۱۸۱۴	۱۸۱۵	اٹھارہوان لوئیز بھائی سولھوین لوئیز کا
		دوبارہ مقرر ہونا امپریہ یعنی شاہنشاہی کا
	۱۸۱۵	نیپولین اول دوسری دفعہ تین مہینے اور ایک تہائی اور علم تاریخ مین اس زمانہ کا نام ہے سو دن کی سلطنت۔
		نیپولین دوسرا اسکے باپ نے اسکے لیے تخت چھوڑ دیا تھا ۲۲ جون کو واٹرلو کی لڑائی کے بعد اور سینٹ اور مجلس مع کلا ارکان و اسکو منظور بھی کیا لیکن آج تک [illegible]
		العودۃ الثانیۃ
۱۸۱۵	۱۸۲۴	اٹھارہوان لوئیز مذکورہ بالا
۱۸۲۴	۱۸۳۰	دسوان شارل بھائی لوئیز کا پھر اخیر جولائی کو اوسنے سلطنت چھوڑ دی۔
		نسل عشنوالیکر سبب بوربون کی جسکو بوربون اورلیان کہتے ہین
		اولاد فلیپ بھائی چودہوین لوئیز کی۔
۱۸۳۰	۱۸۴۸	پہلا لوئیز فلیپ ملک فرانسیس فروری مین سلطنت چھوڑی اور انگریزونکی عملداری مین بمقام کلارمونٹ رہنا اختیار کیا اور ۲۶ اگست ۱۸۵۰ء کو اوسی جگہ مر گیا اسکو ملک فرانسیس کا لقب اسلیے دیا گیا تھا کہ وہ ولیعہد ان مین سے تھا اسلیے کہ اصلی وارث سلطنت کا بیٹا لوئیز سے زندہ موجود تھا یعنی کونٹ وشامبور ولیعہد سولہوین شارل دسوین کا پوتا جسکو ہنری پنجم [illegible]
۱۸۴۸	۱۸۵۲	دوبارہ سلطنت جمہوریہ جو ۲۴ فروری کو قائم ہوئی۔
۱۸۴۸	۱۸۵۲	لوئیز نیپولین بونا پارٹ جو دسوین دسمبر ۱۸۴۸ء کو سلطنت جمہوریہ کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا
		امپریہ یا شاہنشاہیہ بار دوم
۱۸۵۲		لوئیز نیپولین بونا پارٹ ۲ دسمبر کو تخت سلطنت پر بیٹھ گیا اور نیپولین سوم امپرر فرانس اپنا لقب کیا

تیسری فصل
مملکت فرانس کے بیان مین

مملکت فرانس غربی یورپ کی سلطنتون مین سے ایک سلطنت ہے جسکا موقع سات درجون اور نو دقیقون مین باعتبار طول غربی کے ہے اور پانچ درجون اور چھپن دقیقون مین باعتبار طول شرقی کے اور بیالیس درجون اور بیس دقیقون اور اکیاون درجون اور پانچ دقیقون کے درمیان مین باعتبار عرض شمالی کے ہے اور جانب شمال مین اسکی حد فاصل انگلستان سے بحر مانش[1] اور بوغاز کالی[2] ہے اور اوسکے بعد بلجیک[3] اور وکسنبورغ[4] اور وہ صوبہاے سلطنت پروشیہ اور بویریا ہین جو دریاے رین کے کنارہ پہ واقع ہے اور اوسکے شرق مین صوبہ باڈن[5] کا ودکا نو کلان اور سوئیسرہ[6] اور ایطالیہ[7] ہے اور جنوب مین بحر متوسط[8] جو ہماری بلاد یعنی ٹونس تک ہے

1. مانش یعنے دریاے ماس جسکو میوز کہتے ہین ۱۲
2. بوغاز کالی غالباً اس سے لنگرگاہ کلی مراد ہے ۱۲
3. بلجیکسا یعنی بلجیم ۱۲
4. وکسنبورغ غالباً لکسم برگ مراد ہے ۱۲
5. باڈن ایک صوبہ جرمنی کا ہے ۱۲
6. سوئیسرہ یعنے سوئیٹزرلینڈ ۱۲
7. ایطالیا یعنے اٹلی ۱۲
8. بحر متوسط یعنی میڈیٹرینین یعنے بحیرۂ روم ۱۲

اور اسپانیہ اور غرب مین بحر محیط اطلانٹی اسکی حد فاصل ہے اور اسکا امتداد شمالی غربی حد سے جنوبی شرقی حد تک ایک ہزار چونسٹھ کیلومیٹر اور جنوبی غربی حد سے شرقی شمالی حد تک نوسو چوبیس کیلومیٹر ہے جسکی ہکسٹر مقدار مساحت پانچ لاکھ بیالیس ہزار تین سو چھیانوے کیلومیٹر مربع ہوتی ہے اور اسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۱عیسوی مین تین کروڑ ستر لاکھ چھیاسی ہزار ایکسو اکسٹھ تھی چنانچہ انمین سے خاص اسکی دار السلطنت شہر پیرس مین چھبیس لاکھ چھیانوے ہزار ایکسو اکتالیس تھی اور فرانس کے باشندون مین سے تین کروڑ ستاون لاکھ چونتیس ہزار چھہ سو سٹھ تو کیتھلک کو مذہب کرین جنکا مقتدا پوپ ہو اور پانچ لاکھ اٹھ ہزار دوسو پچاس پروٹسٹنٹ مذہب کو پیرو ہین اور ایک لاکھ چھہ ہزار یہودی ہین اور باقی یعنے نو لاکھ چوراسی ہزار دوسو چوالیس مختلف مذاہب کے لوگ ہین اور فرانس کے متعلقات مین سے چند جزیرے ہین

۱- اسپانیہ یعنے اسپین ۱۲

۲- اطلانٹک اوشن جسمین خلیج بسکی واقع ہے ۱۲

جنمین سے جزیرہ کورسکہ اور جزائر پارس[1] جو بحر متوسط مین واقع ہین اور جزیرہ رہی اور اولیرون اور ویسان ہے جو بحر محیط مین واقع ہے اور علاوہ ان جزیرون کے فرانس کے متعلق اور بھی چند بستیان ہین جو مختلف مقامون مین واقع ہین چنانچہ افریقہ مین گوشۂ شمالی افریقہ پر الجزائر ہے اور افریقہ کے گوشۂ غربی مین شنیغال[2] وجزیرۂ غوری[3] ہے اور اوسکی سمت شرقی مین جزیرۂ صانت ماری[4] اور جزیرۂ بوربون ہے اوران سب بستیون کے باشندون کی تعداد تئیس لاکھ اٹھارہ ہزار چارسو پچیس ہے چنانچہ انمین سے جزیرون مین نو اونتیس لاکھ ننانوی ہزار ایک سو چوبیس ہین جنمین سے ستائیس لاکھ اٹھتر ہزار دو سو اکیاسی تو مسلمان ہین اور ایک لاکھ پچاسی ہزار ایکسو نصاری کیتھلک ہین اور چھ ہزار سات سو چھتیس پروٹسٹنٹ ہین اور اونتیس ہزار سات یہودی ہین

[1] جزائر پارس جنکو انگریزی مین ہیریس کہتے ہین جو شہر ٹوسون کے جنوب مین واقع ہین ۱۲
[2] شنیغال یعنے سنیگل ۱۲
[3] جزیرہ غوری یعنے گوری جو کیپ ورڈ کے نیچے ہے ۱۲
[4] صانت ماری یعنے سینٹ میری ۱۲

اور مقدار وسعت زمین اون جزیرون کی باعتبار مساحت کے تین لاکھ
نوے ہزار کیلومیٹر ہے اور ایشیا مین سے خاص ہند مین فرانس کی سلطنت
کے متعلق ایک تو مقام پونڈیشری[1] ہے اور ایک کاریکال اور ایک ماہی
اور ینام اور ایک شاندرنگور ہے اور کوشنشین[2] مین مقام شایغون ہے
اور ان سب مقامات کے باشندون کی تعداد تین لاکھ اونتیس ہزار آٹھ سو
اٹھ ہے اور امریکا کی سرحد مین جزیرۂ صان پیر اور جزیرہ میکلون اور جزیرۂ
مارٹینیک اور جزیرہ غوادلوپ اور غیان فرانسیس ہو اور ان سب مقامات
کے باشندے تین لاکھ تیرہ ہزار پانسو اٹھ ہین اور بحر اوقیانوس مین
جزائر مرکیز اور تاہیتی ہین اور انکے باشندے ایک لاکھ اٹھتر ہزار نوسو
بیس ہین پس اس لحاظ سے فرانس کی پانچون قسم کی رعایا چار کڑور
چار لاکھ سولہ ہزار نوسو بیالیس آدمی ہین اور پہلے اس سے امریکا مین
سے لوزیانہ اور کاندہ اور صان ڈومینک اور صانت لوسی اور تاباغو

---

[1] پونڈیشری یعنے پانڈیچری ۱۲
[2] کوشنشین یعنے کوچین چینا ۱۲

اور ایشیا مین سے چند عمدہ مقام جنمین سے سب سے بہتر مقام سورت تھا سب فرانس کے قبضہ مین تھے مگر سب اوسکے ہاتھہ سے نکل گئے اور اکثر انہین سے نیپولین اول کی اون لڑائیون مین گئے جو انگریزون سے ہوئی تھین اور اگر مملکت فرانس کی حدین باعتبار جغرافیہ طبعی کے دیکھی جاوین تو اسکے گوشۂ شرقی اور جنوبی مین ایک سلسلہ ایسی پہاڑونکا محیط ہے جنمین سے بعض پہاڑ نہایت ہی بڑے ہین جیسے کہ جورا پہاڑ ہے اور جبال الپ ہی شرقی گوشہ پر اور شمال و مغرب کی مابین جبال وو فرج ہے اور جنوب سے مائل بشرق ربی الشمبانیا شرقیہ اور بورغونیا اور جبال فوریز اور جبال اوارن اور ساوان ہین اور جنوبی طرف مین جبال بیرینی ہے جو فرانس اور اسپین کے مابین حد فاصل ہے اور فرانس کی مملکت مین چھہ وادی بہت بڑے بڑے ہین ایک اون مین سے وادی رین اور موز ہین جو ان دونون دریاؤن کے نام سے مشہور ہین مگر ان دونون کا ماخذ فرانس مین نہین ہے اور وادی رون اور وادی غارون اور وادی لوار

اور وادی ساان ہے اور اسمین دریا اور چشمے بہت سی ہین اوران وادیون
ہین دریا بہتے ہین اور اونسے زمینین سیراب کیجاتی ہین اور آبپاشی ہوتی ہے
اور کشتیان چلتی ہین اور چند خلیج نہایت پرکیفیت ہین جنمین نہایت
بڑی صناعی کی گئی ہے چنانچہ انمین سے ایک خلیج جنوبی فرانس کا ہے
اور ایک وسط مین ہے اور ایک وادی رین اور رون کے درمیان مین ہے
اور ایک خلیج بورغونیا ہے اور ایک خلیج محاذی وادی لوار کی ہے اور
ایک خلیج سانتر ہے اور ایک خلیج ہے جو گذری ہے نانت سی برست تک
اور ایک عمدہ نہر ہے جو نیورت سے لیکر برابر روشال تک چلی گئی ہے
اور ایک نہر لوانغ اور بریار کی ہے اور فرانس مین متعدد سڑک ہاے
اعظم ہین جنمین جابجا کی معمولی سڑکین آملی ہین اور چھہ سڑکین نہایت
بڑی بڑی لوہے کی ایسی ہین جنکو اصل سڑکین سمجھتے ہین جیسے شہر پیرس
سی لیکر مرسیلیا[1] تک ہی اور علاوہ انکے اور بہت سی شاخین ان بڑی سڑکونکی ہین

[1] مرسیلیا یعنی مارسیل ۱۲

سنہ ۱۸۶۴ع تک لوہے کی جملہ تیار شدہ سڑکون کا طول تیرہ ہزار ستاون
کیلومیٹر تھا اور جو تیار ہو رہی تھین اونکا طول تین ہزار آٹھہ سو بارہ کیلومیٹر
تھا اور وہان پتھر کے کویلے کی بہت سی کانین ہین جنسے بڑی نہایت فائدہ
ہوتا ہے اور لوہے کی اور سیسے کی اور رال کی بھی بہت سی کانین ہین
مگر تانبے کی کانین قلیل ہین اور چاندی کی اوس سے بھی کم ہین اور سونا
تو اسقدر کم ہے کہ اوسکے نکالنے مین جو صرف ہوتا ہے اوسکو بھی کفایت
نہین کرتا اور اقسام اقسام کے پتھرون کی کانین جنمین سے نہایت شفاف
سنگ مرمر اور کذان اور خارا اور چھاپہ کا پتھر اور اور اقسام کے پتھر جو مفید
ہین بہت کثرت سے نکلتے ہین اور چونہ اور مٹی جس سے شورہ اور کانچ نکلتی ہے
اور مثل اسکے اور نمک کی جھیلین ہین اور زمینین اکثر عمدہ زراعت کے قابل ہین
جنمین کثرت سے غلہ وغیرہ کی زراعت ہوتی ہے اور وہان گھاس اکثر تو
خودرو ہوتی ہے اور کبھی کوئی خاص قسم کا چارہ بویا بھی جاتا ہے اور
اس ملک مین باغ نہایت عمدہ عمدہ ہوتے ہین جنکا انگور مشہور ہے

اور باوجود اسقدر آبادی اور قدر و منزلت کے بہت سی زمینین غیر آباد بھی پڑی ہوئی ہین مگر وہ اکثر جانب جنوب اور غرب ہین بحر محیط کے کنارے پر واقع ہین اور غلہ کی قسم مین گیہون اور جو اور مٹر اور چنا وغیرہ سب چیزین ہوتی ہین اور ایسی چیزین بھی بہت پیدا ہوتی ہین جنمین تیل نکلتا ہے اور چقندر جس سے شکر نکالتے ہین اور انگور جنکی شراب بنتی ہے بکثرت ہوتے ہین اور ریشم کے کیڑے بھی پالے جاتے ہین اور شہد کی مکھیان بھی اکثر پالتے ہین اور طرح طرح کے پرند اور متعدد قسم کے چارپایہ جانور ہوتے ہین جنسے کام لیا جاتا ہے اور اب چند برسون سے وہان ایک قسم کی بھیڑین اسپین سے لاکر پالی جاتی ہین اور تبت کی دنبہ وسط ایشیا سے لاکر پالی جاتی جنکی اون نرمی مین حریر کے مانند ہے اور صنعت دستکاری وہان ایسی ترقی پر ہے کہ وہان کے لوگ کسیکو اپنی برابر نہین گنتے مگر انگریزون کو بعض بعض صنعتون مین اور اونی کپڑہ بنتے ہین اور مثل اوسکے جسکو انگریز بکثرت اور کم لاگت پر بناتے ہین تسلیم کرتے ہین اور اسکے سوا اونی کپڑہ

اور حریر اور کتان اور روئی اور چمڑہ کی چیزون کے بنانے مین اور چینی کے
کارخانے اور روغنی برتنون کی ساخت اور کانچ اور بلور کی چیزون کو
بنانے مین اور جو چیزین اس قسم کی ہون اون سب مین وہ اپنی نظیر
نہین رکھتے اور آلات دستکاری کے بنانے مین بھی وہ ایسے ہی بیمثل ہین
اور جسطرح پر کہ اونکے فنون دستکاری کو ترقی ہے اسی طرح پر اونکی تجارت
کو بھی ترقی ہے اور جو چیزین اصلی تجارت کی طور پر وہان سے اور مقامات
کو جاتی ہین وہ روئی اور حریر اور کتان اور اون وغیرہ کے کپڑے ہین
اور اکثر قسم کے روغن اور عرق اور شراب وغیرہ اور گھرون کے ضروری
سامان اور طرح طرح کے لباس اور ہتہیار اور کتابین اور چرمی چیزین ہین
اور جو چیزین تجارت کی فرانس مین آتی ہین اونمین روئی اور قہوہ اور
چینی اور نیل اور کوکو اور کتان کا سوت اور روغن طرح طرح کے
اور رال اور اقمشہ نفیسہ اور چاندی سونا لوہا تانبا وغیرہ ہین پس جو کچھہ
فرانس کے باشندون کو اپنی تجارت وغیرہ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے

وہ بہت زیادہ ہوتا ہے جسمین سے بعض کی تفصیل آگے آویگی اور فرانس
کی قوم اور قومون سے بہت کم ملتی ہے گویا کہ تمام قوم ایک سی ہی ہے
باوجود اسکے جنوب کے رہنے والے شمال کے رہنے والون سے مشابہ نہین ہین
خصوصاً وہ لوگ جو بڑے بڑے شہرون سے باہر رہتے ہین اور ہمیشہ الپیان
کی پیشانی الزاس کی صورتون مین اور اون لوگون مین جو لوران اور
صور غال کی طرف برطانیہ اسفل کے میدان ہین اور صور الباسک اور
جبال بریني مین رہتے ہین معلوم ہوتے ہین اور اصل فرانسیسیون کی قوم
اخلاط غال سے ہے جو ایک شاخ سالت اور کیمبریس یا ماج اور ایباریا الباسک
کی ہے اور پھر فینیقیون اور گریک اور رومیون سے ہین پھر فرنکس سے جنکا
ذکر اوپر ہوچکا ہے اور الالان اور غوث اور بورغوند اور سواف سے ہین
اور زبان فرانسیسی خوبی اور فصاحت اور دلچسپ ہونے مین سب سے اعلی ہے
یہانتک کہ اکثر اطراف یورپ مین اوسیکا استعمال ہوتا ہے اور دین کی
جانب سے تو فرانس والون نے گویا آنکھین بند کرلی ہین کسیکو کسی کی

مزاحمت دینی سے کچھ سروکار نہین ہے مگر البتہ اکثر فرانسیسی رومن کیتھلک مذہب رکھتے ہین۔

چوتھی فصل

فرانس کے انتظام سیاست مین

سلطنت فرانس مین انتظام سیاست کی ابتدا اتمام رعایا کے اوس اتفاق راے سے ہوئی ہے جو اکیسوین اور بائیسوین دسمبر ۱۸۵۱ع مین ہوا تھا اور اس انتظام کی بنا اوپر اوس معاہدہ کی ہے جسکا نام وہ کونسٹیٹیوشن یعنی قواعد نظم سلطنت کہتے ہین اور جو اونکو چودھوین نومبر ۱۸۵۲ع کو دیا گیا تھا اور وہ کئی شرطون پر اس تاریخ کے بعد جاری ہوا تھا اور اس معاہدہ کا اصل منشا یہ ہے کہ سلطنت جمہوریہ کے پریسیڈنٹ نے تمام لوگون سے صلاح و مشورہ لیکر اوس انتظام کو ایسے اصول پر قائم کیا تھا جنکا بیان آگے ہوگا چنانچہ اونھین اصول مین سے ایک تو یہ تھا کہ سلطنت جمہوریہ کا پریسیڈنٹ دس برس تک حکومت پر رہے پھر

اوس سے اختیار لے لیا جاوے دوسرے یہ کہ وزیرون سے پریسیڈنٹ
کے کامون کی جوابدہی لیجاوے تیسرے یہ کہ سلطنت جمہوری مرکب ہو
اون عمائد سے جو منتخب کیے گئے ہون اور وہ قوانین پیش کیا کرین اور جو
اعتراض اون قوانین پر سرگروہ وکلا رعایا کی طرف سے ہوا کرین اونکو رفع
کیا کرین چوتھے اہل قمرہ یعنے مجلس وکلا رعایا جیسا کہ انگریزی سلطنت مین
ہوز آف کامنز ہے وہ اون قوانین پر بحث کیا کرینگے جنکا جاری کرنا مقصود ہے
اور اس مجلس کے شرکا کو عام رعایا اپنی مرضی سے مقرر کیا کریگی پانچوین مجلس سنٹ
یعنی مجلس عمائدی اسمین ایسے عمائد شریک ہوتے ہین جنکو سلطنت مین زیادہ
شہرت حاصل ہوتی ہے اور انہین پر اصول قوانین اور تمام آزادی کی
محافظت کا مدار ہوتا ہے چنانچہ کونسٹیٹیوسیون یعنے طریقۂ انتظام سلطنت کا
ظہور اس قاعدہ پر ۱۸۵۲ء مذکور مین ہوا اور حکمرانی کا یہ طریقہ مقرر ہوا کہ پبلک
یعنے جمہوری سلطنت کا پریسیڈنٹ ہمیشہ وزرا اور کونسل سلطنت اور مجلس
سنٹ اور اہالیان قمرہ یعنے وکلا رعایا کے اتفاق راے سے حکمرانی کرے

کرے

اور انتظام سیاست مین پریسیڈنٹ مذکور مجلس سنٹ اور وکلا اور رعایا سے
مشورہ لیا کرے چنانچہ اس کتاب کے شروع مین جو ہم یہ بات بیان
کر آئے ہین کہ اصول قوانین سیاست کی تجویز بغیر مشورہ ذی عزت اور
معتمد لوگون کے نہین ہوتی اس سے ہماری یہی غرض تھی اسکے بعد ماہ
نومبر ۱۸۵۲ع مین اوسی مجلس سنٹ سے ایک تجویز ہوئی جسکے سبب سے
بادشاہت کی بنا قائم ہوئی اور اسیوقت سے لوئیز بونا پارٹ جو پہلی سلطنت
جمہوریہ فرانسیہ کا پریسیڈنٹ تھا امپرر یعنے شاہنشاہ فرانس ہوگیا
اور نپولین سوم اپنا نام رکھا چنانچہ اوسنے اپنے عہد مین اپنے حکمونکا
عنوان یہ تجویز کیا تھا (السلام من نابولیون امبراطور الفرنسیس بنعمۃ اللہ
وارادۃ الامۃ) اور اس نپولین کو اہالیان مملکت فرانس بات کا اختیار
دیا کہ وہ اس سلطنت کو اپنی نسل مین ہمیشہ کیواسطے قائم کر جاوے اور
جو کوئی اوسکی اولاد مین سے مرد ہو وہی بادشاہ فرانس سمجھا جاوے
اور اگر کسیوقت مین اسکی اولاد مین سے کوئی مرد نرہے تو اختیار ہے

کہ وہ کسیکو متبنّی کرے مگر وہ بھی نیپولین اول کے بھائیون کی اولاد مین سے
ہو اور جو شخص متبنی کیا جاوے اوسکا تقرر مجلس سنٹ کی کاغذات مین
ثبت کیا جاوے چنانچہ یہ سب تغیرات جو کونسٹیٹیوسیون کے متعلق تھے
عامہ رعایا کے روبرو پیش کیے گئے اور سبنے قبول کر لیے اوسیوقت سے
پھر سلطنت کی ترتیب اسطرح پر ہوئی کہ خاص امپرر تمام مملکت کا مختار ہوا
اور اوسیکے ہاتھہ مین جملہ حل و عقد سلطنت دیے گئے اور تمام معاملات جنگی
وہی ہین اوسکو اختیار کلی حاصل ہوا کہ جب چاہے لڑائی مشتہر کرے جو چاہے
صلح مین شرطین اختیار کرے اور تمام معاہدات خواہ وہ صلح کے ہون
یا تجارت وغیرہ کے ہون سب اوسیکے اختیار سے ہون اور ملازمان سلطنت
کیواسطے جو عہدے چاہے تجویز کردے اور قوانین سلطنت کی نفاذ کے واسطے
جیسی ترتیب اوسکے نزدیک مناسب ہو وہ اختیار کرے اور اپنے نام
سے احکام جاری کرے اور جن قوانین کا بنانا مناسب سمجھے اونکو مجلس
وکلاء رعایا مین پیش کرے اور خواہ کسی قسم کا گناہ کسی سے ہوا ہو اور گو وہ

کیسیکے حقوق خاصہ سے ہی کیون نہ تعلق رکھتا ہو اوسکے عفو کا بھی اوسکو
اختیار ہے اور جو قوانین مجلس سنٹ کی اتفاق سے تجویز ہون اونکو منظور
اور جاری کرے اور اگر اوسکو یہ بات مناسب معلوم ہو کہ خاص وطن یا مملکت
کے کسی حصہ مین سے بنظر کسی خاص مصلحت کو رعایا کی آزادی موقوف
کر دیجاوے تو اوسکو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ جہان سے چاہے آزادی کو
موقوف کر دے مگر اس امر کی اطلاع فوراً مجلس سنٹ کو کرے اور جو
شرطین وہ اور غیر سلطنتون سے تجارت کے معاملات مین کرے وہ
شرطین عامہ رعایا کے واسطے بھی سمجھی جاوین اور وہ رعایا کے حق مین
بمنزلہ قانون کے ہون اور جو امور عام مصلحتون اور عامہ خلائق کے
نفع کی غرض سے جاری کیے جاوین وہ سب اوسکے حکم یا اجازت سے
جاری ہون اور ہر ایک وزیر سے اوسکی خدمت متعلقہ سلطنت مین
جوابدہی لیجاویگی مگر جملہ وزرا سے یعنے مجلس وزرا سے جوابدہی نہین
لیجاویگی ایسی حالت مین جبکہ وہ جوابدہی ایسی عام سیاست سے متعلق ہو

جسکو خاص امپرر نے نافذ کیا ہو اور خاص کونسل مجلس دولت یعنی مجلس مشیران
سلطانی کا کام جسکا نام کونسل دیتا ہی ہے کہ وہ صرف معاملات اور اختیارات
سلطنت مین رای دیسکتی ہے مگر انکو باختیار خود ملتوی نہین کر سکتی اور اس مجلس کے
شرکا کو ہمیشہ امپرر جو اس مجلس کا رئیس بھی سمجھا جاتا ہی منتخب کیا کرتا اور اسکو
اسبات کا بھی اختیار حاصل ہی کہ وہ جب چاہی کسیکو بدل دی چنانچہ اس مجلس کا
کام چھ قسم کا ہے اول وہی مجلس کی ممبرون کے اون چھوٹی چھوٹی گروہونکی نگرانی
مین رہتا ہے جنکو خود امپرر اپنی راے سے مقرر کرتا ہے ایک تو اسکا یہ
کام ہے کہ جسقدر قوانین اور احکام جدید جاری ہون اور جو امور کہ غیر ملکون
سے متعلق ہون اون سب کی اصلاح اور تہذیب کرتی رہے اور ایک
یہ کام ہے کہ جو نزاع سلطنت کی ملازمون مین معاملات حکمرانی کی بابت ہو
اوسکو فیصل کر دی اور ایک یہ کام ہے کہ جسقدر معاملات خاص داخلی
سلطنت کی ہین جیسے کہ تعلیم و تربیت عامہ اور مذہبی طریقون کی ترتیب
اور اجرا وغیرہ انکے مصالح اور تدبیرون کی نگرانی کرتی رہے اور ایک یہ کام ہی

کہ جسقدر معاملات عامہ رعایا سے متعلق ہین جیسے کہ تجارت اور زراعت وغیرہ اوسکی نگرانی کرتی رہے اور ایک کام یہ ہے کہ جملہ تدابیر لشکریہ کو خواہ وہ بری ہون یا بحری انجام دے اور ایک کام جملہ آمدنی وخرچ کی نگرانی ہے اور یہ سب قسمین اس مجلس کی تحت حکومت بادشاہ یا اوسکے نائب کے ہوتی ہین تاکہ وہ اون معاملات مین جو پیش ہوتے ہین تامل اور فکر کرے اور جب یہ مجلس منعقد ہوتی ہے تو اسمین وزراء سلطنت بھی حاضر ہوتے ہین اور اونکی راے اس مجلس مین قابل لحاظ ہوتی ہے اور مجلس سنٹ کی حفاظت کرتی ہے قوانین سلطنت اور عام آزادی کی جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا اور اوسکو یہ بھی اختیار ہے کہ جو امور وکلاء رعایا کی غیبت مین واقع ہون اونکو بھی فیصل کرے اور اوسکو مقاصد قوانین کی تشریح کا اور جو حکم کہ خلاف قانون ہو اوسکے منسوخ کرنیکا اختیار ہے اور اسیطرح اوسکو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ جس قانون کے اجرا پر وکلاء عامہ اتفاق کرلین اور وہ کونسٹیٹیوشن کے اصول کے خلاف ہو تو اوسکو جاری نہونے دے

اور اگر کونسٹیٹوسیون مین بادشاہ کی صلاح سے کسی قسم کے تصرف کی ضرورت ہو اور وہ تصرف اصول کے خلاف بھی نہو تو اوسکو اسمین بھی تصرف کا اختیار ہے اور یہ مجلس سنٹ ایسی مجلس ہے کہ رعایا کی ہر قسم کی شکایت اور عرض احوال کو سُننے کی مجاز ہے اور بادشاہ کے حضور مین اوسکی نسبت عرض کر سکتی ہے اور اسی مجلس کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ بغیر حکم بادشاہ کے جیسا چاہے قانون ایجاد کر سکے صرف بادشاہ سے اذن لیلے اور اوسکی عام خوبی اوسپر ظاہر کر دے چنانچہ یہ مجلس ڈیڑھ سو ممبرون سے مرکب ہوتی ہے اور اسمین عمائد ملک اور امرا سلطنت مین سے وہ لوگ شریک ہوتے ہین جنکی عمر اٹھارہ برس کی ہو چکتی ہے اور جو لوگ دین کے پیشوا سمجھے جاتے ہین وہ بھی شریک ہوتے ہین اور کردینال اور مارشالات یعنے وہ لوگ جو اعلی رتبہ کے سردار لشکر ہوتے ہین اور بحری سرداروں مین وہ لوگ جو رتبہ مارشال کو پہونچ جاتے ہین سب اوس مین شریک ہوتے ہین اور یہ لوگ اس مجلس مین کسی خاص منظوری

یا تحریک سے شریک نہین ہوتے بلکہ اس رتبہ پر پہونچنے سے خود بخود انکو
یہ استحقاق حاصل ہو جاتا ہے اور علاوہ انکے اور جسقدر ممبر ہوتے ہین اون
سبکو امپرر خود منتخب کرتا ہے اور اوس ممبر کیواسطے ایک وظیفہ اوسکی عمر بھر
کے واسطے مقرر ہو جاتا ہے اور اسیطرح امپرر اس مجلس کے لیے رئیس
اول اور دوم کو و نیز مجلس وکلا کیواسطے بھی خود منتخب کیا کرتا ہے اور اس
مجلس وکلاء کے ممبر اون تمام قوانین کو نظر تامل سے دیکھا کرتے ہین جنکا
جاری کرنا مقصود ہوتا ہے اور اون قوانین پر تعرض اور گرفت کرتی رہتی ہین
اور اسیطرح وہ معاملات محاصل اور خرچ مین بھی بحث کرتے رہتے ہین ان
لوگون کو ہمیشہ رعایا منتخب کرتی ہے پینتیس ۳۵ ہزار آدمی جنکو کہ انتخاب کا
حق ہے وہ ایک شخص کو منتخب کرتے ہین اور اگر اونکی تعداد مین اونیس ہزار
سے زیادہ کا اضافہ ہو جاوے تو وہ ایک اور شخص کو بھی منتخب کرتی ہین
وعلی ہذا القیاس اور سلطنت کیجانب سے ملکون کی تقسیم انتخاب کرنیکے لیے
حصون پر ہو جاتی ہے جنکی طرف سے ممبر مقرر ہوگا اور اگر کسی حصہ مین

تعداد معین سے زیادہ انتخاب کرنیوالے ہوتے ہین تو ایک اور حصہ علیحدہ
قائم کر دیتے ہین اور اس تقسیم مین پھر پانچ برس کے بعد نظر ثانی اس غرض
سے ہوتی ہے کہ اس عرصہ مین جو کچھ کمی بیشی منتخب کرنیوالون کی تعداد
مین ہوئی ہو اوسکی اصلاح کر دیجاوے اور ان لوگون کی ممبری کی مدت
چھہ برس ہین اور مجلس وکلا کی نسبت خاص امپرر کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ
اسباب سیاسیہ مین سے کسی سبب سے مجلس وکلا کو معطل کرنا چاہے تو معطل کر دے
مگر اسمین شرط یہ ہے کہ رعایا سے بجاے اسکے اور لوگون کے منتخب کرنیکی
درخواست کرے اور چھہ مہینے سے زیادہ عرصہ اُسکے معطل رہنے پر نگذرے
اور یہ بھی قاعدہ مقرر ہے کہ جو شخص سلطنت کا ملازم ہو وہ رعایا کی طرف سے
مجلس وکلا کا ممبر نہین ہو سکتا اور جو شخص اکیس برس کی عمر کا ہو خواہ وہ
کچھ ہی پیشہ کرتا ہو اوسکو انتخاب کرنیکا حق ہے بشرطیکہ وہ کسی ایسے جرم کا
مجرم نہو چکا ہو جس سے اوسکی عزت اور اعتبار جاتا رہا ہو اور فاتر العقل
بھی نہو اور جو شخص پچیس برس کی عمر کا ہو وہ مجلس وکلا مین شامل ہونیکی بھی

منتخب ہوسکتا ہے اور جن لوگونکو انتخاب کا حق حاصل ہوتا ہے اونکے نام
ایک فہرست مین لکھے رہتے ہین اور جو شخص منتخب کیا جاتا ہے یہ ضرور ہے
کہ ووٹ دینے سے پہلے اوسکا نام معلوم ہو اور اس مجلس سنٹ اور مجلس
وکلا کے واسطے ایسا انتظام ہے جس سے اونکے تعلق کا تمام کام بخوبی
انجام پاتا ہے مثلاً ممبرون کو جدا جدا کام تقسیم ہو جاتے ہین تاکہ جو واقعات
اوسکے متعلق پیش آتے ہین قبل اسکے کہ وہ عام ممبرون کے روبرو پیش کیے جائین
اونپر وہ بخوبی غور اور تامل کرلین اور علی ہذا القیاس یہ بات بھی جاننی چاہیے
کہ دونون مجلسون یعنے مجلس سنٹ و مجلس وکلا کی ممبر ہر برس اپنے کام
شروع کرتے وقت اوس عرضداشت پہ ووٹ دیتے ہین جو بطور جواب
امپرر کے اسپیچ کے لکھی جاتی ہے جو اسپیچ اوسوقت دیجاتی ہے جبکہ مجلسون
کے جمع ہونے کا وقت آتا ہے اور جبکہ وہ عرضداشت پیش ہوتی ہے تو
سلطنت کی طرف سے بھی دونون مجلسون مین بطور نائبون کے لوگ
آتے ہین اور اوس عرضداشت کے مطالب کی تشریح کراتے ہین اور

اور اس عرضداشت کا نام انکے یہان ایڈریس ہے اور اوس ایڈریس
مین ایسے اشارے اور کنایے ہوتے ہین جنمین اونکے مقاصد اور ضروریات
اور قابل اطلاع باتین سب آجاتی ہین مگر کوئی بات اوسمین حدود حقوق
قانونی سے خارج نہین ہوتی اور جو بحثین اس عرضداشت مین مندرج
ہوتی ہین وہ تمام سلطنت کی سیاست اور اوسکے حقوق داخلیہ اور خارجیہ
پر مشتمل ہوتی ہین کیونکہ سلطنت کی طرف سے تمام معاملات سیاست اس
مجلس کے سامنے پیش کیے جاتے ہین اور جو خط و کتابت کہ سلطنت کی
طرف سے غیر ملکون مین جاتی ہے اور جو غیر ملکون سے سلطنت مین آتی ہے
وہ سب ان دونون مجلسون مین پیش کیجاتی ہے اسیطرح وہ اسپیچ جو امپرر
کی جانب سے دیجاتی ہے اور جسپر دونون مجلسون کے کام جاری ہوتے ہین
وہ سب اسی قسم کے اشارہ کنایون اور معاملات سیاست کی ہدایتون پر
مشتمل ہوتی ہے جنکے جوابون کی رعایت اوس ایڈریس مین کیجاتی ہے
چنانچہ یہ دونون مجلسین اوس عرضداشت کو لکھنے کے لیے جو امپرر کی

اسپیچ کے جواب مین ہوتی ہے ایک گروہ منتخب کرتے ہین جسکو سیبونا کہتے ہین
اور جب کبھی اسپیچ کے مطلب سمجھنے مین کچھ اختلاف ہوتا ہے تو خاص
سلطنت کی جانب سے کوئی شخص وہان حاضر ہوکر اوسکا ٹھیک ٹھیک
مطلب سمجھا جاتا ہے اور عرضداشت لکھنے والے اون تمام باتون کا جواب
دیتے ہین جنکا امپرر نے اپنے اسپیچ مین اشارہ کیا ہے خواہ تو وہ اوسکو
قبول اور پسند کرتے ہین یا اوسکو کافی نہین سمجھتے یا اوس سے رضامند
نہین ہوتے اور جب اس عرضداشت کو وہ خاص منتخب شخص اپنی
راے سے لکھ چکتے ہین تو اوسکی نقلین جملہ ممبران مجلس کو دیجاتی ہین
اور اسکی بابت بحث ہوتی ہے اور ہر ممبر کی راے ہین جو کچھ اوسمین تغیر و
تبدیل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ اوسکو بیان کرتا ہے اور بعد اول
ہین مجلس و کلاے عامہ پہ اوسکی ترمیم منحصر ہوتی ہے پہلے تو مجلس و کلاے عامہ
کے سامنے مسودہ جواب کا ڈالدیا جاتا تھا یا تو وہ اوسکو بجنسہ جیسا کہ وہ
ہوتا تھا قبول و منظور کرتے تھے یا وہ اوسکے منظور کرنے سے انکار کرتے تھے

مگر پھر اونکو اجازت دی گئی ہے کہ اوسمین جسقدر چاہین تغیر و تبدیل کرین
اور وہ وزیر سلطنت جو معاملات داخلیہ سے تعلق نہین رکھتا ہے وہی ان
مجلسون کے متعلق خدمات کو بجا لاتا ہے اور امور مذکورہ کے سواے اور
کسی معاملہ مین دخل نہین دیتا اور امور خاصہ کی تفتیش مین مجلس کا پریسیڈنٹ
اور اوسکا نائب اور ممبر سب اوسکے معاون ہوتے ہین اور یہ بات بھی معلوم
کرنیکے لائق ہے کہ قوانین مقررہ کی بموجب امور سیاست مین مباحثہ کرنیکا
اختیار مجلس وکلاء عامہ و مجلس سنٹ کو بجز دو وقت کے نہین ہوتا ایک تو
خاص اوسوقت جبکہ وہ مجلس سلطان کی اسپیچ کا جواب مرتب کرنے پر
متوجہ ہو اور دوسرے اوسوقت جبکہ وہ سلطنت کی مصارف مین فکر و تامل
کرنے مین مصروف ہون بعد اسکے بموجب اوس فرمان کے جو ۱۸- نومبر
۱۸۶۷ء کو جاری ہوا کل مجلسون کے ممبر وزرا سے اون باتون کی سوال
کرنے کے مجاز کیے گئے ہین جو زمانہ انعقاد مجلس مین پیش آوین مگر اسمین
شرط یہ ہے کہ جس بات مین کہ وہ بحث کرنا چاہتے ہین اوس مین پانچ ممبرونکی

یا اوس سے زیادہ کی راے متفق ہو جاوے اسکے بعد وہ معاملہ بذریعہ ایسی تحریر کے جسمین بحث کا سبب بھی بخوبی کھولا جاوے مجلس سے پریسیڈنٹ کے روبرو پیش کیا جاوے اور وہ اوسکو سب قسم کی مجلسون کے روبرو پیش کرے اور ایک نقل اوسکی وزیر سلطنت کو حوالہ کرے پس اگر مجلس وکلاء عامہ جو نو قسم پر منقسم ہے اوسمین چار قسمین اتفاق کرین یا مجلس سنیٹ جو پانچ قسمون پر منقسم ہے اوسمین سے دو قسمین اتفاق کرین تو پھر وہ معاملہ عام معاملات مین شمار کیا جاتا ہے اور مجلس کے اجلاس عام مین پیش کیا جاتا ہے تاکہ اوسپر درمیان اعتراض کرنیوالون اور جواب دینے والونکو بخوبی مباحثہ ہوا اور جبکہ دونون فریق مین مباحثہ ہو لیتا ہے تو پھر یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ کون غالب ہی پس اگر مجلس کی کثرت راے اعتراض کرنیوالی کی طرف ہوتی ہے تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ بات امپرر کے سامنے عرض کیجاوے تاکہ اوسپر وہ غور کرکے جو اوسکے مناسب ہو وہ کرے اور اگر کثرت راے اوسکے برخلاف ہوتی ہے تو جھگڑا ختم ہو جاتا ہے اور دوسرے

کام مین لگ جاتے ہین مگر بہرکیف ان صورتون مین بہت سے فائدے ہین اور اس فرمان کے جاری ہونے سے پہلے بادشاہ کے حقوق کی حمایت کرنیوالا صرف وزیر سلطنت اور صدر مجلس اور اوسکے ممبر ہوتے تھے اور اس فرمان کی بموجب ہر ایک وزیر اون اعتراضون کا جو اوسکے یا کسی دوسرے کو کامون پر عائد ہوتے ہون اوس وزیر سلطنت کی اور اوسکے ساتھیون کی مدد سے جو اوس کام کے لیے مقرر ہون اور مطابق اوس حکم کے جو بادشاہ کی طرف سے صادر ہوا ہو جواب دیسکتا ہے علاوہ ان مجلسون کے سلطنت کیواسطے ایک خاص مجلس ایسی بھی مقرر ہے کہ سلطنت کو مداخل و مخارج کا حساب لکھتی رہے چنانچہ اس مجلس مین چند ممبر ہوتے ہین اور اوسمین پریسیڈنٹ اور اونکے نائب ہوتے ہین اور وہ سب امپرر کے تحت فرمان ہوتے ہین اور انکے واسطے تمام عمر کو کچھ پنشن مقرر ہو جاتی ہے اور علاوہ حساب کو سلطنت کی مصارف اور محاصل وغیرہ کے معاملات قوانین سلطنت سے منطبق بھی کرتے رہتے ہین

اور جو حکم اس مجلس کا اس باب مین صادر ہوتا ہے وہ نافذ سمجھا جاتا ہے
اور اسی مجلس کے حکم سے اون لوگون کو صافی نامہ ملتا ہے جو حساب کتاب
سے تعلق رکھتے ہین اور قواعد نظم سلطنت کی بموجب سلطنت مین ایک اور
مجلس عالی ہوتی ہے۔ اس مجلس مین رعایا کی بغاوت کی مقدمات
فیصل ہوا کرتے ہین خواہ وہ بغاوت حاکم خاص سے ہو یا سلطنت ہی
سے ہو اور باغی خواہ ایک شخص ہو یا کوئی جماعت ہو سبکے معاملات اسی
مجلس کے اجلاس مین طے ہوتے ہین اور علاوہ اسکے جو جرائم لوگون
سے رعایا کی راحت مین خلل اندازی کے واسطے ہوتے ہین وہ بھی اسی
مجلس مین طے ہوتے ہین اور جو حکم اس مجلس سے صادر ہوتا ہے وہ
ایسا ناطق ہوتا ہے کہ پھر اوسکو نہ مجلس کاساسیون روک سکتی ہے اور
نہ کوئی اور شخص روک سکتا ہے چنانچہ اس مجلس کی دو قسمین ہین اور
ہر ایک قسم اسکی سات سات ممبرون سے مرکب ہی جو مجلس کاساسیون
مین سے چن لیے جاتے ہین پس ایک قسم کے متعلق تو یہ کام ہے کہ وہ

دعوی اور اوسکی وجہ ثبوت اور گواہون کے بیان وغیرہ مین فکر و تامل کرے اور اسکو ترتیب دیوے اور دوسری قسم کا یہ کام ہے کہ جب مقدمہ مرتب ہوکر اسکے سامنے جاوے تو جوری کے اجلاس مین اوسکو فیصل کرے اور جوری مین نواسی ممبر ہوتے ہین جو مختلف صوبون کی کونسلون مین سے منتخب کیے جاتے ہین مگر انفصال مقدمہ کیوقت انمین سے صرف چھتیس حاضر ہوتے ہین اور وہ نواسی مین سے قرعہ ڈال کر منتخب ہوتے ہین اور اس جوری کے لوگون مین کوئی وزیر سلطنت یا مجلس سنٹ اور مجلس وکلار عامہ اور مجلس مشیران سلطانی مین سے کوئی شریک نہین ہوسکتا گو کہ وہ صوبجات کی کونسلون مین شریک ہون اور اسکا سبب یہ ہے کہ جو مقدمات اس مجلس مین پیش ہوتے ہین وہ سب سیاست کے متعلق ہوتے ہین اور اگر اہل سیاست ہی اسمین جوری ہون تو وہی حاکم اور وہی مدعی ہونگے اور وہ قواعد نظم سلطنت جنکا نام کونسٹیٹیوشن ہے اور جو ۱۷۸۹ع مین مقرر ہوئی ہین وہ سب گویا حقوق رعایا کی بنیاد ہین اور اون سب اصول کا خلاصہ یہ ہے کہ حکم کیوقت

مدعی اور مدعا علیہ کو برابر رکھنا اور ہر شخص کو اپنے کام مین مختار تسلیم کرنا اور کسی خاص بات کی ایسی قید نہ لگانا جو حریت شخصیہ کی حد سے زیادہ ہوا اور ہر ایک شخص کی جان و مال و عزت کو علی العموم محفوظ رکھنا اور جو ظلم کہ اوسپر ہوا ہو اوسکی مدافعت کا استحقاق ہونا اور چھاپہ خانون اور عام لوگون کی مجلسونکو آزادی دینا اور تمام رعایا کے ارادہ کو تمام حکومت کی بنا سمجھنا اور سلطنت کے جملہ معاملات مین رعایا کی مداخلت بواسطۂ وکلاء رعایا کے جنکو وہ مقرر کرین تسلیم کرنا اور محصولون کا مقرر کرنا اور اخراجات کے قاعدے تجویز کرنا اور ہر ملازم سے اوسکے کام مین بازپرس رکھنا اور اختیار قانون بنانے کا جدا ہونا اختیار تعمیل قانون سے یعنے جو لوگ قانون بناتے ہین وہی اوسکے تعمیل کرنیوالے نہون اور جو لوگ انفصال خصومات کیواسطے حاکم مقرر ہین اونکا معزول نہوسکنا اور انفصال جرائم کے وقت اہل جوری کا حاضر ہونا اور احکام سیاست اور مقدمات جرائم کو معمولی گزٹ مین مشتہر کرنا اور زبردستی اور سختی سے جرم کا اقرار نکرانا اور کسی پیشہ ور کو پیشہ سے نروکنا

اور غربا کے واسطے مدرسون کا مقرر کرنا۔

پانچوین فصل

وزارتون کے حالات مین

سلطنت فرانس کی مملکت مین دس وزیر ہوتے ہین اور جو جس صیغہ کا وزیر ہوتا ہے اوسمین وہ ہر طرح کے تصرفات کا امپرر کی طرف سے مجاز ہوتا ہے کیونکہ وہی لوگ اپنے کامون کے امپرر کو جواب دینے والے ہوتے ہین اور یہ سب وزیر مصالح ملکی پر غور کرنے کے لیے ہر ہفتہ مین کم سے کم دو بار امپرر کے تحت مین یا اوس شخص کے تحت مین جسکو امپرر نے اپنا نائب مقرر کیا ہو جمع ہوتے ہین چنانچہ ان سب وزرا مین ایک تو وزیر اعظم ہے جسکو وزیر سلطنت بھی کہتے ہین پس یہ وزیر بادشاہ اور جملہ کونسلون کے درمیان مین ایک واسطہ ہوتا ہے اسیکے وسیلہ سے بادشاہی احکام کونسلون کو پہونچتے ہین اور اسیکے ذریعہ سے کونسلون کے معروضات بادشاہ کے حضور مین پیش ہوتے ہین اور جو امور سلطنت کی تصرفات کی بابت مجلس سنٹ

اور مجلس وکلا رعامہ مین پیش ہوتے ہین اون سب پر یہی وزیر بشمول
پریسیڈنٹ مجلس مشیران سلطانی کے یا بشمول اوس شخص کے جسکو
اسپر مجلس مشیران سلطانی مین سے مقرر کرے مباحثہ کرتا ہے اور یہی
وزیر بشمول بادشاہ کے اور وزیرون کے کامون کے متعلق امور مین اور
اون مجلسون کے پریسیڈنٹون کے کامون مین اور ممبران مجلس سنٹ اور
مجلس مشیران سلطانی کے کامون مین اور جو حکم کہ مجلسون کے کھولنے
یا بند کرنے کے باب مین ہوتے ہین نگرانی کرتا ہے اور علاوہ اسکے
ہر ایسے کام کو جو کسی خاص وزیر سے وزرا مین سے متعلق نہین ہین انجام
دیتا ہے غرض کہ تمام ممالک یورپ مین جنکی بنا قوانین پر ہے یہ بات
واجب سمجھی گئی ہے کہ تمام امور سلطنت کو خواہ وہ سیاست داخلیہ سے متعلق
ہون خواہ خارجیہ سے وزیر مع بادشاہ کے جاری کرے مثلاً غیر سلطنتون
سے عہدنامے اور عہدہ دارون کا مقرر کرنا یا موقوف کرنا اور قوانین کو
جاری کرنا اور احکامون کو مرتب کرنا اور اسی قسم کی سب باتین بادشاہ کی

اجازت سے وزیر کرتا ہے تاکہ وزیر کا جاری کرنا اس بات کی سند ہو کہ
اوسکو اوس بات کا علم تھا اور وہ امر قانون کے موافق بھی تھا خصوصاً
ایسی باتین جو وزیرون سے پوچھی جاتی ہین وہ اہی وزیر اعظم کی تجویز سے
بتائی جاتی ہین اہی وزیر کے کامون مین سے اوس گفتگو کا لکھنا اور اوسکا
محفوظ رکھنا بھی ہے جو مجلس وزرا مین ہوتی ہے اور اسی وزیر کے متعلق یہ کام
بھی ہے کہ جو لوگ اور صیغون کی وزارت پر مقرر ہونے کے لائق ہین
اونکو تقرری کے لیے منتخب کر کے بادشاہ کی منظوری کے واسطے
پیش کرے اور اس وزارت کے کام کی تقسیم تین قسمون پر ہے
اور ہر ایک قسم مین بقدر ضرورت کے اہلکار مقرر رہتے ہین دوسرا
وزیر از نام وزیر احکام و امورات مذہبی ملقب ہے اوسکے متعلق
یہ کام ہین کہ جو قوانین سلطنت سے جاری ہون یا جو شرطین سلطنت
مین منعقد ہون یا کسی قسم کے معمولی احکام نافذ ہون اون
سب کو مسجل بمہر سلطنت کر دیا کرے اور جو لوگ عدالتون اور محکمون مین

حاکم مقرر ہونے کے لائق ہوتے ہین اونکو منتخب کرکر بادشاہ کی منظوری
کے لیے پیش کرنا اور اونکو اونکے لائق کامون پر مقرر کرنا اسی وزیر کے
متعلق ہے اور یہ وزیر حکام عدالت سے انتظام کی درستی اور صلاح کی
بابت خط کتابت کرتا رہتا ہے اور وہ اونکو اس بات کا حکم کرتا ہے کہ وہ
اپنے حدود پر قائم رہین اور اوسکے اختیار مین ہے غور کرنا گواہون کی حالت
پر اور اون لوگون کی حالت پر جو احکام سزا سے علاقہ رکھتے ہین اور اسیکے
ذمہ ہے قوانین جدیدہ کا مشتہر کرنا اور مملکت کی چھاپہ خانون پر نظر رکھنا
اور جن لوگون کے لیے حکم سزا صادر ہوا اگر اونکے لیے معافی سزا یا تخفیف سزا
بادشاہ سے چاہی جاتی ہے تو اوسکی درخواست اسی وزیر سے کیجاتی ہے
اور جو لوگ رعایا سے سلطنت فرانس مین داخل ہونا چاہتے ہین یا اگر فرانسیسی
کسی دوسری سلطنت مین جاکر نوکری کرنی چاہتے ہین تو بھی اسی وزیر
سے درخواست کرتے ہین کیونکہ یورپ کی سلطنت مین ایک یہ قاعدہ
بھی مقرر ہے کہ جو شخص اوسکی قوم کا کسی دوسری سلطنت مین بغیر اجازت

سلطنت کی نوکری کرے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اوسنے اوس مالک کی رعایا
ہونے کے جو حقوق تھے اور اوس سلطنت کی حمایت کا جو اوسکو استحقاق
تھا وہ اوسنے کھو دیا اور امورات مذہبی مین اوس وزیر سے یہ خدمت
متعلق ہے کہ پوپ سے اور بڑے بڑے علماء دین سے جو فرانس مین ہین
مذہبی امور مین خط و کتابت کرتا ہے اور گرجاؤن کی اور اور مذہبی عمارتونکی
نگہبانی کرتا رہے اور جو احکام کہ اس باب مین دیتا ہے وہ بادشاہ کی اجازت
سے جاری کرتا ہے اور اس وزارت کی تقسیم چھ حصون پر ہے اور ہر ایک
حصہ پر ایک افسر مقرر ہے جو اس وزیر کا مشیر ہوتا ہے اور تیسرا وزیر از نام وزیر
امور خارجیہ ملقب ہے اسکا کام یہ ہے مرتب کرنا شرطون عہدنامون کا اور تجارت
کا غیر سلطنتون سے ایسے طور سے جو کہ لائق شان قوم فرانس کے اور اونکے
فائدون کے ہو اور اسی وزیر کے متعلق یہ بھی ہے کہ جو لوگ غیر سلطنتون
مین اول درجہ کے یا دوسرے درجہ کے یا تیسرے درجہ کے سفیر یعنے امباسیڈر یا کونسل اور
یا اونکے نائب مقرر ہونے کے لائق ہین اور جو لوگ کہ وزارت سے

وظیفہ پانے کے مستحق ہین خواہ وہ ملک فرانس مین رہتے ہون یا اور کسی
ملک مین اونکو منتخب کرکے بادشاہ کے حضور مین منظوری کے لیے پیش کرے
اور شرائط صلح اور معاہدون اور تجارت اور ملازمین کے معاملات کے
معمولی کاغذات پر مشمول بادشاہ کے تصدیق کرنا بھی اسی وزیر کا کام ہے
اور جو لوگ نائب سلطنت ہین اونکو اس بات کی ہدایت کرتا رہتا ہے کہ جن
کامون کے لیے بمقتضاے سیاست سلطنت وہ مقرر ہین اونھین حدود
پر قائم رہین اور جو شرطین کسی معاملہ مین دوسری سلطنت سے ہون اور
اون کاغذات کی جنھین کہ حدود ممالک ثبت ہین محافظت رکھے اور اس
وزارت کی پانچ شاخین ہین اور ہر ایک شاخ پر ایک افسر ہے جو اس وزیر کا نشین
ہوتا ہے چوتھا وزیر معاملات داخلیہ کا ہے اوسکا کام یہ ہے کہ جسقدر قوانین
عامہ رعایا کی راحت و آرام سے تعلق رکھتے ہین اونکو جاری کرے اور تمام
انتظام سلطنت کے جو داخلی ہین اونکی نگہداشت رکھے اور جسقدر حکومتین
سلطنت کی متعلق ہین اونکی نگرانی کرے اور جسقدر صوبے شہر اور مقامات

ایسے ہین جنمین کم سے کم تین ہزار آدمی بھی رہتے ہین اون سبکے لیے عاملون
اور حاکمون کو اور جسقدر ملازم اوسکی وزارت سے تعلق رکھتے ہون اون
سبکو منتخب کرکے بادشاہ کی منظوری کے واسطے پیش کیا کرے اور اوسی
وزیر سے وکلا رعایا کے انتخاب کی نگرانی اور قانون کے موافق اوسکی
تعمیل ہونی متعلق ہے اور تار برقی کے امورات اور جیلخانون اور شفاخانون
اور محتاج خانون کی نگرانی سب اوسی کے متعلق ہے اور شہر کی محافظت
کے بندوبست اور پانچوین سال تمام سلطنت کی مردم شماری اور عام
مطبعون کی خبرداری خصوصاً اون مطبعون کی جنمین معمولی جرنل نکلتے ہین
سب اوسی کے متعلق ہے غرضکہ عام معمولی کاروبار ملکتون کے اور اور
مقامون کے جو اوسکی وزارت سے علاقہ رکھتے ہین اوسی کی طرف سے
بمنظوری بادشاہ جاری ہوتے ہین اس وزارت کی گیارہ شاخین ہین
ہر ایک شاخ ایک مشیر کی تحت نگرانی رہتی ہے پانچوین وزارت مال کی ہے
اس وزیر مال کے متعلق یہ کام ہین کہ جسقدر قوانین صیغۂ مال سے تعلق رکھتی ہین ۱۷۱

اون سب کو بادشاہ کے حضور مین عرض کیا کرے اور سلطنت کی محاصل
ومخارج کی ہر سال ایک حد مقرر کیا کرے اور سلطنت پر جو قرض ہین اونکا
سود اور جن قرضون کی ادا کرنے کی میعاد معین ہے اونکو ادا کیا کرے
اور جو لوگ لشکر مین سے خدمت سرکاری کے لائق نرہین یا ملکی حاکمون مین
سے کوئی ایسا ہو اور اون لوگون کے بیچ جنسے کوئی نہایت مفید اور عمدہ
کام ہوا ہو وظیفہ تجویز کرے اسلیے کہ یورپ کی سلطنتون کے قواعد مین یہ
بات داخل ہے کہ جس شخص نے تیس برس تک سلطنت کی خدمت کسی عہدہ
جنگی یا ملکی پر کرلی ہو اوسکے لیے موافق اوس مرتبہ کے جسپر وہ پہونچا ہو
اوسکی عمر بھر کو وظیفہ مقرر ہوتا ہے اور اسیطرح اوس شخص کے لیے بھی اوسکی
عمر بھر کے واسطے وظیفہ مقرر کرتے ہین جس سے کوئی مفید خدمت ہوئی ہو
اگر بادشاہ چاہے اور وکلاء مجلس منظور کرلین تو کبھی وارث کو بھی یہ وظیفہ
وراثت مین ملجاتا ہے اور یہی وزیر مال کے کامون مین سے اون بنکون
اور صرافہ کی کوٹھیون پر نگرانی کرنی ہے جو سلطنت کے حکم سے مقرر ہوئی ہین

اور جو معاہدہ غیر سلطنتون سے ڈاک کی جاری رکھنے مین ہین وہ بھی اسی وزیر
سے علاقہ رکھتے ہین غرضکہ تمام مالی کام اس وزیر سے متعلق ہین اور جو لوگ
اسکی وزارت کی ملازم ہین اونکو اور محصول وصول کرنے اور محصول لینے والونکو
منتخب کرکے بادشاہ کی منظوری کے لیے پیش کیا کرے پس تمام کام متعلق
اس وزارت کے بادشاہ کی منظوری سے یہی وزیر جاری کرتا ہے اس وزارت
کی سترہ شاخین ہین ہر ایک شاخ ایک مشیر کے ماتحت ہے چھٹا وزیر جنگی
سررشتہ کا ہے اس وزیر کا کام یہ ہے کہ جسقدر لشکر بری ہے اوسکی تعداد
مقرر کرے اور جسقدر معاملات حرب کی متعلق ہین جیسے قواعد اور وردی
اور ہتھیار اور چھاونیان اور قلعے اور لشکری مدرسے اور شفاخانے اور
لشکری عدالتین اور لشکری جہلخانے اسی وزیر سے علاقہ رکھتے ہین چنانچہ
تمام لشکر کا کوچ اور مقام صلح اور جنگ کی وقت مین اوسی کے حکم سے ہوتا ہے
اور تمام لشکر کو اوسکے حکم کی اطاعت کرنی لازم ہے اور جو شخص کچھ روپیہ دیکر
اپنی تئین فوج مین بھرتی ہونے سے بچانا یا فوج کی ملازمت سے علیحدہ ہونا چاہے

اوس سے روپیہ کی مقدار معین لینے کا اسیکو اختیار حاصل ہوتا ہے اور لشکر
کے عہدہ دارون مین سے جو لوگ جس عہدہ کے لائق ہین اور جو لوگ
کہ اوسکی وزارت سے متعلق ہین اور جو لوگ کہ کسی قسم کا لشکری کام انجام
کرتے ہین اور اونکو اس وزارت سے تعلق ہے اون سبکو منتخب کرکر بادشاہ
کی منظوری کے لیے پیش کرتا ہے غرضکہ اس وزارت کے تمام متعلق کام
بادشاہ کی منظوری سے یہی وزیر جاری کرتا ہے اور اس وزارت کی نو
شاخین ہین ہر ایک شاخ ایک مشیر کے متعلق ہے اور چونکہ فرانس کا لشکر
آج کل ہمارے وقت مین تمام لشکرون مین سے زیادہ نامور* ہے اسلیے
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو باتین اوسکی شہرت کا باعث ہین اونکو
بھی ہم یہان بیان کرین وہ باتین یہ ہین کہ فرانس کے قانون کے موافق
جنگی خدمت تمام رعایاے فرانس پر واجب ہے اور اس باب مین جملہ
سکان یکسان سمجھے جاتے ہین چنانچہ جو حد قانوناً مقرر ہے جب کسی شخص

* جسزمانہ مین کہ یہ کتاب لکھی گئی درحقیقت فرانسیسی فوج ایسی ہی نامآور تھی مگر اوسکے بعد جو لڑائی فرانچ اور جرمن سے ہوئی اوسمین فرانس کی فوج کے نامآوری بالکل برباد ہوگئی اور اب سب سے نامآور فوج جرمن کی گنی جاتی ہے ۱۲ سید احمد

کی عمر اوس حد کو پہونچیگی فوراً وہ حاضر ہوگا اور اور لوگون کے ساتھہ
اوسکے نام کا قرعہ ڈالا جاویگا اگر قرعہ اوسکے نام کا نکلا تو وہ لشکر مین
بھرتی کیا جاویگا مگر اوس صورت مین کہ اسکے واسطے کوئی قانونی عذر
مانع ہو اور لشکر کی خدمت کیواسطے ایک حد معین ہے اور فرانس کی
فوج کے قواعد مین سے یہہ ہے کہ کوئی شخص لشکر مین بغیر استحقاق خاص
کے سردار نہین ہوسکتا اور وہ استحقاق یہہ ہے کہ یا تو اوسنے اون تمام
فنون کو جو جنگ کو متعلق ہین جنگی مدرسون مین بخوبی سیکھا ہو اور بعد
کامل تعلیم پانے کے فن سپہ گری کے کامل لوگون نے اوسکی عمدہ تعلیم کی
تصدیق کی ہو تو وہ مدرسہ سے نکلکر اول اول ایک چھوٹی خدمت پر مامور
ہو جاتا ہے اور اسکے بعد جیسی اوسکی لیاقت ہو ویسی ہی اوسکی ترقی کیجاتی ہے
اور دوسری بات یہہ ہے کہ کم سے کم چھہ مہینے سپاہیون مین نوکری کرلی او سوقت
اوسکی ترقی سپاہی سے اوپر کے درجہ پر قواعد معینہ کے موجب کیجاتی ہے
اور وہ قواعد یہہ ہین کہ کوئی انباشی شاوش کے درجہ پر اوسوقت تک ترقی

نہین پاتا جبتک کہ چھہ مہینے اور کام نکیا ہو اور اسیطرح شاوش جب تک
دو برس کام نہ کرے ملازم کے عہدہ پر ترقی نہین پاسکتا اور ملازم کے
عہدہ سے ملازم اول کے عہدہ پر بھی بغیر دو برس کی خدمت کی ترقی
نہین پاسکتا اور ملازم اول یوزباشی کا عہدہ نہین پاسکتا جب تک
کہ دو برس اوسکا کام نکرے اور یوزباشی کو بینباشی کا عہدہ نہین ملتا
جبتک کہ چار برس خدمت نکرے اور بینباشی کو قائم مقامی کا عہدہ نہین
ملسکتا جب تک کہ تین برس اوس کام کو انجام نہ دے لے اور قائم مقام
امیر الای کا رتبہ نہین پاسکتا جبتک کہ دو برس کام نکرے اور امیر الای
کو امیر لواء کا عہدہ اوسوقت تک نہین ملسکتا جبتک وہ تین برس
اپنی خدمت کو انجام نہ دے لے اور امیر لواء کو امیر الامراء کا عہدہ نہین
ملسکتا جبتک وہ خدمت متعلقہ کو تین برس نکرے اور امیر الامراء کو مارشال
کا (یعنے مشیر لشکر) رتبہ نہین ملتا جب تک کہ وہ تھوڑے سے لشکر پر کسی
لڑائی مین افسری کا کام نہ کرلے اور یہ سب تین ایک درجہ سے دوسرے

درجہ پر ترقی کرنے کی اوس زمانہ کے لیے ہین جب کہ لڑائی کا زمانہ نہو اور
باہر کی آبادیون ہین وہ لشکر متعین نہو اور لڑائی کے زمانہ ہین اور اسیطرح
وہ لشکر جو بیرونی آبادیون ہین متعین ہون مثلاً جزائر وغیرہ ہین اونکی ترقی
کیواسطے نصف ہی مدت کافی ہوتی ہے یعنے جس شخص نے ایک برس خدمت
کی ہے اوسکے لیے وہ ایک برس دو برس گنا جائیگا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ جس شخص سے میدان کارزار مین کوئی کار نمایان بن پڑتا ہے تو اوسکو بغیر لحاظ
مدت مذکورۂ بالا کے اعلی درجہ کی ترقی دیجاتی ہے اور ہمنے لشکر کے عہدون
مین بلوک امین اور باش شاوش اور صاغ قول آغاسی اور آئی امین
کا ذکر نہین کیا کیونکہ بلوک امین تو بمنزلۂ انباشی کے ہوتا ہے اور باش شاوش
مثل شاوش کے ہوتا ہے اور صاغ قول آغاسی بمنزلۂ یوزباشی کے ہوتا ہے
اور آئی امین بمنزلۂ بینباشی کے ہوتا ہے اور اونکو ادنی رتبہ سے اعلی رتبہ پر
رفتہ رفتہ ترقی ملتی ہے چنانچہ بینباشی کو رتبہ امیر الای کا
نہین ملتا جبتک کہ قائم مقام کے عہدہ پر نہ پہونچ لیا ہو گو وہ

لڑائی کے میدان ہی مین کیون نہوا اور اوس سے کیسی ہی عمدہ خدمت
کیون نہ بن پڑی ہوا اور اندازہ استحقاق لشکری درجون کا بینباشی کے
عہدے سے پہلے دو ثلث تو باعتبار قدامت کا اور ایک باعتبار انتخاب
کے یعنے جو اپنے ہمسرون مین باعتبار فنون لشکریہ کے واقفیت اور لیاقت
کے مقدم ہوا اور بینباشی کے درجہ کے واسطے نصف باعتبار واقفکاری
فنون سپہگری کے اور نصف باعتبار قدامت کا اندازہ کیا جاتا ہے مگر
قائمقام کے درجہ سے اوپر درجون مین ترقی کرنے کے لیے کسی چیز کا اعتبار
نہین کیا جاتا بجز کامل واقف کاری فنون سپہگری کے اور یہ قاعدہ
مقرر ہے کہ ہمیشہ وزیر صیغہ جنگ سال بھر کے بعد چند امراء سلطنت کو لشکر
کی چھاؤنیون مین اس غرض سے بھیجدیتا ہے کہ وہ وہان جاکر اونکی حالت
کو دیکھین اور اونکی تعلیم اور افسران لشکر کی خصلت اور قواعد اور وردی
اور ہتیارون کی حالت اور اسی قسم کی سب باتین جنکا دریافت کرنا ضرور ہے
دریافت کرین چنانچہ یہ امراء جنگی وزیر کو تمام امور کی جنکو اونھون نے دیکھا ہے

کیفیت لکھتے ہین اور جن افسرونکو مستحق ترقی پاتے ہین اونکے نام اپنی
کیفیت مین لکھدیتے ہین اور جب یہ لوگ واپس آتے ہین تو دفتر
وزارت جنگ مین ایک مجلس منعقد ہوتی ہے اور اوسمین یہ تمام کیفیتین
پیش ہوتی ہین تاکہ اون سب کیفیتون پر خصوصاً افسرون کی ترقی کرباب
مین غور کیجاوے کیونکہ ہر ایک امیر کی کیفیت مین جو لوگ کہ استحقاق ترقی
کا رکھتے ہین اونکے نام اول اور دوم اور سوم کرکے لکھے ہوتے ہین اسلیے
ضرور ہوتا ہے کہ اون سبکے نام بترتیب نمبر ایک فہرست مین قائم کیے جاوین
تاکہ کل فوج کے مستحقین کا استحقاق بترتیب معلوم ہو اور یہ فہرست وزیر جنگ
کے سامنے پیش کیجاتی ہے اور ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص جو اون عہدونپر
ہو اور اس فہرست مین اوسکا نام نہ لکھا ہو اور ان فہرست والون سے
پہلے ترقی پا جاوے مگر اس صورت مین کہ اوس سے کوئی نہایت عمدہ خدمت
جو قانوناً معتبر ہو ظہور مین آئی ہو اور اونکے لشکر مین یہ بھی قاعدہ جاری ہے
کہ جو شخص ایک مدت معینہ تک جنگی خدمت انجام دے یا قبل ختم ہونے

اوس مدت کی لشکری خدمت کے لائق نہو تو اُسکو عمر حیات کے واسطے
سلطنت سے وظیفہ عطا ہوتا ہے جو اونکے قوانین مین معین ہے اور
کبھی اوسکے انتقال کے بعد اوس وظیفہ کا تیسرا حصہ اوسکی جورو کو بھی
عطا ہوتا ہے اور لوگون کو سلطنت فرانس پر اس بات کا نہایت اعتبار ہے
کہ جو لوگ سلطنت کی خدمت مین مرجاتے ہین خصوصاً لشکری خدمت
مین تو اونکے یتیم بچون کی خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی سلطنت کی طرف سے
بخوبی پرورش اور تربیت ہوگی چنانچہ اونکی لڑکو و لڑکیون کی تعلیم و تربیت
کے واسطے خاص ایک مقام معین ہے جو خاص امپرر کی نگرانی مین
رہتا ہے اور ایک اور مکان عظیم الشان سلطنت کی طرف سے اون
لوگون کے رہنے کے لیے مقرر ہے جو لشکری خدمت کے انجام دینے مین
نکمے ہوگئے ہین اور اوس مکان مین اونکے کھانے پینے اور رہنے سہنے
کا نہایت ہی عمدہ اور عجیب انتظام ہے اور اونکی خدمت کے لیے مرد اور
عورتین بقدر ضرورت نوکر ہین یہان تک کہ جس شخص کے دونون ہاتھ

کئے ہوئے ہین اوسکے لیے ایک عورت متعین ہے جو ہمیشہ اوسکے پاس
حاضر رہتی ہے جو اوسکو اپنے ہاتھہ سے کھلاتی اور پانی پلاتی ہے اور
ایک باغ بھی نہایت فضا گلشن لگا ہوا ہے جسمین اون لوگون کی تفریح کے لیے
طرح بطرح کے درخت لگے ہوئے ہین اور جو لوگ چلنے پھرنے کے لائق نہین
اونکے واسطے چھوٹی چھوٹی ہاتھہ گاڑیان ہین جنمین سوار ہو کر وہ باغ کی
ہوا کھانیکو چلتے پھرتے ہین اور اونکے لیے نوکر متعین ہین جو اون گاڑیونکو
کھینچ کر باغ مین پھراتے ہین غرضکہ ایسی ہی باتین ہین جنکو سنکر آدمی فرانس
کے لشکر کی خوبی اور عزت کو جو تمام ملکون کے لشکر ونکو لیے پیشوا ہے معلوم
کر سکتے ہین اور ساتوان وزیر بحری ہے اوسکی ذات سے یہ کام متعلق ہین
کہ وہ جہازون کی نگرانی کرتا ہے اور بحری لشکر کی حد ضرورت سلطنت
کے موافق مقرر کرے اور بری لشکر جو بحری لشکر کا بھی کام دینے کے لیے
طیار رہتا ہے اوسکی بھی حد مقرر کرے اور فرانس کے نشانون کی کشتیان
جو آتی جاتی ہین اونکی تعداد بھی قرار دے اور جو لوگ یا جو مقامات بحری

علاوہ جزائر کے فرانس کے تابع ہون اونکی نگرانی کرے اور تمام مہمات
بحری مثلاً بحری لشکر کی قواعد اور وردی اور ہتھیار اور لڑائی اور سب
سامان جہاز بنانے کا غرضکہ جو سامان بحری قوت سے علاقہ رکھتے ہین
اون سب کا انتظام اسی وزیر سے متعلق ہے اور بحری لشکر کے شفاخانون
اور جیلخانون کا اور جو لوگ فوجی کام مین لنگڑے لو [illegible] گئے ہین
اونکے رہنے کے مکانات کا انتظام بھی اسی وزیر سے علاقہ رکھتا ہے چنانچہ
بحری لشکر جنگ وصلح اور تعمیل حکم مین اسی وزیر کا محکوم اور تابع ہوتا ہے
اور جو لوگ اوسکی وزارت سے متعلق ہوتے ہین اور بحری لشکر کے جسقدر
افسر ہوتے ہین اون سبکو منتخب کرکے بادشاہ کی منظوری کے لیے یہی
وزیر پیش کرتا ہے اور تمام کام جو اس وزیر کے عہدہ سے علاقہ رکھتے ہین
اور جسقدر امور کہ بحری لشکر سے متعلق ہین اونکی ترقی اور ترتیب مثل
بری لشکر کے بادشاہ کی رائے کی اتفاق سے یہی وزیر سرانجام دیتا ہے
اور اس وزارت کی بارہ شاخین ہین ہر ایک شاخ ایک مشیر کے تحت حکم

رہتی ہے آٹھوان وزیر معارف ہی جس سے تمام سررشتون کا انتظام
متعلق ہے اوسکے متعلق یہ خدمتین ہین کہ جسقدر مدرسے سلطنت کے
متعلق ہین سوا جنگی مدرسون کے سبکے انتظام کو درست رکھے اور اونکی
درس کی کیفیت مرتب کرے اور کارپردازان سررشتہ تعلیم اور اون تمام
لوگون کو جو اوسکی وزارت سے تعلق رکھتے ہین منتخب کرکے بادشاہ کی منظوری
کے لیے پیش کیا کرے غرضکہ تمام کام متعلق اس وزارت کے بمنظوری
بادشاہی وزیر انجام دیتا ہے اور اس وزارت کی آٹھہ شاخین ہین
ہر ایک شاخ ایک مشیر کے ماتحت ہی نوان وزیر صیغۂ فلاحت اور تجارت
اور صناعت کا ہے اور جو کام اس قسم کے معاملات سے تعلق رکھتے ہین
وہ سب اسکی نگرانی ہین رہتے ہین اس وزیر کا یہ کام ہے کہ جو تدبیرین
زراعت اور تجارت کی ترقی کی ہین جہان تک ہوسکے اونہین کوشش کرے
اور اعانت دے اور جسقدر فنون دستکاری کے ہین اونکے رائج کرنےمین
سعی کرتا رہے اور جس تدبیر سے ان کامون مین آسانی ہو اور اسکے موانع

رفع ہون اوس تدبیر کو سوچے چنانچہ جسقدر مدرسہ فن فلاحت کی تعلیم کے واسطے مقرر ہین وہ سب اسکے تحت نظر رہتے ہین اور جو کمیٹیان اہل فن کی اس قسم کے فنون مین ترقی کی راے دیتی ہین اور ایسے معاملات مین غور کرتی ہین ان سب کا انتظام اسی سے متعلق ہے اور جو قاعدے اس باب مین نافع ہوتے ہین وہ ہر سال اسی وزیر کی معرفت رعایا مین مشتہر کیے جاتے ہین تاکہ اونکو ہمیشہ ملکہ حاصل ہوتا ہے اور جسقدر مدرسے گھوڑون کی علاج کے سلطنت مین ہین اور جو کام سڑکون کی درستی اور پلون کا بنانا اور جنگلون کی صفائی کے ہین اور کشتیون کے چلنے مین آسانی کرنے کی جو تدبیرین ہین اور جنگلون کے متعلق جو کام ہین اور جو سررشتہ ریلوے کے ہین خواہ وہ خاص سلطنت کی ہون خواہ کمپنیون کے ہون سب اسکے تحت حکومت رہتے ہین تاکہ وہ سب اپنی اچھی اور معمولی حالت پر رہین اور جسقدر ملازم اس وزارت کے متعلق ہین اون سبکو منتخب کرکے بادشاہ کی منظوری کے لیے پیش کرتا ہے اور تمام کام متعلق اس وزارت کی

بمنظوری بادشاہ بہی وزیر انجام دیتا ہے اور اس وزارت کی پندرہ شاخیں ہین ہر ایک شاخ ایک مشیر کے ماتحت ہوتی ہے دسوان وزیر خاص شاہی محل کے متعلق امور انجام دیتا ہے اور جسقدر رسالانہ روپیہ سلطنت سے بادشاہ کے ذاتی اخراجات کو لیے معین ہے وہ سب اسکی معرفت خرچ ہوتا ہے اور تھیٹرون کا انتظام جو ایک قسم کی مجالس ملاہی ہین اور جنمین کبھی بادشاہ یا کوئی خاندان شاہی مین سے تماشا دیکھنے کو جاتا ہے اسی وزیر سے علاقہ رکھتا ہے اور اگر ان جلسون کا نام مجالس تہذیب الاخلاق رکھا جاے تو کچہ نازیبا نہین ہے کیونکہ ان جلسون مین وہ باتین انسان آنکھون سے دیکھتا ہے جو گذشتہ زمانون مین ہوئی تھین اسلیے کہ اون جلسون مین اکثر پہلے لوگون کی نقلین اور اونکی بول چال اور اونکے لباس کی

٭ یورپ کے لوگون مین اسبات مین نہایت اختلاف ہے کہ ان تھیٹرون سے تہذیب اخلاق کا فائدہ ہوتا ہے یا برعکس اوسکے نتیجہ ہوتا ہے مگر اصل یہ ہے کہ کوئی بات دنیا مین ایسی نہین ہے کہ کچہ نہ کچہ برائی اوسکے ساتہ نہو تھیٹرون سے جبکہ اون مین اخلاقی مجلسین مزاح کے ساتہ ہوتی ہین ایسا عمدہ اثر دلپر ہوتا ہے کہ بیان نہین ہو سکتا اور جبکہ اونمین صرف ہنسی چہل کی نقلین ہوتی ہین تو بجز دل خوش ہونیکے اور کوئی فائدہ نہین ہوتا بلکہ بعض دفعہ اخلاق کے بھی برخلاف ہوتا ہے بہرحال ہندوستان مین جو مجلسین ناچ رنگ کی ہوتی ہین اونسے بجز بداخلاقی اور آوارہ پن کے اور کچہ حاصل نہین ہوتا تو اونسے یہ تھیٹرون کی مجلسین کڑور درجہ بہتر ہین ۱۲ سید احمد

مختلف وضع کا جو بسبب اختلاف زمانہ کے بدلتی گئی ہے تماشا ہوا کرتا ہے
مگر یہ تماشا اونکا اکثر ہنسی مذاق کے پیرایہ مین ہوا کرتا ہے اور اسیواسطے
ان جلسون مین بادشاہ اور امرا تماشا دیکھنے کو آتے ہین اور جو مقامات
تولید حیوانات کیواسطے مقرر ہین وہ بھی سب اسیکے زیر فرمان ہوتے ہین
اور فرانس کے متعلق ہر حکومت مین ایک مقام اس غرض سے مقرر ہے
جسمین ہر طرح کا عمدہ گھوڑا اور عمدہ جانور پیدا ہوا اور جہانتک ممکن
ہوتا ہے وہان اچھے اچھے جانور اور مقامات سے منگوا کر جمع کیے جاتے ہین
اور جب اون سے نسل بڑھتی ہے تو اوسکو فروخت کرتے ہین مگر یہ
فروخت کچھہ تجارت اور نفع کی غرض سے نہین ہوتی بلکہ صرف اسواسطے
کہ مملکت فرانس مین اسکی عمدہ نسل کو ترقی ہوا اور آبادی مملکت کی زیادہ ہو
اور ان دسون وزارتون مین ایک ایک کونسل مقرر ہوتی ہے جسکے
ممبرون اور امرا کو اسپر خود منتخب کرتا ہے اور یہ کونسل ہر ایک وزیر کی مشورہ
اور صلاح کے واسطے ہوتی ہے۔

چھٹی فصل

مملکت فرانس کی قسمتون کے حکام کے بیان مین

فرانس کی سلطنت نواسی قسمتون پر منقسم ہے اور ہر ایک قسمت کو وہ لوگ دیپرتمان کہتے ہین اور یہ قسمتین تین سو ستر ضلعون پر منقسم ہین جنکو مصنف نے وطن کبیر کی لفظ سے تعبیر کیا ہے اور اہل فرانس اوسکو ارونڈیسمان کہتے ہین اور یہ ضلعے دو ہزار نو سو اڑتیس پرگنون پر منقسم ہین جنکو مصنف نے وطن صغیر کر کے تعبیر کیا ہے اور فرانسیس کانتون کہتے ہین اور یہ پرگنے سینتیس ہزار پانسو دس محالون پر مشتمل ہین جنکو وہ کومون کہتے ہین اور جنمین شہر اور بڑے بڑے قصبے ہوتے ہین لیکن بعضی دفعہ کئی محال کو ملا کر ایک محال قرار دے لیتے ہین اور محال مین ایک محصل ہوتا ہی جو وہان کے امورات کو انجام دیتا ہے جبکہ یہ تقسیم معلوم ہو گئی تو اب یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ ہر قسمت کی صدر مقام مین ایک حاکم ہوتا ہے جسکو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے اور قوانین سلطنت کا جاری کرنا اور احکام سلطنت

کی تعمیل اور اوسکے نیک و بد کی نگرانی سب اوسی کے ذمہ ہوتی ہے او
محصول کی تحصیل پر مدد کرنا اور فوج کی بھرتی مین جو لوگ بموجب قانون
فرانس کے داخل کیے جاتے ہین اونکا داخل کرنا اور وکلاء عامہ کے منتخب
کرنے کے لیے جو مجلسین ہوتی ہین اونکی نگرانی کرنا اور اوس قسمت کے
رہنے والون کی آرام اور آسایش کی نگہبانی کرنا اور تمام کلیات پر نظر
رکھنا اوسکا کام ہے اور اپنی قسمت کی او جسقدر حصہ ملک کا اوسکی تفویض
مین ہوتا ہے اوسکے معاملات فلاحت اور تجارت اور ہر قسم کی دستکاری
اور جملہ قسم کے علوم وفنون کی ترقی کی نگرانی اوسکے ذمہ ہوتی ہے اور جو
باتین ان معاملات مین مخل ہون اونکو رفع کرنے کی تدبیرین کیا کرتا ہے
اور اپنی قسمت مین سڑکون اور پلون اور شفاخانون کا بنانا اور اون سب
کی حفاظت وزیر امور داخلیہ کی اجازت سے وہی کرتا ہے کیونکہ تمام امور متعلق
انتظام قسمت وزیر امور داخلیہ سے ہی علاقہ رکھتے ہین اگرچہ اور وزیر بھی
اونسے خاص کامون مین اپنے طور پر خط وکتابت کرتے ہین اور وہ بھی

کسی ایسے معاملہ مین جو اونکی وزارت سے متعلق ہوتا ہے اور ہر ایک
قسمت کے حاکم کے پاس اوسکے ماتحت ایک کمیٹی ہوتی ہے جسکو بادشاہ
مقرر کرتا ہے اور وہ قسمتون کے حاکمون کی کمیٹیان کہلاتی ہین اوران
کمیٹیون کا کام یہ ہے کہ جو امورات حکومت قسمت کو متعلق پیش آتے ہین
اونمین غور و تامل کرتے ہین مثلاً جو محصول لوگون پر مقرر کیا گیا ہو اوسکی
سختی کا کوئی عذر پیش کرے مگر یہ کمیٹی محالون کے امور کی شکایت کو نہین
سنتی کیونکہ وہ اس کمیٹی سے علاقہ نہین رکھتے مگر جو جھگڑے کہ اون لوگون
کے ہوتے ہین جو انتظام اور عام مصلحت کے لیے مقرر ہین اور اون لوگونمین
جنھون نے باتفاق باہمی کچھ شرطون کے ساتھ کوئی کارخانہ کیا ہو
اون شرطون مین سے کسی شرط کی بابت جھگڑہ ہو یا وہ لوگ کسی حاکم سے
کسی ایسے ہرجہ یا فایدہ کے خواہان ہون جو اوس حاکم کی کارروائی کے
سبب سے ہوا ہو اور مثل اسکے جتنی باتین کہ انتظام سے علاقہ رکھتی ہین وہ سب
ان کمیٹیون سے متعلق ہوتی ہین مگر جو تنازعہ کہ خاص خاص شخصون مین

واقع ہوتے ہین اونکا علاقہ اس کمیٹی سے نہین ہے کیونکہ وہ حکام کو سامنے
رجوع کیے جاتے ہین اور جسقدر کہ بڑے بڑے محال ہین اونہین بھی حاکم
قسمت کا ایک نائب ہنتا ہے اور اوس نائب کو بادشاہ مقرر کرتا ہے
اور جسطرح کہ قسمتون کے حاکم مقرر ہوتے ہین اوسی طرح یہہ محالون ہین
نائب بھی مقرر ہوتے ہین اور وہ تمام کام اپنے محال ہین حسب منظوری
قسمت کو حاکم کے انجام دیتا ہے اور ہر صدر قسمت ہین ایک اور کمیٹی ہے
اور اوسکے ممبر اوس تعداد سے ہوتے ہین جتنے کہ محال اوس قسمت ہین
ہوتے ہین اور اون ممبرون کو ہر محال کے باشندے نو برس کی میعاد
کے لیے منتخب کرتے ہین اور اونھین ممبرون ہین سے اوس کمیٹی کا ایک کو
پریسیڈنٹ اور ایک کو نائب پریسیڈنٹ بادشاہ نامزد کردیتا ہے اور یہہ
قسمتون کی کمیٹیان کہلاتی ہین اور اونہین سے ہر تیسری برس ایک تہائی
ممبر تبدیل ہو جاتے ہین اور اونکے متعلق یہہ کام ہے کہ مجلس وکلاء عام
نے جو کچھ محصول قرار دیا ہے اوسکو محالات کی لوگونپر باعتبار اونکے

پیشون کے تفریق کردین اور عام رفاہ کے کامون کے انجام کے لیے
جتنی مدت خدمت کرنے کے سواے فوجی خدمت کے ہر شخص کو چاہیے
اوسکو معین کرین اور جو سلطنت کی عام خدمتون کے واسطے سواے جنگی
خدمتون کو ہر شخص کے لیے ایک حد معین کردیتے ہین اور جو شخص یہ چاہے
کہ مجکو فوجی خدمت یعنی فوج مین بھرتی ہونے سے معاف کردو اور مجھہ سے
کسیقدر روپیہ لے لو تو اس روپیہ کی مقدار بھی یہی مجلس مقرر کرتی ہے
اور جو کام جدید جاری کیے جاوین جیسے کہ سڑکون کا نکالنا اور شفاخانو نکا
مقرر کرنا اور دریاؤن کا پل بنانا اور مثل اسکے جو کام ہون اون سب مین
اور جو روپیہ ایسے کامون مین صرف ہوتا ہے اوسپر مجلس نظر کرتی ہے
اسلیے کہ سلطنت فرانس مین یہ قاعدہ ہے کہ جسقدر شاہی سڑکین ملک کی
سرحد تک پہونچتی ہین اونکی طیاری اور مرمت اور راہ مین کے پلون وغیرہ
بنانے کے اخراجات تو سلطنت کے ذمہ ہوتے ہین اور جو سڑکین کہ محالون
سے قسمت تک یا شہرون سے شہرون تک جاتی ہین یا شاہی سڑکون مین

ملتی ہین وہ سب اون قسمتون کے خرچ سے بنتی ہین اور جسقدر روپیہ اس
کام مین درکار ہوتا ہے اور میعاد ان کامون کے بجا لانے کی اور شکل
اسکے اور باتین جو اصلاح کی ہین اونکو بھی کمیٹی مقرر کرتی ہے اور مضر
چیزون کے دور کرنے مین بھی یہ کمیٹی راے دیتی ہے اور جو روپیہ کہ ان
کامون کے لیے معین ہوتا ہے اور اوس مقام کے افسر یا اور کسی سے
جس سے کہ اوس روپیہ کا خرچ متعلق ہے یہ کمیٹی حساب لیتی اور جانچتی ہے
اور جو محصول کہ املاک سے واسطے رفاہ عام کے کامون کے لیا جاتا ہے
اور اوسکی تشخیص کرنیکے لیے امین مقرر کیے جاتے ہین یہ کمیٹی اونکی بھی
مدد کرتی ہے یہ بھی اس مجلس کو اختیار ہے کہ جس بات کو وہ اپنے نزدیک
مصلحت دیکھے اوسکو وزیر صیغہ داخلیہ کے حضور مین عرض کردے اور اس
کمیٹی کو ہر سال اوسوقت پر جو بادشاہ کی طرف سے مقرر ہو جمع ہونا ضرور ہوتا ہے
اور حکام بھی اوسوقت اوس کمیٹی مین موجود ہوتے ہین تاکہ وہ اسکے
مباحثے سنین اور انکی رایون پر نظر کرین مگر جب کمیٹی کا اجلاس خاص

اوس حساب وکتاب کی پڑتال کے واسطے ہوتا ہے جو قسمت سے تعلق
رکھتا ہے تو اس اجلاس مین حکام نہین آسکتے اور اسی قسم کی ایک کمیٹی
بڑے بڑے محالون مین بھی ہوتی ہے اور اس کمیٹی کے ممبرون کو وہین
کے رہنے والے چھہ برس کے واسطے منتخب کرتے ہین اور انھین ممبرون
مین سے بادشاہ ایک کو پریسیڈنٹ اور ایک کو اوسکا نائب مقرر کردیتا ہے
اور ہر تیسری برس اسکے نصف ممبر بدلے جاتے ہین مگر اجلاس اسکا سال
بھر مین دو مرتبہ ہوتا ہے اور تقرر وقت اجلاس کا سلطنت کی جانب
سے ہوتا ہے اور کام اس کمیٹی کا یہ ہے کہ جو محصول محالون پر قسمت کی
کمیٹی مقرر کرتی ہے اوس محصول کو محالون کے باشندون پر باعتبار حیثیت
کے تفریق کرتی ہے اور جو شکایتین سنگینی محصول کی جو اونپر لگایا ہے
وہان کے رہنے والے یا شہرون کے رہنے والے کرتے ہین اوسپر بھی غور
کرتی ہے اور جسطرح کہ قسمت کمیٹی قسمت کے امورات رفاہ عام مین راے
دیتی ہے اسی طرح یہ کمیٹی محالات کے معاملات رفاہ عام مین راے دیتی ہے

اور نائبان حکام بھی اس کمیٹی مین جبکہ اوسکا اجلاس ہوتا ہے آتے ہین

مگر جسوقت کہ راے لیجاتی ہے اوسمین اونکی کچھ مداخلت نہین ہوتی اور نہ

اوسوقت وہ کچھ بول سکتے ہین اور جن شہرون اور قصبون مین جن مین کم

تین ہزار یا اوس سے زیادہ آدمیون کی آبادی ہوتی ہے اونمین بادشاہ

کسی شخص کو رئیس مقرر کرتا ہے اور جہان کی آبادی اس سے کم ہوتی ہے

تو وہان حکام اپنی تجویز سے کوئی رئیس مقرر کر دیتے ہین جنکا کام یہ ہے کہ

اون کامون کے مصالح پر نظر رکھتے ہین اور وہان کے رہنے والونکی آسایش

کی فکر کرتے ہین اور مرنے والون کی اور پیدا ہونے والون کی تعداد کو

منضبط کرتے ہین اور امورات نکاح بھی انھین سے متعلق ہین اور وکلاء عام

کی انتخاب مین بھی وہ رئیس نگرانی کرتے ہین تاکہ قانون کے مطابق وہ انتخاب ہو

اور علاوہ اسکے اونکی لیے اور بھی خاص قاعدے مقرر ہین اور اعلان قوانین اور اونکی

اجرا مین گویا وہ نائب حکام کے ہوتے ہین خواہ وہ قانون عام ہو خواہ خاص اور محال کو

ایسے ملازم جنکے مقرر کرنیکا کسی قانون مین ذکر نہین ہے جیسے محرر اور محافظ دفتر اور معمار اور چوکیدار

اور مثل اونکو ان سبکا تقرر اونکے اختیار مین ہے فرانس کے ہر شہر مین ایک اور کمیٹی شہر
کے نام سے مقرر ہوتی ہے اور وہ رئیس شہر یا اوسکے نائب کی تحت نظم
رہتی ہے اور اوسکے ممبر پانچ برس کے لیے شہر کے رہنے والے منتخب کرتے ہین
اوسکا کام یہہ ہے کہ جو انتظام املاک وغیرہ کے بنظر مصالح شہر یہ کے وہان
کے رئیس نے تجویز کیے ہون اونکا انتظام کرے اور شہر کے لوگون مین
چراگاہین تقسیم کردے اور جسقدر لکڑی شہر کے باشندے کو سال بھر مین
دیجانی چاہیے اوسکی مقدار معین کردے اور اہل شہر کی تفریح کے مقام
مقرر کرے اور جو معاملات شہر کی حدود وغیرہ سے متعلق ہین اونمین راے
دیتی رہے تاکہ یہہ معلوم ہو کہ کس کس جگہہ راستے بنانے ضرور ہین اور جو کوئی
بات شہر مین بنظر مصلحت جدید تجویز کیجاوے اوسکو متعین کردے اور
محتاج خانون کے لیے جو معین ہے اوسکا انتظام کرے اور جو احکام
اوس شہر کی نسبت حاکم قسمت کی جانب سے صادر ہون اونمین راے دے
غرضکہ اسکو ایسے جملہ امور مین مداخلت ہے جو شہر کی مصلحتون سے متعلق ہین

مگر حاکم قسمت کو اون صورتون مین جنکا قانون مین ذکر ہے دو مہینے کی
لیے ان کمیٹیون کے معطل کر دینے کا بھی اختیار ہے البتہ وزیر صیغۂ داخلیہ
سال بھر کے واسطے اونکو معطل کر سکتا ہے اور بادشاہ کو اختیار ہے کہ
برابر پانچ برس تک معطل رکھے ولیکن ان تینون صورتون مین سے ہر ایک
صورت مین بجاے اس کمیٹی کے کوئی اور کمیٹی اوسکا کام انجام دینے کیواسطے
مقرر کر دیجاتی ہے اور جو شہر تین ہزار آدمیون کی آبادی سے کم کے ہین
اون مین حاکم قسمت کی جانب سے اس کمیٹی کا تقرر ہوتا ہے اور جو شہر تین ہزار
آدمیون کی بستی کے ہین اون مین اس کمیٹی کا تقرر بادشاہ کی طرف سے
ہوتا ہے اور جب مدت تعطل تمام ہوتی ہے تو اوسکے واسطے از سر نو ممبر
منتخب کیے جاتے ہین اور معطل کرنیکا باعث کوئی ایسی ہی بے ضابطگی
ہوتی ہے جو خلاف قانون سمجھی جاتی ہے جیسے کہ اونکی مداخلت کسی ایسی
چیز مین جسمین مداخلت کرنیکا اونکو اختیار نہین ہے اور منع کرنے پر بھی اوس سے
باز نہین آتے اور قسمتون کی ہر ایک صدر مقام مین ایک تحویلدار ماتحت وزیر مال کے

مقرر ہوتا ہے جو تمام محاصل سلطنت کو اپنے تحت مین رکھتا ہے اور اسیطرح ہر محال مین صدر تحویلدار کے ماتحت ایک تحویلدار ہوتا ہے اور اس تحویلدار کے ماتحت شہرون اور قصبون مین بھی تحویلدار ہوتے ہین غرضکہ اسی قسم کے انتظامات ہین اور یہ سب انتظامات ایسے عمدہ ہین کہ انہین کسی شخص کو بیجا عمل درآمد کی سرمو مجال نہین ہے اور معاملات محاصل مین کسیطرحکا اختیار نہین ہے جسکے سبب سے وہ کچھ خلاف دیانت کام کر سکین اور اسی انتظام کے سبب سے انکو تحویلدارون سے اس بازپرس کا موقع آسانی سے ملسکتا ہے جسمین سلطنت اور رعیت دونون کے حقوق کی حفاظت کا حال معلوم ہوتا ہے اور یہی مقصود اعظم ہے۔

ساتوین فصل

سلطنت فرانس کے لشکر کی اقسام کے بیانمین

سلطنت فرانس کے لشکر مین سات کمپو ہین اور ہر ایک کمپو ایک مارشال کے تحت حکم ہے چھ کمپو تو انہین سے خاص مملکت فرانس مین رہتے ہین

اور ساتوان کمپو جزایرہ مین ہے اور جو چھہ خاص فرانس مین ہیتنے ہین اون
سب کی اکیس صدر چھاونیان ہین ہر ایک صدر چھاونی ایک امیر امرار
کے تحت حکم رہتی ہے اور ان صدر چھاونیون کے نیچے نواسی چھاونیان
ہین اور یہہ ہر ایک چھاونی ایک امیر لوار کے تحت حکومت رہتی ہے
اور جو کمپو جزائر سے متعلق ہے اوسکی بھی صدر چھاونیان تین ہین اور ہر ایک
چھاونی ایک امیر امرار کے تحت حکومت ہو اور ان چھاونیون کے نیچے
پندرہ چھاونیان ہین اور یہہ ہر ایک چھاونی ایک امیر لوار کے تحت مین
رہتی ہے اور سلطنت فرانس کی عملداری مین پانچ بندرگاہین جنگی ہین
چنانچہ اونمین سے چار تو بحر محیط کے کنارون پر ہین جنکے نام شربورغ اور
برست اور لوریان اور رشفور ہین اور پانچوین بحر رومی کے کنارہ پر ہے
جسکا نام طولون ہے۔

آٹھوین فصل

سلطنت فرانس کے اون حاکمون کی

بیان مین جو تصفیہ مقدمات کا کرتے ہین

جسقدر وارداتین آپس مین رہنے والون کے درمیان مین ہوسکتی ہین اونکو اہل فرانس نے نو قسمون پر تقسیم کیا ہے پہلی قسم کا نام جرائم قابل سیاست ہے جیسے کہ بغاوت اور بادشاہ کی ذات پر کچھہ بدی پہونچانے کا ارادہ اور ملک کی بدخواہی کرنا اور مثل انکے جن امور کا کہ ضرر عام ہے سب شامل ہین مگر اس قسم کے مقدمات کی نسبت ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ ایک مجلس حاکمونکی بشمول اجلاس جوری کے اونکو فیصل کیا کرتی ہے دوسری قسم کے وہ جرائم ہین جو نوکرون سے اونکے متعلق خدمت مین سرزد ہوتے ہین جنکا ارتکاب وہ بزعم اپنے عہدہ کے کرسکتے ہین نہ اپنے ذاتی افعال سے پس ان مقدمات کو جو اعلی عہدہ دار ہین وہی فیصل کرتے ہین جیسے وزیر یا اور ملکی عہدہ دار مثلاً حاکمان قسمت یہانتک حکام قسمت کی ماتحت کمیٹیان بھی اپنے اپنے ماتحت اہلکارون کے مقدمات فیصل کرتی ہین اور یہ حکم خواہ حاکم قسمت کا ہو یا اوسکے ماتحت کمیٹی کا وہ ایک حکم سیاستی سمجھا جاتا ہے جیسا کہ ایک آقا کا

اپنے ملازم کی نسبت جسمین آقا کے حق کو ترجیح دیجاوے اور جو نقصان کہ
ملازم کے اوس طریقہ سے آقا کو ہوا ہو وہ رفع ہوا ور جو یہ بات ثابت ہو
کہ اوسنے کوئی جرم قابل سزاے بدنی کیا ہے تو وہ مقدمہ اوس محکمہ مین
منتقل ہوجاتا ہے جو جرائم کی تجویز کے لیے مقرر ہے تیسری قسم کے وہ امور
شخصیہ ہین کہ گو وہ ملازمین سے صادر ہوتے ہین مگر اونکو انکی خدمت متعلقہ
سے کچھ سرو کار نہین ہے تا ہم یہ مقدمات بھی حاکمون کے اجلاس سے فیصل
کیے جاتے ہین مگر اون حاکمون کو مدعا علیہ کے طلب کرنے کا اختیار
بغیر مجلس مشیران سلطانی کی اجازت کے نہین ہوتا چوتھی قسم فوج کے لوگون
کے مقدمات کی ہے جو جنگی اجلاسون سے فیصل ہوتے ہین پانچوین وہ
سنگین جرم ہین جو باشندگان سلطنت سے سرزد ہوتے ہین اور جنکی سزا بھی
نہایت سخت ہے جیسے کہ قتل یا قید سخت اور بڑی میعاد کی قید یا جلاوطنی
اور علی ہذا القیاس تو ان مقدمات کو اعلی درجہ کے حکام فوجداری بشرکت
جوری جسکا بیان ہم آگے کرینگے فیصل کرتے ہین چھٹے وہ خفیف جرائم ہین

جنکی زیادہ سے زیادہ سزا پانچ برس کی قید ہے پس ان مقدمات کو
حکام فوجداری فیصل کرتے ہین ساتوین وہ مقدمات مالیہ ہین جنکی حد
غایت درجہ دوسو فرنک ہو اوران مقدمات کو حکام صلح یعنے ثالث فیصل
کرتے ہین آٹھوین وہ مقدمات مالیہ جو دوسو فرنک سے زیادہ ہون اور
مقدمات ارضی وغیرہ اور ارث اور ازدواج وغیرہ کے ہین اوران سبکا
انفصال معمولی عدالتون مین ہوتا ہے نوین تجارت کے معاملات خواہ
بری ہو یا بحری اوران مقدمات کا تصفیہ مجالس تجارت مین ہوتا ہے
چنانچہ ان سبکی تفصیل آئندہ فصل مین آویگی اور جو لوگ ان مجلسون کے ممبر
یا رئیس ہوتے ہین اون سب کا وظیفہ سلطنت سے حین حیات کیواسطے
مقرر ہوتا ہے اور بادشاہ کو اونکے تقرر کا تو اختیار حاصل ہوتا ہے مگر عزل
کا اختیار نہین ہوتا مگر خاص اس صورت مین جبکہ کسی ایسی مجلس سے جسکے
وہ ماتحت ہون اونکی نسبت کوئی حکم صادر ہو جاوے۔

نوین فصل

سلطنت فرانس کے حکام کے اجلاسون کی ترتیب کے بیان میں

مملکت فرانس کے ہر کومون یعنے ہر محال مین جہان کہ رئیس مقرر ہوتا ہے
وہان ایک اور بھی حاکم ہوتا ہے جسکو حاکم ضلع کہتے ہین اور اس حاکم کے
دو شخص نائب ہوتے ہین جو اوسکی غیر حاضری مین اوسکے قائم مقام
سمجھے جاتے ہین اور یہ سب بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوتے ہین اور ان لوگونکا
وظیفہ ہمیشہ کے واسطے نہین ہوتا بلکہ اپنے عہدہ سے علحدہ بھی ہوسکتے ہین انکے
متعلق یہ کام ہین کہ جو مقدمات مالیہ خفیف ہون اونکا تصفیہ متخاصمین کے
باہم بطریق پنچایت کر دیا کرین اور جو حکم ایسے حکام کے عدالت سے صادر ہون
اوسکی دو قسمین ہین ایک تو وہ حکم جو مجرد صدور حکم قطعی ہے یعنے اوسکا
جاری ہونا مجلس تحقیق کی منظوری پر منحصر نہین ہے اور یہ حکم ایسے مقدمونسے
علاقہ رکھتے ہین جنکی تعداد دعوی سو فرنک یا اوس سے کم ہوا اور دوسرے
وہ حکم ہین جنکا جاری ہونا مجلس تحقیق کی منظوری پر منحصر ہے اور وہ ایسے

مقدمات سے متعلق ہین جنکی تعداد سو فرانک سے زیادہ دو سو فرانک تک ہی
اور اسیطرح اون مقدمون کا فیصلہ کرنا بھی انسے متعلق ہے جنکی تعداد دعوی
ہزار یا ہزار سے کم ہے بشرطیکہ وہ ایسے مقدمہ ہون کہ اگر اوسیوقت نہ رجوع
کیے جاوین تو پھر دعوی بیفایدہ ہوگا اور اونکے روبرو فوجداری کے مقدمات
بھی اون لوگون کے رجوع کیے جاتے ہین جو اونکے علاقہ مین رہتے ہون
تاکہ وہ اون مقدمات کی وجہ ثبوت اور کیفیت لکھین اور کبھی حکام اعلی بھی بلحاظ
اونکی جای سکونت کے جرائم کا حال دریافت کرنے کو بولا لیتے ہین اور وہ بشمول
حاکم فوجداری کے اون خفیف مقدمات پر بھی نظر رکھتے ہین جو وہان کے
رہنے والون مین واقع ہوتے ہین مثلاً کسی کی کھیتی اور باغون پر دست درازی
کرتے ہین یا تفریح گاہون کے جن درختون کا کاٹنا منع ہے اون کے
کاٹ لیتے ہین اور مثل انکے پس دیکھنا چاہیے کہ کیسی نافع ترتیب ہی کہ مقدمات
خفیفہ کچھہ طول نہین پکڑتے مگر حاکم ضلع کو بہ نسبت اور حاکمون کے زیادہ
ذی مروت اور دانشمند ہونا لازم ہی کیونکہ وہ صرف تنہا حکم دیتا ہے اور اوسکو

حکم کا اکثر مقدمات مین اپیل نہین ہوتا اور ہر ایک بڑے محال مین ایک
کمیٹی خفیف مقدمات مالیہ کے تصفیہ کیواسطے بھی ہوتی ہے اور اگر معاملات
تجارت کی تصفیہ کیواسطے وہان کوئی مجلس نہو تو پھر وہ معاملات بھی اسی
مجلس مین فیصل ہوتے ہین چنانچہ اس مجلس مین ایک تو افسر اعلی ہوتا ہے
اور چند دوسرے درجہ کے افسر ہوتے ہین اور سات سے لیکر بارہ تک
اوسمین ممبر اور چار سے چھہ تک معاون ہوتے ہین پس جن مجلسون مین
سات ممبر اور چار معاون ہون تو وہ دو قسمون پر منقسم ہو جاتی ہین اور
جنمین بارہ ممبر ہون اور چھہ معاون تو وہ تین قسمون پر منقسم ہو جاتی ہین
اسطرح پر کہ ہر ایک قسم مین تین ممبرون سے کم نہون اور ہر ایک کو متعلق جداگانہ معاملات
ہوتی ہین اور مشکل مقدمات کے فیصلہ کیلیے یہ سب قسمین جمع ہو جاتی ہین اور جن
مقدمات کی تعداد دعوی ایک ہزار فرنک تک ہوتی ہے اور اون زمینون
اور مکانون کے مقدمات مین جنکی سالانہ آمدنی ساٹھہ فرنک تک ہے
اس مجلس کے فیصلہ سے اپیل نہین ہوتا اور اونکے سوا جو شخص کہ مقدمہ ہار جائے

وہ مجلس تحقیق مین مرافع کرے اوران مجلسون کو یہ بھی اختیار ہوتا ہے کہ
حکام ضلع سے جو احکام صادر ہون انمین سے اپنی حد اختیار کے مقدمات کی
تحقیقات کرین اور جو مقدمات خفیفہ فوجداری کے اونکے محالون مین زد
ہون اونکو فیصل کردین اور مجرم کو ایک مدت معینہ تک قید کرسکین جو
پانچ روز کی میعاد تک ہو یا جرمانہ جو پندرہ فرنک سے زیادہ نہو کردین اور
قسمتون کے صدر مقامون مین ایک مجلس جنایات یعنے ایسی مجلس جو جرائم
فوجداری کی تجویز کرتی ہے مقرر ہوتی ہے اس مجلس کا افسر وہ شخص ہوتا ہے
جسکو مجلس تحقیق جو اس قسمت مین ہو مقرر کردیتی ہے اور تین ممبر وہ ہوتے ہین
جو مجلس تحقیق مین سے لیے جاتے ہین اور یا کسی دوسری مجلس مین سے
لیے جاتے ہین مگر کسی دوسری مجلس مین سے اوسوقت لیے جاتے ہین جبکہ
اوس قسمت مین مجلس تحقیق نہو اور علاوہ اونکے بارہ ممبر اور اعیان مملکت
اور عمائد مین سے اسمین شریک ہوتے ہین اوران ممبرون کو جوری کہتے ہین
اسلیے کہ فرانس مین دستور ہے کہ ہر سال متعدد اشخاص کو اوس ملک کے

رہنے والوں مین سے قانونی شرائط کے موافق منتخب کر لیتے ہین جو جوری
کے نام سے کہلاتے ہین اور اونھین مین سے کم سے کم بارہ شخص اس
مجلس مین حاضر ہوتے ہین اور فرانس مین ان مقدمات کی کارروائی اسطرحپر
ہوتی ہے کہ وکیل عمومی جسکو مصنف ذی محتسب کے نام سے لکھا ہے اور ہندوستان
کے اعتبار سے اوسکو وکیل سرکار کہنا چاہیے مدعا علیہ پر اپنا دعوی پیش کرتا ہے
اور اوسکے دلائل بیان کرتا ہے کیونکہ مقدمات فوجداری مین وہی بمنزلہ
مدعی کے سمجھا جاتا ہے تو اوسوقت وکیل مدعا علیہ اوسکی دلیلون کی تردید
بیان کرتا ہے اور جو حاکم اعلی ہے وہ استفسارات کرتا ہے اور گواہ سنتا ہے
او رمثل اسکے اور تحقیقات پوری کر لیتا ہے اوسکے بعد جوری کی طرف
متوجہ ہوتا ہے اور اوس مقدمہ مین اونکی رائے دریافت کرتا ہے پس جوری
ایک علیحدہ مکان مین چلی جاتی ہے اور آپس مین بحث و مباحثہ کرکے
غلبۂ رای سے جو بات قرار پاتی ہے اوسکو سردار جوری حاکم کے روبرو
بیان کر دیتا ہے کیونکہ جوری کو مقدار سزا کے تعین کا کچھ اختیار نہین ہے

بلکہ وہ صرف دعوی کا ثبوت اور مدعی علیہ کے ایسے عذر پر غور کرتے ہین
جسکے سبب سے تخفیف سزا ہو سکتی ہے یا نہین کیونکہ اہل فرانس کے نزدیک
بنظر بواعث جرم کے سزا کے درجہ مختلف ہین مثلاً ایک شخص کسی
شخص کو ایک مدت سے مصمم قصد کرکے اور اپنے دل مین ارادہ
ٹھان کے قتل کر ڈالے اور ایک شخص کسیکو اتفاقیہ اسطرح پر قتل کرے
کہ دوسرے نے اوسپر کچھ ظلم و زیادتی کی اور اوسنے اوسکو دفعتہً قتل کر ڈالا
تو ان دونون صورتون مین فرق ہے اور اسیطرح بہت سے عذر ایسے ہین
جنکے سبب سے سزا مین تخفیف ہوتی ہے جب جوری کسیکی رہائی کا حکم دیتی ہین
تو اوسکا جاری ہونا مجلس تحقیق کی موافقت رائے پر منحصر نہین ہوتا البتہ کبھی
مجلس اعلی قانون کے معنی سمجھنے کی اہل جوری کو ہدایت کر دیا کرتی ہے
اور اگر جوری کسی پر جرم ثابت قرار دیتی ہے تو مجلس جنایات اوسکو جو قانون
کی رو سے سزا ہے وہ دیدیتی ہے اور اگر جوری نے مدعا علیہ کو بری کیا تو
اوسیوقت مدعا علیہ چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو مقدمات کہ سلطنت کے جرائم کے

ہوتے ہین جیسے بادشاہ کی ذات کو نقصان پہونچانے کے لیے حملہ کرنا
یا عام آسایش ملک مین خلل ڈالنا یا مثل اسکے جو مقدمات ہین اونکو یہ مجلس
فیصلہ نہین کرتی بلکہ انکے انفصال کے لیے ایک اور مجلس مقرر ہے جسکا
ذکر ہم اوپر کر چکے ہین مصنف بطور اپنی راے کے اس مقام پر لکھتا ہے کہ اگرچہ
ان مجالس انفصال مقدمات کے شرکار اور اونکے افسر اعلی کے لیے مملکت
یورپ مین عمر بھر کے لیے وظیفہ مقرر ہے تو بھی ایسا ہونا وہان کے رہنے والون
کے لیے اگر امرا اونپر ظلم کرنا چاہین تو اونکے حقوق کی حفاظت کے لیے کوئی
وجہ کافی طمانیت کی نہین ہے کیونکہ اس مدت العمر کے وظیفہ کے بھروسہ کے
سبب سے جو موقع رعایا کے دبانے اور زیادتی کرنے کا تھا وہ اونکے ہاتھ
سے نہین جاتا کیونکہ اون لوگون کی ترقی چھوٹے درجہ سے اعلی درجہ پر
اونھین امرا کے ہاتھہ مین ہے اور اسی سبب سے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ
لوگ مقدمات مین اون امرا کی مرضی کے موافق حکم دینے پر مائل ہوتے ہین
اور اس نقصان کے رفع کرنیکو یہ بات قرار دی گئی ہے کہ مجرم قرار دینا

یا جرم سے بری کرنا صرف جوری کا کام ہے جسکو رعایا خود اپنی مرضی سے
منتخب کرتی ہے اور قانون کے مطابق سزا دینا اگر جوری نے مجرم قرار دیا ہو
اور گواہون کا بولانا اور اونسے سوالات کرنے اور سوا اسکے اور جو کام
مثل مرتب کرنیکا ہو وہی حکام مجلس اور سردار مجلس کا کام ہے اور ممالک فرانس
مین اٹھائیس مجلسین ہین اون سبکا نام وہان کورٹ ڈاپل ہے چنانچہ ان
مجلسون مین سے ہر ایک مجلس مین ایک ایک تو رئیس اعلی ہوتا ہے
اور علاوہ اسکے اور چند اوسکے ماتحت ہوتے ہین اور اکثر اوقات ان مجلسون
کی تین قسمون پر تقسیم ہوتی ہے ایک قسم تو اون احکام سزاے خفیف کی
تحقیقات کے لیے ہے جو بلا شرکت جوری صادر کیے جاتے ہین اور دوسری
قسم اون مقدمات کی تحقیقات کرتی ہے جو مجالس عرفیہ سے اور مجالس
تجارت وغیرہ سے فیصل ہوتے ہین اور تیسری قسم دعوون پر اور اونکے لیاقت پر
غور کرتی ہے کہ مدعا علیہ کو مجلس مجوز جرائم مین سپرد کرنا چاہیے یا نہین کیونکہ
دعوی جرم کا اولًا محتسب کے سامنے پیش ہوتا ہے اور وہ بعد پورا کرنے کارروائی

اوسکی رپورٹ مجلس کی قسم مذکورہ کے سامنے کرتا ہے اور ہر ایک مجلس
یعنے محکمہ مین ایک محتسب عمومی یعنے وکیل سرکار ہوتا ہے اور اوسکے ساتھہ
دو وکیل اوسکی مدد کے لیے اور ہوتے ہین اور وہ تمام مقدمات مین خصوصاً
مقدمات فوجداری مین قانون کا حق قائم رکھنے مین مباحثہ کرتے ہین
اور جسقدر بڑے بڑے شہر ہین اون سب مین ایک ایک مجلس مقاصد
تجارت کیواسطے مقرر ہے اور جو لوگ اس مجلس کے ممبر ہوتے ہین اون کو
تجارت پیشہ لوگ منتخب کیا کرتے ہین اور اونکے تقرر کی مدت صرف دو برس
کی ہوتی ہے اور چونکہ تمام مجلسین بادشاہ کے نام سے تمام مقدمات مین
حکم دیتی ہین اسلیے بمنزلۂ نائب السلطان کے ہوتی ہین اس سبب سے
ضرور ہے کہ انتخاب کی وقت اوسکے ممبرون کے نام بادشاہ کے حضور مین
بیان کیے جاوین اور بادشاہ کو اونسے اطلاع دیجاوے کیونکہ اون
ممبرون اور اونکے رئیسون اور مجلسون کے حکام کا بادشاہ مالک ہوتا ہے
اور جسقدر مجلسین تجارت کی ہوتی ہین اونمین سواے سردار مجلس کے

زیادہ سے زیادہ چودہ ممبر ہوتے ہین اور کم سے کم دو ہوتے ہین اور مجلس
مین بقدر حاجت اہلکار ہوتے ہین اور ان مجلسون مین جسقدر
مقدمات فیصل ہوتے ہین وہ سب وہ ہوتے ہین جو اہل تجارت کے
باہم واقع ہوتے ہین اور اس قسم کے ہوتے ہین جیسے کہ آپس کی کمپنی قائم
کرنے کے قاعدے یا مال کا ایک وقت مقرر پر فروخت کرنا یا باہم شرکت
کا معاہدہ کرنا ہے یا جو اسکی مثل اور ہون اور تجارت سے علاقہ رکھتے ہون
اور فرانس کی دار السلطنت مین ایک مجلس اعلی ہے کہ تمام احکام جو مجلسون سے
صادر ہوتے ہین خواہ معمولی مقدمات مین ہون خواہ جرائم سے متعلق ہون
اور خواہ تجارت سے اوس مجلس تک جا کر ختم ہو جاتے ہین اور یہ مجلس اس
بات پر کچھ غور نہین کرتی کہ جو واقعات اوس مقدمہ مین ہین وہ ثابت ہین
یا غیر ثابت بلکہ اون مجلسون کی کاروائی پر نظر کرتی ہے کہ اونکی کاروائی
قانون کے مطابق ہوئی ہے یا نہین اور جو حکم کہ اونھون نے دیا ہے
وہ بمقتضائے قانون ہے یا نہین اور جس حکم مین وہ مجلس کچھ نقصان

سمجھتی ہے اوسکو منسوخ کردیتی ہے اور مقدمہ کو از سر نو نظر ثانی کے لیے اوس
مجلس یعنے محکمہ مین بھیجدیتی ہے جسنے کہ اوسکو فیصل کیا ہوتا ہے اور اگر
وہ مجلس اوس رای سے اتفاق کرتی ہے تو وہ معاملہ پھر واپس ہوکر مجلس اعلی
مین آتا ہے اور مجلس اعلی نظر ثانی کے بعد غلبہ رای سے حکم اخیر صادر کردیتی ہے اور یہ حکم
مجالس حکام کے واسطے واجب التعمیل اور اوسی قسم کے مقدمات مین بطور
شرح گنا جاتا ہے اور اس مجلس اعلی کو تمام شہر کا مجالس حکام پر حکومت اور
نگرانی ہوتی ہے تا کہ ایک دوسری اطاعت مین ہین اور جو عمدہ اخلاق حاکمونکو
ہونے چاہئین اونکا لحاظ رکھین اور جو باتین حاکمون کو نکرنی چاہئین
اونسے پرہیز کرین اور اوسکے اختیار مین ہے کہ جس مجلس کے حاکم کو چاہے
اور اوسکی رپورٹ وزیر احکام کے پاس بھیجے تا کہ وہ اوسکی تحقیقات کرے
اور اس مجلس اعلی مین ایک تو اعلی درجہ کا حاکم ہوتا ہے اور تین دوسرے
درجہ کے حاکم ہوتے ہین اور پینتالیس اور حاکم ہوتے ہین جنکو بادشاہ
حین حیات کیواسطے وظیفہ تجویز کرکے مقرر کرتا ہے اور اسکے کام تین قسم کے

ہوتے ہین ایک تو وہ کہ جو لوگ مجالس ماتحت کی احکام سے ناراض ہون اونکے دعوون کو سنین اور اس بات کی تمیز کرین کہ کونسا اونمین سی منظور کرنے کے لائق ہے اور کونسا نامنظور کرنے کے قابل ہے اور اونمین سے جسکو منظوری کے قابل سمجھے اوسکو اس مجلس اعلی کے اوس قسم کے پاس بھیجدے جسکا ذکر آگے آتا ہے دوسری قسم اس مجلس اعلی کی وہ ہی جو اون احکام کی تحقیق کرتی ہے جو مجلس مجوز جرائم سے صادر ہوئے ہون اور تیسری وہ کہ جو احکام مجالس عرفیہ اور مجالس تجارت سی سرزد ہون اونکی تحقیق کرے اور اس مجلس مین بھی ایک محتسب عمومی یعنے وکیل سرکار ہوتا ہے اور اوسکے ساتھہ دو اور وکیل ہوتے ہین تاکہ مسائل قانونی مین اوسکے ساتھہ بحث کرین

دسوین فصل

فرانس کی لشکری مجلسون کے بیانمین

لشکری مجلسون کے دو درجہ ہین ایک تو وہ ہین جو جنگی مقدمات کو ابتداً فیصل کرتی ہین اور اس قسم کی مجلسین سینتیس ۳۷ ہین اور دوسری وہ جو کہ ان

مذکورۂ بالا مجلسون کے احکام صادرہ کی تحقیقات کرتی ہین اور یہ آٹھہ مجلسین ہین
اور ہر ایک انمین سے ایک رئیس اور چھہ ممبرون سے مرکب ہوتی ہی جنکو امرا لشکر
مقرر کر دیتے ہین مگر یہ اوسوقت تک ہوتا ہے جبکہ رتبہ مدعا علیہ کا قائم مقام
کا رتبہ ہو یا اوس سے کم ہو اور اگر رتبہ اوسکا امیر الا ے کا ہو یا اس سے
بھی فائق مارشال کا رتبہ ہو جو فوج کی بڑی رتبون مین سے ہی تو اوسوقت رئیس مجلس
اور ممبرون کا تقرر وزیر صیغۂ جنگ کی حضور سے ہوتا ہے اور ہر ایک مجلس مین
ایک وکیل عمومی یعنے وکیل سرکار ہوتا ہے اور دو ایک اوسکے معاون ہوتے ہین
جو قانونی اعتراضون کی مدافعت کیا کرتے ہین اور روبکار لکھنے کے واسطے
اہلکار ہوتے ہین اور ان سبکو وزیر صیغۂ جنگ مقرر کرتا ہے۔

گیارھوین فصل

مجالس مذکورہ کی ترتیب کے بیان مین

جب رتبہ مدعا علیہ کا باش شاوش ہوتا ہے یا اوس سے کم ہوتا ہے تو
اوسوقت رئیس مجلس امیر الا ے کیا جاتا ہے یا قائم مقام کیا جاتا ہے اور ممبر

اوس مجلس کے بینباشیا اور الاے امین اور یوزباشی ملازمہ اول اور ملازم
ثانی اور شاوش ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا ملازمہ ثانیا ہوتا ہے تو رئیس تو
وہی ہوتا ہے جو اول صورت مین تھا اگر ممبر اوسکے بینباشیا اور الای امین اور تین
یوزباشیہ اور ملازمہ اول اور ملازمہ ثانی ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا ملازمہ
اول ہو تو رئیس تو وہی ہوتے ہین جنکا ذکر ہوا اور ممبر بینباشیہ اور الای امین
اور تین یوزباشیا اور ملازمین ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا یوزباشیا ہوتا ہے
تو رئیس مجلس امیر الای ہوتا ہے اور ممبر مجلس ایک تو قائم مقام اور تین بینباشیہ
یا تین الاے امین اور تین یوزباشیہ ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا بینباشیہ
ہوتا ہے یا الای امین ہوتا ہے تو رئیس مجلس میر لواء ہوتا ہے اور ممبر امیر الای
اور دو قائم مقام اور دو بینباشی ہوتے ہین اور اگر رتبہ مدعا علیہ کا قائم مقام
کا ہوتا ہے تو رئیس امیر لواء ہوتا ہے اور ممبر چار تو امیر الاے ہوتی ہین اور دو
قائم مقام ہوتے ہین اور اگر اوسکا رتبہ امیر الاے کا ہو تو رئیس امیر الامرا ہوتا ہے
اور ممبر چار امیر لواء اور دو امیر الای ہوتی ہین اور اگر رتبہ اوسکا امیر لواء ہو تو

رئیس ماریشال ہوتا ہے اور ممبر چار امیر الامراء اور دو امیر لوا ہوتے ہین اور اگر رتبہ اوسکا امیر الامراء ہو تو رئیس ماریشال ہوتا ہے اور ممبر دو ماریشال اور چار امیر الامراء اور اگر رتبہ ماریشال ہو تو رئیس ایک ماریشال ہوتا ہے اور ممبر بھی تین ماریشال اور تین امیر الامراء ہوتے ہین اور رئیس اور ممبرون کے بنانے مین جو ترکیب اس مجلس کی بیان کی گئی وہی ترکیب مجلس تحقیق کی ہوتی ہے۔

بارھوین فصل

اون محاصل کے بیان مین جو سلطنت فرانس کو زمین اور نباتات اور معادن اور حیوانات اور تجارت اور صنائع کے ذریعون سے حصول ہوتے ہین

فرانک ۳۵۰۰۴۷۰۰۰		سالانہ آمدنی زمین اور مکانون کے محصول کی
فرانک ۵۰۰۰۰۰۰		متعدد قسم کے اسباب کی قیمت جو فرانس مین بنائے جاتے ہین جسکے بنانے مین ساٹھہ لاکھہ آدمی مصروف رہتے ہین۔

فرانک	نباتات کی آمدنی
۲۱۶۰۰۰۰۰۰	مختلف غلون کی قیمت
۳۰۰۰۰۰۰۰	بطاطہ کی قیمت
۱۲۰۰۰۰۰۰	قسطل کی قیمت
۸۰۰۰۰۰۰۰	دخان کی قیمت
۱۴۵۰۰۰۰۰۰	کتان اور قنب کی قیمت
۳۸۰۰۰۰۰۰	چقندر کی قیمت
۵۰۰۰۰۰۰۰	کتان کے بیج اور اور روغن دار بیجون کی قیمت سوا‌ے زیتون کے
۱۰۰۰۰۰۰۰	رنگ کرنیوالی چیزون کی قیمت
۹۵۰۰۰۰	ہلبون کے بیج کی قیمت جو نباتات مین سے ہے جس سے بیر کا خمیر اوٹھایا جاتا ہے
۷۵۰۰۰۰۰۰۰	گھاس کی آمدنی جو بوئی جاتی ہے یا رکھائی جاتی ہے۔
۱۴۰۰۰۰۰۰۰	بیر کی قیمت جسکو جعتہ بکسر جیم اور بیر الشعیر کہتے ہین
۵۵۰۰۰۰۰۰۰	انگور کی قیمت
۱۲۵۰۰۰۰۰۰	باغون کے پھلون کی قیمت
۶۰۰۰۰۰۰۰	توت کے پھل اور پتون کا محاصل
۳۰۰۰۰۰۰	روغن زیتون کی قیمت
۲۲۸۰۰۰۰۰۰۰	حیوانات کی پیداوار کی قیمت

۳۰۰۰۰۰۰۰۰	لکڑی کی قیمت کا محاصل
۶۰۰۰۰۰۰	شہد کی قیمت کا محاصل
۹۸۰۰۰۰۰۰	حریر کی قیمت کا محاصل
۱۵۰۰۰۰۰۰۰	پرند اور مرغیون وغیرہ اور اونکے انڈون کی قیمت کا محاصل
۱۰۰۰۰۰۰	صحرائی شکار کی قیمت کا محاصل
۳۰۰۰۰۰۰۰	دریائی شکار کی قیمت کا محاصل
۷۳۱۵۹۵۰۰۰	میزان

فرنک	معادن کی پیداوار کا محاصل
۱۷۰۰۰۰۰۰	لوہے اور فولاد کی قیمت
۱۷۰۰۰۰۰۰	چاندی اور پیتل اور جست وغیرہ کی قیمت
۴۶۰۰۰۰۰۰	پتھر کے کوئلہ کی قیمت
۵۷۰۰۰۰۰۰	سنگ رخام اور مرمر وغیرہ پتھرون کی قیمت
۲۹۰۰۰۰۰۰۰	میزان
فرنک	

۳۳۴۶۸۳۴۴	آہنی سڑکون کی آمدنی ۱۸۶۹ عیسوی میں اور ۹۰۵۳۷۰۱۷ مسافرون نے اوسمین سفر کیا اور ۲۹۷۹۳۰۰۰ ٹن اسباب لدا۔

فرنک	آمدنی تار برقی
۳۳۰۵۹۹۳	ملک کی اندرونی آمدنی سنہ ۱۸۶۲ع مین
۲۶۳۱۹۱۱	دوسری ملک مین جو چیزین گئین یا دوسری ملک سی جو چیزین آئین
۵۹۳۷۹۰۴	میزان

راس	حیوانات موجودہ فرانس کی تعداد
۲۹۸۳۹۶۶	گھوڑے
۳۲۷۷۲۰	خچر
۳۹۸۱۴۹	گدہے
۱۴۱۹۷۳۶۰	گاے
۳۳۲۸۱۵۹۲	بھیڑ
۷۲۶۸۰۸۱	بکری
۵۸۴۵۹۸۶۸	میزان

فرنک	
۴۰۵۰۰۰۰۰	فرانس کے پرندون مرغی وغیرہ کی قیمت

قیمت اون اسبابون کی جو داخل ہوئے فرانس مین اور جو فرانس سی باہر گئی سنہ ۱۸۵۹ع مین

قیمت اسباب جو باہر گیا	قیمت اسباب جو فرانس میں آیا	
۳۶۱۴۰۰۰۰۰	۲۱۵۶۰۰۰۰۰	انگریزی
۳۶۱۴۰۰۰۰	۸۶۴۰۰۰۰۰	مضافات انگریزی
۱۸۰۰۰۰۰۰۰	۱۸۸۸۰۰۰۰۰	امریکہ کی سلطنت متحدہ کا
۱۵۶۶۰۰۰۰۰	۱۲۳۶۰۰۰۰۰	بھیک پیٹے بلجیم کا
۸۲۲۰۰۰۰۰	۱۹۰۲۰۰۰۰۰	سرڈینیا اور مونکو کا

	قیمت اسباب جو فرانس مین آیا	قیمت اسباب جو باہر گیا
روولوراین مانیا سے	۷۱۲۰۰۰۰۰۰	۱۲۵۵۰۰۰۰۰
برالنزک کا	۶۳۶۰۰۰۰۰۰	۴۶۴۰۰۰۰۰۰
روس کا	۵۲۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۸۰۰۰۰۰۰
اسپانیہ یعنے اندلس کا	۴۶۱۰۰۰۰۰۰	۱۱۱۶۰۰۰۰۰
اسپانیہ کے مضافات کا	۹۶۰۰۰۰۰۰	۳۳۶۰۰۰۰۰۰
سوئیسرہ کا	۳۴۹۰۰۰۰۰۰	۹۵۶۰۰۰۰۰۰
نابلی اور صقلیہ کا	۳۰۰۰۰۰۰۰۰	۳۵۵۰۰۰۰۰۰
ہولانڈ کا	۲۴۰۰۰۰۰۰۰	۲۴۴۰۰۰۰۰۰
ہولانڈ کے مضافات کا	۸۶۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
افریقہ کے کنارون کی عجائب چیزین	۲۰۸۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰
غزنہ	۱۷۲۰۰۰۰۰	۲۱۲۰۰۰۰۰
امریکہ مین مملکت بلاطہ کا	۱۹۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰
سوید اور نورویج	۲۱۵۰۰۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰۰
برازیل	۱۲۵۰۰۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰۰
ہائیتی	۱۰۱۰۰۰۰۰	۳۸۰۰۰۰۰۰
مصر	۹۱۰۰۰۰۰	۱۳۵۰۰۰۰۰
ٹونس اور طرابلس اور اوسکی مغربی حد	۹۱۰۰۰۰۰	۵۵۰۰۰۰۰
افریقہ کے مختلف شہر	۳۱۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰
امریکہ مین کابیرو	۹۱۰۰۰۰۰	۱۹۲۰۰۰۰۰
مکسیکو	۶۱۰۰۰۰۰	۱۱۵۰۰۰۰۰

فرانکفورت اور لوبک اور برمین اور ہمبورگ	۷۶۰۰۰۰۰	۱۰۳۰۰۰۰۰
نمسہ	۷۶۰۰۰۰۰	۱۱۰۰۰۰۰۰
شیلی امریکہ میں	۵۹۰۰۰۰۰	۱۶۷۰۰۰۰۰
روس	۴۸۰۰۰۰۰	۸۹۰۰۰۰۰
چین اور کوچین اور سیام	۴۴۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰
ارغون امریکہ میں	۳۹۰۰۰۰۰	۹۳۰۰۰۰۰
پرتوغال	۳۷۰۰۰۰۰	۱۰۸۰۰۰۰۰
وینازویلہ امریکہ میں	۳۶۰۰۰۰۰	۳۷۰۰۰۰۰
اغریق	۲۵۰۰۰۰۰	۶۹۰۰۰۰۰
غواتیمالہ امریکہ میں	۲۱۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰
نیا غرناطہ امریکہ میں	۱۶۰۰۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰
دینمرک یعنے ڈنمارک	۵۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰۰
بولیفیا	۳۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰
اکواتور امریکہ میں	۱۰۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰
ہانوفر		۴۰۰۰۰۰
الجزائر	۴۳۳۰۰۰۰۰	۱۲۶۴۰۰۰۰۰
فرانس کی مضافات	۱۱۸۴۰۰۰۰۰	۱۰۰۵۰۰۰۰۰
میزان کل فرنگ اسباب داخلی اور خارجی کی	۱۴۶۲۵۰۰۰۰۰	۱۵۹۶۲۴۰۰۰۰
منہائی میزان داخلی		۱۴۶۲۵۰۰۰۰۰
باقی میزان خارجی		۳۰۵۹۷۴۰۰۰۰

تعداد اون جہازون کی جو فرانس مین آئے اور فرانس سے گئے

جہاز جو داخل ہوئے		جہاز جو فرانس سے گئے		مالکان جہاز
وزن بحساب ٹن	تعداد جہاز	وزن بحساب ٹن	تعداد جہاز	
۱۴۴۵۸۷۲	۸۳۰۱	۱۹۰۷۸۹۷	۱۲۳۷۴	فرانسیسیون کے جہاز
۱۵۶۰۰۹۶	۱۱۰۰۴	۲۶۵۸۷۷۶	۱۶۴۴۸	اجنبیون کے جہاز
۳۰۰۵۹۶۹	۱۹۳۰۵	۴۵۶۶۶۷۳	۲۸۸۲۲	میزان
۴۵۶۶۶۷۳	۲۸۸۲۲	بیشی داخل کی خارج سے		
۷۵۷۲۶۴۲	۴۸۱۲۷	میزان		

مردم شماری مملکت فرانس کی

تعداد مردم	
۱۹۶۶۹۳۲۰	مردم شماری مملکت فرانس کی جو سنہ ۱۷۶۲ء مین ہوئی تھی
۲۱۰۰۰۰۰۰	سنہ ۱۷۷۲ء مین ہوئی
۲۴۸۰۰۰۰۰	سنہ ۱۷۸۵ء مین ہوئی
۲۷۳۴۹۰۰۰	سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوئی
۳۰۴۶۱۸۷۵	سنہ ۱۸۲۱ء مین ہوئی
۳۴۲۳۰۰۰۰	سنہ ۱۸۴۱ء مین ہوئی
۳۷۳۸۶۱۶۱	سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوئی

واضح ہو کہ زیادتی مردم شماری کی آبادی اور دولت کی ترقی سے اور اون اجنبی لوگون کے سبب سے ہوئی ہے جو فرانس والون کی حمایت مین اونکے عدل اور انصاف کی وجہ سے آگئے کچھ اس سبب سے نہین ہوئی کہ فرانس مین نئے ملک شامل ہو گئے ہون کیونکہ سنہ ۱۸۲۱ء سے ۱۸۶۱ء تک کوئی ملک اسمین نہین بڑھایا گیا۔

فرانس کے کاروباری لوگون کی تعداد

تعداد	کاروباریون کے اقسام
۲۰۳۵۱۶۲۸	کھیتی کرنیوالے
۲۰۹۴۳۴۱	ملاک کے سامان کاریگری کے لوگ
۷۸۱۰۱۴۴	کاریگر
۳۹۹۱۰۲۶	ذی علم مدرسون اور نویسندون وغیرہ مین سے
۷۳۵۵۰۵	خادم
۷۸۰۹۵۴	اور قسم کے لوگ
۳۵۷۶۳۶۲۸	میزان

تیرہوین فصل

فرانس کی سلطنت کی آمدنی اور خرچ اور قرضہ جو اوسپر ہی اور اوسکی بحری اور بری قوت کے بیان مین

آمدنی سلطنت فرانس کی سنہ ۱۸۶۸ع مین جو وصول کی گئی بموجب معمولی حساب کی جسپر کلا مجلس عامہ نے اتفاق رای کیا

فرنک	اقسام آمدنی
۵۰۴۸۵۲۶۳۳	محصول مکانات واراضی اور دروازون اور کھڑکیونکا
۴۲۳۷۶۰۲۱۶	محصول دستاویزون اور چھاپہ اور آمدنی املاک سلطنت پر
۳۹۹۲۱۵۰۰	آمدنی تفریح گاہون اور شکارگاہی کی۔

۱۳۱۶۴۲۲۰۰۰	آمدنی کمارک اور نمک کی
۵۳۹۵۱۰۰۰	محصول اسبابون اور کھانے کی چیزون وغیرہ پر
۶۹۲۳۳۰۰۰	آمدنی پوسطہ
۱۸۸۰۰۰۰۰	خزینون کی آمدنی
۱۴۳۹۹۰۰۰	وظیفہ دارون وغیرہ کے روزینہ کی بچت
۸۱۰۳۵۵۱۵	آمدنی اقسام طاریہ کی
۱۳۴۹۹۰۰۰۰	محصول معینہ شکر
۲۰۳۷۰۹۰۰۰	محصول معینہ پینے کی چیزون پر
۲۲۰۳۷۶۰۰۰	آمدنی دخان
۱۴۱۸۳۰۰۰	آمدنی بارود کی
۲۸۴۶۵۰۰	آمدنی مکتبون کی
۲۷۰۰۰۰۰	محصول معینہ گھوڑون اور بچھیرون پر
۱۷۶۵۳۷۹۸۱	سلطنت پر جو قرضہ ہے اوسکے کاغذات خریدنے کے لیے زر معینہ
۳۰۰۰۰۰۰	سڑک آہنی کے محصول کی آمدنی
۳۵۰۰۰۰۰	قیمت اراضی
۷۰۰۰۰۰۰	سلطنت چین سے زر مطلوبہ کی چوتھی قسط
۱۳۰۰۰۰۰۰	تفریح گاہون دون مین جو کچھ فروخت ہوئی
۲۰۰۰۰۰۰	لکڑی کی قیمت
۲۱۱۰۴۳۷۳۴۵	میزان
۲۱۰۵۰۹۳۱۲۴	منہائی خرچ جسکا بیان آگے آتا ہے۔
۵۳۴۴۲۲۱	باقی

فرنک	خرچ سلطنت فرانس کا
۲۶۵۰۰۰۰۰	امپریر یعنے شاہنشاہ فرانس اور اوسکے خاندان کا وظیفہ
۹۴۰۴۰۰۰	مجلس عمائد اور مجلس وکلا عامہ کے وظیفہ اور خرچ
۹۲۰۹۲۸۰	زیادتی وظیفون نیشان الافتخار کی
۳۸۵۹۳۷۵۴۷	سود قرضۂ دائمی
۱۱۸۰۲۲۷۴۵	واسطے خرید کاغذات قرضہ کے
۹۰۳۰۸۶۱۷	سود قرضہ موعودہ وغیرہ
۷۶۶۰۷۹۳۱	وظیفہ حین حیاتی
۲۵۵۹۵۹۰۰	وزارت دولت کے لیے
۳۳۱۶۷۶۱۰	وزارت احکام کے لیے
۱۲۵۳۴۲۰۰	وزارت بیرونی کے لیے
۱۷۹۵۵۲۰۰۶	وزارت عمالی کے لیے
۲۶۴۷۲۵۲۲	وزارت مال کے لیے
۳۷۶۱۷۳۰۴۰	وزارت جنگ کے لیے
۱۹۴۴۲۵۳۳	اون ملازمون وغیرہ کے لیے جو جزائر مین متعین ہین
۱۶۷۲۴۲۳۳۲	وزارت بحری اور عمال خارجیہ کے لیے
۷۵۸۲۰۲۵۷	وزارت تعلیم اور امور مذہبی کے لیے
۱۳۵۸۶۵۱۵۳	وزارت فلاحت اور تجارت اور مصالح عامہ کے لیے
۲۳۳۳۴۵۱۳۴۸	اخراجات نگرانی دخان اور معادن کی
۱۳۲۷۸۵۲۰۳	واسطے فراہمی مال اور خرچ کاغذات سلطنت کا اور مثل اسکے
۳۰۹۵۰۹۳۱۲۴	میزان خرچ
۹۸۴۰۰۰۰۰۰۰	میزان قرضہ

اور یہ بھی معلوم کر لینا چاہیے کہ یورپ کی تمام سلطنتون پر قرض جو کثرت
سے رہتا ہے اوسکا سبب کچھہ یہ نہین ہے کہ اون سلطنتون مین کچھہ
اس بات کا انتظام نہو یا جس کام کے لیے جو خرچ مقرر ہو جاوے اوسکا
پورا اندازہ نہو سکے یا اوسکے ملازم خائن اور دغا باز ہون بلکہ اوسکا اصلی
سبب یہ ہے کہ ان تمام سلطنتون مین حسب قرارداد قانون ہر سال کا بجٹ
یعنی تفصیل وار علحدہ شعبہ شعبہ کا وکلا رعایا کے سامنے منظوری کے
واسطے پیش ہوتا ہے اور وہ لوگ تمام مصارف کو بنظر غور دیکھہ بھال کر
اور وزیرون سے رد و قدح کرکے ایک مقدار معین کر دیتے ہین جو رعایا سے
سلطنت کو اوس سنہ مین واجب الوصول ہو جاتی ہے چنانچہ اسیواسطے
محاصل اور خرچ کا قانون وہان ہر سال نیا ہوتا ہے پس جب کبھی کوئی
خرچ سلطنت کو ذمہ اتفاقی آپڑتا ہے مثلاً اون لوگون کو لڑکر ہٹا دینے کا
جو ملک پر چڑھائی کا ارادہ کرین یا کسی دوسرے ملک پر چڑھائی کرنیکا
خرچ ہو جو بنظر مصلحت سلطنت یا امورات تجارت جیسے کہ قریم کی لڑائی مین

سلطنت فرانس نے تنہا قریب بیس پدم فرنک کے خرچ کیا تھا یا کسی قسم کی مصلحت ملک کا ہو یا ستونون کی درستی یا خلیجون اور بندرگاہون کی اصلاح کا ہو یا جنگی جہازون کی درستی کا ہو یا لشکر کے ہتھیارون کے تبدیل ہونے مین ہو جو بسبب نئی قسم کے ہتھیار ایجاد ہو جانیکے کرنی پڑے جسمین بہت سا روپیہ صرف ہوتا ہے اور اوس روپیہ کا وصول کرنا رعایا سے کسیطرح ممکن نہو اور اگر وصول کیا جاوے تو رعایا کی تباہی کا خیال ہے پس ایسی صورت مین سلطنت وکلا کی مجلس سے قرض لینے کی اجازت لیتی ہے اور قرض لینے کا سبب اور خوبی اور فائدہ سب بیان کر دیتی ہے اور مجلس مذکور اوسکے سبب کو نہایت فکر و تامل کے ساتھہ سوچ لیتی ہے اور وزرا کے حضور مین اوسکا مباحثہ ہو لیتا ہے پس اگر مجلس کی کثرت راے سے اوس قرض کا لینا مناسب ہوتا ہے تو مجلس قرض لینے کی اجازت دیتی ہے اور اوسوقت سلطنت تمام لوگون کو اوس قرض کی تعداد اور اوسکا سود اور وقت ادا اور قسطون کی تفصیل کی اطلاع دیتی ہے اس

اشتہار کے بعد لوگ سلطنت کو قرض دینا قبول کر لیتے ہین اور اپنے روپیہ پیسہ
سے قرض دیتے ہین کیونکہ اونکو اپنی سلطنت کی عدل گستری اور خوش انتظامی
پر دلی بھروسہ ہوتا ہے اور وہ جانتے ہین کہ جس بات کا سلطنت وعدہ کریگی
بلا شبہہ اوسکو پورا کریگی کیونکہ جبتک خوش تدبیری اور خوش انتظامی اور امانت
پر یقین نہو کوئی اپنا روپیہ نہین دیسکتا اور یہ سب اسلئے کہ حساب کی مجلسین
سلطنت کے حساب کو بغور و تامل جانچتی اور پڑتالتی رہتی ہین تو ان سب
باتون پر کافی بھروسہ ہوتا ہے اور جبکہ اونکو قرض لینے مین عام اور خاص
دونون طرح کا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ قرض دینے والے اوسی ملک کے ہوتے ہین
تو حقیقت مین یہ قرض دینا مثل فائدہ مند کامون کے ایک کام ہے اور
مثل اور جایدادون کے ایک قسم کی جایداد ہے اور اسحالت مین جو محصول
کہ سال بھر مین لینا پڑتا ہے وہ سوا اس قرض کے سود کے ہر سال اور کچھہ
اضافہ نہین ہوتا مثلاً اگر ایک پدم فرنکا قرض لیا جاوے فیصدی پانچ فرنکا
سالانہ سود دیں تو ہر سال محصول مین جو رعایا سے لیا جاوے پچاس لاکھ فرنک کی

زیادتی کرنی پڑیگی پس اسطرح سلطنت کو اور ملک والونکو انتظام سلطنت اور سوداگری مین قرض لینے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ سامان آبادی ملک کا آسان ہوجاتے اور ملک والونکو محصول اوسکی بجز پچاس لاکھہ کی کچھ زیادہ سنگینی نہین معلوم ہوتی مگر جو سود کہ قرضخواہونکو زر قرضہ پر دیا جاتا ہے وہ ہر ایک سلطنت مین باعتبار انتظام سلطنت اور اوسکی خوش معاملگی اور حسن انتظام کی وہ مثل اوسکے جن بانتو نسی قرضخواہونکو علاقہ رہتا ہے مختلف ہوتا ہے پس جو سلطنتین اس قسم کی ہین اونکو قرض دینے والے کم شرح سود پر قرض دیتے ہین جیسے کہ انگریزون اور فرانسیسیون کی سلطنت ہے کیونکہ انگریز فیصدی ڈھائی فرنکا سے ساڑھے تین فرنکا سالانہ اور فرانس کی سلطنت فیصدی ساڑھے چار سے پانچ فرنکا سالانہ تک قرضخواہونکو سود دیتی ہے خواہ وہ قرضخواہ اوسی ملک کے رہنے والے ہون خواہ غیر ملک کے رہنے والے ہون کیونکہ اونکی خوش معاملگی اور حسن انتظام زر قرضہ کے لیے بمنزلہ ضمانت کے ہے اور بعض سلطنتین ایسی ہین کہ جو زر قرضہ پر فیصدی چھہ اور بعضے فیصدی سات اور بعضے فیصدی دس سالانہ

سود دیتی ہین اور بعض ایسی ہین کہ اونکو قرض ملنے کی توقع ہی نہین ہے کیونکہ معاملہ خراب ہوگیا ہے اور اونکا اعتبار قرض دینے والون کی آنکھہ مین نہین رہا پس ہر سلطنت کی قرضہ کی شرح سُود اونکے حسن انتظام اور خوش معاملگی کی نشانی ہے پس اس بیان سے یورپ کی سلطنتونپر بہت سا قرض ہونیکے سبب اور اوسکے فائدے بخوبی ظاہر ہوگئے —

سلطنت فرانس کی فوج بری سنہ ۱۸۶۰ء مین

اقسام لشکر کی	امرا اور قیبالات	[illegible]	[illegible]	فوج پیادہ	میزان کل
مارشالات	۱۱				
امیران امرا تحت السلاح	۹۰				
جنکا ذکر ہاک مین ہوچکا	۷۰				
امیران الویہ تحت السلاح	۱۸۰				
جنکا ذکر ہاک مین ہوچکا	۱۷۲				۵۲۳
قیبالات اتا ماجر الجیش	۶۱۰				
جنکا ذکر ہوچکا قلعون مین	۳۵۷				۹۶۷

اقسام لشکری	امرا اور فسیالات	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اون مین سے جنکا ذکر شواش اثبا شیہ کو قلعون مین ہو چکا۔			۳۶۵	۳۶۵
فسیالات یداک مین	۶۶۲			
فسیالات ادارت اور اطبا مین	۳۶۴۵			
فسیالات حکام لشکری کی مجلسون مین	۴۳۸۹			۸۶۹۶
پیادون کا لشکر			۵۱۵۰۳۷	۵۱۵۰۳۷
سوارون کا لشکر		۱۰۰۲۲۱		۱۰۰۲۲۱
توپخانہ کا لشکر		۶۶۰۰۷		۶۶۰۰۷
انجنیر		۱۵۴۴۳		۱۵۴۴۳
جندرمریہ اور یہ رسالہ واسطے حفاظت شہر کے ہیر		۲۴۱۷۲		۲۴۱۷۲
کاریگران لشکر			۲۴۵۶۱	۲۴۵۶۱
لشکری مکتب کے شاگرد			۲۹۶۱	۲۹۶۱
میزان	۱۰۱۸۶	۲۰۵۸۴۳	۵۴۲۹۲۴	۷۵۸۹۵۳

اب آخر زمانہ مین سلطنت کی مجلس وکلاء عامہ سے ایک نئے قانون کو بنانیکی خواہش کی جس سے لڑائی کیوقت تعداد کل لشکر کی ۲۲ لاکھ ہو جسپر وکلاء عامہ ہمیشہ بحث کرتی رہی

سلطنت فرانس کی فوج بحری سنہ ۱۸۶۶ء

اقسام فوج بحری	امراء البحر و قبطانات	[illegible]
امیرال بجاے ماریشال	۲	
نائب امیرال بجاے امیر امرار تحت السلاح	۱۷	
اون مین سے جنکا ذکر یداک مین ہوچکا	۱۴	
کنتر امیرال بجاے امیر لوار	۳۰	
جنکا ذکر یداک مین ہوا	۲۰	۸۳
قبطانات اجفان بجاے امراء الالایات	۱۳۰	
قبطانات فراقط بجاے قائم مقامون کے	۲۷۰	۴
یوزباشیہ	—	۸۲۵
انپس اور سبیران اور شاگردان مکتب بحری		۱۴۰۰
انجنیر اور مصور اور شاگردان مکتب اوارث		۹۲۲
اطبار اور ممبران مجالس الحکم		۹۴۲
میگزین والے اور کاریگر		۳۵۵۴
لشکر بحری		۳۳۱۴
لشکر بری مع عملہ		۲۴۷۹۶
میزان	۴۸۳	۶۵۵۶۳

فرانس کی فوج بحری کے جدول کا تتمہ سنہ ۱۸۶۶ء

قسمین بحریہ اور جہازون کی	امراء البحر اور افسران جہازات	مجموعی توپین	دخانی جہاز جنمین ۱۰۵۲۶۷ گھوڑونکی قوت ہے — زرہی	دخانی جہاز جنمین ۱۰۵۲۶۷ گھوڑونکی قوت ہے — دوار دار اور پیچدار	مراکب شراعی	کل جہاز اور کشتیان مسلح اور غیر مسلح
میزان جدول اول	۴۸۴۳	۴۵۵۶۳				
اجفان			۲	۳۶	۱	۳۹
فراقط			۱۷	۳۷	۱۸	۷۲
قرابط			۸	۲۴	۸	۴۰
ابرکہ					۱۲	۱۲
افسیزو				۹۷		۹۷
مراکب خفاف				۱۱	۶۲	۷۳
باربرداری کے جہاز				۴۹	۳۰	۷۹
بطریہ عوامہ				۲۷		۲۷
شالوب کوتیر یعنے قوارب				۵۲		۵۲
چھوٹے جہاز واسطے حراست سواحل کے۔			۴			۴
میزان	۴۸۴۳	۴۵۵۶۳	۵۸	۳۰۶	۱۳۱	۴۹۵

فرانس کے تجارتی جہازون کی تعداد

وزن بحساب ٹن	تعداد جہازونکی	اقسام جہازون کی
٩١٠٧٢٩	١۴٧٣٨	مراکب قلاع
٧٣٢٦٧	٣٢٧	دخانی جہاز
٩٨٣٩٩٦	١٥٠٦٥	میزان

آمدنی شہر پرس کی مجلس یعنے مینوسپل کمیٹی کی جس سے ہماری مراد ایک مقدار معینہ ہر واسطے مصالح شہر پرس کے تاکہ معلوم ہو کہ کسطرح اونکی آبادی بڑھتی ہے —

فرنک	
٥٠٣٨١٨	تھی آمدنی مجلس مذکور کی سنہ ١٧٩٩ع مین
١٢٥٣٠٧۴٠	اور ہوئی سنہ ١٨٠١ع مین
٣۴٣٣٦٩١٨	اور سنہ ١٨١١ع مین
۴١٦٥۴٣٦٠	سنہ ١٨٢١ع مین
٥٠٠٨۴١٢٨	سنہ ١٨٣١ع مین
٦٠۴٩۴٠٥٨	سنہ ١٨٥١ع مین
١٠٨٢٥١٨٩٨	سنہ ١٨٥٩ع مین
٢٠٢٥٥۴٠٩٢	اور سنہ ١٨٦٠ع مین اور داخل ہوئی اسی سنہ مین آمدنی طاریہ
١٥١۴٠٨٩۴٢	سنہ ١٨٦۴ع مین
٢١٨١٥٨٩٠٥	سنہ ١٨٦٦ع مین

پس جو شخص تامل کے ساتھہ اس آمدنی کی سالانہ ترقی کو دیکھے وہ معلوم کر سکتا ہے کہ جسقدر آمدنی صرف اس ایک شہر کی ہے اسقدر بعض سلطنتون کی بھی نہوگی اور کوئی یہ سمجھے کہ اسقدر کثرت آمدنی کی محصول کی سنگینی سے ہوتی ہے کیونکہ اونکا خود محصول مقرر کرنیکا یہ قاعدہ کہ اوس سے اصل کو جس سے محصول لیا جاتا ہے کچھ نقصان نہ پہونچے محصول کی سنگینی کا بڑا مانع ہے بلکہ اسکا بہت بڑا سبب اوس مقام کی آبادی اور اوسکے باشندونکی فارغ البالی اور خوشحالی ہے اور یہ مثل مشہور ہے کہ بہتونسے تھوڑا تھوڑا لینے سے بھی بہت جمع ہو جاتا ہے جو تفصیل ہمنے سلطنت کی آمدنی اور اوسکی رعایا کی ثروت کی لکھی ہے وہ ایسے لوگون کی نظر مین بہت ہی کچھہ زیادہ معلوم ہوگی جنکو سلاطین سابقہ کے حالات اور ثروت کی خبر نہین ہے حالانکہ جو کچھ مقریزی نے اپنی کتاب خطط مین سلطنت مصر کے محاصل وغیرہ کی کیفیت فراعنہ کے عہد اور خلفا کے زمانہ کی لکھی ہے یا جو کچھ مقریزی نے اسی کتاب مین اور اسیطرح ابن بطوطہ نے ہندوستان کی بادشاہون کی لکھی ہے یا جو کچھ ابن خلدون نے سلاطین عباسیہ کی بغداد کی

لطنت اندلس کا حال لکھا ہے یا جو کچھ

کے حالات لکھے ہین جنکا تھوڑا بہت

لران سبکو کوئی شخص نظر غور سے دیکھو

بت لکھا ہے اسکی صحت اور صاف

رپ کو اسباب ثروت اور دولت

ن ہین سے کیسکو نصیب نہین ہوئے تھے

دوسرے ملک مین دخانی جہازون

سے سفر کرنا یا جیسے آلات صنعت و

پنیان انکے عہد مین تجارت کی ہین

بت باتین تمدن کی شائستگی اور تہذیب

یسی باتین پہلے کیسکو نصیب نہین ہوئین

ہم وہی جواب دینگے جو جواب ایسے

ے او سنے جس موقع پر سلاطین اسلام

کی آمدنی کا حال بیان کیا ہے وہان اس خوف سے کہ مبادا اوسکو کوئی مبالغہ سمجھے یہ کہا ہے کہ جس شخص نے جو بات آنکھہ سے نہین دیکھی یا جسکی مثل اوسنے اور کچھ نہین دیکھا وہ اپنے حوصلہ کی پستی کی سبب سے امور ممکنات کا انکار نکرے کیونکہ یہ ایک ایسا امر ہے کہ جب اوسکو بڑے بڑے عقلمند سُنتے ہین تو وہ بھی ایکدفعہ انکار کرجاتے ہین حالانکہ یہ کچھ خوبی کی بات نہین ہے کیونکہ آبادی اور ترقی کے حالات تو ہمیشہ مختلف رہے ہین اور جس کسی شخص نے ادنی درجہ کی یا اوسط درجہ کی کیفیت دریافت کی ہو کیا ضرور ہے کہ اوسنے سب کچھ ہی دریافت کرلیا ہو چنانچہ جب بنی عباسیہ اور بنی امیہ اور عبیدیین کی سلطنت کے صحیح صحیح حالات کو اس زمانہ کی کسی سلطنت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہین تو ہمکو بہت کچھ فرق معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ انکی اصلی قوت اور کثرت آبادی سے انکو کچھ نسبت نہین اور جسقدر باتین ہین سب اصلی قوت اور کثرت آبادی پر موقوف ہین اور ہم کسی طرح اون امور کا انکار نہین کرسکتے کیونکہ انمین سے بعض تو ہماری نسبت متواتر کا حکم رکھتے ہین

اور بعض ابتک مشاہد ہین کیونکہ انکے بقیۂ آثار کا مشاہدہ بھی دلیل کافی ہے اور جو لوگ انکار کرین اونکی نصیحت کیواسطے ہم ایک عجیب حکایت بیان کرتے ہین جس سے وہ اپنے انکار سے باز آوینگے سلطان ابی عنان کی عہد مین جو بنی مرین کے بادشاہون مین سے تھا ایک شخص بیجنا کے رئیسون مین سے ملک مغرب مین آیا اسکا نام ابن بطوطہ تھا جو شرقی ملکون مین بیس برس کامل سفر کرکے آیا تھا اور عراق اور یمن اور ہند کی بھی خوب سیر کی تھی اور سلطان محمد شاہ کے عہد سلطنت مین خاص دہلی مین بھی آیا تھا اور فیروز جو کے پاس بھی گیا تھا اور اوسنے اپنی عملداری مین اوسکو مالکی مذہب کا قاضی کردیا اوسکے بعد جب وہ ملک مغرب مین پہونچا اور سلطان ابی عنان سے ملاقات کی تو اپنے حالات سفر اور اون عجائبات کا جو اوسنے ملکون مین دیکھی تھین ذکر کیا کرتا تھا مگر ان سب باتون مین زیادہ تر ہندوستان کے بادشاہون کی کثرت دولت کا بیان کیا کرتا تھا اور ایسی ایسی باتین بیان کرتا تھا جس سے

سننے والون کو حیرت ہوتی تھی یہانتک کہ لوگون نے اسکو جھوٹا سمجھا اور
واقعی حالات سے انکار کیا اور مین سلطان ابی عنان کے وزیر آبا سندر
فارس ابن ودرار سے ملا اور اوسکے سامنے بیان کیا کہ ابن بطوطہ نے جو
حالات سلطنت ہند کے بیان کیے ہین لوگ اونکو غلط سمجھتے ہین اوس وزیر
نے یہ بات سنکر مجکو جواب دیا کہ خبردار تم ایسی باتون کو غلط نہ سمجھنا جس
چیز کو انسان آنکھہ سے نہ دیکھے اور اوس سے انکار کرے تو اوسکی مثل
بعینہ اوس وزیر کے لڑکے کی ہے جسنے اپنے باپ کے ساتھہ تمام عمر
قید خانہ مین پرورش پائی تھی اور اوسکا قصہ یہ ہے کہ کسی وزیر کو بادشاہ
نے ناخوش ہوکر قید خانہ مین بھیجدیا تھا اوسکا بیٹا بھی اوسکے پاس رہتا تھا
جب اوس لڑکے کو کچھ ہوش آیا تو اوسنے گوشت کو دیکھکر باپ سے پوچھا
کہ بابا جان یہ کیا چیز ہے وزیر نے کہا کہ یہ بکری کا گوشت ہے اوسنے کہا
کہ بکری کیسی ہوتی ہے اوسکے باپ نے کہا کہ بکری ایسی ہوتی ہے جب
وہ بیان کرچکا تو اوسکے لڑکے نے کہا کہ شاید وہ چوہے کی صورت ہوتی ہوگی

وزیر نے کہا کہ نہین میان بکرے سے اور چوہے سے کیا نسبت ہے
اور یہی طرح اونٹ کو اور بیل کے گوشت کا بھی حال پوچھکر یہی کہتا تھا
کیونکہ اوسنے قیدخانہ مین بجز چوہون کے اور کوئی جانور نہ دیکھا تھا
تو وہ سب جانورون کو چوہے کی مثل سمجھتا تھا اسی طرح جو لوگ عجائبات
اور اور حالات سے واقف نہین ہین وہ ہمیشہ ایک عجیب بات کو سنکر
یقین نہین لایا کرتے حالانکہ انسان کو چاہیے کہ ہر ایک امر کے اصول
کو نظر غور سے دیکھے اور ممکن اور محال مین تمیز کرے اور جس بات کو
قابل تسلیم دیکھے اوسکو تسلیم کرے جسکو عقل تجویز نکرے اوس سے
انکار کرے اور ہمارا مطلب ممکن سے وہ ممکن نہین ہے جو صرف تجویز عقلی
ممکن ہے بلکہ ہماری مراد اس سے ممکن بامکان وقوعی ہے کیونکہ ہم
اول ایک شے کو دیکھتے ہین پھر اوس شے کی قوت اور عظمت
اور مقدار پر نظر کرتے ہین اور ان امور پر نظر کرنے کے بعد اوس سے
ایک ممکن نتیجہ نکالتے ہین اور جسکو اس نتیجہ کے خلاف دیکھتے ہین

اوسکو ممتنع خیال کرتے ہیں۔

تیسرا باب
انگریزی سلطنت کے بیان مین
اور اس مین چند فصلین ہین
پہلی فصل
سلطنت انگریزی کی تاریخ کے بیان مین

یولیوس قیصر یعنے جولیس سیزر کے عہد سے پہلے کے واقعات کا کچھ ایسا پتا نہین چلتا جسکے سبب سے اوسوقت تک کی ٹھیک ٹھیک تاریخ معلوم ہوجاوے البتہ یولیوس مذکور کے عہد سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یولیوس حضرت عیسی علیہ السلام سے پچپن برس پہلے دو مرتبہ اپنا لشکر لیکر اس جزیرہ مین آیا اور آخرکار اسکو فتح کیا اور حضرت عیسیٰ سے تینتالیس برس بعد پھر امپرر کلودیوس اپنے بزرگون کے مانند ملکوں کو

فتح کرنیکا خیال آیا اور جو لوگ اوسکے ورثا مین سے تھے وہ بھی اوسی کے پیرو ہوئے چنانچہ سنہ ۸۰ اور سنہ ۸۵ء مین رومانیون کا لشکر اغریکلا کے تحت حکم ہوکر اس جزیرہ کی طرف چلا یہان تک کہ غرامبیان کے پہاڑون تک پہونچ گیا جس سے سکوسیا علحدہ ہوتا ہے مگر یہ تمام جزیرہ انکے تحت تصرف نہوا اسکے بعد سنہ ۴۱۱ء مین امپیر رہور نوریوس مقام بریتانیا سے نکلا اور اہل بریتانیا کو ایسے حالات مین مبتلا چھوڑا کہ وہ قوم پکت کے حملہ سے محفوظ نرہ سکتے تھے پس انھون نے قوم ساکسون سے جو کہ شمالی المانیا مین آئی تھی فریاد کی اور یہ سنہ ۴۴۸ء کا ذکر ہے چنانچہ سنہ ۴۴۹ء مین اس قوم نے اونکی معاونت کی جسکے سبب سے انگریزون مین چار مملکتین قائم ہوگئین ایک تو اسکس اور دوسری وسکس اور تیسری وسکس اور چوتھی کنت مگر یہ

سلہ اغریکلا یعنے جولیس اگریکلا ۱۲

سلہ بریتانیا یعنے برطانیہ ۱۲

سلہ ساکسون یعنے سیکسن ۱۲

سلہ کنت یعنے کینٹ ۱۲

کیفیت سنہ ۵۵ ہ سے لیکر سنہ ۴۲۷ ء تک ہی اور اوسکے بعد قوم انغل[1] یہان
آئی اور اسنے سنہ ۵۴۲ ء سے لیکر سنہ ۵۸۴ ء تک تین اور نئی مملکتین قائم کین
جنمین سے ایک کا نام استغلیا[2] اور دوسری کا مرسیا اور تیسری کا دیری یا برنیسیا
تھا اوسکے بعد سنہ ۸۲۷ ء مین تینون سلطنتین اغبرت[3] والی اسکس کے تحت
حکومت ہوکر سب متحد ہوگئین اوسکے بعد سنہ ۸۳۵ ء مین قوم ڈنمارک نے انگریزون
سے لڑنے کا قصد کیا یہان تک کہ انجام کار اونکو خراب کر دیا اسکے بعد
سنہ ۸۷۱ ء سے لیکر سنہ ۹۰۱ ء تک الفرڈ اعظم انگلستان کا بادشاہ اس قوم پر
غالب آیا جسکے سبب سے مجبوری اس قوم کو صلح کرنی پڑی مگر پھر سنہ ۹۸۱ ء
مین انگلستان پر وہی قوم ڈنمارک غالب ہوگئی اور اوسنے اپنے بادشاہ
سوینون[4] کو سنہ ۱۰۱۳ ء مین انگلستان کے تخت پر بٹھلا دیا اور اوسکے بعد سے
سنہ ۱۰۴۱ ء تک اس تخت پر اصلی خاندان قابض نہو سکا بعد اسکے سنہ ۱۰۶۶ ء مین

---

[1] انغل یعنے اینگل ۱۲
[2] استغلیا یعنے ایسٹ اینگلیا ۱۲
[3] اغبرت یعنے اگبرٹ
[4] سوینون یعنے سوئین ۱۲

ڈیوک نارمنڈی ولیم اول اس ملک پہ قابض ہو گیا اور گروہ پلنٹیجنات[1] کی بنیاد سنہ ۱۱۵۴ع مین گویا اسی کے وقت سے پڑی اور اس گروہ کا نام فرانس مین کونٹ انجو تھا چنانچہ وہ لوگ ننہال کی جانب سے اسی ولیم کی اولاد مین سے تھے چنانچہ اس گروہ مین کا سب سے پہلا شخص ہنری ثانی ہے غرضکہ سنہ ۱۴۸۵ع تک یہی گروہ اوس سلطنت پہ قابض رہا اور اس مدت مین سب سے بڑے واقعات یہ ہوئے کہ فرانس کی پانچ بڑی بڑی سلطنتین ہنری دوم کے بادشاہ ہونے مین اور اوسکی لڑائیون مین جو سنہ ۱۱۶۲ع سے لیکر سنہ ۱۱۷۰ع تک توماس بکٹ سے ہوتی رہین انگریزون سے متفق ہو گئین اور سنہ ۱۱۷۱ع مین ارلانڈ[2] فتح ہوا اور سنہ ۱۱۹۵ع سے رچرڈ شاہ کو رڈلیون اور فرانس سے بہت سی لڑائیان ہوئین اور سنہ ۱۱۹۹ع تک وہ لڑائیان برابر ہوتی رہین اسکے بعد سنہ ۱۲۱۵ع مین عہدنامہ اعظم جسکو ماگنا کارٹا کہتے ہین اور جو بنیاد ہے

[1] پلنٹیجنات یعنی پلین ٹیجنٹ ۱۲

[2] ارلانڈ یعنی ایرلینڈ ۱۲

انگریزی نظام سلطنت کی عمل میں آیا اور سنہ ۱۲۶۵ء سے ہنری ثالث کے
واسطے سیمون دمونٹفورٹ کونٹ لیسٹر قائم ہوئی اور سنہ ۱۲۹۶ عیسوی سے
مملکت اسکاٹ لنڈ کی جسکو اسکوشیا بھی کہتے ہیں فتح شروع ہوئی جس کا
ہنگامہ سنہ ۱۳۱۴ء تک رہا اسکے بعد سنہ ۱۳۳۷ء سے فرنس کی لڑائیاں شروع
ہوئیں جو سو برس سے زیادہ سنہ ۱۴۵۳ عیسوی تک جاری رہیں پھر اسکے
لڑائیاں دو خاندانوں میں یورک اور لانکسٹر میں ہوئیں جو وردتین[1]
کی لڑائیوں سے موسوم ہیں یعنی سنہ ۱۴۵۶ء سے سنہ ۱۴۸۵ء تک خاندان
ملکیہ کی سلطنت جاتی رہی اور اسی وقت میں تخت سلطنت پر خاندان تودور
بیٹھا جو بیتھ کی دوسری شاخ سے نکلا تھا چنانچہ اسکے زمانہ میں سلطنت
کو عروج حاصل ہوا اور اسی نے مذہب کیتھلک کو مذہب پروٹسٹنٹ سے
بدلا اور اس تبدیل مذہب میں ہنری ہشتم نے اور اڈورڈ ششم نے اور
ملکہ الزبتھ نے بھی اسکی تائید کی چنانچہ یہ قصہ سنہ ۱۵۳۴ء سے لیکر سنہ ۱۶۰۳ء تک

[1] وردتین یعنے دو گلاب کی لڑائیاں ۱۲

رہا اسکے بعد اسی سنہ مین ملکہ الزبتھ نے اپنا جانشین جاک اول کو چھوڑا جسکے وقت سے انگلستان مین خاندان سٹوارڈ شروع ہوا اور اسی نے سلطنت انگلنڈ اور سکوسیا یعنے اسکاٹلنڈ اور ارلانڈہ یعنے ارلنڈ کو ایک سلطنت مین جمع کرکے اوسکا برتانیہ اعظم نام رکھا اسکے بعد اوسکے بیٹے شارل اول یعنے چارلس اول نے تھوڑے دنون بعد اپنے عہد مین یہ ارادہ کیا کہ پہلے قواعد کو توڑ کر سلطنت شخصیہ کا نقشہ جمانا چاہیے پس اسکے ایسے فاسد ارادہ کے سبب سے مجلس پارلمان یعنے پارلیمنٹ مین اور اسمین جنگ و جدل کی نوبت پہونچی اور آخر کار رعایا کی اعانت سے مجلس فتحیاب ہوئی اور شارل کو اس مجلس نے مقید کرکے ۱۶۴۹ع مین بدخواہ ملک قرار دیکر اوسکے قتل کا حکم دیا چنانچہ اوسی وقت سے یہ سلطنت جمہوریہ ہو گئی اور جنرل کرامول نے سرانجام سلطنت کو اپنے اختیار مین لیا اور ۱۶۵۸ع تک جبتک وہ زندہ رہا بلقب حامی ملک ملقب اور

سلہ جاک یعنے جیمس ۱۲

وہی سردار رہا اسکے بعد ۱۶۶۰ع مین پھر خاندان اسٹوارڈ واپس آیا اور
سلطنت پر قابض ہوگیا مگر ۱۶۸۸ع مین جاک دوم کی لغو باتون کے
سبب سے ایک شورش ملک مین پیدا ہوئی اور دوبارہ اس خاندان
کے ہاتھہ سے سلطنت بالکل نکل گئی اور ولیم تیسرا جو خاندان اورانج مین
سے جاک ثانی کا داماد تھا انگلنڈ کے تخت پر بیٹھہ گیا اور یہی شورش کے
سبب سے انگلنڈ مین قانونی سلطنت کی بنا قائم ہوگئی اور کونسٹیٹیوشیون
کے قائم کرنے مین سب سے پہلے انگلنڈ نے ابتدا کی جسکے سبب سے
ہر ایک شخص کی آزادی اور تمام احکام کا عدل کے ساتھہ ہونا اور عزل
و نصب حکام کا انصاف کے ساتھہ ہونا اور محصول کا محدود ہونا اور
کسب و ہنر کی قدر ہونا اور سلطنت کی حالات کی نگہداشت ہونا مستحکم ہوگیا
اور رعایا کو پارلیمنٹ مین سلطنت کی تصرفات کی بابت بحث و گفتگو کی
مجال حاصل ہوئی اور ہمنے جو یہ کہا ہے کہ یہ سب باتین مذکورہ مستحکم ہوگئین
اسکا سبب یہ ہے کہ اوس شورش سے پہلے بھی یہ سب باتین انگلنڈ مین تھین

سے بطور ورثہ کے باپون سے بیٹون کو چلی آتی تھین پس اس شورش
نے اوس مین کچھ زیادتی نہین کی بلکہ اونکو مستحکم اور مضبوط کر دیا پس اسوجہ
سے کہہ سکتے ہین کہ انگلستان کی سلطنت مین رعایا کے حقوق کی محافظت
کے قانون تیرھوین قرن مین ٹھیک ٹھیک جاری ہوئے اور انگریزی
قوم کی ایک خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ معاملات سیاست وحکمرانی مین نہایت
درجہ کی واقفیت رکھتی تھی اور اس بات کی لیاقت اسکو بخوبی حاصل تھی
کہ جو امور سلطنت کی آزادی کو برقرار رکھین اونکی حمایت کرسکتی تھی اور
جو باتین آزادی کی بقاء کے واسطے درکار تھین اونپر بخوبی عمل کرتی تھی
چنانچہ اسی قسم کی لیاقت کی بدولت اون لوگون نے مجلس پارلیمنٹ
قائم کی جواون معاملات مین جنکا وقوع بادشاہ اور رعیت کے درمیان مین ہو
مباحثہ کیا کرتی ہے اور اوس زمانہ سے لیکر آج تک وہ اوسی کیفیت سے
جسطرح کہ قائم ہوئی تھی قائم ہے ہنری ششم کے عہد مین فرتسکو کنٹلیر[1] نے 61

سلہ فرتسکو کنٹلیر سے تحقیق نہین ہوا کہ یہ کس لفظ کا معرب ہے ۱۲

یہ کہا تھا کہ سلطنت کی دو قسمین ہین ایک تو وہ ہے جو شخص واحد کی رای سے چلتی ہو اور دوسری وہ ہے جو مقید بقوانین ہو اور ان دونون سلطنتون مین فرق یہ ہے کہ پہلی سلطنت مین تو بادشاہ خود اپنے آپ رعایا پر حکومت کرتا ہے اور جسقدر وہ محصول مناسب سمجھتا ہے اوسیقدر محصول جاری کر دیتا ہے بغیر اسکے کہ رعایا کے مقدور اور اونکی رضامندی سے کچھ بحث ہووے اور دوسری قسم کی سلطنت مین کوئی کام بغیر قاعدہ اور بغیر مرضی رعایا کے نہین ہوتا اور کہا جاتا ہے کہ یہ شورش جو انگلنڈ مین ہوئی اسکی جڑ پہلی ہی قرنون مین پیدا ہو چکی تھی اور اوسکی قوت کو قدیم زمانہ کی وضع اور حالت نے جو سیاست مملکت سے علاقہ رکھتی تھی اور مذہب مین اوس تبدیلی کے واقع ہونے نے ظاہر کر دیا جو سولھوین قرن مین ہوئی تھی جسطرح کہ سنہ ۱۶۸۸ عیسوی مین ولیم ثالث کی بہت سی شورش ہوئی تھی جسکے بعد وہی ولیم ثالث تخت نشین ہوا تھا اور اوسکی بدطینتی نے اوس شورش کو بڑی مدد دی تھی یہ بدطینتی اوسکی بالکل ویسی ہی تھی جیسی جاک ثانی مین

تھی جسکی جگہہ وہ تخت نشین ہوا تھا جسکو نہ امور سلطنت مین کچھ بصیرت تھی اور نہ اسکو کچھ خوف تھا چنانچہ اسیوجہ سے ایسی آزادی اور ہنگامون مین لارڈون کی مجلس یعنے ہوس آف لارڈس اور وکلاء رعایا یعنے ہوس آف کامنز بھی شریک ہوئے اور اسی نے اونکو اور تمام رعایا کو بادشاہ کی اطاعت سے منحرف ہونے پر برانگیختہ کیا اور اسی وقت سے معاملات سیاست مین ہر قسم کی خوش انتظامی اور خوبی اور اوسکے اندرونی امورات مین استحکام اور مضبوطی پیدا ہوگئی اور اوسکی بحری قوت بہت بڑھگئی اور یوماً فیوماً اوسکی مملکت کی وسعت بڑھتی گئی اور اطراف و جوانب کی بہت سی آبادیان اوسکے تحت و تصرف مین ہوتی گئین اسکے بعد ۱۷۰۲ء مین ملکہ جنی جاک ثانی کے بیٹے اس سلطنت کی تخت نشین ہوئی اور جب اوسکا انتقال ہوگیا تو رعایا سلطنت نے ۱۷۱۴ عیسوی مین خاندان ہانوفر مین سے ایک شخص کو اس سلطنت کا تخت نشین کیا اور آج تک وہی خاندان اوسپر قابض و متصرف ہے چنانچہ اس خاندان کے پانچ بادشاہون نے اس تخت پر

حکمرانی کی اور آج کل جو بادشاہ وہان حکمران ہے وہ ملکہ وکٹوریہ دام اللہ
اقبالہا ہین پس ان اخیر بادشاہون کے عہد مین ۱۷۶۰ء عیسوی مین کینیڈا
واقع ممالک امریکہ فتح ہوا اور یہ فتح پوری ہوئی ۱۷۶۳ء کی لڑائی مین
اور ۱۷۷۴ء عیسوی سے ۱۷۸۳ء عیسوی تک تمام سلطنت امریکہ انگریزون
کے ہاتھ سے نکل گئی اور ۱۷۵۷ء عیسوی مین سلطنت ہند انکے ہاتھ آئی
جسکی جنگ وجدال کا قصہ ۱۸۱۶ء عیسوی تک ختم ہوا اور جو لڑائیان
نیپولین اول سے اور انسے ۱۷۹۳ء عیسوی سے شروع ہوئی تھین وہ بھی
۱۸۱۵ء عیسوی مین انجام کو پہونچین اور ۱۸۳۲ء عیسوی سے اس سلطنت
کی سیاست جدید طریقہ سے جسطرح کہ فرقون کے نائب پسند کرین جاری
کی گئی اسی سبب سے اسکے جدید زمانہ کی تاریخ جارج چہارم کے عہد سے
شمار کیجاتی ہے اب ہم یہان سے انگلستان کے بادشاہون کے نام
مع اونکے عہد حکومت کی تاریخ کے بیان کرتے ہین —

انگلنڈ کے بادشاہون کے نام مع سال جلوس

پہلا خاندان ساکسونیا یعنے سیکسن

سنہ	
۸۲۷	اغبرت یعنے اگبرٹ
۸۳۶	اثلولف یعنے اتھل الف
۸۵۸	اثہلبلد یعنے اتھل بالڈ
۸۶۰	اثلبرت یعنے اتھل برت
۸۶۶	اثلرید یعنے اتھل رڈ
۸۷۱	الفرد الکبیر
۹۰۰	پہلا ادوارد
۹۲۵	اثاستان یعنے اتھل ستن
۹۴۱	پہلا ادموند یعنے ایڈمنڈ
۹۴۶	ادرد یعنے ال ورد
۹۵۵	ادوی
۹۵۷	ادغر یعنے ایڈگر جسکا لقب اسیفک یعنے سلیم ہے۔
۹۷۵	سینٹ ادوارد جسکا لقب ہے مرتیر یعنے شہید
۹۷۸	دوسرا اثل رید یعنے اتھل رڈ دوم

دوسرا خاندان سیکسن اور ڈنمارک

۱۰۱۳	ڈنمارک والا سوئیون یعنے سوین۔
۱۰۱۴	اثلرید یعنے اتھل رڈ جسکا اوپر ذکر ہوا
۱۰۱۶	دوسرا ادموند یعنے ایڈمنڈ جسکا لقب سیکسنی ہے
۱۰۱۷	دنمارک والا کانوت الکبیر یعنے کینوٹ کلان
۱۰۳۶	دنمارک والا پہلا ہارولد یعنے ہرلیڈ
۱۰۳۹	دنمارک والا ہاردی کانوت یعنے ہاردی کینوٹ

۱۰۴۱	ادوارد الکونفسور یعنے ایڈوارڈ کین فسر سیکسنی
۱۰۶۶	ہارولد ثانی یعنے دوسرا ہیرایڈ

تیسرا خاندان نورمندیونکا

۱۰۶۶	پہلا ولیم جسکا لقب فتحمند ہے
۱۰۸۷	دوسرا ولیم جسکا لقب اشقر تہا
۱۱۰۰	ہنری اول جسکا نام بوکایرک تہا
۱۱۳۵	ستیفن دو بلوی یعنے سٹیون

چوتھا خاندان جنس انجو یا پلنتجنات ہین سی

۱۱۵۴	ہنری دوم
۱۱۸۹	پہلا ریشارد ملقب بکبیر ولیون یعنے پہلا رچرد جسکا لقب شیر دل تہا اور یہ وہی ہے جو بیت المقدس کے چہڑا لینے کے واسطے سلطان صلاح الدین بن ایوب سے لڑا تہا
۱۱۹۹	جان سانتیر اسکو بغیر زمین والا اس لیے کہتے تہے کہ اوسکے باپ دادا کی پاس کچھہ ملکیت نتہی
۱۲۱۶	تیسرا ہنری
۱۲۷۲	پہلا ادوارڈ
۱۳۰۷	دوسرا ادوارڈ
۱۳۲۷	تیسرا ادوارد
۱۳۷۷	ریشارد ثانی یعنے دوسرا رچرڈ
۱۳۹۹	چوتھا ہنری
۱۴۱۳	پانچوان ہنری
۱۴۲۲	چھٹا ہنری
۱۴۶۱	چوتھا ادوارد
۱۴۸۳	پانچوان ادوارد
۱۴۸۳	ریشارڈ ثالث یعنے تیسرا رچرڈ

خاندان پانچوان ہیت تودوریعنے تودُرون کی گھرانے مین سے	
ساتوان ہنری جسکا نام رچمنڈ تھا	۱۴۸۵
آٹھوان ہنری	۱۵۰۹
چھٹا ادوارڈ	۱۵۴۷
جان عزی یعنے لیڈی جین گری	۱۵۵۳
ماریا یعنے ملکہ میری	۱۵۵۳
ملکہ الزبت	۱۵۵۸
چھٹا خاندان اسٹوارٹ کی گھرانے مین سے	
جاک الاول یعنے پہلا جیمس	۱۶۰۳
شارل الاول یعنے پہلا چارلس	۱۶۲۵
خالی زمانہ جسمین چارلس قید رہا اور قتل ہوا سنہ ۱۶۴۹ع سے سنہ ۱۶۵۲ع تک	
اولیور کرومول پریسیڈنٹ سلطنت جمہوریہ	۱۶۵۲
ریشارد کرومول یعنے رچرڈ کرومول بیٹا اوسکا	۱۶۵۸
شارل ثانی یعنے دوسرا چارلس	۱۶۶۰
جاک ثانی یعنے دوسرا جیمس	۱۶۸۵
ساتوان خاندان اورانج اور اسٹوارٹ کی گھرمین سے	
تیسرا ولیم اورانج کے گھرانے کا اور میری اوسکی زوجہ اسٹوارٹ کی گھرانے کی	۱۶۸۹
حنی	۱۷۰۲
آٹھوان خاندان ہانوفر کے گھرانے مین سے	
پہلا جارج	۱۷۱۴
دوسرا جارج	۱۷۲۷
تیسرا جارج	۱۷۶۰
چوتھا جارج	۱۸۲۰
چوتھا ولیم	۱۸۳۰
ملکہ وکٹوریہ ملکہ ہذا الزمان دام سلطنتہا	۱۸۳۷

فرانس اور برطانیہ کے اور جانب غرب مین بوغاز صان جورج اور
بحر ارلاندا ہے اور انگلستان باون کونٹیون مین منقسم ہے جن مین بارہ
کونتیان گال قوم کی ریاست کی ہین اور اسکے باشندون کی تعداد
سال ۱۸۶۱ع مین دو کرور اکیسٹھ ہزار سات سو پچیس تھی انگلستان مین
پہاڑ بہت کم ہین البتہ گال کی ریاستون مین اور شمال کی جانب
مین پہاڑ ہین مگر وہ کچھ ایسے عظیم الشان پہاڑ نہین ہین کیونکہ سب سے
بڑا پہاڑ وہان سنادودون ہے مگر وہ بارہ سو میتر سے زیادہ بلند نہین ہے
البتہ وہان دریا بہت زیادہ ہین مگر چھوٹے چھوٹے ہین سب مین بڑے
دریا صرف تامس اور سفرون اور ہومبر ہے اور یہ پچھلا ترنت اور اوز
دریاؤن سے نکلا ہے یعنے یہ دونون دریا ہومبر کے موہانے مین
گرتے ہین اور اوس سے کم ٹدی اور مرسی اور آفون اور ٹیس اور

* سینٹ جارجز چینل یا آبنائے سینٹ جارج ۱۲
۱ ارلیش یعنے بحر ایرلنڈ ۱۲ ۲ تیمز ۱۲ ۳ سورن ۱۲
۴ ہمبر ۱۲ ۵ آون ۱۲

ڈی اور ہین اور ورانت ہے اور گوشۂ شمال مین بھی چند چھوٹے
چھوٹے دریا بہتے ہین اور آمدرفت کی آسانی کے لیے مصنوعی خلیج ہین
جنمین چار اصلی ہین اور ہر ایک اپنے شہر کے نام سے منسوب ہے اور
وہ شہر یہ ہین لیفربول یعنے لیوربول اور مانشستر یعنے منچسٹر اور لندرہ
یعنے لندن اور برمنغم یعنے برمنگھم اور انگلستان نہایت شاداب اور
سرسبز بارو مزاج کی ولایت ہی اور اوسمین طرح طرح کے پھل پھول اور
ناج اور گھاسین وغیرہ پیدا ہوتی ہین اور بہسلون بھی پیدا ہوتی ہے
جس سی بیر بناتی ہین اور اور بھی نباتات پیدا ہوتے ہین جن سے آٹا
بن سکتا ہے اور بعض ایسی چیزین پیدا ہوتی ہین جنسے تیل نکالا جاتا ہے
مگر انگور اس سرزمین مین نہین ہوتا اور چراگاہین وہان کی نہایت
عمدہ ہوتی ہین اسی سبب سی وہان کے گھوڑے اور تمام اقسام کے
مویشی بہت عمدہ اور قوی ہوتے ہین اور اوسکے اکثر اطراف مین شکار
بڑی کثرت سے ملتا ہے اور اوسکے گوشۂ غربی مین کنوین بکثرت تمام ہین

اور کھیتی نہایت عمدہ ہوتی ہے اور پتھر کے کویلہ کی کانین اور لوہا
نہایت افراط سے ملتا ہے اور اسی طرح تانبا اور سیسا اور جست وغیرہ
بہت ہوتا ہے اور صناعت اور دستکاری وہان ایسی شائع ہے کہ دوسرے
کسی ملک مین اوسکی مثل نہین ہے خصوصاً ریشمی اور سوتی اور اونی
کپڑون اور اور سب قسم کے کپڑے کے بنانے اور حریر اور صوف
اور کتان کے بٹنے اور روئی کے کاتنے اور اوسکے رنگ کرنے اور کانون
مین سے نکالنے اور ہتھیار بنانے اور روزمرہ کام مین آنیوالی لوہے
کی کلون کے طیار کرنے اور گھڑیون کے بنانے اور چمڑے کے رنگنے
اور مدبوغ کرنے اور کلون سے کپڑون کے دہونے مین نہایت اعلی
درجہ کی صنعتین ایجاد کی ہین اور انگلستان مین بہت سی معمولی سڑکین
طیار ہین اور ریلوے سڑک بھی وہان برابر پھیلی ہوئی ہے چنانچہ
۱۸۶۳ع تک جسقدر ریلوے سڑک تیار ہو چکی تھی اوسکی مقدار ۱۸ ہزار
سات سو اٹھتر کیلومیتر تھی اور تار برقی تمام اطراف انگلستان مین

پھیلا ہوا ہے مگر ہمکو اسکے طول کا حساب نہین معلوم ہوا کہ وہ کسقدر ہے
اور تجارت داخلی اور خارجی کا وہان ایسا رواج ہے کہ اوسکی کچھ حد
نہین ہے یہانتک کہ تمام دنیا سے تجارت کرتے ہین اور مملکت سکوسیا
یعنے اسکاٹلنڈ بھی ایسی خوشنما اور عمدہ مملکت ہو کہ دیکھنے والے کی نظر اور
روح تازہ ہو جاتی ہے اور ایک طرف اوسکی دوسری طرف کی مشابہ
نہین ہے گوشہ شمالی اسکا بسبب کثرت پہاڑون کے دشوار گذار
ہو گیا ہے اور گوشہ جنوبی اسکا نہایت سرسبز اور کثیر الزراعت ہو اور
اوسکے بیچون بیچ مین ہو کر ایک سلسلہ پہاڑون کا غرابیان پہاڑون سے
گذرا ہے اور اوسکا غربی کنارہ متعدد جزیرون سے ملا ہوا ہے اسطرح
کہ سمندر کا پانی اونمین گھس آیا ہے اور پہاڑون کی جڑ تک پہونچ گیا ہے
اور اسی سبب سے اسطرف بہت سی غول لف اور رباسی موجود رہتی ہین جنکو ہم
جون اور دخلہ کہتے ہین اور اندرا مملکت مین دریا اور چھوٹی خلیج بہت سی
ہین اور اوسمین ایک بڑا خلیج ہے جسکو کلید و نیان کہتے ہین جو بحر شمالی

اور بحر ارلانڈہ کو ملاتی ہے مزاج اس اقلیم کا بھی بارد ہے اور اسکے
پہاڑون مین لوہے اور سیسے اور پتھر کے کوئلے کی کانین بہت نکلتی ہین
اور طرح طرح کے پتھر اور بلور اور حجر یمانی اور مثل اسکے بہت سی معدنیات
ہین اور وہان کھیتی کا کارخانہ نہایت عمدہ اور انتظام کے ساتھ ہے
وہان کی چراگاہین نہایت وسیع اور پر نور ہین چنانچہ اسوجہ سے چوپائے
جانور خصوصاً دنبے بہت ہوتے ہین اور اونکی اون نہایت عمدہ اور
پاکیزہ ملائم ہوتی ہے اور اہل سکوسیا باعتبار صناعی اور دستکاری کے اور
خصوصاً فن فلاحت مین فائق ہین یہ مملکت تینتیس ۳۳ کونٹیون پر منقسم ہے
اس مملکت کے باشندون کے شمار سنہ ۱۸۶۱ عیسوی تک بیس لاکھ اکتھ ہزار
دو سو پچاس تھے اور مملکت آیرلنڈ پس وہ انگلنڈ کی جانب غرب مین
واقع ہے اور آیرلنڈا اور انگلنڈ کے درمیان بوغاز صان جورج اور بحر
آیرلنڈ فاصل ہے اور باعتبار طول کے مساحت اسکی شمال سے جنوب
مین چارسو پچاس کیلومیتر ہے اور عرض مین دوسو اسّی کیلومیتر ہے

اور رکبہ سطح اسکا چوراسی ہزار دو سو سینتیس کیلومیٹر مربع ہے اور ۱۸۶۱ء
تک اسکے باشندون کی تعداد ستاون لاکھ چونسٹھ ہزار پانسو سینتالیس
تھی اور یہ مملکت چار صوبون پر منقسم ہے اور ان صوبون مین تبیس۳۲
کونٹیان ہین زمین اسکی اکثر اطراف مین وسیع ہے اور اسمین ندیان
بہت ہین اور تین بڑی خلیج ہین جنمین ایک خلیج تو خلیج اعظم کے نام سے
مشہور ہے اور دوسری خلیج ملکی خلیج کے نام سے اور تیسری خلیج نیورے
کے نام سے مشہور ہے اور وہان چھوٹے چھوٹے دریا بکثرت تمام ہین
اور اونکے کنارے جابجا عمدہ اور مستحکم اور بلند ہین خصوصاً گوشۂ شمال و
غرب مین اور اسوجہ سے اس مملکت مین جہازون کے لنگرگاہ کا نہایت
عمدہ موقع ہے اور اوسکی چراگاہین نہایت عمدہ اور سیراب ہین مزاج
اس اقلیم کا معتدل ہے لیکن سریع التغیر اور بڑے اناجون مین وہان
جو اور فوان پیدا ہوتے ہین اور فوان ایک قسم کا اناج ہے جو خاص
دواب کے کھانے کا ہوتا ہے اور کتان اور بطاطا بھی بہت ہوتا ہے

اور قسم کم اور وہان حیوانات بہت قسم کے ہوتے ہین گھوڑا وہان کا
ٹانگن نہایت عمدہ ہوتا ہے اور بھیڑ اور سور وہان بکثرت ہوتا ہے
اور چاندی اور سونے اور تانبے اور سیسے اور پتھر کے کوئلے اور جست زرنیخ
اور کذان کی کانین وہان بہت ملتی ہین البتہ صناعت اور دستکاری
وہان ایسی نہین ہے جیسی کہ ترقی کے ساتھ اور ملکون مین ہے اور
وہان روئی اور کتان اور اَور چیزین پیدا ہوتی ہین اور جو جزیرے
اس مملکت مین ہین اونمین سے جزیرہ ویٹ اور جزیرہ مان اور انکلسی
برطانیہ سے ملے ہوئے ہین اور علاوہ اسکے اور جزائر مجتمع ہین مثل
جزایر ابریڈ اور جزایر اورکاڈ اور جزایر شیتلانڈ وغیرہ اور تمام رقبہ
ان جزیرون کا ایک ہزار چھبیس کیلومیتر مربع ہے اور ان جزیرون
کے سکان کی تعداد سال ۱۸۶۱ء تک ایک لاکھ تینتالیس ہزار سات سو
اٹھاسی تھی اور تمام مملکت کا کسر رقبہ تین لاکھ پندرہ ہزار نو سو بیالیس
کیلومیتر ہے اور تمام مملکت کے باشندون کی تعداد سال ۱۸۶۱ء عیسوی تک

دو کرور نو لاکھ اکیس ہزار دو سو اٹھانوے تھی اور دار السلطنت
اوسکا مقام لندن ہے جسمین بموجب شمار سنہ مذکور کے اٹھائیس لاکھ
تین ہزار چونتیس آدمی ہین اور انگریزی سلطنت کی قبضہ مین علاوہ
جزایر برِیتانیا کے اور متعدد جزیرے اور آبادیان ہین چنانچہ منجملہ اونکی
یورپ مین ایک جزیرہ الیغولاند بحر شمال مین ہے اور جزایر جرسی
اور غرنسی بحر المانش مین واقع ہین اور اسپین مین جبل طارق ہے
اور ایک جزیرہ مالطہ اور غوزہ بحر روم مین ہے اور ان سب جزایر کے
باشندون کی تعداد تین لاکھ ستاسی ہزار پانسو تیئیس ہے اور ایشیا
مین ہندوستان اکثر حصہ دریاے فانج* کے غرب سے اوسی کے
قبضۂ اقتدار مین ہے اور جزیرہ سیلان یعنے لنکا اور فانج کی جانب
شرق ملک آسام اور اراکان اور اَور ملک بھی انگریزون کی عملداری مین ہین

* دریاے فانج سے غالباً دریاے ستلج مراد ہے لیکن یہ پرانی حد انگریزی عملداری کی تھی اب بجاے دریاے فانج کے دریاے اٹک پڑہنا چاہیے اور بجاے اکثر حصۂ ہندوستان کے کل ہندوستان پڑہنا چاہیے ۱۲

اور چین مین جزیرہ ہنکو نغ یعنے ہانگ کانگ اور اوسکا شہر بھی اسیکا ہی
اور جزیرۂ عرب مین شہر عدن اسی کے قبضہ مین ہے اور بوغاز مین
باب المندب اور جزیرۂ بریم بھی اسی کے پاس ہے اور ان سب مقامات
کے باشندون کی تعداد یعنے انگریزی مملکت کے باشندون کی
جو ایشیا مین ہے اٹھارہ کرور اکھتر لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو چھتر ہے
چنانچہ منجملہ انکے خاص ہندوستان مین اٹھارہ کرور تریپن لاکھ سترہ ہزار
آٹھ سو پندرہ ہین مگر اسمین سے جو لوگ خاص سلطنت انگریزی کے
تحت حکم ہین وہ تیرہ کرور تریپن لاکھ انسٹھ ہزار پانسو اڑسٹھ ہین
اور باقی آدمی جو تخمیناً چار کرور ننانوے لاکھ اڑتالیس ہزار دو سو سترہ
ہین وہ راجون اور نوابون کی حکومت مین ہین اور ان راجون اور
نوابون کو اپنی اپنی سلطنت مین کامل اختیارات حاصل ہین مگر سرکار
انگریزی کو سالانہ خراج ادا کرتے رہتے ہین اور خاص افریقہ مین بھی
کچھ مقامات سنیغال اور غنی مین اور جزائر موریس اور ضمانت آلان اور

جزیرہ اسانسیون اور آبادی ہای راس الرجاء الصالح یعنے کیپ آف
گڈہوپ اور مراکز جزیرہ مدغسکار مین سلطنت انگریزی مین داخل ہین
اور افریقہ مین جسقدر انگریزی سلطنت ہی اوسکے باشندون کی تعداد
نو لاکھہ چودہ ہزار تین سو چونسٹھہ ہے اور کچہ ملک سلطنت انگریزی کا
امریکہ مین ہے جسکو بریتانیا جدیدہ کہتے ہین جسمین کانڈا یعنے کینیڈا اور
برنزویک جدید اور سکوسیا جدیدہ اور لابرادور اور جزیرۃ الارض الجدیدۃ
شامل ہین اور چند اور شہر اون مقامون کے غرب مین واقع ہین
اور سلطنت انگریزی کے قبضہ مین قطب شمالی کی طرف بھی زمینین اور
جزیرے ہین اور جزایر انتیل صغار اور جزیرہ جامایک اور غیان انگریزیہ
اور جزایر باجلان بھی انگریزی حکومت مین داخل ہین اور ان سب
جزایر کے باشندون کی تعداد جو امریکا مین واقع ہین تینتیس ۳۳ لاکھہ
ننانوے ہزار پانسو تریسٹھہ ہے اور اوقیانیہ مین بھی جو اوقیانوس
یعنے بحر محیط کے جزیرے ہین اور اسٹریلیا کا شرقی کنارہ اور متعدد جگہہ

اوسکے غربی کنارہ مین اور جزیرہ تزمانیا اور جزائر نیوزیلینڈ جسکو
زیلانڈہ جدید کہتے ہین اور جزایر نورفولک مین بھی انگریزی سلطنت ہے
اوران سب جزایر کے باشندون کی تعداد تیرہ لاکھہ اٹھاون ہزار
تین سو اکیاسی ہے اور افریقہ کے جنوب مین بھی سلطنت انگریزی کی
بہت سی مملکتین جدید ہین جیسے شہر لاغوس جسپر ۱۸۶۱ع مین قبضہ ہوا ہے
اور ویٹدا اور چند چھوٹے جزیرے اور بھی ہین اور گوانمین سے بعض مقامات
ایسے ہین جو فی نفسہ کچہ فائدہ کے نہین ہین مگر اس لحاظ سے وہ قدر کے
قابل ہین کہ لڑائی کے لیے نہایت عمدہ مورچون کی جگہہ ہے اور ضرورت
کے وقت جنگی جہازون کے لیے نہایت عمدہ امن کی جگہہ ہے کہ انگریزون
کے جنگی جہاز مع لشکر کے ان مقامون کے سبب سے ہر چہار طرف
باسانی جاسکتے ہین بس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ ۱۸۶۱ عیسوی تک تمام
روے زمین پر جسقدر انگریزی رعایا ہے اوسکی تعداد بائیس کروڑ تین لاکھ
آٹھہ ہزار نوسو چوالیس تھی اور یہہ تعداد تمام کرہ معلومہ کے باشندون کے

پانچوین حصہ سے کچھ زیادہ ہے۔

تیسری فصل

سلطنت انگریزی کے طریق سیاست کے بیان مین

لارڈ وبروغم یعنے لارڈ بروہم نے لکھا ہے کہ انگریزی طریقہ انتظام سلطنت کی ترکیب مین اون جملہ امور کی رعایت کی گئی ہے جن سے کسی سلطنت کے اصول خالی نہین ہو سکتے کیونکہ فی نفسہ سلطنت کی تین قسمین ہین یا تو سلطنت شخصیہ جسکا مالک اور حکمران شخص واحد ہو اور یا وہ سلطنت جسکے تمام اختیار بالکل ارکین اور عمائد کے ہاتہ مین ہون اور یا وہ سلطنت جسکے اصول حکمرانی عامہ رعایا کے ہاتھ مین ہون اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ان تین قسم کی سلطنت مین سے کوئی ایسی نہین ہے جو رعایا کے حقوق کی حفاظت اور سلطنت کی خوبی کے لیے کافی ہو اسلیے انگریزی طریقۂ انتظام سلطنت فی بناد سلطنت کو اون دو عمدہ اصول پر مبنی کیا جو یورپ کی تمام مملکتون مین موجود ہین اور وہ یہ ہین کہ چند مجلسین جو اپنے

اختیارات مین مستقل ہون باوشاہ کی طرف سی بطور نائب مقرر ہون مگر
اونکے احکام بغیر موافقت راے باد شاہ کے نافذ نہون اور طریقۂ انتظام
سلطنت انگریزی مین جو قوت اور ضعف پیش آتا ہی یہ اونکی عادتون کے
اختلاف اور تبدیل اوقات سی ہوتا ہے اسلیے کہ ایسی حالت مین طریقۂ
انتظام سلطنت مین اونکے نزدیک کوئی امر سیاست متفق علیہ نہین ہوتا
اور در اصل وہ طریقۂ انتظام غور کامل سے اور قواعد علمی کی روسے
جاری نہین ہوتا جیسا کہ اہل فرانس کرتے ہین بلکہ وہ نتیجہ ہوتا ہے حالات
اور عادات کے لحاظ کا جسکی طرف ہمنے اشارہ کیا ہے ووک دیان
فرانسیسی کا قول ہے کہ انگریزی سلطنت کو طریقہ انتظام تمام قوانین
قدیمہ اور جدیدہ کا جامع ہے اور جو ایک قسم کی وقت سے خالی نہین ہے
کیونکہ کبھی اسمین وو حکم مخالف ایک مقدمہ مین ایسے پائے جاتے ہین
کہ ایک نیا حکم بغیر باطل کرنے پہلے حکم کے صادر ہوتا ہے اور وہ پہلا حکم
بلحاظ محبت قومی اور تمدن کے اونکی عادات قدیمہ کی رعایت کو ساتھ

چھوڑ دیا جاتا ہے اور آغاز اس کونسٹیٹیوشن یعنے طریقہ انتظام سلطنت
انگریزی کا قوم بارونات کیوقت سے ہے جسنے ۱۹ جون ۱۲۱۵ع مین
بادشاہ جان ساتیر کے روبرو ایک بڑا عہدنامہ پیش کیا تھا اور جسکی صحت
اور اجرا کو اوس بادشاہ پر لازم ٹھہرایا تھا اوسکی دوسری فصل مین بادشاہ
موصوف کا یہ اقرار ہے کہ جسقدر انگریزی مملکت مین ہماری رعایا ہے اوسکو
ہماری طرف سے اور ہمارے وارثون کی طرف سے اون امور مین جنکی ہم
آیندہ تفصیل کرینگے دائمی آزادی کا حق حاصل ہے اور اوسکی چودھوین
فصل مین عام مجلس بنانے کا اقرار ہے جو لوگون پر محصول کا ادا کرنا تجویز
کیا کرے اور یہ بھی بادشاہ کا اقرار ہے کہ اوس مجلس کے بنانے کے لیے
ہم مذہب کے پیشواؤن اور اونکے ماتحتون اور پادریون کو جو خانقاہون
کے سردار ہین اور کونٹونکو اور بڑے بڑے بارنٹون کو بذریعہ اپنے
خطوط خاص کے بلا وینگے اور عمال سلطنت کو جو ہمارے تابع ہین اونکو
اونکے افسرون کے ذریعہ سے طلب کرینگے اور پندرہوین فصل مین

بادشاہ کا یہ اقرار ہے کہ جب ہم شہر لندن کی قدیمی آزادی کی حفاظت
کا بندوبست کرینگے تو ایساہی عمل درآمد اوسوقت کرینگے اور بائیسوین
فصل مین بادشاہ کا یہ اقرار ہے کہ مجلس احکام عمومیہ کو آیندہ سے
ہمارے ساتھ ساتھ پھرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے بلکہ اوسکو اپنے
موقع معین مین قیام رکھنا چاہیے اور فصل پچیسوین مین بادشاہ کا یہ
اقرار ہے کہ جو لوگ اون سردارون کی زمین کے لگان ادا کرتے ہین
جو اوس زمین کے اوپر کچھ کہ اوسپر ہے مالک ہین اونسے کوئی مالی ڈانڈ
صرف اونکی کسی بڑی یا چھوٹی بے اعتدالی پر نہ لیا جاویگا مگر بحالت
مجرم ہونے کے لیکن اگر مجرم کے پاس اوسکی ضرورت معاش سے
زیادہ نہو تو بھی اوسپر ڈانڈ نہ ڈالا جاویگا اور اگر کوئی جرم بازارگو سوداگرون
سے متعلق ہو تو اونپر ایسا ڈنڈ نہ ڈالا جاویگا جس سے اونکا راس المال
تلف ہو جاوے اور اونکا کاروبار بند ہو جاوے اور اوسکی چھبیسوین
فصل مین بادشاہ کا یہ اقرار ہے کہ کاشتکارون پر خواہ وہ خاص

اراضی خالصہ سلطانی کے کاشتکار ہون خواہ اور مالکان زمین کے
کاشتکار ہون تو بحالت مجرم ہونیکے اونپر ایسا سخت جرمانہ جو اونکی حفاظت
سے باہر ہو نکیا جاویگا اور وہ زمین کی کاشت سی محروم نکیے جاوینگے
اور کوئی ڈانڈ اونپر لازم نہ آویگا جب تک بارہ آدمی اونکے ہمسایونمین سے
اوسپر گواہی ندین اور اوسکی اٹھتیسوین فصل مین بادشاہ کا یہ اقرار ہے
کہ کسیکو پادریون مین سے اور کونٹون مین سے یا اونکے سوا اور کسیکو
عمال سلطنت مین سے یہ اختیار نہین ہے کہ گھوڑے یا اور بار برداری
کی چیزین ہمارا اسباب ڈہونیکو بغیر اجرت دیے بطور بیگار کے پکڑے
اور اوسکی تینتالیسوین فصل مین بادشاہ کا یہ اقرار ہے کہ تمام سلطنت
مین باٹ اور پیمانہ اور گز ایک مقدار کا ہو اور وہ مقدار وہی ہے جو
اب لندن مین موجود ہے اور فصل اڑتالیسوین مین بادشاہ کا یہہ
یہ اقرار ہے کہ کوئی شخص نہ گرفتار لیا جاویگا اور نہ قید کیا جاویگا اور نہ اوس سے
کوئی چیز جسکا وہ مالک ہی لیجاویگی اور نہ اوسکی عادتون اور آزادی مین خلل ڈالا جاویگا

اور نہ قوانین کی حفاظت سے محروم کیا جاویگا اور نہ زمین سے نکالا جاویگا
اور کسی طرح سے ایسی بات اوسکے ساتھہ نہین کیجاویگی جو اوسکی آزادی
کی منافی ہو اور ہمکو اوسپر کچہہ اختیار نہوگا اور نہ ہم اوسکے قید کا حکم دینگے
جب تک کہ ہمارے مملکت کے قانون کے موافق جسکو مجلس نے مقرر کیا ہے
اوسکی نسبت حکم صادر نہو اور اوسکی اونچاسوین فصل مین بادشاہ نے اقرار کیا ہے
کہ ہم کسی کے حق کو نہین روکین گے اور نہ اوسکے معاوضہ مین کچھہ
حاصل کرینگے اور ہم اپنے اس حکم کو جاری رکھین گے اور اوسکی باون
فصل مین بادشاہ نے اقرار کیا ہے کہ ہماری مملکت مین سے جو کوئی
سفر کرنا چاہے یا ہماری مملکت کو چھوڑنا چاہے تو اوسکو اختیار ہے اور
اگر کوئی پھر ہماری مملکت مین آنا چاہے تو اوسکو بھی بغیر کسی قسم کی روک ٹوک
کے اجازت ہے خواہ وہ سفر اوسکا بری ہو یا بحری مگر جب وہ ہمارے ہان
آوے تو اوسپر ہماری اطاعت واجب ہے اور سنہ ۱۲۵۸ع مین ایک اور
بڑا عہدنامہ قانونی قرار پایا جسکا نام تقریر اکسفورڈ ہے اور یہ اکسفورڈ

ایک شہر ہے انگلستان مین اور یہ عہد نامہ قانونی جماعت بارنٹون کے
حضور سے جسمین چوبیس شخص شریک تھے مقام لندن مین مجلس پارلیمنٹ
کے اول اجلاس مین تجویز ہوا جسمین بہت سے امور ہین منجملہ اونکے یہ ہین
کہ بارنٹ ہی ہر سال واسطے انفصال مقدمات کے حاکم مقرر ہونگے جسطرح
کہ ناظر خزانہ یعنے لارڈ اکیسچکر یعنے لارڈ چینسلر جو سردار اور حاکمون کا اوشا
شاہ سلطنت کا ہوتا ہے اور اونکے سوا اور لوگ متعلق سلطنت مقرر ہوتے ہین
اور اونھین کی نگہبانی مین بادشاہی محل رہین اور مجلس پارلیمنٹ سال بھر
مین تین مرتبہ فروری اور جون اور اکتوبر مین جمع ہوا کرے اور کونسیون
بارہ بارنٹون سے ہمیشہ کے لیے مرکب کیا جاوے جو پارلیمنٹ مین حاضر ہوکر
جملہ امور مین شاہی مجلس سے مباحثہ کیا کرے اور چار شخص کفالیہ پر نوٹی
اس غرض سے مقرر ہون کہ جو شکائتین رعایا کی جانب سے اعیان دولت
کی نسبت ہون یا اور ملازمان سلطنت کی نسبت ہون اونکو سنین اور
اون شکایتون کو پارلیمنٹ کے اول اجلاس مین پیش کرین اور ۱۲۶۵ء مین

جو اول جلسہ پارلیمنٹ کا ہوا تھا وہ کامل جلسہ تھا اسلیے کہ اوسمین صرف
اعیان دولت و عمائد ہی شریک نتھے بلکہ وکلاء کونسی اور وکلاء ایالات اور
دیہات کے بھی اسمین موجود تھے چنانچہ ماکولی مورخ نے اس جلسہ کو قوم انگلشیہ
کے کمال اور اونمین ظاہر ہونے اون اخلاق کا زمانہ تعبیر کیا ہے جو
اوسیوقت سے اونکے ساتھ مخصوص اور محفوظ ہین اسی سبب سے آباد
اجداد اونکے شمار کیے گئے ہین باشندے جزیرہ کے ظاہر اور باطن مین یعنے
جسطرح کہ وہ اوروں سے ظاہر مین ممتاز ہین اسی طرح وہ اپنی عادتوں اور سیاست
مین بھی ممتاز ہین اور اوسیوقت سے اس قوم مین ترقی اصول انتظام سلطنت
کی شروع ہوئی اور پھر اسکے بعد اوسمین بہت سی اصلاح ہوتی گئی غرضکہ
جو حالت اس قوم کی ہے اور جسطرح پر وہ اپنی زندگی بسر کرتی ہے وہ
بہر کیف اون قوموں کی حالت سے بدرجہا بہتر ہے جو اس سے پہلے گذر گئین
اور اسی زمانہ سے اس قوم مین مجلس کو موں یعنے مجلس وکلاء مملکت مقرر ہوئی
جسکو تمام قوموں نے مقرر کر لیا ہے اور اڈورڈ ثالث کی عہد مین وہ دو مجلسین

علیحدہ ہوگئیں جو اس سے پہلے ایکساتھ جمع ہوا کرتی تھیں اور ریچرڈ ثانی
کے عہد سے وکلا رعایا کو یہ اختیار حاصل ہوا کہ سلطنت کی آمدنی اور
خرچ میں غور و فکر کیا کریں اور ہنری چہارم کے زمانہ میں وہ شرط ظاہر ہوئی
جو ۱۴۰۷ء میں منعقد ہوئی تھی کہ بادشاہ کو بغیر اتفاق اوس مجلس موبد
کے جسکے شرکا پارلیمنٹ میں قوانین انتظام سلطنت کی محافظت اور مراعات
کی بابت حلف کیا کرتے ہیں کسی قسم کے تصرف کا اختیار نہ رہا اور پھر جبکہ
ورو تئین کی لڑائی ہوئی تو خاندان ٹوڈور خود مختار کے زمانہ میں مجلس
پارلیمنٹ کا تسلط گھٹ گیا یہانتک کہ وہ اپنا باقی رہنا غنیمت سمجھی اسٹوارٹ
کے عہد حکومت میں پھر مجلس پارلیمنٹ کی شان بڑہگئی اور اپنی اوس
پستی کی حالت سے جو اوسکو ایک مدت مدیدتک لاحق رہی تھی بالکل نکل گئی
اور جو قضیے اور بڑے بڑے جھگڑے تصرفات شخصیہ کی بنیاد توڑنے
کے واسطے ہوتے تھے وہ اس مجلس کی دوبارہ تقویت کے باعث ہوگئے
اسکے بعد جب یہ تخت سلطنت گیہنول کے ہاتہ میں آیا تو اوسنے مجلس پارلیمنٹ کو

۱۶۵۳ء مین توڑ دیا مگر شارل ثانی کے عہد مین پارلیمنٹ کی شان و شوکت پھر ویسی ہی ہوگئی اسکے بعد جاک یعنے جیمس ثانی کے عہد مین دوبارہ ایک لڑائی سلطنت ملکیہ اور مجلس پارلیمنٹ کی باہین ہوئی جسکے سبب سے ۱۶۸۸ء مین بادشاہ کا اختیار جاتا رہا اور پارلیمنٹ نے تاج سلطنت ولیم دو رانج کو دیدیا اور ۲۴ فروری ۱۶۸۹ء مین دوبارہ کونسٹیٹوسیون یعنے طریقۂ انتظام سلطنت انگریزی کی مع اوسکی تمام شرطون کے بنیاد قائم ہوگئی جو ابتک بجنسہ قائم ہے اور اوسکی اصلی شرطین یہ ہین کہ جبتک پارلیمنٹ بھی متفق الراے نہو صرف سلطنت کی تجویز انتظامات مین مستند نہوگی اور کوئی محصول خاص بادشاہ کے لیے یا ملک کی مصلحت کے لیے بغیر موافقت پارلیمنٹ کے مقرر نہوگا رعایا مین سے ہر شخص اس بات کا مجاز ہوگا کہ وہ بادشاہ کے حضور مین خود حاضر ہوکر اپنا عرض حال کرسکے اور اور عرض حال سے کوئی امر مانع نہو اور فوج کا بھرتی کرنا اور اوسکا کسی کام پر تعین کرنا بغیر اتفاق راے پارلیمنٹ کے جائز نہوگا اور رعایا خود

اپنی مرضی سے پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ایسی آزادی کے ساتھ جسپر
کسی قسم کی مزاحمت نہو کیا کریگی اور جو امور کہ پیش آوین اونپر رعایا کو جو
مباحثہ کی آزادی ہے وہ معطل نہو گی اور کسی پر جھگڑے کے طے ہونے تک
ضمانت مین مال کا رکھنا لازم نہو گا اور اوسپر کوئی جرمانہ اوسکی حد طاقت سے
زیادہ نکیا جاویگا کسی شخص کو ایسی سخت سزا جو معمولی نہین ہے نہین دیجاویگی
اور جو لوگ ارباب حکم و اختیار مقرر ہون اونکے نام مع اونکے اختیارات
کے جو اونکو ہون عام لوگون کی اطلاع کے واسطے بخوبی مشتہر کیے جاوینگے
اور جو لوگ فوجداری مقدمات مین مجرمون کو سزا دینے کا اختیار رکھتے ہون
وہ لوگ اصحاب ثروت و عزت ہون اور پارلیمنٹ ہمیشہ جمع ہوتا ہے تاکہ
جس چیز کی شکایت کیجاوے اوسکی اصلاح ہو اور قوانین مین سے جو چیز
تغیر و تبدل کے لائق ہو وہ متغیر و تبدل کیجاوے اور باقی بدستور بغیر
کسی خلل کے قائم اور بحال رہین جیسا کہ قانون وراثت سلطنت مین بہت سی
شرطین حسب تفصیل ذیل ہین یعنے جسنے مذہب رومن کیتھلک اختیار کیا ہو

یا جسنے رومن کیتھلک مذہب والا شوہر کیا ہو یا رومن کیتھلک والی جورو
کی ہو تو اوسکا حق سلطنت ساقط ہو جاتا ہے اور نہ وہ کبھی تخت و تاج
کا مالک ہو سکتا ہے نہ اوسکا وارث اور نہ اوسکے ہاتھ مین انتظام سلطنت
کا اختیار رہ سکتا ہے اور اگر ایسا واقع ہو تو وہ اوتار دیا جاویگا اور رعایا
کے ذمہ سے اوسکی اطاعت کا فرض اوسیوقت سے ساقط ہو جاویگا اور
سلطنت کا تاج منتقل ہو کر کسی قریب وارث پر چلا جاویگا مگر پھر ایک
تھوڑے سے عرصہ کے بعد مجلس نے قانون کو کسیقدر ترمیم کیا اور سلطنت
کو ہر سال مسلح لشکر رکھنے کی اجازت دی ملکہ جئنے کے عہد مین پارلیمنٹ
نے ہنوور کے خاندان کو بادشاہت کیلیے قبول کر کے یہ باتین تجویز کین
کہ جو شخص آیندہ سے سلطنت انگریزی کے تاج و تخت کا وارث ہو اوسپر
واجب ہے کہ وہ انگلش چرچ کے اعتقادون کو اون شرطون کے موافق
قبول کرے جو قوانین مین قرار پا چکی ہین اور اگر تاج و تخت ایسے شخص
کے پاس جاوے جو انگلستان مین پیدا نہوا ہو تو قوم انگریز مین سے

جو لوگ اوسکے تاج و تخت کی طرف رجوع نکرین وہ لوگ اپنی جایداداور
زمین سے بغیر اتفاق پارلیمنٹ کی خارج نہونگے اور جو شخص اس تاج کا وارث
ہو اوسکو انگلنڈ اور آیرلنڈ اور سکوسیا کی حدود سے باہر جانیکا اختیار
بدون اجازت اہالیان شورہ کے نہوگا اور تمام معاملات سلطنت
مجلس سلطانی کے سامنے جو مجلس خاص کے نام سے موسوم ہے پیش
کیے جاوینگے جو امر کہ پیش آیا ہے اوسکے انفصال کے لیے گفتگو کیجاویگی
جسپر اون ممبرون کے دستخط ہونگے جو اوس مجلس مین شریک ہین اور
جو شخص کہ انگلستان اور اسکاٹلنڈ اور آیرلنڈ اور حکومت انگریزی کے
شہرون سے باہر پیدا ہوا ہے وہ کسی طرح خاص شاہی مجلس کا ممبر نہین
ہوسکتا اور نہ اون دونون مجلسون کا ممبر ہوسکتا ہے جنکا اوپر ذکر ہوا
اگرچہ اوسنے انگریزی قوم مین داخل ہونے کا عہد کیا ہو کسی استحقاق سے
خواہ بادشاہ کی عنایت سے مگر اوسحالت مین جبکہ اوسکی ما اور باپ
دونون مین سے ایک بھی قوم انگریز سے ہو اور پارلیمنٹ کی شکایت پہ

کوئی شخص نہ کوئی رتبہ پا سکتا ہے اور نہ کسی وظیفہ ملکی یا فوجی کا امانت دار
ہو سکتا ہے اور نہ وہ زمینین جو تخت و تاج سے متعلق ہین کسیکو ہبہ یا
بخشش ہو سکتی ہین اور نہ کوئی شخص اس کے فرمان سے نفع اوٹھا سکتا ہے
گو کہ اوسپر اوس سردار نے مہر کی ہو جو مہر کرنے کی خدمت کا سب سے
بڑا افسر ہو اور انھین باتون اور معارضون اور ترتیبون کے سبب اور
اون قوانین کے سبب جنکا ذکر آگے آویگا قوت سلطنت کی بادشاہ اور
پارلیمنٹ مین منقسم ہو گئی ہے —

چوتھی فصل

اختیار اجرای قوانین کے بیان مین

انگریزی سلطنت مین اجراے قوانین کا اختیار بادشاہ کے ہاتھ مین
ہوتا ہے چنانچہ بواسطہ اپنے وزراء کے وہی اوسکو نافذ کرتا ہے اور
تاج سلطنت برطانیہ عظمے بوراثت وارثون کے پاس آتا ہے اور
سلسلہ وار خاندان مین نسلاً بعد نسل اکبر اولاد کو ملتا چلا آتا ہے یعنے

باپ کی بعد بڑا بیٹا وارث ہوتا ہے اور ہوتے ہوئے لڑکے کے لڑکی کو
نہین ملتا گو لڑکا چھوٹا ہی کیون نہو مگر بشرطیکہ وہ درجۂ واحد مین ہون
مثلاً ایک بہن بڑی ہو اور بھائی چھوٹا ہو تو بھائی کو ہی ملتا ہے اور
انگلستان کا بادشاہ ہمیشہ بلقب ری ملقب ہوتا ہے اور اوسکے نقشو پر
یہ پیشانی لکھی جاتی ہے "بسا تہ فضل اور احسان خدا کے فلان شخص بادشاہ
سلطنت متفقہ برطانیہ عظمے اور آیرلنڈ کا حامی اس عقیدہ کا" اور بحیثیت
رئیس کنیسہ ہونیکے ارباب دین کو منتخب کرتا ہے اور منتقف کے افسرون کے
جمع ہونیکا حکم دیتا ہے اور بحیثیت رئیس مملکت ہونیکے وزراء کے تقرر اور
افواج بحری اور بری مین وظیفون کے عطا کرنے اور لوگون کو خطاب
عطا کرنیکا اور درجہ مقرر کرنیکا اور سوا اسکے اسی قسم کے اور امور کا جو
شہر اور فوج سے علاقہ رکھتے ہین اوسکو اختیار ہوتا ہے اور جس شخص کو
کوئی دوسرا بادشاہ کسی قسم کا تمغہ یا انعام وغیرہ عطا کرے تو اوسکے
قبول کرنیکی اجازت اسی کے اختیار مین ہوتی ہے اور اپنی سلطنت سی

سفیرون کے بھیجنے اور اور سلطنتون کے سفیرون کے منظور کرنیکا اختیار
بھی اسکو ہوتا ہے اور جو کام دشوار پیش آوے اوسمین تمام اہالیان ممالک
سے استعانت کی درخواست کرسکتا ہے اور لڑائی کرنے اور صلح کرنیکا بھی
اوسیکو اختیار ہوتا ہے اور سکہ اوسیکے نام سے چلتا ہے اور انگریزی رعیت
مین داخل ہونیکا فرمان دیتا ہے اور مجرمون کو معاف کرنیکا مجاز ہوتا ہے
اور ان سب امور مین اگرچہ باعتبار اپنے اصلی استحقاق کے بادشاہ ہی سب کچھ
کرسکتا ہے مگر بغیر خواہش وزرا کے نہین کرتا کیونکہ پارلیمنٹ مین امور سلطنت
کی بابت بازپرس وزرا سے ہی ہوتی ہے اسواسطے بادشاہ کسی کام کو بغیر
مشورہ وزرا کے نہین کرتا اور وزرا کا حال یہ ہے کہ جبتک اونکی کاروائی
کو اکثر ممبران ہوس آف کامنز یعنے دیوان عام پسند نکرین اور اون سے
متفق الراے نہون اوسوقت تک وہ اپنے عہدہ پر نہین رہ سکتے چنانچہ
وزرا سے بازپرس ہونیکے یہی معنے ہین اور دیوان عام کی موافقت اور
ناموافقت کے یہہ معنے ہین کہ جملہ معاملات داخلیہ اور خارجیہ اوس کے

ممبرون کے سامنے پیش کیے جاتے ہین اور اونکا پیش ہونا حقوق دیوان
عام مین سے ہے اور اونکو اس بات کا اختیار حاصل ہوتا ہے کہ جس بات
مین اونکو شبہہ ہو اوسکو وزراء سے دریافت کرین اور اونپر اعتراض کرین
اور جب وہ کوئی اعتراض کرتے ہین تو وزراء اوسکا جواب دیتے ہین اور
پھر باہم اوس امر کی رد وقدح مین مباحثہ ہوتا ہے پس اگر سوال وجواب کے
غور ہونیکے بعد اکثر ممبرون کی راے اوس اعتراض سے موافق ہوتی ہے
جو وزرا کی کارروائی امورات سلطنت پر وارد ہوتا ہے تو بادشاہ کو بجز ان
دو باتون کے اور کوئی چارہ باقی نہین رہتا کہ یا تو وہ وزرار کو بدل دیتا ہے
اور یا ہوس آف کامنز کو بند کر دیتا ہے اس شرط پر کہ دوبارہ رعایا کی طرف سے
ہوس آف کامنز کے ممبرون کا انتخاب کیا جاوے پس اگر وہ لوگ بجاے
ان ممبرون کے نئے ممبر نرم مزاج اور ایسے کہ جنکی راے سلطنت کی راے سے
موافق ہو منتخب کرتے ہین تو انکے اس انتخاب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ
وہ وزرا کی کارروائی سے راضی ہین پس وہ وزیر بدستور اپنی اپنی جگہ نہ

قائم رہتے ہین اور اگر اونھون نے اونھین پہلے ممبرون کو پھر منتخب کیا یا اونکے
سوا ایسون کو منتخب کیا جو پہلون ہی کے مانند وزرا کی کارروائی پر معارضہ
کرنیوالے ہین تو اس سے ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ وزرا کی کارروائی سے
ناخوش ہین اوسوقت واجب ہوتا ہے کہ وزرا اپنے عہدون سے علیحدہ ہوجاوین
اور ہوس آف کامنز کو اس بات کا بھی حق ہے کہ کسی ایک وزیر پر باسبب
اگر کوئی وجہ پاوے تو بددیانتی کا دعوی کرے اور ایسے مقدمات کا فیصلہ
ہوس آف لارڈز سے کیا جاتا ہے اور ہوس آف کامنز کو یہ بھی اختیار ہے
کہ اگر بادشاہ نے اپنے نزدیک مصلحت سمجھکر کوئی لڑائی تجویز کی ہو اور ہوس
آف کامنز کی راے ہین اوس سے رعایا کا کچھ فائدہ نہو تو اوس لڑائی کی
واسطے روپیہ یا لشکر دینے سے انکار کرے کیونکہ محصولون کا مقرر کرنا اور
فوج کے متعلق اور جنگی امور سب ایسے ہین کہ اونکا بندوبست ہر سال
ہوا کرتا ہے اور ضرور ہے کہ ہر سال اونکے لیے کوئی قاعدہ مقرر کیا جایا کرے
پس انھین قاعدون کے سبب سے انگریزون کی قوم کو شہرت اور اونکے

ملک کی آبادی اور انواع طرح کے تمدن کی خوبی حاصل ہوئی ہے جس کے
سبب سے اونکا جزیرہ بمنزلہ ایک آباد اور سرسبز باغ کے ہوگیا ہے حالانکہ
ابتدا اًر در یا مین یہ جزیرہ ایک غیر آباد اور اوجڑ مقام تھا اور کل دنیا کے
باشندون کے پانچوین حصہ سے زیادہ اوسمین آباد ہوگئے ہین جیسا کہ
اون لوگون پر علانیہ روشن ہے جو کہ جغرافیہ سے واقف ہین اور وزیرون
کے منتخب کیے جانے کا یہ دستور ہے کہ اونکو بادشاہ ہوس آف کامنز اور
ہوس آف لارڈز کے ممبرون مین سے منتخب کرتا ہے اور یہ انتخاب اسطرح
پر ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ کی ممبرون کی کثرت راے جس گروہ کی راے سے
متفق ہوتی ہے اوس گروہ کا جو رئیس ہے وہ منتخب ہو کر معین ہوتا ہے
اور وہی شخص وزیر اعظم کے نام سے ملقب کیا جاتا ہے اور وہ شخص باقی
وزیرون کو اپنے گروہ کے معززین سے منتخب کر کے واسطے منظوری کے بادشاہ
سے عرض کرتا ہے پھر اگر بادشاہ اونکو منظور نہین کرتا تو یہ وزیر وزارت
کے قبول کرنیسے انکار کر دیتا ہے اسلیے کہ اگر کوئی اعتراض کسی وزیر کی

کارروائی پر ہو تو وہ سب پر عاید ہو کیونکہ اون سبکے ذمہ پر ہے کہ نہایت
عمدگی سے کاروبار انجام ہو پس اگر بادشاہ اونکو منظور نکرے تو ضرور ہے
کہ وزیر اعظم وزارت قبول کرنیسے انکار کرے کیونکہ جبتک اوسکو اپنے
ساتھیون پر کامل وثوق نہو تو وہ کام انجام نہین کر سکتا اور ممالک
انگریزی مین سیاست مملکت پر بحث کرنے والے دو گروہ ہین ہویغ یعنے
وگ اور ٹوری پہلا گروہ تو آزادی کا پھیلنا چاہتا ہے اور دوسرا گروہ قدیم
اصول کا برقرار رہنا چاہتا ہے پس وزرا اور اونکے سوا تمام معتبر
اہل خدمت انھین گروہون مین سے کسی ایک گروہ کے بغیر شرکت
دوسرے گروہ کے لوگون کے ہوتے ہین اور جبکہ پارلیمنٹ کے روبرو
کسی معاملۂ سیاست کے سبب سے وزارت موجودہ وزیرون کی گر پڑتی ہے
یا ہوس آف کامنز اور ہوس آف لارڈز مین اختلاف پڑتا ہے اور
قرعہ اندازی یعنے ووٹ لینے سے اون وزیرون کی کارروائی سے
ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور وزیر اعظم اپنی خدمت کو چھوڑ دیتا ہے تو

اوسکا استعفا دینا تمام اوسکے رفیقون کے استعفے کو بھی مستلزم ہوتا ہے
اور وزارت مین مفصلۂ ذیل ارکان ہوتے ہین وزیر خزانہ جسکو وزیر مال
بھی کہتے ہین اور اکثر یہی وزیر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے اوسکے بعد وزیر
مجلس خاص اور پھر لارڈ چینسلر اعظم اور چینسلر اشیکہی اور وزیر امور داخلہ
وزیر امور خارجہ اور وزیر آبادیہاے خارجیہ اور وزیر جنگ اور وزیر
ہند اور ان نو وزیرون مین سے ہر ایک کی ماتحت متعدد عہدہ دار
ہوتے ہین اور سالانہ وظیفہ وزرا کا پچاس ہزار فرنک سے لیکر
باختلاف مراتب ڈہائی لاکھ فرنک تک ہی اور جملہ وزرا امورات داخلہ
مملکت مین اور امورات خارجیہ مملکت مین جسکا تعلق اور سلطنتون سے ہے
تحت حکم بادشاہ کام کرتے ہین مگر جو قاعدے پارلیمنٹ کی مقرر ہین اونسے
تجاوز نہین کرتے۔

پانچوین فصل

اون احکام کے استنباط کے بیان مین

جو بطور قانون قرار پا گئے ہین

بلاد انگریزیہ مین احکام قانونیہ کا استنباط بادشاہ اور پارلیمنٹ کے
اختیار سے ہوتا ہے اور پارلیمنٹ سے مراد لارڈون کی مجلس یعنے
ہوس آف لارڈز اور مجلس وکلاء رعایا ہوس آف کامنز ہے اندونون
مجلسون کا اجتماع بادشاہ کے حکم سے ہوتا ہے اور سال بھر مین اونکے
اجتماع کا زمانہ بھی بادشاہ ہی مقرر کر دیتا ہے اور پارلیمنٹ کی دونون
مجلسون کے ممبر اجلاس کے وقت خواہ کیسی ہی گفتگو کرین کچھ اون سے
مواخذہ نہین ہوتا جیسے چھاپنے والون سے اونکی کسی تحریر پر جو وہ اپنے
کاغذون مین چھاپتے ہین مواخذہ نہین ہوتا اور پارلیمنٹ کے
ہر ایک ممبر کو اختیار ہے کہ جس امر مین جو کچھ کہنا چاہے پارلیمنٹ کے
اجلاس مین بیان کرے اور پارلیمنٹ کا اجلاس کا برخاست ہونا بھی
بادشاہ کی اجازت سے ہوتا ہے اور جو کچھ مباحثہ پارلیمنٹ مین ہوتا ہے
وہ مو بمو اخبارون مین چھپکر مشتہر ہوتا ہے اور ہوس آف لارڈز

اہل کنیسہ سے اور نوابون یعنے امرا سے مرکب ہوتی ہے اور اس سبب
سے اس مجلس مین دو گروہ پیدا ہو جاتے ہین ایک روحانی گروہ اور
دوسرا دنیاوی گروہ پہلا گروہ اساقفہ شہر کنٹربری اور شہر یورک کا اور
چوبیس انگریزی اسقفون کے سردارون سے اور آیرلنڈ کے اسقفون کے
اور اوسکے تین اور اسقفون کے ایک سردار سے مرکب ہوتا ہے اور
دوسرا گروہ مملکت کی خاندانی امرا سے جو اوس گروہ مین شمار کیے جاتے ہین
اور امراء انگریزی سے جو اسکاٹلنڈ کے ملائے جانے سے پہلے موجود تھے اور
اور امراء برطانیہ اعظم سے جو بعد ملائے جانے آیرلنڈ کے موجود تھے
اور چند اسکاٹلنڈ اور آیرلنڈ کے لارڈون سے پارلیمنٹ مرکب ہوتا ہے
پس ہوس آف لارڈز مین اسکاٹلینڈ کی طرف سے سولہ لارڈ ہوتے ہین
جنکو اوس ملک کی لارڈ اونکی زندگی بھر کے لیے پارلیمنٹ مین بیٹھنے کے
واسطے منتخب کرتے ہین اور یہ لارڈ ممبران نیابت کہلاتے ہین اور
لارڈون کا رتبہ بعضونکو تو خاندانی ہوتا ہے اور بعضون کو بادشاہ

کی طرف سے عنایت ہوتا ہے جنکا خاندانی ہوتا ہے اوسکا مستحق بڑا بیٹا
ہوتا ہے اور ایسے ممبر ہوس آف لارڈز کے جنکو صرف بادشاہ نے
اونکی زندگی بھر کے لیے مقرر کیا ہو اب کوئی نہین ہین مگر بادشاہ جب
چاہے اور جسکو چاہے بغیر کسی تعداد معین کے انگریزون مین ممبر کرسکتا ہے
مگر اسکاٹلنڈ کے ممبرون مین ایسا نہین کرسکتا اور آیرلنڈ کے ممبرون مین
بھی جبتک کہ تین ممبر خارج نہو جاوین کسیکو ممبر نہین کرسکتا اور ممبران
ہوس آف لارڈز جبتک کہ اونکی عمر اکیس برس کی نہو لے ہوس آف لارڈز
مین اجلاس نہین کرسکتے اور اونکے لیے یہ خصوصیت ہو کہ اگر اون مین
سے کوئی سلطنت کی نسبت کچھ بددیانتی کرے یا فرمانبرداری سے خارج ہو
تو اور کوئی بجز مجلس ہوس آف لارڈز کے اوسکی نسبت کچھ حکم نہین دیسکتا
اور لارڈ کسی حاکم کے سامنے گواہی کے وقت حلف نہین کرتے صرف
یہ کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون جیسا کہ میری عزت اور میری ذاتی شرافت
کا مقتضی ہے اور کوئی لارڈ بغیر حکم پارلیمنٹ کے اپنے رتبہ سے معزول

نہین کیا جاسکتا اور ہوس آف لارڈز کے ممبر کو مجلس مین اگر وہ اوس
مجلس مین موجود ہو راے دینے کا اختیار ہے اور یہ بہی اوسکو اختیار ہے کہ اپنی
راے لکھکر اور اوسپر دستخط کر کر کسی ممبر کے ہاتہ جو اوسی کے مانند ہو ہوس
آف لارڈز کی مجلس مین بہیجدے اور ممبران ہوس آف لارڈز کی خصوصیات
سے یہ بہی ہے کہ جو راے قرعہ اندازی یعنے ووٹ لینے کے بعد کثرت
راے ممبران سے قرار پاوے تو جس شخص کی راے اوسکے مخالف ہو اوسکو
اختیار ہے کہ اوس مجلس کے دفتر مین اپنی راے اوسکے برخلاف مع دلائل
مخالفت کے لکھکر اپنے دستخط کردے اور یہ بات نہایت عمدہ ہے کیونکہ
اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ کس شخص کی راے سے مملکت کو نقصان
پہونچا ہے اور لارڈون کی خصوصیات سے یہ بات بہی ہے کہ وہ کسی قرضہ
کے مطالبہ مین جو اونپر ہو روکے نہین جاسکتے اور اگر کسی ملازم کی نسبت
مجلس وکلا کی طرف سے کوئی دعوی ہوتا ہے تو اوسکا فیصلہ ہوس آف
لارڈز سے کیا جاتا ہے اور وہ حکم اخیر سمجھا جاتا ہے پس ۱۸۶۵ عیسوی مین

لارڈون کی مجلس کے ممبر چار سو چھپن تھے اور انکا انقسام انگلنڈ اور ویلز جسکو فرانسیسی بین غال یعنے گال کہتے ہین اور اسکاٹلنڈ اور آیرلنڈ کی طرف سے اوس تفصیل کی بموجب تھا جسکی کیفیت مندرجۂ ذیل جدولون سے بوجہ احسن معلوم ہوسکتی ہے۔

ہوس آف لارڈز کے ممبرون کی تفصیل

عدد	
۳	ممبران خاندان ملکیہ
۲۰	ڈیوک
۱۱۱	کونٹ
۲۴	اہل اساقفہ جنکو مطارنہ بھی کہتے ہین۔
۱۶	ممبران اسکاٹلنڈ
۲	ارشفاک یعنے رؤسار اساقفہ
۱۹	مرکیز
۲۲	وائیکونٹ
۲۰۷	بارنٹ
۲۸	ممبران ایرلنڈ
۴	رؤسار اساقفہ انمین سے دو ایرلنڈ کے اور دو اسکاٹلنڈ کے۔
۴۵۶	میزان

اور جو مجلس عامہ رعایا کے وکلاء کی ہے جسکو مجلس ثانی یعنے ہوس آف
کامنز کہتے ہین اسمین اطراف و جوانب کو وہ منتخب لوگ ہوتے ہین جو رعایا
کے حق و حقوق کے متکفل رہتے ہین مدت انکی سات برس ہے بعد سات
برس کے انکے بجاے اور اسی قسم کے لوگ بھرتی ہو جاتے ہین اور خواہ
یہی دوبارہ بھرتی ہو جاتے ہین اور اس مجلس کے حسن انتظام کی صورت
اوس قانون کے مطابق ہے جو ۱۸۳۲ع مین تجویز ہوا تھا ان لوگون کی
منتخب کرنیکا حق ہر کوٹھی اور شہر اور قریہ مین اوس شخص کو حاصل ہے
جو اکیس برس کی عمر رکھتا ہو اور حقوق مدنیہ مین اوسکو تصرف ہو اور سالانہ
آمدنی جایداد کی ڈہائی سو فرنک سے کم نہو اور اگر پیشہ ورون کے پیشہ کی
آمدنی اسقدر ہو تو وہ قابل اعتبار نہین ہوتی اور ہر حالت مین وجاہت
معتبر ہوتی ہے اور یہ انتخاب علانیہ ہوتا ہے اور قرعہ یعنے ووٹ دینے
مین ممبران مالکیہ کو کچھ مداخلت نہین کیونکہ وہ غیر شخصون کو منتخب نہین
کرسکتی اور یہ اعظم اجنبی شخص کو اور اوسکو جو سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو اور اوس

شخص کو جسپر جرم حلف دروغی حاکم کے سامنے ثابت ہو گیا ہو یا اوسنے
اوس سال مین خیرات کے روپیے سے جو اوس صندوق مین ڈالا جاتا ہی
جو گرجا کے باہر رکھا گیا ہو مدد لی ہو اور اوس شخص کو جو آمدنی کمارک کی
یا شل اوسکے اور آمدنی کو مون کی وصول کرتا ہو اور اوسکو جو اخبار ونکے
کے چھاپنے پر مامور ہو اور کسی ملازم سلطنت کو اور اون لوگونکو جو انتظام
کے لیے مقرر ہین اور ایسے کسی شخص کو جسپر یہ بات ثابت ہوئی ہو کہ اوسنے
اس سے پہلے انتخاب مین کچھ دہوکا دہی کی تہی منتخب کرنیکی اجازت
نہین ہوتی یہ سب باتین منتخب کرنیوالون کی ذات سے تعلق رکھتی ہین
اور جو لوگ کہ رعایا کی طرف سے پارلیمنٹ مین جانیکے لیے منتخب ہوتے ہین
اونکے لیے یہ شرطین ہین کہ وہ اکیس برس کی عمر سے کم نہون اور سلطنت
کے باشندون مین سے ہون اجنبی نہون اور مجلسون عالیہ کے حکام
مین سے نہون اور نہ مجلس کونسل اور مجلس پولیس کے حکام مین سے
ہون اور نہ اون وکلا مین سے ہون جو مجلس تحقیق مین کام کرتے ہین

اور نہ انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے رومن کیتھلک کنیسہ کے لوگون مین سے
ہون اور نہ وہ سمجہا اون اشخاص کے ہون جنکے نکال دینے کا سلطنت
سے حکم ہوچکا ہو یا اونکے ذمہ کوئی جرم یا نافرمانی ثابت ہوچکی ہو اور نہ
وہ لوگ جو کونٹی اور شہرون اور قصبون مین ملازمت سے تعلق رکھتے ہون
اونھین مقامون مین جنہین کہ وہ عہدہ دار ہین منتخب ہوسکتے ہین اور اسیطرح
جو لوگ اون محصولون کے وصول کرنے پر جو سنہ ۱۸۲۹ع کے بعد مقرر
ہوئے ہین مامور ہون منتخب نہین کیے جاسکتے اور وہ لوگ بھی جو سلطنت کی
طرف سے زمین رکھتے ہین جو سنہ ۱۸۲۹ع کے بعد قرار پائی ہین اور وہ شخص بھی جنکو
سلطنت سے بطور معیشت کچھ وظیفہ ملتا ہو اور وہ شخص جو اون لوگونکی طرف سے
جو لشکر کے کامون پر مامور ہین یا اوسکی طرف سے جسپر سلطنت کی طرف سے
کوئی چیز لازم ہے وکیل ہو اور وہ شخص جو عمال شرف سے ہو اور شرف
اونکی زبان مین خطۂ معروف کا لقب ہے منتخب نہین ہوسکتا اور یہ لوگ
جو رعایا کی طرف سے ہوس آف کامنز کے ممبر مقرر ہوتے ہین وہ اول ہی

جلسہ مین اپنا رئیس مقرر کر لیتے ہین اور جسقدر معارضے قوانین کے متعلق
ہوسکتے ہین وہ سب دونون مجلسون کے حضور مین بغیر کسی تفاوت کے
پیش ہوسکتے ہین مگر قاعدہ یون ٹھہرا ہوا ہے کہ اول اس دوسری مجلس یعنے
ہوس آف کامنز مین پیش ہوتے ہین اور اونکے پیش ہونیکے بعد اوس
مجلس کو اختیار ہوتا ہے کہ خواہ وہ اوسکو بجنسہ قبول کرلے یا جو اپنے نزدیک
اوسکو مناسب معلوم ہو وہ کمی بیشی کردے یا اوسکو بالکل واپس کردے
مگر جو باتین کہ امراسے علاقہ رکھتی ہین وہ اس سے مستثنی ہین کیونکہ وہ باتین
ہوس آف لارڈز مین پیش ہوتی ہین اور یہ ایک بندھی ہوئی رسم ہے کہ
ممبران ہوس آف کامنز اوسمین کچھ تغیر و تبدل نہین کرسکتے اور جس بات
کو سالانہ محصول سے علاقہ ہے وہ ہمیشہ اولاً ہوس آف کامنز مین پیش
ہوتی ہے اور وہین اوسپر اولاً ووٹ لیا جاتا ہے اوسکے بعد ہوس آف
لارڈز مین پیش ہوتی ہے اور وہ اوسکو منظور کرلیتے ہین یا بجنسہ واپس
کردیتے ہین اور ممبران ہوس آف لارڈز کو اختیار ہے کہ جو بات جسوقت

مجلس مین کہنی چاہین کہین لیکن ممبران ہوس آف کامنز کو ضرورہے کہ اول اوس پیش کرنیکی اجازت لی لین اور جو امور عامہ رعایا کے فائدہ کیواسطے ہوتے ہین وہ اکثر سلطنت کی جانب سے پیش کیے جاتے ہین اور ہوس آف لارڈز مین ووٹ لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اوسکے ممبر زبان سے ہان یا ناہ کہدیتے ہین اور اکثر ممبر اپنا ووٹ لکہکر بذریعہ دوسرے شخص کے جو اوسکے مانند ہے بہیجدیتے ہین جیسے کہ ہمنے اوپر بہی ذکر کیا اور ہوس آف کامنز مین ووٹ دینے کے لیے بذات خود حاضر ہونا اور ہان یا ناہ کہنا ضرور ہے اور جب کوئی امر جو پیش ہوا ہے دونون مجلسون مین منظور ہوجاتا ہے تو وہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوتا ہے اور یا تو بادشاہ بذاتہ خود اوس پر غور کرتا ہے یا اوسپر غور کرنے کے لیے لارڈون کی ایک کونسل بطور اپنے نائب کے مقرر کرتا ہے اور جب بادشاہ اوسکو جاری کردیتا ہے تو وہ ایک قانون ہوجاتا ہے جسپر عمل درامد ہوتا ہے اور ۱۸۶۶ عیسوی مین وکلا رعایا یعنے ممبران ہوس آف کامنز کی تعداد چھ سو اٹھاون تھی

اور اوسکی ترکیب حسب تفصیل ذیل تھی۔

تفصیل ترکیب ممبران ہوس آف کامنز

میزان	شہرون اور قریون کی طرف سے ممبر	کونٹیون کی طرف سے ممبر	ملکون کے نام
۵۰۰	۳۳۸	۱۶۲	انگلستان
۵۳	۲۳	۳۰	آیرلینڈ
۱۰۵	۴۱	۶۴	اسکاٹلینڈ
۶۵۸	۴۰۲	۲۵۶	میزان

چھٹی فصل
عام آزادی کے بیان مین

اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ رعایاے انگریزی کو جو اپنی طرف سے پارلیمنٹ مین اپنے نائب یا وکیل یعنے ممبر مقرر کرنیکا استحقاق حاصل ہے اور جو لوگ صاحب ریاست ہین اور اونکے سوا جو لوگ کہ ملک سے علاقہ رکھتے ہین اونکو فی الجملہ اختیارات حاصل ہین اور پارلیمنٹ بھی چونکہ ہمیشہ رفاہ عام پر نظر رکھتا ہے اور اسکے مباحثے بغیر کسی روک ٹوک کے

مشتہر ہوتے ہین اس سبب سے اسکی آزادی نہایت مستحکم ہو گئی ہے
اور اس آزادی کے سبب سے تمام کام اوسکے نہایت عمدہ ہو گئے ہین
اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہان کے اعلی اور ذی رتبہ آدمی اور اوسط درجہ
کے لوگ بھی ہر قسم کے معاملات مین مداخلت رکھتے ہین اور جو لوگ کہ
سلطنت کے کارکن ہین اونکے حالات کو وہ ہر وقت دیکھتے بھالتے
رہتے ہین اور ملازمان سلطنت کی تجویز کرنے مین انکی راے پر نہایت
درجہ کا اعتبار ہے اور جو لوگ اہل حرفہ اور پیشہ ور ہین اونکو یہ اختیار
حاصل ہے کہ اگر وہ کچھ پارلیمنٹ مین عرض کرنا چاہین تو فوراً بے روک
ٹوک کے عرض کر سکتے ہین اور کوئی کام سلطنت سے بغیر اجازت وزیر
کے نہین ہوتا اور جو کچھ کہ اوسکا نتیجہ ہو اوسکا ذمہ دار ہمیشہ وزیر رہتا ہے
اور اسی طرح تمام عہدہ دار اپنے کامون کی بھلائی برائی کے ذمہ دار ہوتے ہین
یہانتک کہ ادنی عہدہ دار سے اعلی عہدہ دار تک کو خیال ہوتا ہے کہ ایک
ادنی آدمی بھی اوسکے خراب کامون کی پارلیمنٹ تک شکایت کر سکتا ہے

اور وہ شکایت پارلیمنٹ ہی کی اجازت پر موقوف ہوتی ہے اور یہ طریقہ
ذمہ داری کا ایسا عمدہ ہے کہ رعایا کے حقوق کی محافظت کیواسطے اس سے
بہتر اور کوئی طریقہ نہیں معلوم ہوتا اور ایک خاص خوبی اوس سلطنت
کی یہ ہے کہ اسکی عامہ رعایا کو اپنے طور پر عام جلسے کرنے سے اور ان
جلسون مین سلطنت کی کارروائی پر نکتہ چینی کرنے سے کچھ امتناع نہین ہے
اور جیسا کہ لارڈ بروہیم نے کہا ہے کہ ایسا کرنیمین اونکو کسی قسم کا اندیشہ
نہین ہے چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لاکھون آدمی ایک جگہ سلطنت کی
کسی امر پر بحث و مباحثہ کرنے اور اوسپر دلیلین قائم کرنے کے لیے بغیر
روک ٹوک کے جمع ہوتے ہین اور جب کوئی بات اونکے نزدیک اتفاق
راے سے مسلم ہو جاتی ہے تو اوسکو سلطنت کر اور پارلیمنٹ کے حضور مین
پیش کرتے ہین مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر وہ لوگ معقولیت سے اور
قوانین کے حدود سے تجاوز کرنے لگتے ہین اور ایسی اجازت کو غنیمت
سمجھکر لوگون کی راحت و آرام مین ہتھیارون سے خلل ڈالنے کا ارادہ

کرتے ہین یا جو لوگ کہ اونکی راے سے موافق نہین ہین اون پر تشدد
کرتے ہین یا اسی قسم کی اور باتون کو کرنا چاہتے ہین تو اوسوقت اونکو
روکنا واجب ہوتا ہے اور جس شہر اور ضلع مین ایسا ہوتا ہے وہان کا
خاص حاکم جلسہ مین جاکر اونسے کہدیتا ہے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے
کہ تم لوگ اس موقع پر جمع نرہو متفرق ہوکر اپنے اپنے گھرون کو یا جہان
کہ تم کام کرتے ہو چلے جاؤ اور تابعداری کرو اوس حکم کی جو بادشاہ جارج
کے سنہ اول جلوس مین بلوائی مجمعون کے بند کرنیکو صادر ہوا ہے اور
خدا ملک کی نگہبانی کریگا پس اگر بعد اس حکم کے بھی ایک گھنٹہ مین وہ
لوگ متفرق نہین ہوتے تو پھر اوسوقت حاکم کو اس بات کا اختیار
حاصل ہوتا ہے کہ وہ اونکے متفرق کرنے کی کوئی حاکمانہ تدبیر کرے اور
زور و قوت سے متفرق کردے مگر ایسا بہت کم اتفاق ہوتا ہے اور
وہان کی رعایا کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی رایون کو چھپوادے
اور تمام شہرون مین فورا مشتہر کردے اور کسی جرنل کے چھاپنے اور کسی

کتاب کی تالیف کرنے مین گو وہ کسی غرض سے ہوا ونکو اجازت لینے کی
کچھ حاجت نہین ہے مگر اتنی بات بطور ذمہ داری کے ضرور ہے کہ مصنف
اپنا نام اور لقب اور اپنا مسکن ظاہر کردے تاکہ جب کبھی معلوم ہو کہ اوسکی
لکھنے والے نے اون حدون سے جو اوڈیٹر کے لیے مقرر ہین تجاوز کیا ہے
اور اغراض شخصیہ کی طرف مائل ہوگیا ہے یا سلطنت کی نافرمانی کیطرف
تحریص کی ہے یا ایسکے مانند اور کچھ کیا ہے تو اوس سے مواخذہ کیا جاسکے
پھر اس شخصی آزادی کا مقرر ہونا کسی مرتبہ کی خصوصیت سے بدون لحاظ
اوس شخص کے حق کے جو تمام محکمون سے شاکی ہے نہین ہے بلکہ یہہ
ممکن ہے کہ ہر حاکم پر جسنے اوس شخص کے آزادی کو روکا ہو جس نے
کافی ذمہ داری اوسطرح کی ادا کی ہو جسکا اوپر ذکر ہوا نہایت سخت
حکم صادر ہوا اور انگریزی قانون نے ایک اور طمانیت خاص لوگونکو
یہ عطا کر رکھی ہے کہ اونکے مقدمات مین بواسطہ جوری کے حکم صادر
کیا جاتا ہے اور یہ جوری اوسی طرح کی ہوتی ہے جسکا ذکر ہم فرانس کے

حالات کے ضمن مین کر چکے ہین پس یہ جو کچھ ہمنے کہا یہ تو انگریزی سلطنت
کے طریقہ سیاست کا اجمالی بیان تھا اب ہم اسکی تفصیل کو لارڈ ڈبروہم صاحب
کی اوس راے کے بیان کرینکے بعد ختم کرینگے جسمین اونھون نے یہہ
بیان کیا ہے کہ انگریزی کونسٹیٹیوسیون یعنے طریقۂ انتظام سلطنت یعنی
سلطنت شخصیہ او رسلطنت رؤسا او رسلطنت جمہوری تینون قسم کے
سلطنتون کے فوائد ہین شوکت اور قوت تو اوسکو پہلی قسم کی سلطنت
کی سی ہے اور ثبات اور استحکام دوسری قسم کی سلطنت کا بسبب اوسکے
طریقون اور قانون کے اوسکو حاصل ہے اور آزادی تیسری قسم کی سلطنت
کی کیونکہ تمام قوم بذریعہ اپنے نایبون یا وکیلون کے یعنے ممبران ہوس
آف کامنز کے اپنے ملک کی تمام انتظامات مین اور سلطنت سے باز پرس
کرنے مین مداخلت رکھتی ہے اور جو لوگ اونکے ملک کی کارروائی کرتے ہین
اونکے نزدیک اونکا بہت بڑا رتبہ ہے اور عہدہ داران سلطنت کے
انتخاب مین اونکی راے کا بہت بڑا اعتبار ہے اور جو لوگ اونمین ذی وقعت جا

ہین و عام لوگونکو ایسی بات سے روک سکتے ہین جو باشندون کے آرام و
آسایش مین خلل ڈالتی ہو اور اسی طرح بادشاہ مملکت کی نسبت رائے ظاہر
کر سکتا ہے اسطرح پر کہ اون مجلسون کی کارروائی مین جنکا اوپر ذکر ہوا کچھ
نقصان نپڑے اور انگریزی قوم کی خوبیون مین سے ایک یہ خوبی ہے
کہ اسکے ہان مقدمات کی تصفیہ کیواسطے مستقل عدالتین اور اونکے حاکم
مقرر ہین اور اون عدالتونکا کوئی حاکم پارلیمنٹ اور قومی جھگڑون مین
داخل ہونے کا مجاز نہین ہے اور گورنمنٹ انگریزی باعتبار انتظام ملکی
کے چند ریاستون مین منقسم ہے اور ہر ریاست کو ایک کونٹی کہتے ہین یعنے
ریاست کونٹ اور باعتبار نظم و نسخ حکیمت انتظامیہ کے اور طرحکی قسمون پر
منقسم ہے اور ہر ایک ان تینون انتظامون مین سے ایک دوسرے
سے علیحدہ ہے عہدہ داران کونٹی یہ ہوتے ہین لارڈ نائب اور شرف
اور حکام صلح اور گورنر اور وہ حکام صلح سے رتبہ اور اختیار مین کم ہوتے ہین
لارڈ نائب کونٹی مین منتظم سپاہ کا ہوتا ہے اور اوسکا بحال اور برطرف کرنا

خاص بادشاہ کی اختیار مین ہوتا ہے اور یہ ایک ضابطہ ہو گیا ہے
کہ لارڈ نائب اوس گروہ مین سے انتخاب کیا جاتا ہے جو پیئرز کہلاتے ہین
یعنے امرا اور وہ اسی کونٹی کے رہنے والے لارڈ ہوتے ہین اور اس عہدہ دار
کو کچھ تنخواہ بعوض اوسکی خدمت کی نہین ملتی اور یہ عہدہ دار خود ایک شخص
یا دو شخصون کو اپنی مدد کے لیے چن لیتا ہے اور اس عہدہ دار اور اوسکے
مددگارون کے مجموعہ کا نام نائبان کونٹی ہوتا ہے اور یہ عہدہ دار پاسبان
مقرر کرتا ہے جو اوسکی نظامت کی سپاہی کہے جاتے ہین اور اسکے ذمہ
کونٹی کے رہنے والون کی حفاظت اور آسایش ہوتی ہے اور یہ عہدہ دار
لارڈ چیفلر اعظم کے سامنے حاکمون کے مقرر ہونیکی اور محکمون کے دفترون
کی حفاظت کی عہدہ دارون کے مقرر ہونیکے لیے اون لوگون کی جو اوسکے
مستحق ہین رپورٹ کرتا ہے اور شرف کونٹی کے اول ملکی عہدہ دار کا
عہدہ ہے اور اوسکو کونٹی کا حاکم اون تین شخصون مین سے ایک کو
جنکو حکام محکمہ جات کلان اور ملک کی ذی وجاہت اشخاص ہر برس

منتخب کرتے ہین مقرر کرتا ہے اور وہ ایک مقام مین ایک برس سے
زیادہ عہدہ پر نہین رہتا اور اگرچہ اوسکو یہ کام مفت کرنا پڑتا ہے لیکن
جبکہ وہ منتخب ہو جاتا ہے تو اوسکے قبول کرنیسے انکار نہین کرسکتا اور اوسکا
کام ہے وہان کے رہنے والونکی آسایش اور آرام کی خبر داری رکھنا اور
قوانین کو جاری کرنا اور اہل جوری کو جمع کرنا جو مدعا علیہ پر جرم کے
ثبوت یا عدم ثبوت کی راے دیتے ہین اور اسی طرح وہ اوس مجمع کا افسر
ہوتا ہے جو مجمع کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنیکے لیے جمع ہوتا ہے اور اوسکے
ذمہ قیدخانون کی بھی نگہبانی ہوتی ہے اور اوسکے ماتحت اوسکا
معین اور نائب اور حکم جاری کرنیکے مددگار اور قیدخانون کے پاسبان
ہوتے ہین اور اگر کچھ ضرورت پڑی تو وہ ہر ایک شخص سے جسکی عمر
پندرہ برس سے زیادہ ہے اگر چاہے تو مدد لے سکتا ہے مگر پئیرز
یعنے امرا کے گروہ سے ایسی مدد نہین لے سکتا کیونکہ وہ ایسے کامون
سے معاف ہین حاکم ضلع جسکو مجسٹریت یعنے قاضی کہتے ہین اوسکی

اوسکی تقرری کی رپورٹ نائب کونٹی کرتا ہے اور لارڈ چینسلر اعظم
کے حکم سے مقرر ہوتا ہے اور وہ شخص اون لوگون مین سے جو صاحب املاک
اور جایداد ہین اور لوگون مین ذی وجاہت ہین منتخب ہوتا ہے اور
کبھی اہل کنیسہ مین سے بھی منتخب ہوتا ہے بشرطیکہ اوسکی آمدنی املاک
سو لیرہ اسٹرلین یعنے سو گنی یعنے دو ہزار پانسو فرنک فی سال ہو اور
اوسکا کام لوگون مین حکومت کرنے کا اور انتظام کو اچھا رکھنے کا ہے
اور بعوض اپنی خدمت کے کچھ تنخواہ نہین پاتا اور صرف ضابطہ ہے
کہ یہ لوگ نہ بدلے جاتے ہین اور نہ موقوف ہوتے ہین کیونکہ قانون
مین کوئی حکم اسکے متعلق نہین ہے اور کسیکو اونکے اوپر اختیار نہین ہے
اور نہ انکی کچھ تعداد محدود ہے اور سال بھر مین بنظر انتظام جو وقت
مقرر ہین سب عہدہ دار باہم جمع ہو جاتے ہین اور یہ مجلس دو قسم کی ہے
بڑی اور چھوٹی بڑی مجلس ہر تیسرے مہینے یعنے سال بھر مین چار دفعہ
ہوتی ہے اور اوسوقت بہت سے حکام ضلع جمع ہو جاتے ہین اور اگر ما

دوسرے کم ہون تو وہ کام نہیں کر سکتے اور اون دونون کی اتفاق سے احکام جاری
ہوتے ہین اور حکام ضلع اپنے اوپر ایک رئیس ٹھہرا لیتے ہین اور وہ بھی
سب دامون کام کرتا ہے اور اونکے ماتحت ایک عہدہ دار ہوتا ہے جو
کلارد بی یعنی ضابط ضلع کہلاتا ہے اور وہ اونکے احکام کو جاری کرتا ہے
اور اوسکو لارڈ نائب مقرر کرتا ہے اور وہ اکثر افو کاتیہ کے اعیان ہین
سے منتخب ہوتا ہے اور اونکے کامون ہین سے یہ ہے کہ وہ کسی شخص کو
مقرر کرتے ہین جو کوٹھی کے متعلق مال لیتا ہے اور دیتا ہے اور خاص
محصولون کا مقرر کرنا اور عہدہ دارون کو نامزد کرنا بھی اونھین سے
متعلق ہے اور کوٹھیون کا انتظام اون کامون سے جو آیندہ بیان
کیے جاتے ہین متعلق ہے یعنی جرائم خفیفہ کے چلانون کو درستی سے
رکھنا اور پاسبانون کو اور نظامت کی سپاہیون کو اور محافظون کو اونکے
کامون پر مامور کرنا اور پلون کا بنانا اور سڑکون کا درست رکھنا اور
محتاجون کے رہنے کی جگہہ بنانا اور اونکی حفاظت کرنا اور مروجہ

اوزان کی حفاظت کرنا اوران سب کاموں کا خرچ اون محصولون سے
جو کونٹی پر لگائے جاتے ہین اوراون جرمانون سے جو نظامت مین
لیے جاتے ہین اوراوس روپیہ سے جو پاگل خانون کے لیے مقرر ہے
لیا جاتا ہی اور گورنر وہ حاکم ابتدائی کارروائی کا ہوتا ہے اوراوسکا کام
تمام مقدمات مین وجہ ثبوت جمع کرنے کا اور حقوق عام کے لیے پیروی
کرنے کا ہوتا ہے اور آسانی کے لیے کونٹی کا انتظام کئی قسم کی حکومتو نمین
منقسم ہوتا ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور حکام ضلع ہر مہینہ مین ایک دفعہ
یا اوس سے زیادہ جیسی کہ مقتضاے حالات ہو اصلی اور چھوٹی مجلسون کے
افسر ہوتے ہین اور انگلستان باعتبار احکام جرائم کے سات حلقون مین
منقسم ہے اور ہر حلقہ مین سال بھر مین ایک مہینہ تک محکمہ تجویز جرائم کا
اجلاس ہوتا ہے اوراوس محکمہ کا نام محکمہ دایر سایر کہا جاتا ہے اور کونٹی
باعتبار نظامت کی چند حصون پر منقسم ہوتی ہے جسکی کارروائی کی انتہا
حکام ضلع تک ہی اور ہر حصہ کی افسری پر نظامت کی اہلکارون مین سے

ایک ناظر ہوتا ہے جو تمام ضابطون کے پورا ہونے پر نظر رکھتا ہے علاوہ
اسکے ہر ایک کونٹی چند حصون پر منقسم ہوتی ہے اور اوسکا نام ہنڈرڈس
رکھا جاتا ہے جسکے معنے سَو کے ہین اور اونکا افسر چیف کانسٹبل ہوتا ہے
جسکو حکام ضلع جب کہ وہ اجلاس کے لیے جمع ہوتے ہین مقرر
کرتے ہین اور اونکے کام حکام ضلع کے ماتحت ہوتے ہین اور وہ حکام
ضلع کے احکام کو جاری کرتے ہین اور کچھ محصول بھی جمع کرتے ہین۔

شہر اور قصبے

انگریزی مین بورو ایسے قصبہ کو کہتے ہین جسکی طرف سے کوئی ممبر
پارلیمنٹ مین جاتا ہے یا امورات نظامت مین کسی ذاتی خصوصیت
کے سبب سے احکام کونٹی کے ماتحت نہین ہوتا اور بعض ایسے قصبے
جنمین مطران یعنے کنیسہ کے سردار موجود ہوتے ہین اسی قسم مین ہین
اور اونکا نام سٹی یعنے شہر ہے اور قصبہ اور شہر مین اونکے لیے مجلسین
مقرر ہوتی ہین جنمین شیخ یعنے سردار اور الڈرمین یعنے نائبان شیخ

اور ممبر اوسی شہر و قصبہ کے ذی وجاہت آدمیون مین سے ہوتی ہین اور
اہالیان اوس مجلس کے تین برس تک رہتے ہین اور ایک ثلث اونمین
سے ہر برس تبدیل ہوتا رہتا ہے اور نائبان رئیس کو اون مجلسون کے
ممبر مقرر کرتے ہین اور وہ چھہ برس تک اپنا کام کرتے ہین اور اونمین سے
ایک نصف ہر برس مین تبدیل ہوتے رہتے ہین اور وہ ہر کام مین رئیس
کے مددگار ہوتے ہین اور یہ مجلس ہر برس اپنے رئیس کو ممبرون مین سے
یا رئیس کے مددگارون مین سے مقرر کرلیتی ہے اور رئیس کا یہ کام ہے
کہ وہ اوس مجمع کی سرداری کرتا ہے جسکو نائب واسطے جلسہ کے مقرر
کرتے ہین بشرطیکہ وہ قصبہ ایسے قصبون مین سے نہو جو کونٹی کی ریاست
مین ہین اور وہ ممبران مجلس کے منتخب کرنیکے وقت بھی افسر مجلس کا
ہوتا ہے اور شمول اپنے مددگارون کے اون لوگون کے نامون کی
فہرست پر غور کرتا ہے جنکو اوس قصبہ مین انتخاب کرنے کا حق ہے
اور اپنی خدمت کو سال مین اور اوسکے دوسرے سال مین مثل حاکم صلح

کے کام کرتا ہے اور اوسکا اسطرح پر خدمت کرنا بغیر معاوضہ کی ہوتا ہی
اور اسی مجلس کے کامون سے انتظام اوس جایداد کا جو قصبہ سے متعلق ہے
اور اوسکی آمدنیون کا انضباط اور قصبہ کے امورات پر غور کرنا اور قیدخانون
اور شفاخانون کا دیکھنا اور انتظام نظامت کے لوگون کا اور اون
جھگڑون کا قصبہ کے حاکم ضلع کی مدد سے فیصل کرنا جو نظامت کے
لوگون اور وہان کے رہنے والون مین واقع ہون متعلق ہے اور پاروس
ایک قسم مذہبی حلقہ کی ہے اور یہ تقسیم مذہبًا اور سیاستًا انگریزون کے
شہرون مین ہر طرف مستعمل ہے اور انتظام حالات پاروس کا ایک مجلس
سے ہوتا ہے جو ہر شخص مکلف سے مرکب ہوتی ہے اور اس انتظام کے
لوازمات مین سے کنیسون کی اور قبرستانون کی اور رستون کی حفاظت
اور محتاجون کی اور نظامت کی لوگون کی اعانت اور جو پیدا ہو یا مرے
اوسکا شمار کرنا ہوتا ہے پس جو لوگ کہ ان مختلف خدمتون پر مامور ہوتے ہین
وہ کنیسون کے وکیل اور مرغلیر اور قبرستان اور رستون کے نگہبان

اور فقیرون کے اولیا اور پولس کے منتظم ہوتے ہین اور اون سب کو
مجلس عمومیہ جسکا ذکر ہوا مقرر کرتی ہے۔

ساتوین فصل

انتظام احکام کی تشریح مین

انگلستان مین ملک فرانس وغیرہ کے مانند کوئی خاص وزارت احکام کی
نہین ہے اور اوسکے احکام بھی کچھ کسی کتاب مین یا کسی طرح کی قیدون
مین محصور نہین ہین اور جو لوگ ملازمان سلطنت مین سے ہین اگر وہ
اپنے تصرفات حکمیہ کے خلاف عمل کرین تو اونکے لیے بھی کوئی خاص
احکام نہین ہین اور جن معاملات کا تعلق سلطنت فرانس مین مجلس ریاست
اور مجلس سلطنت سے ہے انگریزی مملکت مین اون معاملات کا تعلق مجلس
عالیہ سے جسکے مجموع کو مجلس ملکی کہتے ہین اور معمولی محکمون سے اور اگر کچھ حساب
کا متعلق معاملہ ہو تو وہ مجلس ایکبی سے متعلق ہے اور جسقدر ملازم سلطنت مین ہین وہ سب اپنے
متعلق کامون مین جوابدہ ہین پس جو شخص اونیر کسی قسم کے نقصان کا

دعوی کرے تو وہ شخص اونپر معمولی محکمون مین بغیر کسی اجازت لینے کے
دعوی کرسکتا ہے گو وہ نقصان عام عمدہ کے سبب سے ہی کیون نہوا ہو
اور سلطنت انگریزی مین تمام احکام کا استثنا داون عام قانونون پہ
کیا جاتا ہے جو حسب دستور بنائے گئے ہین اور اون احکام سے استنباط
کیے جاتے ہین جنپر عمل درامد رہا ہے اور اون شرطون پر مستند ہوتے ہین
جو متفق علیہ قرار پاچکے ہین اور رومیون کی شریعت اور رومیون کے
قانون اور اون احکام پر جو اونسے استنباط کیے گئے ہین اور پارلیمنٹ کے
بڑے بڑے مقننون کی نظیرون پر مستند کیے جاتے ہین اور جسقدر حاکمین
انگلستان مین ایسی ہین جنپر مدار حکمرانی ہے خواہ بواسطہ خواہ بلا واسطہ وہ
یہ ہین قاضی یعنے جج اور جوری اور مقنن قوانین سلطنت اور جماعت
شرف اور افوکاتیہ اور اعوان حکم اور جو لارڈ چینسلر اعظم ہوتا ہے اوسکو
اختیار ہین تمام قوانین کے احکام ہوتے ہین اور وہی پہلا قاضی یعنے
اول جج ہوتا ہے اور وہی لارڈون کی مجلس کا یعنے ہوس آف لارڈز کا

رئیس ہوتا ہے اور لارڈ چینسلر وزیرون مین سے ایک وزیر بھی شمار کیا جاتا ہے
اوسکے بعد نائب چینسلر اور لارڈ مجلس عالی کے قاضی یعنے جج ہوتے ہین
اور کونٹی کے محکمون کے حکام اور نظامت کی حکام اونکے ماتحت ہوتے ہین
اور ان مجلسون کے حکام تنخواہ پاتے ہین اور جن مجلسون کی طرف اشارہ
کیا گیا ہے اونمین حکام ضلع بھی داخل ہین وہ کچھ تنخواہ نہین پاتے اور تین مہینے
بعد ہر کونٹی مین اونکا اجلاس ہوتا ہے اور چھوٹے جلسون کی مجلسون مین
اوس مقام کے تمام امور جو حکم سے اور انتظام سے علاقہ رکھتے ہین پیش ہوتے ہین
اور جوری جسپر ملکی معمولی احکام ہین اور احکام متعلقہ جرائم ہین نہایت درجہ
کا اعتبار ہوتا ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک جوری کبیر اور ایک جوری صغیر
جوری کبیر تو یہ کام کرتی ہے کہ جو دعوی پیش ہوا اوسکو بتامل دیکھا کہ آیا
یہ دعوی منظوری کی قابلیت رکھتا ہے یا نہین پس اگر تیئیس ۲۳ جوریون مین
سے جو پوری جوری کی تعداد ہے بارہ جوری بھی کسی بات پر اتفاق
کر لیتی ہین تو اوسپر اوس دعوے کی منظور کرتے ہین یا نا منظور کرتے ہین

عمل ہوتا ہے اور جبکہ دعوی منظور کر لیا جاتا ہے تو وہ محکمون کے حاکم کی
اجلاس سے جوری صغیر کی راے سے جنکی تعداد کم سے کم بارہ ہوتی ہی
فیصلہ ہوتے ہین اور جو شرائط جوریون کے انتخاب کیواسطے مقرر ہین
وہ یہ ہین کہ اونمین سے ہر ایک کی عمر اکیس ۲۱ برس سے زیادہ اور ساٹھ برس
سے کم ہو اور اسکو اراضی اور مکانات کی آمدنی ڈہائی سو فرنک ہو یا پانسو
فرنک کی مقدار سالانہ لگان یا ایک مقدار معین محتاجون کے لیے دیتا ہو
غرضکہ بہر کیف وہ خود اپنے ذاتی معاملات مین تصرفات مدنیہ اور سیاسیہ
کا حق رکھتا ہو اور جوریون کو کچہ وظیفہ یا تنخواہ نہین ملتی بلکہ مفت کام
کرتے ہین اور چونکہ سلطنت انگلستان مین کوئی عام محتسب نہین ہوتا اس
سبب سی جرم کا دعوی وہی شخص کر سکتا ہے جسکو اوس جرم سے کچہ علاقہ ہو
البتہ جب کوئی جرم نہایت سنگین ہوتا ہے تو اوسمین سرکار مدعی ہو جاتی ہی
اور اسی سبب سی سرکار اوسکی پیروی کرتی ہے اور سلطنت کو احکام مین
مشورہ دینے والے یہ لوگ ہین اٹرنی جنرل یعنے محتسب و سلسٹر جنرل یعنے

افوکاتو عمومی اور افوکاتو ملکی اور یہہ لوگ ہر معاملہ مین جسمین کہ اونسے پوچھا جاتا ہے راے دیتے ہین خصوصاً اون معاملات مین جو اقسام حقوق سے علاقہ رکھتے ہین اور اٹرنی جنرل سے بالتخصیص سنگین جرمون مین راے دینے کا کام متعلق ہے اور شرف کے متعلق احکام جاری کرنا ہے اور اسکے ماتحت ایک کورنر ہوتا ہے جسکے متعلق یہ کام ہے کہ وہ اون لوگون کے حال کی جو مرتے ہین تلاش کرتا رہتا ہے کہ آیا وہ قضا سے مرے ہین یا کسی خطا سے یا قصداً اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ جو مقدمہ اوسپر دائر ہو اوسکی جوابدہی خود آپ کرے لیکن اکثر وہ لوگ افوکاتو یعنے سلستر کے توسط کے محتاج ہوتے ہین افوکاتو کی جماعت کی دو قسمین ہین اور ہر ایک قسم کا یہی کام ہے کہ وہ شخاصمین کی طرفسے وکالت کیا کرتے ہین اور جو امور مقدمات کی تصفیہ کیواسطے درکار ہوتے ہین اونکو بہم پہونچاتے ہین۔

فوجداری کے مقدمات کی فیصل کرنے کا طریقہ

فوجداری کے مقدمات کے انفصال کے دو طبقے ہین ایک تو وہ ہے

جسمین جوری لوگ حاضر نہین ہوتے بلکہ بغیر جوری کے فیصل کر دیجاتی

ہین اور یہی طبقہ اول ہے اسمین حکام ضلع داخل ہین جو بذات واحد

حکم دیتے ہین اور اسمین حکام مجالس صغیر اور حکام مجالس نظامت بھی

داخل ہین اور یہ مجالس صرف مقدمات خفیفہ جیسے کہ خلاف احکام کے

بری اور بحری شکار کرنے اور بیر بحری کے متعلق تا وان کے مقدمات

اور عام لوگون کو مضرت پہونچانیوالی چیزون کی حفاظت نکرنے کے یعنی

مضر چیزون کے فروخت کرنیکے واقعات جنسے کسی قسم کی عام مضرت کا

خوف ہو اور وہ معاملات جو کاریگرون اور اونکے شاگردونمین ہوتے ہین

اور اون لوگون کو ڈانٹنا جو کچھ پیشہ نہین کرتے اور شاہراہون کی اور

آہنی سڑکون کی اور تولنے کے باٹون اور پیمانون کی اور انھین کے

مانند جو اور چیزین ہین اونکی حفاظت اور گالم گلوج اور ایسی مار پیٹ

کے مقدمے جنمین کچھ زخم یا مضرت شدید نہ پہونچی ہو اور مقدمات جو

نشہ سے متعلق ہین اور باغون کے اوجاڑ دینے کے مقدمات اور مثل اسکے

فیصل کیا کرتی ہین اور دوسرا طبقہ وہ محکمے ہین جنہین جوری صغیرا ور
جوری کبیر بیٹھتی ہے پہلے مجلسین مدعا علیہ کی نسبت ایسے امور ہین جو زیادہ
سنگین نہین ہین حکم دیتی ہین اور جو امور کہ زیادہ سنگین ہین ایک مجلس معین
حکم دیتی ہے جو مجلس وطن کے نام سے کہی جاتی ہے اور شہر لندن مین
جرائم کبیرہ کے تجویز کرنے کی ایک مجلس ہے اور یہ مجلس جرائم شخصیہ اور
جرائم متعلقہ املاک اور مقدمات فریب اور اسی طرح کے اور مقدمات
مین حکم دیتی ہے اور ان مقدمات کی بابت اوسکے سامنے کبھی تو وہی
لوگ دعوی کرتے ہین جنسے اوس جرم کو علاقہ ہے اور کبھی حکام نظامت
کی طرفسے اور کبھی سلطنت کی طرف سے دعوی دائر کیا جاتا ہے اور ہر ایک شخص
سوا اون لوگون کے جو جرائم کا دعوی کر سکتے ہین خواہ جرائم صغیرہ
ہون یا کبیرہ دعوی کر سکتا ہے اگرچہ اوسکو اوس جرم سے کچھ سروکار نہو
اور حکام نظامت اوس شخص کے گرفتار کرنیکے مجاز ہین جو کچھ پیشہ نرکھتا ہو
اور اگر اوس سے کوئی ایسی بات سرزد ہوئی ہو جس سے لوگون کے

آرام مین خلل پڑا ہو تو اوسکو جیلخانہ مین رکھیں اور جس شخص پر کوئی یہ
دعوی کرے کہ اسنے میرا مال زبردستی مجھ سے چھین لیا ہے یا میرا مال
چورا لیا ہے یا اور کوئی جرم کیا ہے تو اوسکو بھی گرفتار کرین اور یہ سب
باتین اٹرنی جنرل کے سامنے پیش کیجاتی ہین جو سلطنت کی جانب سے
منتخب کیا ہوتا ہے جسکا ذکر ابھی گذرا ہے اور اگر کوئی واردات قتل
کی پیش آوے یا کوئی شخص ضرب شدید سے مجروح ہو کر مر جاوے گو
عمداً نہو یا کوئی خودکشی کرے تو کورنر اوسیوقت اوسکی تحقیقات کی جانب
مصروف ہو جاتا ہے اور سلطنت کی ملازم ڈاکٹر سے اس بات کی درخواست
کرتا ہے کہ وہ اوسکی لاش کو دیکھے اور اوسکی موت کی سبب کی نسبت
کیفیت لکھے اور جو کوئی شخص کسی پر قتل کا دعوی کرتا ہے تو اوسکو کورنر
مجلس معین کے سامنے پیش کرتا ہے اور قتل کے سوا تمام جرائم کی مقدمات
کسی حاکم یا حکام صلح یا جلسہ ہاے صغار اور محکمۂ نظامت کی روبرو پیش
کیے جاتے ہین اور یہ صغیر مجلسین جو مقدمات خفیفہ مین حکم دیتی ہین

مدعا علیہ کو حوالات مین نہین رکھتین بشرطیکہ مدعا علیہ مدعی
کے دعوے کے لیے کافی ضمانت دیدے اور اگر یہ دیکھتی ہین کہ وجہ
ثبوت جرم کی پوری نہین ہے تو اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور اگر وجہ ثبوت
ایسی ہو کہ اوس سے جرم کا شبہہ تو پڑتا ہو مگر مجرم پر سزا کا حکم دینے کے
لائق ثبوت نہو تو اوس سے آیندہ کی خوش چلنی کی کافی ضمانت لیکر
چھوڑ دیتے ہین اور یہ ضمانت یا تو کسی معتبر آدمی کی ہوتی ہے یا روپیہ کی
معین تعداد کی ضمانت ہوتی ہے مگر زر ضمانت کا کسی جگہہ رکھدینا ضرور
نہین ہوتا اور اگر ضمانت داخل نہو سکے تو اوس مجلس کو ایک برس تک
مدعا علیہ کو قید رکھنے کا اختیار ہوتا ہے اور اگر مدعا علیہ پر جرم کا ثبوت
کامل ہوتا ہے اور مقدمہ بھی خفیف ہوتا ہے تو مجلس اوسکو خود فیصل
کر دیتی ہے اور اگر سنگین ہوتا ہے تو وہ اوسکی مثل مرتب کرکے اور
حسب ضابطہ گواہون کو حلف دیکر اور اونکی گواہی لیکر اور اور
کارروائی کو پورا کرکے مقدمہ کو اوس مجلس مین جو تیسرے مہینے

اجلاس کرتی ہے یا مجلس معین وطن مین بھیجدیتی ہے اور کارروائی
مجلس کی علانیہ ہوتی ہے اور مدعا علیہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی
جانب سے جوابدہی کے لیے پہلی ہی دفعہ ادوکاتو یعنے بلسٹر کو بلائے
اور خاص عدالت ہی مین حاکم عدالت مجرم سے کہدیتا ہے اور اوسکو متنبہ کرتا ہے
کہ دیکھو سمجھہ بوجھکر اپنے مقدمہ مین جو کچہ جانتے ہو کہو تمپر کسی کا جبر
نہین ہے تمکو اختیار ہے اور جو کچہ اسوقت کہوگے وہی تمپر حجت ہوگی
ذرا فکر و تامل کے ساتہ کہنا چاہیے پس انصاف کرنا چاہیے کہ جب مجرم
کو برسر عدالت حاکم یہ سمجھاوے تو اوسکو اوس انصاف سے کیا نسبت ہے
جسمین کوڑے مارکر اور اسی طرح کی اور تکلیف دیکر اقرار کرا دیتے ہین
اور یہ امر بھی قانون مین داخل ہے کہ بعض احکام مین مدعا علیہ کو ضمانت
پر رہائی نہین ہوسکتی ہے بلکہ حوالات مین رکھا جاتا ہے اور اوس
حوالات مین جو چاہے کھاوے پیئے کوئی اوسکو روک نہین سکتا اور
اپنے گھر والون اور دوست آشناؤن سے جب چاہے وہین مل سکتا ہے اور

اگر سلسٹر جو اوسکی طرف سے جوابدہی کرتا ہے جب چاہتا ہے اوسکے پاس
آتا ہے اور جبتک اوسکی نسبت جرم ثابت نہوے اوسوقت تک کوئی
اوسکو مجرم نہین کہہ سکتا بلکہ صرف حوالاتی کے نام سے پکارا جاسکتا ہے
اور جب اوسکے اخیر حکم کا دن ہوتا ہے تو شرف جوری کبیر کو جمع کرتا ہے
اور وہ مقدمہ پر غور کرتے ہین اور حوالاتی کے مجرم ہونے کی قراین اور
شبہون کو دیکھتے ہین پس اگر جوری کی کثرت راے ہین اوسکا مجرم ہونا
پایا جاتا ہے تو فرد قرارداد جرم پر لکھدیتے ہین کہ فرد قرارداد جرم صحیح ہے
اور جس حوالاتی کی نسبت اوسکے مجرم ہونیکے کافی قرائن پائی جاتی ہین تو
وہ مجلس ہین یعنے محکمہ ہین حاضر کیا جاتا ہے اور اہلکار محکمہ فرد قرارداد جرم
اوسکے سامنے پڑھتا ہے اور اوس سے پوچھتا ہے کہ تمکو اس جرم سے
اقرار ہے یا انکار پس اگر وہ اقرار کرتا ہے تو حاکم نرمی سے سمجھاتا ہے
کہ اوسکے اس اقرار پر کیا ہونا ہے شاید کہ وہ ہوشیار ہو جاوے اور جو کچھ
اوسنے کہا ہے اوس سے پھر جاوے لیکن اگر وہ نہین پھرتا اور اپنے

اقرار پر قائم رہتا ہے تو مجلس فی الفور اوسکی نسبت حکم دیدیتی ہے اور
جوری کے ہونے کی اور اوسکی جوابدہی سننے کی کچھ ضرورت نہین ہوتی
اور اگر وہ انکار کرتا ہے اور اپنی برادت ظاہر کرتا ہے تو اسکے لیے پھر
جوری طلب ہوتے ہین اور اونسے سبکے سامنے محکمہ مین حلف لیا جاتا ہے
اور مباحثہ شروع ہوتا ہے پس اول مدعی کے وکیل اس موقع پر تقریر
کرتے ہین اور اپنے بیان کی تائید مین دلائل پیش کرتے ہین اور گواہون
سے سوالات کرتے ہین اور اونسے ابتدا ہی مین حلف لیتے ہین اور وہ
محکمہ مین اسطرح بیٹھتے ہین کہ اون مین سے ہر ایک اپنے سے پہلے کی گواہی
سنتا ہے مصنف اس کتاب کا کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ طریقہ اچھا
نہین ہے اور مدعا علیہ اور اوسکا وکیل بھی مدعی کے دلائل کی تردید
کرسکتا ہے اور بغیر توسط حاکم محکمہ کے جو باتین کہ اوسکو معلوم ہوئی ہین
اونکے سوالات گواہون سے کرسکتا ہے اور حاکم محکمہ مجلس کو مدعا علیہ
کے حال سے یہ کہکر کہ یہ شخص مشتبہ آدمیون مین سے ہے یا اچھا اور

نیک آدمی ہے آگاہ نہین کرسکتا اور اگر وہ پہلے بھی مجرم ہو چکا ہو تو مقدمہ
مین جوری کی رای لینے کے بعد وہ حال کہہ سکتا ہے اور اوسکے پہلے مجرم
ہونیکا حال بیان کر دیتا ہے اور اوسے شہادت عدالت کے سوا
اور جگہہ نہین لیجاتی اور مقدمات فوجداری مین گواہ کو اصالتاً حاضر ہونا
ضرور ہے اور بغیر حاضر ہوئے بذریعہ تحریر کے کوئی شہادت جائز نہین
سمجھی جاتی اور گواہون کا حاضر ہونا حاکم کے سامنے مقدمات فوجداری کا
مین اس زمانہ مین واجب سمجھا گیا ہے اور جب دعوی کی سماعت ہو چکتی ہے
اور گواہی بھی ہو جاتی ہے تو اوسکے بعد مدعا علیہ کی گفتگو سنی جاتی ہے
اور اوسکے گواہون سے استفسار ہوتا ہے اور اگر سرکار مدعی نہین ہوتی
تو سب سے اخیر گفتگو مدعی علیہ کی ہوتی ہے اور جو سرکار مدعی ہوتی ہے تو
اخیر گفتگو سرکار کی طرف سے ہوتی ہے اور جبکہ مباحثہ ہو چکتا ہے تو حاکم عدالت
اوس مقدمہ کے حالات جوری کو سمجھاتا ہے اور اوس مکان مین جو
اس کام کے لیے مخصوص ہے جوری کے باہم مباحثہ ہوتا ہے اور

جب تک وہ سب آپس میں متفق نہیں ہو لیتے راے نہیں دیتے اور سب
کے اتفاق کے یہہ معنے ہیں کہ سب ملکر یا تو یہہ کہیں کہ مدعا علیہ مجرم ہے یا
یہہ کہیں کہ مجرم نہیں ہے اور اونمیں سے ایک کو بھی اختلاف ہے تو اونکو
آپسمیں مباحثہ کرنا ہوتا ہے یہانتک کہ یا تو وہ سب اوس ایک کے ساتھ
ہو جاویں یا وہ ایک اون سبکے ساتھ ہو جاوے مصنف کہتا ہے کہ ہماری
راے میں اتفاق کی شرط کی کچھ ضرورت نہیں ہے بلکہ نامناسب ہے —

محکمہ معاملات تمدنی

چونکہ انگلستان میں کوئی خاص قانون ایسا نہیں ہے جسکی رو سے
احکام مدنیہ کا تصفیہ ہوا کرے اسلیے اونھوں نے اکثر معاملات مدنیہ میں
بھی احکام ضابطہ اور قوانین مقررہ کی بنا پر اونکا سرانجام رکھا ہے اور
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ لوگ اپنی راے سے ہی اس باب میں کوئی حکم
دیدیتے ہیں مگر ایسے حکم میں سخت گیری سے پرہیز رکھتے ہیں اور اسمیں
کچھ شبہہ نہیں ہے کہ یہہ قوم بغیر قانون کے بھی اپنے ذوق سلیم سے

ایسے حکم دیسکتی ہے جو موافق عدل کے ہون خصوصاً اوس حالت مین
جبکہ مدعی علیہ سے کبھی پہلے جرم صادر ہوا ہو حاصل یہ ہے کہ اون مقدمات
کا دائرہ جنمین بمقتضاے عادات اور احکام ماضیہ کے حکم دیا جاتا ہے
اون محکمون کے دائرہ سے جنمین صرف راے سے حکم دیا جاتا ہے بہت تنگ ہے
فرانکفیل مولف کا مقولہ ہے کہ جب کوئی مقدمہ ایسا پیش آتا ہے جسمین
کوئی نقصان پیش آیا ہو تو وہ محکمے جو اپنے اجتہاد کے موافق حکم نہین دیتے
اور کچھ نہین کرسکتے کہ جو مضرت اوس حادثہ سے پیش آئی ہو اوسکو رفع
کردین اور ایکیوٹی کے محکمے یعنے وہ محکمے جنمین اپنے اجتہاد سے انصاف کا
حکم دیا جاتا ہے وہ ایسی باتون پر بھی جنسے پرہیز کرنا لازم ہے تاکہ آیندہ کو
مضرت نہو حکم جاری کرتے ہین مطلب اسکا یہ ہے کہ عام احکام کے محکمونکو
تو صرف اونھین حقوق پر نظر ہوتی ہے جو کہ ثابت ہو چکے ہین اور ایکیوٹی
کے محکمے جہانتک کہ اونکا اجتہاد پہونچتا ہے وہان تک نظر دوڑاتے ہین
پس وہ محکمے اون مضرتون کو جو واقع ہو گئی ہین اور اون مضرتونکو بھی

جنکی آیندہ واقع ہونے کی توقع ہے رفع کرتے ہین اور ان دونون
قسم کے محکمون کے حکم معاملات اور جرائم دونون مین جاری ہوتی ہین
پس وہ محکمے جنسے کہ احکام اجتہادیہ صادر ہوتے ہین وہ لارڈون کی
مجلس اور محکمہ چیفیسار اعظم ہے جسمین رئیس القضاۃ لارڈ چیفیسار ہوتا ہے اور
اوسمین دو لارڈ اور ہین نائب چیفیسار اور ایک سردفتر جو کاغذات احکام
کو دیکھتا ہے اور بارہ شخص اوسمین صرف مشورہ کے لیے شریک ہوتے ہین
اور اونکو حکم دینے مین کچھ دخل نہین ہوتا پس جسوقت ایسی مجلس سے
کوئی حکم اجتہادی صادر ہو جسکا ہر فرد بشر گویا ایک علامہ زمان اور نہایت
درجہ کا ہوشیار ہوتا ہے تو اس سے کسی طرح کے خوف کا کیونکر خیال
ہو سکتا ہے اور عامہ احکام مدنیہ چار طبقون مین منحصر ہین ایک تو مجالس
کونٹی کا طبقہ ہے جو اون امور مدنیہ مین حکم دیتا ہے جو اوسکے سامنے
پیش ہوتے ہین دوسرا طبقہ مجالس ثلثہ عالیہ کا احکام عام دینے کے
لیے ہے اور وہ مجالس ثلثہ یہ ہین مجلس ملکہ مجلس مقدمات مدنیہ مجلس

اشیکبی یعنے محاسبات مالیہ تیسرا طبقہ بیت الاشیکبی ہے اور چوتھا طبقہ
لارڈون کی مجلس ہے پس مجالس کونٹی کی تعداد ۹ ۵ ہے اور ان مجالس
مین وہ ابتدائی مقدمات طے ہوتے ہین جنمین ساڑھے بارہ سو فرانک تک
کا دعوی ہوتا ہے اور اس مجلس مین حاکم اور خزانچی مجلس اور بازجی یعنی
منشی اور پیادے اور اونکا افسر ہوتے ہین اور خزانچی مجلس کے متعلق یہ
یہ کام ہوتا ہے کہ وہ منشی کا حساب وکتاب دیکھتا بھالتا رہے اور منشی کی
متعلق یہ ہے کہ وہ تمام مطالبات کو لیتا ہے اور دفتر مین جو اس کام کی
لیے بنایا گیا ہے مع متخاصمین کے نام اور لقب ور مقام سکونت کے
لکھہ لیتا ہے اور پیادون کی جماعت کا کام یہ ہے کہ وہ احکام عدالت کو
نافذ کرین اور احکام کیوقت حاضر ہین اور یہی لوگ یادداشت احکام
لکھتے ہین اور جایداد کو قرق کرتے ہین اور اوسکے سوا اور جو لوازم احکام
ہین اونکو بجا لاتے ہین اور مدعی اور مدعی علیہ کو اس بات کا اختیار
ہوتا ہے کہ اپنے مقدمہ کے فیصل کرنیکے لیے جوریون کو بلا لے مگر مقدمہ

کم سے کم ایک سو پچیس فرنک کا ہو اور یہ جماعت جوری کی جو ایسے
مقدمات مین شریک ہوتی ہے بارہ شخصون سے مرکب ہوتی ہے اور
مجالس ثلثہ عالیہ کا کام یہ ہے کہ جو مقدمات مجالس کونٹی سے آتے ہین
جاتے ہین اونکی تحقیقات کرے مگر وہ مقدمات کم سے کم ساڑھے بارہ سو
فرنک کی مقدار کے ہون یا اوس سے زیادہ کے اور مجلس ملکی کو یہ
زیادہ اختیار ہے کہ وہ اپنی تحت عدالتون مین سے جس عدالت کی کاروائی
کو قابل غور خیال کرے اوسکو طلب کر لے گو وہ کیسی ہی قلیل تعداد
کا کیون نہو اور یہی اختیار محکمہ اشیکی یعنے محاسب سلطنت کو تمام معاملات
مین جو سلطنت کی مال سے علاقہ رکھتے ہین حاصل ہے اور ان مجالس ثلثہ
مین سے مجلس اول مرکب ہوتی ہے ایک حاکم اعلی اور چار اور حکام
سے اور دوسری اور تیسری مجلسین بھی ایسے ہی ایک رئیس اور چار
حکام سے مرکب ہین اور ان مجالس ثلثہ کے شرکا کو ہر سال دو مرتبہ
محکمہ فوجداری مین اور سات صوبجات مملکت انگریزی مین شریک ہونا

ضرور ہوتا ہے اور علاوہ اسکے اون حاکمون مین سے ایک کو ہمیشہ
محکمۂ فوجداری مین جو لندن مین اون جرائم کی تجویز کے لیے مقرر ہے
جو لندن مین اور اوسکے گرد نواح مین واقع ہوتے ہین بطور حاکم اعلی
کے شریک ہونا ہوتا ہے اور جو شخص ان مجالس ثلثہ کے احکام کی زیادہ
تحقیق چاہے تو اوسکے لیے انھین مجلسون کے شرکا مین سے آٹھ حاکم
جو اوس مقدمہ کے فیصلہ مین شریک تھے منتخب ہو کر محکمہ قائم ہوتا ہے
اور لارڈ چینسلر یعنے قاضی القضات اوسکا حاکم اعلی ہوتا ہے مگر اس
محکمہ کے احکام کی زیادہ تحقیقات کوئی محکمہ بجز ہوس آف لارڈز کے
نہین کرسکتا اور ایسی حالت مین ہوس آف لارڈز مانند عدالت بالائی
کے متصور ہوتی ہے اور تمام مقدمات اوسکے حکم کے بعد ختم ہو جاتے ہین
اور لارڈون کی مجلس کو اون تمام احکام پر جو محکمۂ لارڈ چینسلر سے اور
اون مجالس ثلثہ سے صادر ہوتے ہین غور کرنے کا اختیار حاصل ہے
غرضکہ تمام احکام تمدنی اور احکام متعلقہ جرائم کے لیے محکمہ جات مقرر ہین

جو کبھی تو متحد ہو کر کام کرتے ہین اور کبھی ایک دوسرے کے بعد کام کرتی ہین
اور علاوہ اسکے اور بھی وہان بہت سی چھوٹے چھوٹے محکمے اور مجلسین ہین
جنکا ذکر ہمنے طوالت سے ترک کر دیا ہے جنمین سے بعض ایسے ہین کہ
انمین مقدمات توریث اور طلاق و نکاح وغیرہ کا فیصلہ ہوتا ہے اور
مجالس بحریہ ہین اور مجالس معدنیہ اور مجالس سررشتہ تعلیم ہین اور
مثل اسکے اور حکام جملہ مجالس کے ہمیشہ مشہور اور نامی گرامی ماہرین
ہین سے منتخب ہوا کرتے ہین اور لارڈ چینسلر اعظم اونکو مقرر کرتا ہے
اور کوئی انمین سے باختیار حاکم معزول نہین کیا جاتا اور اگر کوئی
جھگڑا سلطنت کے انتظام کی بابت کسی مجلس سے ہوتا ہے تو اوسکا
تصفیہ مجلس مملکت مین جا کر ہوتا ہے یہ خلاصہ اوس کیفیت کا ہے
جو انگریزی سلطنت کے متعلق ہمسے ہو سکا ہے۔

آٹھوین فصل

انگریزی سلطنت کی آمدنیون کی تفصیل مین اور اوسکے حیوانات کی تعداد اور معادن کی پیداوار اور محاصل کے بیان مین

اسٹرلین لیرہ یعنی گنی	چیزون کی آمدنی ۱۸۳۳ع مین
۸۶۷۰۰۰۰۰	قیمت غلون کی
۱۱۳۰۰۰۰۰۰	قیمت بوئی ہوئی اور قدرتی پیدا ہوئی گھاسون اور چھالون کی
۱۹۰۰۰۰۰۰	قیمت بطاطہ کی
۳۸۰۰۰۰۰	قیمت میوؤن اور بوئی ہوئی ترکاریون کی
۲۶۰۰۰۰۰	قیمت کرستہ اور سبلون یعنے حشیشہ وغیرہ کی
۶۰۰۰۰۰۰	قیمت پنیر اور مسکہ اور انڈے وغیرہ کی
۳۵۰۰۰۰۰	قیمت انغری یعنے دمال کی
۱۲۰۰۰۰۰۰	قیمت صوف اور بزرالقنب کی
۲۴۶۶۰۰۰۰۰	میزان گنیون کی جو برابر ہے ۶۱۶۵۰۰۰۰۰۰ فرنکا کے ۔

راس	حیوانون کی تعداد اوسی سنہ مین
۲۵۶۰۰۰۰	گھوڑے
۱۱۶۰۰۰۰۰	گائے بیل
۵۵۸۰۰۰۰۰	بھیڑ اور دنبہ اور مثل اسکے
۶۹۹۶۰۰۰۰	تخمیناً کل قیمت انکی ۶۰۵۰۰۰۰۰۰ فرنکا

انگریزی مملکت زمین کی آبادی مین طرح طرح کی کاشتکاری سے اور مویشی کی اقسام سے قریباً تیس برس کے عرصہ مین بہت زیادہ ترقی پاگئی ہے مگر ہمکو اون کتابون مین جنسے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے نہین ملی ۔

معادن

معادن کی پیداوار سنہ ۱۸۶۵ء مین

فرنک	اقسام معادن
۲۰۰۴۳۱۰۰۰	قیمت قصدیر کی
۷۱۱۷۶۰۰۰	قیمت تانبے کی
۴۳۸۷۷۰۰۰	قیمت سیسہ کی
۵۵۷۷۰۰۰	قیمت جست کی
۳۶۳۶۳۸۰۰۰	قیمت لوہے کی
۴۸۰۰۰	قیمت اوس معادنی چیز کی جسکو ارسنک کہتے ہین یعنے سنکھیا کی
۱۳۰۰۰	قیمت اوس معدنی چیز کی جسکو نکل کہتے ہین
۴۱۶۵۹۷۰۰۰	قیمت پتھر کے کوئلہ کی
۱۳۸۵۰۰۰۰	قیمت نمک کی
۲۵۰۰۰۰۰	قیمت اوس معدنی چیز کی جسکو باریت کہتے ہین
۷۶۰۶۲۰۰۰	قیمت پتھر کی جس سے مکانات بنتے ہین
۳۰۲۲۰۰۰	قیمت مٹی کی جس سے چینی کے برتن اور اور چیزین بنتی ہین۔
۱۰۱۶۳۹۱۰۰۰	میزان

فرنک	آمدنی ریل کی
۷۷۸۹۰۹۹۳۵	میزان اوس آمدنی کی جو سنہ ۱۸۶۳ء مین ہوئی
	اور ۲۰۴۶۹۹۴۶۶ آدمیون نے ریل کے ذریعہ سے سفر کیا۔

اسٹرلین لیرہ یعنی گنی	آمدنیان کاریگرون کی اقسام مصنوعات
۳۱۰۰۰۰۰۰	قیمت روئی کے بنے ہوئے کپڑون کی
۸۰۰۰۰۰۰	قیمت حریر یعنی ریشمی کپڑون کی
۱۶۲۵۰۰۰۰	قیمت اونی کپڑون کی
۱۱۰۰۰۰۰۰	قیمت کتان کے کپڑون کی
۱۵۰۰۰۰۰۰	قیمت کھالون کی
۱۶۳۰۰۰۰۰	قیمت مصنوعات رقیقہ کی
۵۹۰۰۰۰۰	قیمت بلور اور فخار کی
۳۴۰۰۰۰۰	قیمت چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی چیزون کی۔
۹۰۰۰۰۰۰	قیمت کاغذ کی اور مثل اوسکے اور چیزون کی۔
۳۱۲۰۰۰۰۰	باقی حرفون کی آمدنی
۱۴۸۰۵۰۰۰۰	میزان جو مساوی ہے ۳۷۰۱۲۵۰۰۰۰ فرنک کے

قیمت اسباب تجارت کی جو انگلستان مین آئی اور انگلستان سے گئے
سنہ ۱۸۵۶ء مین

خارج	داخل	نام ملکتون کے
۵۶۶۵۸۳۰	۱۲۸۲۲۶۸۸	راسیا یعنی ماسکو
۱۱۲۱۹۲۱	۲۶۲۰۷۲۰	سویڈن
۶۲۸۶۰۲	۹۵۱۲۰۵	ناروے
[illegible]	۲۶۳۵۰۴۱	ڈنمارک اور اوسکے متعلق ملک جو اوس سے خارج ہین
۴۰۵۶۸۵۰	۶۴۴۰۸۹۵	پروشیا یعنی جرمن
۹۷۸۹۷	۳۱۲۴۳۱	ہیلگلن برگ
۱۳۵۳۳۵۶۶	۲۵۸۸۲۹۸۰	میزان جو دوسری صفحہ پر لکھی جاویگی۔

تتمۂ جدول اسباب تجارت کی جو انگلستان مین آئی اور انگلستان سے گئی

نام ملکون کے	داخل	خارج
میزان پچھلے صفحہ کی	۳۵۸۸۳۹۸۰	۱۳۵۳۳۰۲۶
ہانوور	۲۸۳۹۸۴	۱۸۸۲۷۱۶
اولڈم برگ	۳۶۴۷۹	۷۷۱۴۸
ہانیا کے متحدہ شہر	۶۰۵۸۴۹۰	۱۳۰۴۶۴۱۹
ہالنڈ	۷۶۹۲۸۹۵	۱۰۹۸۹۷۴۹
اوسکے توابع ملک جو یورپ مین نہین ہین	۳۳۵۸۸۳	۱۱۹۵۸۲۷
بلجیم	۳۸۱۷۸۰۰	۴۹۱۴۳۵۹
فرانس	۱۷۸۲۶۶۴۶	۱۷۴۲۷۴۱۳
الجزایر	۳۰۳۲۲	۲۰۹۵۵
فرانس کے توابع ملک جو یورپ مین نہین ہین	۸۵۳۵۳	۱۱۰۹۵
پرتگال	۱۹۶۲۸۹۹	۲۳۵۶۱۰۵
اسپین اور جزایر بالیار	۵۲۵۸۳۷۳	۳۳۸۶۴۳۴
کوبا اور اسپین کی اور آبادیان	۴۲۷۱۷۹۳	۱۳۶۰۳۴۹
ملک جو پرتگال کے توابع ہین	۷۸۱۵۱۰	۳۱۰۹۹۱
ملک جو اسپین کے توابع ہین	۱۰۳۶۳۲۳	۹۴۰۳۹۷
اٹلی	۲۴۸۰۰۶۴	۶۷۹۲۶۶۰
آسٹریا	۱۲۴۶۰۳۶	۱۷۹۵۶۵۹
گریک یعنے یونان	۷۸۹۵۴۴	۳۲۴۱۹۶
ممالک ترک	۳۶۳۱۹۲۹	۳۱۰۲۰۲۹
ٹونا جو سلطنت ٹرکی یعنے سلطان روم کے تابع تھا خلد اللہ ملکہ	۱۱۲۳۲۹۰	۱۹۶۳۷۵
میزان جو دوسرے صفحہ پر لکھی جاویگی۔	۸۴۸۴۳۶۰۳	۸۳۶۶۶۳۲۲

تتمہ جدول قیمت اسباب تجارت کی جو انگلستان مین آئے اور انگلستان سے گئے

نام ممالکون کے	داخل	خارج
میزان پچھلے صفحہ کی	۸۴۸۴۳۶۰۳	۸۳۶۶۶۴۲۲
شام جو سلطنت ٹرکی یعنی سلطان روم کے تابع ہے خلد اللہ ملکہ	۷۷۴۵	۸۸۴۵۳۴
مصر	۸۳۹۸۴۹۳	۲۳۹۸۴۷۸
ٹونس اور طرابلس	۱۴۵۹۳	۱۷۹۴
غوب	۴۹۸۶۸۸	۱۸۷۷۲۶
سلطنت متحدہ امریکہ	۳۹۳۸۹۶۹۲	۱۱۰۲۵۶۸۳
میکسیکو	۳۴۷۵۲۹	۶۵۲۸۶۲
وسطی امریکا	۳۱۳۸۶۹	۱۷۶۵۱۷
ہا ئیتی	۱۳۷۴۷۱	۳۱۰۵۵۵
گرینیڈا یعنے غرناطہ جدید	۴۳۳۰۶۰	۸۳۷۴۲۶
وینازویلہ	۲۴۵۵۶	۴۳۴۰۸۶
برازیل	۲۶۳۱۴۸۰	۴۶۹۰۸۷۵
اوراغون یعنے ایراگان	۶۳۹۷۱۷	۶۰۲۰۸۶
بوئینوس ایرس اور پاطاغونیا	۱۴۷۴۸۶۹	۱۴۰۳۲۲۶
شیلی	۲۴۱۴۸۹۵	۱۳۸۰۵۴۳
بولیفیا	۱۲۵۴۱۶	۱۰۳۱
پیرو	۳۱۶۹۵۵۲	۱۲۲۱۰۱۸
اکواڈور	۸۱۸۰۳	۱۵۶۹۱۶
مملکت چین	۸۶۰۸۶۰۹	۳۱۶۱۹۱۸
مملکت جاپان	۵۳۸۶۸۷	۴۳۴۳۶
میزان جو دوسرے صفحہ پہ لکھی جاویگی۔	۱۶۴۱۶۶۰۰۶	۱۱۳۲۳۶۰۲۴

تتمۂ جدول اسباب تجارت کی جو انگلستان مین آئے اور انگلستان سے گئے۔

نام ملکون کے	داخل	خارج
میزان پچھلے صفحہ کی	۱۶۴۱۶۶۰۰۶	۱۱۳۲۳۷۰۲۴
سیام	۲۵۱۳۸	۳۶۱۹۱
عجم یعنے بلاد فارس	....	۲۶۵۴۵
کنارہ آفریقہ شرقی	۴۹۵	۳۱۶
کنارہ آفریقہ غربی	۱۴۶۷۹۹۲	۱۰۷۶۴۵۳
کرولاند و مضیق داوس	....	۲۷۱
جزایر بحر جنوبی	....	....
مختلف بندرگاہین	۱۲۳۱۱۰	۴۶۷۲۱
جزایر صوند	۶۳۸۷۷۲	۸۲۳۰۲۴
جبل طارق	۱۳۳۸۳۴	۱۱۶۹۱۴۲
مالٹا	۱۴۳۴۳۷	۶۲۸۸۹۱
جزایر گریک	۲۱۳۱۵۷	۳۲۵۹۸۲
ممالک انگریزی شمالی امریکا مین	۸۶۸۲۰۶۱	۴۱۹۵۵۸۱
جزایر غربی ہند اور ہندوراس	۴۳۸۱۰۵۴	۳۱۷۸۹۴۴
غیانا	۱۷۶۱۳۸۰	۶۶۶۷۰۱
جزائر فلکلاند جنکو مالوین کہتے ہین	۴۷۶۷	۱۳۱۲۱
اسٹریلیا	۶۹۰۱۴۸۷	۱۱۵۳۰۸۰۴
ممالک شرقی ہند	۲۱۹۶۸۷۵۲	۱۷۰۵۳۳۵۵
جزیرۂ سانگپور	۱۹۱۳۴۲۵	۱۰۵۶۴۵۸
جزیرۂ سیلون یعنے لنکا	۲۲۵۱۰۱۹	۵۰۸۳۴۹
میزان جو دوسرے صفحہ پر لکھی جاویگی	۲۱۴۷۹۵۸۸۶	۵۴۵۷۲۷۷۲

تتمہ جدول قیمت اسباب تجارت جو انگلستان مین آئی اور انگلستان سے گئی

نام ملکتون کے	داخل	خارج
میزان پچھلے صفحہ کی	۲۱۳۷۹۵۸۸۶	۱۵۴۵۷۴۷۷۱
عدن اور جزائر بحر قلزم	۱۷	۱۲۳۶۸
جزیرہ مورلیس	۱۹۱۴۰۴۳	۵۰۹۷۴۷
ممالک جنوبی افریقہ کے	۱۴۲۱۶۴۷	۴۱۷۱۲۱۶
ممالک اور جزیرہ مغربی افریقہ کے	۳۰۸۷۵۱	۵۰۷۰۶۹
ہانکانگ متعلق چین	۱۳۷۸۶۳	۱۷۷۸۵۴۲
جزیرہ ہیغولانڈ	۵۴۴	۳۹۳
میزان استرلین لیرہ لیئے گئی جس سے مراد پونڈ ہے اور ایک پونڈ کے دس روپیہ ہوتے ہین۔	۲۱۸۳۷۸۶۵۱	۱۵۹۶۴۳۴۹۸
میزان داخل کی خارج کے ساتھ۔		۲۱۸۳۷۸۶۵۱

میزان مالیت تجارت کی بحساب استرلین لیرہ کے جو برابر ہے ۹۴۵۴۷۸۱۲۲۵ فرنکا کے۔	۳۷۸۱۱۱۳۴۹

بیان تجارت ہندوستان کا سالہ ۱۸۶۱ء

	استرلین لیرہ
جو قیمت کہ انگلستان مین داخل ہوئی سنہ مذکور مین	۳۴۱۷۰۷۰۳
جو قیمت کہ انگلستان سے گئی۔	۳۴۰۹۱۵۴
کل مالیت تجارت ہندوستان بحساب استرلین لیرہ جو مساوی ہے ۱۷۰۶۵۲۱۴۲۵ فرنکا کے۔	۶۸۲۶۰۷۵۸

جہازات جو مملکت انگریزی کے لنگرگاہون مین
داخل ہوئے اور اوس سے باہر گئے سنہ ۱۸۶۳ع مین

اقسام جہاز	جہازات جو داخل ہوئے یعنی آئے: مراکب یعنی جہاز	جہازات جو داخل ہوئے یعنی آئے: طول لاتہ یعنی وزن تحمل ٹنج	جہازات جو خارج ہوئے یعنی گئے: مراکب یعنی جہاز	جہازات جو خارج ہوئے یعنی گئے: طول لاتہ یعنی وزن تحمل ٹنج
مراکب قلاع انگریزی	۲۲۶۳۵	۵۲۶۰۳۳۹	۲۱۹۲۱	۵۵۳۳۱۹۲
مراکب قلاع اجنبی	۳۴۴۳۴	۴۴۵۴۷۳	۲۵۷۶۵	۴۹۱۱۵۷۹
فابورات یعنے اسٹیمر انگریزی	۷۹۴۱	۲۶۶۰۰۴۶	۷۷۴۳	۳۶۰۹۸۱۶
فابورات یعنے اسٹیمر اجنبی	۱۷۹۴	۵۱۲۰۴۰	۱۲۲۵	۴۶۳۴۷۹
میزان	۵۷۸۰۳	۱۳۱۷۷۸۸۸	۵۶۵۵۵	۱۳۵۱۷۰۳۶
میزان داخل کی خارج کے ساتھ			۵۷۸۰۳	۱۳۱۷۷۸۸۸
میزان داخلی اور خارجی مراکب کی			۱۱۴۳۵۸	۲۶۶۹۳۹۴۴

تعداد باشندون کی انگلستان مین سوا آیرلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے

باشندونکی تعداد	
۴۸۴۰۰۰۰	انگلستان کے باشندون کی تعداد تھی سنہ ۱۷۰۰ع مین
۵۴۰۰۰۰۰	ہوگئی سنہ ۱۷۵۰ مین
۶۵۲۵۰۰۰	اور سنہ ۱۷۸۹ مین
۷۵۱۷۰۰۰	اور سنہ ۱۷۹۰ مین
۱۰۹۴۲۰۰۰	اور سنہ ۱۸۰۱ مین
۱۱۶۰۹۰۰۰	اور سنہ ۱۸۲۱ مین
۱۸۵۲۶۰۰۰	اور سنہ ۱۸۴۱ مین
۲۳۲۷۱۹۹۵	اور سنہ ۱۸۶۱ مین

اور یہ تعداد آبادی کی جو اس جدول مین معلوم ہوتی ہے اسمین وہ لوگ داخل نہین ہین جو اپنا وطن چھوڑکر چلے گئے ہین۔

سلطنت انگریزی کی آمدنی اور خرچ اور جو قرض کہ اوسپر ہے

اسٹرلین لیرہ یعنی گنی	اقسام آمدنی کی سنہ ۱۸۶۲ع مین
۲۴۰۳۴۰۰۰	آمدنی کمارک کی
۱۷۱۵۵۰۰۰	آمدنی کھانے اور پینے کی چیزون کے محصول کی
۸۹۹۳۰۰۰	آمدنی تامبر یعنے طابع کے محصول کی
۱۰۵۶۷۰۰۰	آمدنی کے محصول کی آمدنی یعنے انکم ٹکس
۳۱۵۰۰۰۰	آمدنی زمین اور گھرون اور اونکے سوا اسی قسم کی چیزون کے محصول کی
۳۶۰۰۰۰۰	آمدنی بوسطہ کی یعنے ڈاکخانون کی
۳۰۰۰۰۰	آمدنی سلطنت کی جایداد کی
۲۸۰۳۵۶۱	آمدنی اور اقسام کی
۷۰۹۰۳۵۶۱	میزان
۴۲۹۷۰۰۰۰	آمدنی ہندوستان کی
۱۱۳۵۷۳۵۶۱	میزان کل بحساب اسٹرلین لیرہ کی جو برابر ہے ۲۸۳۹۳۳۹۰۲۵ فرنکا کو

اسٹرلین لیرہ یعنی گنی	اقسام اخراجات کے اوسی سنہ مین
۲۶۲۳۱۶۵۷	سود زر قرضہ
۱۸۸۴۰۰۱	اخراجات قرضہ
۱۶۲۶۴۷۸۹	اخراجات فوجی اور شہرون کی حفاظت کی
۱۱۳۷۰۵۸۸	اخراجات جہازون اور بحریہ کے
۹۲۰۵۸۷	اخراجات جہازون کے بنانے کے
۴۰۶۴۸۹	اخراجات ملکی
۷۶۴۰۴۳۵	اخراجات ملازمین سیاست وغیرہ کے
۶۴۷۱۸۵۴۲	میزان جو دوسرے صفحہ پر لکھی جاویگی۔

تتمہ جدول اخراجات سلطنت انگریزی

اسٹرلین لیرہ	
۶۴۷۱۸۵۴۶	میزان پچھلے صفحہ کی
۴۵۵۳۴۶۱	اخراجات اداے قرض کے
۱۰۸۰۰۰۱	اخراجات مختلف
۴۳۲۵۵۰۰۰	اخراجات ہندوستان
۱۱۳۶۰۷۰۰۸	میزان بحساب اسٹرلین لیرہ جو مساوی ہے ۲۸۴۰۱۷۵۲۰۰ فرنکا کے
۱۱۲۵۷۳۵۶۱	منہائی آمدنی کی جسکا اوپر ذکر ہوا
۸۳۶۱۷۵	فاضل جو آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا

انگریزی سلطنت کی قرضون کا بیان

فرنکا	
۲۰۰۴۵۲۱۵۱۷۵	میزان کل قرض کی سلطنت پر
۲۸۴۶۹۲۷۰۲۵	میزان کل قرض کی ہندوستان پر
۲۲۸۹۲۱۴۲۲۰۰	میزان کل

یہ بات جان لینی چاہیے کہ سلطنت انگریزی بموجب قوانین مملکت کی لوگون سے خواہ نخواہ کوئی سالانہ محصول نہین تحصیل کرتی بلکہ صرف اون خرچون کو لیتی ہے جو واسطے مصلحت سلطنت کے جسکے اصول ابھی بیان ہوئے ضرور ہوتے ہین اور جو محصول سواے اونکے جنکا بیان ہوا مصلحت عام کے لیے لیے جاتے ہین جیسے رستون کے اور پلون کے اور شفاخانون اور گرجاؤن کے اور مدرسون کے بنانے کے لیے اور جو لوگ کہ اونسے متعلق ہین اونکی تنخواہون کے لیے اور جو لوگ کہ مذہبی کامون کے لیے مقرر ہین اونکی تنخواہون کے لیے تو اون محصولونکا مقرر کرنا اور اونکا خرچ کرنا وطنون اور شہرون کی مجلسون سے بہ تحت نگرانی پارلیمنٹ اعظم متعلق ہے اور سلطنت کو اوسمین کچھ مداخلت نہین ہے اور اوسکی آمدنی قریب آٹھ ملین فرنکا کے ہے۔

سلطنت انگریزی کی بری فوج کی قوت

اقسام لشکر کی	توپچی اور انجنیر	رسالے	ترلیس	کل لشکر
ترلیس کا لشکر باقاعدہ			۹۸۹۱۸	۹۸۹۱۸
رسالے باقاعدہ		۱۴۴۳۶		۱۴۴۳۶
توپچی باقاعدہ	۲۱۳۳۶			۲۱۳۳۶
انجنیر وغیرہ باقاعدہ	۱۱۶۰۸			۱۱۶۰۸
ارکان حرب				۱۱۲۱
لشکر ہندوستان				
ترلیس			۵۹۵۷۶	۵۹۵۷۶
رسالے		۶۴۱۶		۶۴۱۶
توپچی	۵۴۸۲			۵۴۸۲
پیداک				۱۲۰۵۷
آیرلنڈ مین				۱۲۴۰۰
رولیٹ				۱۹۴۳۳
میزان	۳۸۵۲۶	۲۰۸۲۵	۱۵۸۴۹۴	۲۹۲۷۵۴

سلطنت انگریزی کی بحری قوت سنہ ۱۸۶۱ء مین

کل بحریہ	فسیالات	اقسام بحریہ
	۲۴	امیر الاکبیر تحت السلاح
	۶۶	اونمین سے جنکا ذکر بیداک مین ہوا
۹۰		
	۲۷	کاہتیہ امیرال تحت السلاح
	۵۷	اونمین سے جنکا ذکر بیداک مین ہوا
۸۴		
	۲۱	کنترا امیرال تحت السلاح
	۱۰۷	اونمین سے جنکا ذکر بیداک مین ہوا
۱۲۸		
	۳۵۰	قبطانات اجفان تحت السلاح
	۴۰۲	اونمین سے جنکا ذکر بیداک مین ہوا
۷۵۲		
	۴۵۰	قبطانات فراقط تحت السلاح
	۷۲۳	اونمین سے جنکا ذکر بیداک مین ہوا
۱۱۷۳		
	۷۹۸	یوزباشیہ تحت السلاح
	۳۵۳	اونمین سے جنکا ذکر بیداک مین ہوا
۱۱۵۱		
۵۴۳۰۰		فسیالات صغار اور لشکر بحریہ
۱۸۴۰۰		فسیالات بری لشکر کے جو جہازون کے لیے طیار ہین
۷۶۰۷۸	۳۳۷۸	میزان جو دوسرے صفحہ پر لکھی جاویگی

تتمہ جدول سلطنت انگریزی کی بحری قوت

کل جہاز اور دخانی کشتیان ۹۶۵۶	مراکب قلاع	اردنین گھوڑون کی قوت ۱۲۵۶۱۶		ملاحین	مدافع	بحریہ اور اقسام مراکب
		فابورات لولبیہ یعنی پیچدار دخانی جہاز	فابورات بچرخ			
				۷۶۰۷۸	۴۳۷۸	میزان پچھلے صفحہ کی
۸۲	۱	۵۸	۲۳			اجفان
۵۳	۱۰	۴۳				فراقط
۳۰		۲۷	۳			قرابط
۵۵	۱	۵۲	۲			شالوپ یعنے قوارب
۳			۳			کنونیاز یعنے ذوات المدافع
۱۳۶		۱۳۶				شالوپ کنونیار
۴			۴			بطریات عوامہ
۱۲		۱۲				مراکب متنوعہ
۴		۴				افیزو
۳۸	۳۸					شالوپ بومبارو
۷۰		۷۰				بڑے جہاز باربرداری کے
۲		۲				بومبارو
۶		۶				یاکت
۲		۲				جہاز ساحلون کی نگہبانی کے لیے
۴۹۶	۵۰	۴۱۲	۳۵	۷۶۰۷۸	۴۳۷۸	میزان

سلطنت انگریزی کے جہازہاے تجارت سنہ ۱۸۶۳ع

مقدار وزن بحساب ٹن	مراکب	اقسام مراکب
۴۳۹۹۵۰۹	۲۶۲۱۲	مراکب قلاع
۵۳۷۸۹۱	۲۲۲۸	فابورات یعنے جہازہاے دخانی
۹۰۶۱۲۵	۹۸۲۹	سلطنت انگریزی کے ماتحت مملکتون کے جہاز
		ہمکو ابتک نہین معلوم ہوا کہ فابورات ہین اور مراکب قلاع مین کیا فرق ہے
۵۸۴۰۵۲۵	۳۸۲۶۹	میزان

کل آدمی ان جہازون مین ۲۸۸۳۰۴۵ ہین

چوتھا باب
سلطنت نمسہ کے حالات مین
اور اسمین چند فصلین ہین
فصل اول
اوسکی تاریخ مین

یہ سلطنت نمسہ اب سلطنت اسٹریا کے نام سے مشہور ہے اور اسٹریا
اصل مین مملکت توابع مین سے تھا ارشید کا تو کے نام سے اور
اوسکو نورکا یا نونیا علیا کہتے تھے اور سنہ ۳۳ع مین بعہد سلطنت امپیر
تیبار روم سے متعلق تھا اور قرن خامس سے برابر یہ سلطنت قوم
برابرہ یعنے قوم ہن اور استروغوت اور تو بیان اور وندال اور

لونغوبار دس کے قبضہ مین رہتی رہتے یہانتک کہ آخر کار یوہیہا و انوہین
اور گروہ اوارین جو ایک تاتاری قوم ہے منقسم ہوگئی اوسکے بعد
سنہ ۹۱ع شارلمین اوسپر قابض ہوگیا جسنے اسکا نام اسٹریا رکھا
اور جب ہنری وازلور نے جسکا نام شکاری پرندون سے شکار کرنیوالا
تھا اوسکی محافظت کی غرض سے یہ ارادہ کیا کہ قرب وجوار کی قومون
کی لوٹ کھسوٹ سے اوسکو بچانے کے لیے کوئی روک قائم کرے تو
اسنے سنہ ۹۲۸ع مین اوسکی حدود پر ایسے حکام مقرر کردیے جو اسکے حافظ
رہتے تھے اور وہ مار غرافیہ اور مار غراف کہلاتے تھے پھر سنہ ۹۸۲ع مین
اوسپر امپرر المانیا اوتون ثانی مسلط ہوگیا اور اسکے بعد اسکے بیٹے
حاکم رہے جو ابتدا ان ماہ غراف کہلاتے تھے پھر چند روز کے بعد مرکیز کے
لقب سے ملقب ہوئے اور اسکے بعد سنہ ۱۱۵۶ع مین اونھون نے اپنے کو
بلقب ڈیوک مشہور کیا اور بعد تمام ہوجانے اس خاندان کے سنہ ۱۲۴۶ع
مین اسپر فریڈرک ثانی امیر المانیا قابض ہوا سنہ ۱۲۵۳ع مین وہ اسکے

ہاتھ سے نکلکر اوتوکار بادشاہ بوہیمیا کے تحت حکومت ہوگئی اور پھر
سنہ ۱۲۷۶ء مین روڈلفو کے قبضہ مین آگئی جو خاندان ہاپسبورغ امپر
المانیا مین سے تھا اور سنہ ۱۲۸۲ء مین اوسنے یہ مملکت اپنے بیٹے البرٹ
کو دیدی اسکے بعد چند مدت تک اوسی خاندان مین چلی آئی اور جو لوگ
اوسپر حاکم رہے وہ ڈیوک کو لقب سے مشہور رہے پھر سنہ ۱۴۵۳ء سے اسکے
بادشاہون کے لقب ارشیڈیوک تجویز ہوئے اور اسی خاندان مین سے
چند شخص ایسے پیدا ہوئے جو امپر روڈلفو کے بعد المانیا کی شاہنشاہی
پر قابض ہوگئے اور سنہ ۱۴۳۸ء مین اسی خاندان مین کا البرٹ خامس
المانیا کی شاہنشاہی پر قابض ہوگیا جسکے سبب سے شاہنشاہی اس
خاندان مین موروثی ہوگئی اور سنہ ۱۸۰۶ء مین بسبب ملجانے سلطنت اسٹیریا
اور کارنیول کے اسٹریا کی مملکت بڑھگئی اور پھر سنہ ۱۲۸۲ء مین جو کچھ کہ
روڈلفو کی وراثت مین تھا یعنے صوبہ ہاپسبورغ جسکو الزاس کہتے ہین
اور صواب اور سوئیسرہ بھی اسمین شامل ہوگئی مگر سنہ ۱۳۱۸ء مین سوئیسرا ایک مستقل سلطنت

ہوگئی اور ۱۴۹۶ء مین فیلپ کی شادی ماریہ کو ساتھ ہونیکو سبب سی جو کہ خاندان
بورغونیا سے تھی بلاد واطئہ یعنی ہولانده اور ایک حصہ عظیم بورغونیا کا
اسٹریا مین شامل ہوگیا اور جب اسٹریا پر شارلکان قابض ہوا جسکو
شارل خامس بھی کہتے تھے تو اسنے اپنے متعدد ملکون کے ساتھ مملکت
اسپین کو بھی ملا دیا لیکن جبکہ ۱۵۲۱ء مین اسکے اور اسکے دوسرے بھائی
ارشیڈیوک فردوناند کے باہم سلطنت کی تقسیم ہوئی تو اوسوقت بلاد ہولانده
اور اجواز بورغونیا منتقل ہوکر خاندان اسٹریا کی فرع اسپنیولی کے
پاس چلے گئے اور فردوناند مع اوسکے متعلقات کے اصلی اسٹریا کو تخت
رہا اور اوسمین بوہیمیا اور بلاد مجار اور تینون اسقفیات یعنے وہ ملک جو
مطارین کے تحت حکومت تھی اور جو ٹول اور ٹیس اور فردون کہلاتے تھے
شامل ہوگئے اور اسکے بعد مورافیا اور سیلازیا اور لوزاس بھی آئین
ملگئے لیکن مورافیا اور سیلازیا اور لوزاس لسبب معاہدہ وستفالیا
کے جو ۱۶۴۸ء مین ہوا تھا انکے پاس سے نکل گئے اور الزاس اور

اسقفیات

استقفیات ثلاثہ یعنے ٹول اور ماتس اور فردون بھی نکل گئے اور انکے عوض مین انکے پاس ملک ترانسلوانیا اور کرواسیا آگئے اور ١٧١٣ء مین اوترخت کی مصالحت سے اسٹریا کے پاس شارل ثانی کے ترکہ مین سے ملک اسپین اور بورغونیا اور دوکاتو مانتوہ اور ممالک نابلی اور سردانیا بھی آگئے اور ١٧٢٠ء مین انھون نے سردانیہ کو مملکت صقلیہ سے بدل لیا مگر ١٧٣٥ء عیسوی کے بعد پھر ممالکت صقلیہ او نابلی انفانت دون کارلوس کے پاس جو خاندان اسپین سے تھا چلی گئی اور اسکے عوض مین انکے پاس دوکات بارمہ اور پیاشنسہ اور غواستالہ آگئے اور ١٧٤٠ء مین خاندان اسٹریا مین کوئی شخص مردون مین سے نرہا اور یہ سلطنت بیٹیون کے نام ہوگئی اور ماریہ تیریزہ اوسپر مسلط ہوئی اور اوسکا شوہر فرنسوی لورین بہت سے لنبے جھگڑون کے بعد امپر کے لقب سے مشہور ہوا اور ١٧٤٥ء مین وہ مستقل امپر ہوگیا اور فرنسوی اول اوسکا نام ہوا اور وہ مورث اعلی ہے خاندان جدید کا جو اسٹریا لورین

کے نام سے مشہور ہے اور جو ابتک حکمران ہے اور سنہ ۱۸۰۶ء مین سلطنت
المانیا اسکے پاس سے نکل گئی اور فرانسس ثانی سے امپرر المانیا کا لقب
بھی جاتا رہا صرف امپرر اسٹریا کا لقب رہگیا اور اسکی حکومت صرف اسکے
ممالک موروثیہ پر رہگئی اور فرانسیسون کے حملہ اور سنہ ۱۸۰۵ و ۱۸۰۹ء کی جنگ و
جدال مین اسٹریا کے ہاتھ سے اوسکا بہت سا حصہ ممالک المانیا اور اٹلی
مین سے بھی نکل گیا مگر البتہ سنہ ۱۸۱۵ء کے ہنگامون مین اسکی قدیمی حکومتون
کا اکثر حصہ پھر اسکے پاس آگیا صرف دایرہ بورغونیا رہگیا جسکے عوض مین
مملکت اٹلی سے لومبارڈیا اور بندقیہ آگئے اور پھر سنہ ۱۸۵۹ء کے محاربہ مین جو
سولفرینو کے ساتھ ہوا لومبارڈیا بھی اسکے ہاتھ سے نکل گیا جسکو نپولین ثالث
کے ذریعہ سے جو اس واقعہ مین مددگار تھا ملک سردانیہ نے لے لیا اور سنہ ۱۸۶۶ء
مین اسکے ہاتھ سے بندقیہ بھی جاتا رہا اور یہ اوسوقت گیا جبکہ سلطنت
پروشیا اوسپر جنگ صادووہ مین غالب آئی جسنے اٹلی کے ساتھ
اسٹریا سے لڑنے کا معاہدہ کیا تھا۔

دوسری فصل

اسٹریا کے بادشاہون کے نامون کے بیان مین

سنہ	
	گروہ مارغراف
۹۸۲	لیوپولڈ اول کونٹ دوبابنبرغ
۹۹۴	ہنری اول
۱۰۱۸	البرٹ اول ملقب بمنصور
۱۰۵۶	ارنست ملقب بشجاع
۱۰۷۵	لیوپولڈ ثانی ملقب بجمیل
۱۰۹۶	لیوپولڈ ثالث ملقب بخاشع
۱۱۳۶	البرٹ ثانی ملقب بمتعبد
۱۱۳۶	لیوپولڈ رابع ملقب بکریم
	گروہ ڈیوک اسٹریا
۱۱۴۲	ہنری ثانی جازومیرغو
۱۱۷۷	لیوپولڈ خامس
۱۱۹۴	فرڈرک اول کاتولیکی
۱۱۹۸	لیوپولڈ سادس ملقب بماجد
۱۲۳۰	فرڈرک ثانی ملقب بمحارب وشجاع
۱۲۴۷	اوتوکار
	خاندان اسٹریا ہابسبورغ
۱۲۸۲	البرٹ اول
۱۳۰۸	فرڈرک اول ملقب بجمیل
۱۳۳۰	البرٹ ثانی ملقب بعاقل
۱۳۵۸	روڈولف رابع ملقب بماہر
۱۳۶۵	البرٹ ثالث مذکورۂ بالا کا بھائی
۱۳۸۵	البرٹ رابع

۱۴۰۴	البرٹ خامس پہر ۱۴۳۸ع مین یالمانیا کا امپر مقرر ہونیکو منتخب ہوا اور البرٹ ثانی نام رکھا گیا۔
۱۴۴۰	فرڈرک ثالث ۱۴۵۳ع مین اسکا لقب ہوا امراد خاندان ارشیڈیوک اسٹریا۔

گروہ ارشیدیوک کا خاندان ہابسبورغ سے
جنہون نے المانیا کی شہنشاہی کی

۱۴۹۳	مکسیملیان اول
۱۵۱۹	شارلکان یہ ملک اسپین اور صقالیا اور ناپلی کا بہی بادشاہ تہا۔
۱۵۵۶	فردنانڈہ اول یہ بوہیمیا اور مجارکا بہی بادشاہ تہا اور پہر اسکے بعد جو لوگ ہوئے وہ ان ملکون پر اور المانیا کی شاہنشاہی پر قابض ہوئے۔
۱۵۶۴	مکسیملیان ثانی
۱۵۷۶	روڈولف ثانی
۱۶۱۲	متیاس
۱۶۱۹	فردنانڈ ثانی
۱۶۳۷	فردنانڈ ثالث
۱۶۵۷	لیوپولڈ اول
۱۷۰۵	جوزف اول
۱۷۱۱	شارل سادس
۱۷۴۰	ماریہ تریزہ شارل مذکور کی بیٹی اور اوسکا شوہر ڈیوک لوران تہا اور اوسکے ساتہ حکومت مین شریک ہا پہر امپر المانیا ہوگیا اور فرنسوی اول اوسکا نام ہوا اور جب ۱۷۶۵ع مین مر گیا تو اوسکا بیٹا جوزف ثانی حکومت مین شریک ہا اور اوسکے بعد ۱۷۸۰ع مین مستقل ہوگیا۔
۱۷۹۰	لیوپولڈ ثانی
۱۷۹۲	فرنسوی ثانی

شہنشاہی اسٹریا

۱۸۰۴	فرنسوی مذکورہ بالا فرنسوی اول کے لقب سے مشہور ہوا۔
۱۸۳۵	فردنانڈ اول اوسکا بیٹا ۱۸۳۵ع مین اپنے باپ کا وارث ہوا۔
۱۸۴۸	فرنسوی جوزف اول جو اس کتاب کی تصنیف کیوقت بادشاہ ہے۔

تیسری فصل

سلطنت نمسہ یعنے اسٹریا کے حالات مین

سلطنت نمسہ یورپ کے عین وسط مین واقع ہے اور اسکا اصل موقع درمیان سات درجون اور گیارہ دقیقون اور چوبیس درجون اور پانچ دقیقون کے طول شرقی مین اور بیالیس درجون اور آٹھہ دقیقون اور اکیاون درجون اور دو دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین ہے اور اسکی شمالی حد مین سلطنت روس اور پروشیہ اور ساکس ہے اور شرقی سمت مین افلاق اور بغدان ہے جو سلطنت عثمانیہ یعنے سلطان روم کی سلطنت مین ہین اور کسیقدر اسکے حصہ شرقی کی حد پہ سلطنت روس ہے اور جنوب کی جانب مین اوسکے سلطنت اٹلی اور بحر ینادقہ اور سلطنت عثمانیہ یعنے سلطان روم کی سلطنت کا وہ حصہ ہی جو یورپ مین داخل ہے اور غرب مین مملکت بویریا اور مملکت فورتنمبرغ ہے اور کسیقدر حصہ کی حد غرب مین بھی مملکت سویسرہ

اور اٹلی ہے اور طول اسکا شرق و غرب مین ایکہزار چارسو اسّی
کیلومیتر ہے اور بڑے سے بڑا عرض اسکا ایک ہزار ایکسو ساٹھہ
کیلیومیتر ہے اور یکسر سطح اوسکا اُسوقت سے جبسے کہ سنہ ۱۸۵۹ع مین وہ بڑے
مقام روزیک مین صلح ہوئی ہے چھہ لاکھہ تینتیس ہزار کیلومیتر مربع ہے
اور اسکے باشندون کی تعداد اوس مردم شماری کے موافق جو سنہ ۱۸۵۷ع
مین ہوئی تھی تین کرور پچاس لاکھہ اٹھارہ ہزار نوسو بیاسی تھی اور سنہ ۱۸۶۱ع
کی مردم شماری کی بموجب تین کرور ستر لاکھہ تھی چنانچہ ان مین سے
دو کرور ستاسی لاکھہ اڑتالیس ہزار باسٹھہ تو قوم کیتھلک کے لوگ ہین
اور تینتالیس لاکھہ پچیس ہزار تین سو تین آدمی پروٹسٹنٹ ہین اور اونتیس لاکھہ
اکیس ہزار نوسو اونتالیس آدمی گریک یعنی یونانی مذہب کے ہین اور
پچاس ہزار پانسو سترہ وہ پروٹسٹنٹ ہین جو تثلیث کے منکر اور وحدانیت
کے قایل ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا نہین سمجھتے اور دس لاکھہ
اونچاس ہزار آٹھہ سو اکتھر یہودی ہین اور علاوہ انکے تین ہزار نوسو چھہ

آدمی مختلف مذاہب کے ہین اس سلطنت کا دارالسلطنت خاص شہر
ویئینا ہے اس شہر کے باشندے مع اوسکے لشکر کے ۱۸۶۴ عیسوی تک
پانچ لاکھ آٹھہ ہزار پانسو چھبیس تھے اور اس سلطنت مین مختلف قوم کے
باشندے ہین اور اس سلطنت مین شہر بھی مختلف طبیعت اور اخلاق کے
ہین اور اون قومون کی تین قسمین ہوسکتی ہین اسلیے کہ اسکے بلاد متعلقہ
بھی تین ہی قسم کے ہین ایک تو بلاد المانیا اور ایک بلاد مجار اور ایک
بلاد بولونیا پس بلاد المانیا تو خاص وہ اسٹریا ہے جسکے نام سے سلطنت
موسوم ہے اور صالسبورغ کے ڈیوک اور سٹیریا اور کارینتیا اور کارنیول
اور فریول اور تریست اور تیرول مع فورارلبرغ اور مملکت بوہیمیا اور
مارغرافیہ مورافیہ اور نمسا والاسیلیزیا ہین اور بلاد مجار مین اسیلوانیا
اور سلافونیا اور کرواسیا جو متعدد مقامات لڑائی پر منقسم ہین داخل
ہین اور بلاد بولونیا مین غالیسیا اور لوو میریا اور بوکوین داخل ہین
اور بلاد المانیا پہلے جرمن سے متعلق تھی مگر اب اوس سے نکل گئی ہین

اور انھین مختلف قسم کے بلاد کے سبب سے اب چودہ ولاتیین بڑی بڑی
کہلاتی ہین اور اس سلطنت مین فائدہ مند پہاڑ بہت ہین اور
سب پہاڑون مین جبال ارٹس کا سلسلہ سب سے بڑا ہے جو اسکے
گوشۂ شمالی مین واقع ہے اس سلسلہ کو جبال ارض الحدید بھی کہتے ہین
اور گوشۂ شرقی مین جبال کراپاک کا سلسلہ بھی نہایت بڑا ہے اور
غرب وجنوب کی جانب جبال الب کی شاخین ہین اور علاوہ وسط مین
جبال بوہیمیا اور جبال موراویا واقع ہین اور اسمین بہت سے مسطح وسیع
میدان نہایت بڑے بڑے ہین چنانچہ منجملہ انکے ایک میدان اسٹریا کے
نیچے کا جسکے درمیان مین دریاے طونا ہے اور ایک میدان کبیر اور ایک
میدان صغیر بلاد مجار مین واقع ہے اور ایک میدان سلافونیا کا ہے
اور اسکے دریاؤن مین سے ایک تو الب ہی اور ایک اودرا اور ایک
فیسٹول اور ایک دنیسٹر ہے اور یہ سب مملکت اسٹریا مین سے نکلے ہین
اور یہ جو دریاے طونا ہے اسکا اکثر حصہ اسی مملکت مین ہے اور پانی کی آمد

اسمین چند مقام سے ہے اور خلیجین بھی وہان بنائی ہوئی ہین جن سبکا
طول ملکر چھہ ہزار تین سو پچاس کیلو میتر ہوتا ہے اور سب دریا اس ملک
کے اسی مین آکر ملتے ہین اور سب سی بڑا خلیج فرنسوی اول کا ہے جس مین
دریاے تیس اور طونا ملتے ہین اور راستے اسمین بہت کثرت سے ہین
اور نہایت عمدہ بنے ہوئے ہین تاکہ ایک شہر سے دوسرے شہر مین آنے
جانے مین آسانی ہو اور آہنی سڑک جسقدر کہ سنہ ۱۸۶۳ع تک تیار تھی
وہ پچاس ہزار آٹھہ سو اٹھاسی کیلو میتر تھی اور اوسکا محاصل سنہ ۱۸۶۳ع
تک ستر کرور نو لاکھہ پچاسی ہزار دو سو ستر فرنک تک پہونچ گیا تھا
اور تار برقی کے طول کی تعداد سنہ ۱۸۶۴ع مین پندرہ ہزار نو سو چھیانوے
کیلو میتر تھی مملکت تنسہ کی زمین یورپ کے ایک قطعہ متصل مین واقع ہے اور
دریاؤن یا سمندرون کے کنارون پر بجز اوس ٹکڑے کی جو بحر بناو قم پر
واقع نہین ہے اور اسکا شرقی کنارہ نسبت غربی کے کسیقدر بلند ہے
اور غربی سمت اسکی کسیقدر پانی مین ڈوبی ہوئی ہے اور وہان پانی

جمع رہتاہے اور اوس کنارہ کی لنبان ایکہزار سات سو کیلومیتر ہے اور
اسکی شرقی سمت مین چند جزیرے ہین جنمین سے فالیا اور کبیر سو اور لاوزیرو
ہین اور چند بحیرے ہین جنمین سے ایک تو بحیرہ اتیر ہے جو خاص ارشیدو کانو
اسٹریا مین واقع ہے اور بحیرہ بالتون اور نوسیدل ہین جو مجاریہ مین
واقع ہین اور ایک بحیرہ کلاجنفورت ہی جو الیریا مین واقع ہے اور معدنیات
کے لحاظ سے جو اوسکی زمین سے نکلتی ہین یہ مملکت بہ نسبت اور تمام یورپ
کے ملکون کے زیادہ مالدار ہے اور ترانسیلوانیا اور مجاریہ مین سونے کی
کانین ہین اور کارنیتیا اور قصدیہ مین پارے کی کانین ہین اور بوہیمیا مین
سیسہ کی کانین ہین اور ستیریا اور الیریا اور بوہیمیا اور ہنغاریہ مین
لوہا نہایت کثرت سی نکلتا ہے اور بوہیمیا اور ہنغاریہ مین زنک یعنی توتیا سے
معدنی اور سنگ سلیمانی اور سرمہ مثل سرمۂ اصفہانی بکثرت نکلتا ہے
اور بوہیمیا مین زرنیخ کی اور کانچ کی اور سفید کانچ کی کانین ہین اور ہنغاریہ
اور ترانسیلوانیا اور غالیسیا مین بہت سی کانین ہین جنمین سی نمک نکلتا ہے

اور مجار مین ایک قسم کی مٹی نکلتی ہے جسمین رال کی سی خاصیتین ہین اور
وہ جلنے کے بھی قابل ہے اور پتھر کا کویلہ تمام سلطنت مین موجود ہے
اور بعض مقامون مین بہت قسم کے بیش قیمت پتھرون مانند یاقوت احمر
اور اوپال کی کانین ہین اور وہان فرفوری مٹی اور اسی قسم کی اور
مٹیان جنسے فائدہ حاصل ہوتا ہے ملتی ہین اور بلاد اسٹریا کی خصوصیات
سے ہی کہ وہان معدنی چشمے یعنی وہ چشمے کہ معادن پر جاری ہین نہایت کثرت
سے ہین چنانچہ بلاد مجار مین اس قسم کے ایک ہزار سے زیادہ چشمے ہین
اور صناعی اور دستکاری کا وہان نہایت ہی رواج ہے اور وہان
بہت ہی کارخانے ہین اور کلین ہین خصوصاً جوخ بنانے مین اونکو
نہایت توجہ ہے اور کپڑا سوتی اور حریری اور کتان وغیرہ نہایت
عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے کاغذ نہایت نفیس اور پاکیزہ بنتا ہے بوہیمیا کا
بلور مشہور و معروف ہی اور سٹیریا مین لوہے اور فولاد کا کام نہایت عمدہ
بنتا ہے جو مشہور ہے اور برتن بہت اچھے اچھے ہوتے ہین او وہنا ئین

کاغذ اور چینی بناتے ہین اور تیروں والے موزے بناتے ہین مشہور ہین غرضکہ ہاتھ کا کام کرتے ہین بہت سی لوگ اس ملک کی عورت و مرد سے لگے رہتے ہین اور چھوٹے بڑے اکثر لاکھ آدمی ہاتھ کا کام کرتے ہین اور جو مال یہ لوگ اپنی صناعی سے تیار کرتے ہین اوسکی قیمت قریب سات آٹھ ارب فرنک کی ہوتی ہے اور وہان کی معادن اور کارخانے مال کی پیداواری کے چشمے ہین اور جو لوگ معدنیات کے صیغہ سے متعلق ہین اونکی تعداد ایک لاکھ آٹھ ہزار سے زیادہ ہے چنانچہ سنہ ۱۸۶۳ع مین اس سلطنت کی معدنیات کی آمد فی نوکرور چوبیس لاکھ ستاون ہزار چار سو ستاون فرنک ہوئی تھی زراعت کا وہان یہ رواج ہے کہ اوس سلطنت کی ایک تہائی زمین قابل زراعت ہو اور ایک تہائی مین گڑھے وغیرہ ہین اور ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ زمین اسکی باغات اور چراگاہون وغیرہ سے آباد ہے اور اس سلطنت مین مویشی بھی نہایت عمدہ اور کثرت سے ہین چنانچہ چونتیس لاکھ ساٹھ ہزار تین

ننانوے تو گھوڑے ہین اونتیس ہزار سات سو اکیاسی خچر ہین اور
اٹھاسی ہزار دو سو چوراسی گدہے ہین اور ایک کرور چالیس لاکھ
پچپن ہزار ایک سو سترہ گائین بیل ہین اور ایک کرور چھیاسٹھ لاکھ
چونسٹھ ہزار دو سو چھپن بینڈھے ہین اور پندرہ لاکھ ستتر ہزار آٹھ سو
پچیس بکریان ہین اور اکیاسی لاکھ اکیاون ہزار چھ سو آٹھ سور ہین
اور محاصل زراعت کا پانچہزار نو سو پانچ ملین فرنک ہوتا ہے اور
وہان کمپنیان ایسی ہین جو ضرورت کیوقت زراعت پیشہ لوگون کو
روپیہ پیشگی دیدیتے ہین انکو وہان اکریڈٹ فونسی کہتے ہین اور بہتر
کمپنیان خاص فلاحت کی ترقی کے کامون کے لیے ہین اور پانچ
مقام وہان خاص اس غرض کیواسطے مقرر ہین کہ اونمین عمدہ گھوڑون
کی نسلین بڑہائی جاوین اور جسقدر کارخانے تجارت کی ترقی کے ہین
وہ تو وہان سب روز بروز ترقی پکڑتے چلے جاتے ہین چنانچہ ۱۸۶۲ع
مین وہان کے تجارتی مال کی قیمت آمد و شد دونون کے لحاظ سے

دو ہزار چار سو ملین اور آٹھ لاکھ چھیالیس ہزار سات سو باون فرنک تھے اور جسقدر تجارتی جہاز سنہ ۱۸۶۲ء مین اس سلطنت کی بندرگاہون مین آئے گئے اون سب کی تعداد اکیس ہزار سات سو پندرہ تھی چنانچہ جو جہاز اس سلطنت مین اور ملکون سے آئے اونکی تعداد دس ہزار نو سو پانچ تھی اور جو اور ملکون کو اس سلطنت سے گئے وہ دس ہزار آٹھ سو دس تھے اور اون جہازون مین جو آئے تھے ٹن کے حساب سے سات لاکھ ساٹھ ہزار تین سو باون ٹن مال بھرا ہوا تھا اور اون جہازون مین جو گئے سات لاکھ چوہتر ہزار نو سو دس ٹن مال لدا تھا پس اون سب کی تعداد ملکر دو ملین اور پانچ لاکھ چوالیس ہزار دو سو باسٹھ ٹن ہوتے ہین اور اس سلطنت کو باب تعلیم و تنبیب مین نہایت درجہ کی فکر ہے چنانچہ اسی فکر کی بدولت اس سلطنت مین فن تعلیم کو نہایت درجہ کی ترقی حاصل ہو گئی ہے اور علی الخصوص اسٹریا مین اوسکو نہایت ہی فروغ ہے اور اس سلطنت مین بچون کی تعلیم

چھہ برس کی عمر سے بارہ برس کی عمر تک واجب کی گئی ہے ۱۸۵۹ء مین
خاص اوس سلطنت کی اندر اونتیس ہزار ایک سو اٹہتیس مدرسے
ابتدائی تعلیم کے تھی جسمین پچیس لاکھ لڑکے اور لڑکیان تعلیم پاتی ہین
اور آٹھہ سو چونتیس مدرسے اس سے اعلی درجہ کی تعلیم کے تھے اور دو سو
بہتر مدرسے اوسط درجہ کی تعلیم کے تھے جنمین سے دو سو چالیس تو ایسے
تھے جنمین طلبا رہتے بھی تھے اور بتیس صرف علم ریاضی کی تعلیم کے
واسطے تھے اور سات مدرسے اور تھے ہر قسم کے علوم ریاضی پڑہانے
کے لیے اور چند مدرسے اور تھے ہر قسم کے صناعی اور دستکاری کی تعلیم
کے واسطے اور چند بڑے بڑے مدرسے اس قسم کے تھے جن مین
نہایت فائق اور منتہی طالب علم تحصیل کرتے تھے اور چند خاص مدرسے
طرح طرح کے فنون کی تعلیم کے تھی چنانچہ انمین سے سترہ مدرسون مین
تو فن قبالہ کی تعلیم ہوتی تھی اور تین مدرسون مین معادن کے متعلق
کامون کی تعلیم ہوتی تھی اور تئیس مدرسون مین فن فلاحت کی تعلیم

ہوتی تھی اور پانچ مدرسون مین فن تشریح کی تعلیم دیتے تھے اور تین مدرسون مین قوانین سکھائے جاتے تھے اور ایک مدرسہ مین جہازرانی کے فن سکھائے جاتے تھے اور نو مدرسون مین لشکر میدانی کے فن سکھائی جاتے تھے اور جسقدر خرچ ان مدرسون مین ہوتا ہے وہ کسیقدر تو اوس فیس سے ادا کیا جاتا ہے جو لڑکون سے لیجاتی ہے اور باقی خرچ کچھ گورنمنٹ کی ذمہ ہے اور گورنمنٹ کی علاوہ کچھ خرچ شہرون اور دیہات وغیرہ سے بھی لیا جاتا ہے مگر صرف اوسیقدر جسقدر فیس کی آمدنی سے کمی رہتی ہے —

چوتھی فصل

سلطنت نمسہ کی قوانین حکمرانی اور اسکے طریقۂ سیاست کے بیان مین

سلطنت نمسہ کی قوانین سیاست کی بنا اون منشورون پر ہے جو اسکے بادشاہون کے حضور سے مختلف اوقات مین صادر ہوئے تھے چنانچہ منجملۂ اونکے پہلا منشور تو وہ ہے جو ۱۷۳۴ء مین شارل ششم کے دربار

صادر ہوا تھا اور جسمین اس بات کی ممانعت ہوئی تھی کہ آیندہ کبھی
یہ سلطنت تقسیم نہووے بلکہ ہمیشہ ایک تخت کی ماتحت رہے اور اس بات
کی بھی اوسمین تصریح کی گئی تھی کہ آیندہ اس سلطنت کی حکومت کس طور
سے ایک دوسرے پر منتقل ہوگی دوسرا منشور وہ ہے جو یکم اگست سنہ ۱۸۰۴ع
مین ملک فرنسوی ثانی کے حضور سے صادر ہوا تھا چنانچہ اوسی کی رو سے
اس سلطنت کی بادشاہ کا لقب امپرر تجویز ہوا اور تیسرا منشور وہ ہے جو
سنہ ۱۸۶۰ع مین دوسری اکتوبر کو امپرر فرنسوی جوزف اول کے حضور
سے صادر ہوا تھا جسکی رو سے قوانین کا وضع کرنا امپرر اور مجلس کا حق
ہوگیا تھا اور چوتھا منشور سنہ ۱۸۶۱ع مین ۲۶ فروری کو تجویز ہوا تھا جسکی
رو سے سلطنت کی رعایا کو اس بات کا استحقاق دیا گیا کہ وہ اپنے وکلا
کو خود منتخب کر لیا کرین جو اونکی طرف سی اوس مجلس مین جسکا نام ریخسراٹ ہی
جمع ہوا کرین چنانچہ اس مجلس کے دو حصے ہین پہلے حصہ کا نام مجلس اعیان
ہی اور اس حصہ مین ایکسو نو ممبر خاندانی امرا کے لائق لوگون مین سے

اور کنیسون کے سردار جنکو امیری کا رتبہ ہوتا ہے اور اون خاندانون کی
سردار جنکو از روی وراثت کے اس مجلس کے ممبر ہونیکا حق ہے ممبر
ہوتے ہین اور باقی ممبرون کو امپررملازمان سلطنت اور اعیان مملکت
سے منتخب کرتا ہے اور اعیان سلطنت مین سے جو لوگ منتخب ہوتے ہین
اونکو اونکی حین حیات تک وظیفہ ملتا ہے اور دوسرا حصہ اوسکا رعایا کی
وکلاء کا ہے جسمین تین سو تیتالیس ممبر اون لوگون مین سے ہوتے ہین
جنکو حکومتون کی مجلسین منتخب کرتی ہین اور دونون مجلسون کی میر مجلسونکو
بادشاہ خود آپ منتخب کرتا ہے —

پانچوین فصل
بادشاہ کے حقوق کی تفصیل مین

بادشاہ کا کام اور استحقاق اس سلطنت مین یہ ہے کہ وہی جملہ قوانین
جدیدہ کو دونون مجلسون کے سامنے پیش کرتا ہے اور جنگی لشکر پر خواہ وہ
بڑی ہو یا بحری اوسیکو رتبۂ حکومت ہو اور لڑائی کرنا اور صلح کرنی اور

کوئی معاہدہ کرنا اور تجارت کی متعلق امورات اور نوکرون کا مقرر کرنا وزیرون اور ملازمان سلطنت کا بحال اور برطرف کرنا اور جن ممبرونکا وظیفہ اونکی زندگی تک مقرر نہوا اونکو شرکت سے منع کر دینا اور مجالس سیاست کی انعقاد کا وقت تجویز کرنا اور مجلس وکلا رعایا کا برخاست کر دینا اور کام سے اونکو روک دینا اگر مناسب وقت ہو اور سلطنت کے امورات کا انجام حسب قوانین سلطنت کرنا اور مثل اسکے جو معاملات سیاست سے متعلق ہین اونکو وزرا کی وساطت سے طے کرنا سب اسی کے اختیار سے ہوتا ہے اور جسقدر وزراء اوس سلطنت کی ہین وہ سب امور سلطنت کی کارروائی کی بابت مجالس مذکورہ کے سامنے جوابدہ رہتے ہین

چھٹی فصل

مجلسون کے حقوق مین

سلطنت نمسہ کی مجلسون کے حقوق مین سے ایک تو یہ بات ہی کہ جو مسودہ قانون سلطنت مین جاری ہونیکے واسطے بادشاہ کی طرف سے

یا کسی ممبر کی طرف سے پیش ہوتا ہے اوسکو نہایت فکر و غور کے ساتھ دیکھتے ہین
اور اوسکی منظوری یا نامنظوری کی راے دیتے ہین اور جبتک وہ اوس پر
بحث نہین کر لیتے ہین اوسوقت تک کوئی جدید قانون جاری نہین ہو سکتا
چنانچہ جب علانیہ مباحثہ کے بعد اونمین سے اکثر ممبرون کی راے متفق
ہو جاتی ہے اوسوقت وہ جاری کیا جاتا ہے خصوصاً جو قوانین سلطنت
کے مصارف اور سالانہ محصول لوگون سے تحصیل کیے جانے سے متعلق
ہوتے ہین اور جو قوانین کمارک (یعنے محصول چونگی ۱۲) اور تجارت اور ڈاک اور تار برقی اور
ریلوے اور صیغۂ جنگ سے متعلق ہوتے ہین یا جو قوانین باشندگان
سلطنت کی باہمی معاملات سے متعلق ہوتے ہین اور اسی طرح ایسے قانون
جو نفع عام سے متعلق ہین وہ کسیطرح بغیر کثرت راے کے جاری نہین ہوسکتے
اور اونکو اس بات کا بھی استحقاق حاصل ہے کہ انتظام سلطنت مین
وزیرون سے کسی بات مین کچھ پوچھنا چاہین تو وہ جب چاہین اونسے
پوچھین اور وزیرون پر لازم ہے کہ اونکے سوالون کا توضیح جواب دین

اوران مجلسون مین مقام ہنغاریا اور کرواسیا اور ترانسیلوانیا سے ممبر نہین آتے مگر کسی ایسے معاملہ مین جو تمام مملکت کی مصلحت سے علاقہ رکھتا ہو آیا کرتے ہین اور اسکا سبب یہہ ہو کہ ان تینون ریاستون کو اپنے ملک مین ایک استقلال ایسا حاصل ہے جسکے سبب سے وہ اپنے ملک کے اندرونی معاملات کا خود ہی انتظام کر لیتے ہین اور انکی اس کام کے لیے خاص مجلسین جداگانہ مقرر ہین۔

ساتوین فصل

مجلس سلطنت کے بیان مین

مجلس سلطنت مین تمام وزرا سلطنت شریک ہوتے ہین اور علاوہ انکے ملازمان سلطنت اور اعیان مملکت مین سے جن لوگون کو بادشاہ منتخب کرتا ہے وہ لوگ شریک ہوتے ہین اس مجلس کا کام یہہ ہے کہ جو قوانین سلطنت سے جدید تجویز ہون انکو مجلس سیاست مین پیش کرنیکے لیے مرتب اور درست کرے اور جو معاملات ملازمان سلطنت مین

اونکے عہدون کے متعلق پیش ہون اونکو فیصل کرتی ہے اور اسیطرح

اور بڑے بڑے امورات کلیات کا انتظام کرتی ہے۔

آٹھوین فصل

سلطنت کی وزارتون کے بیانمین

سلطنت کی کارروائی کے سررشتے آٹھ وزیرون پر منقسم ہین اور

ہر ایک انمین سے اپنے کاروبار متعلقہ مین سلطنت کا جوابدہ ہے اور جب

کبھی کسی خاص مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے تو آٹھون وزیر بادشاہ کے

حضور مین یا جو شخص بادشاہ کی طرف سے بطور نائب کر آوے اوسکے حضور

مین حاضر ہوتے ہین اور جس موقع پر وہ جمع ہوتے ہین اوسکو مجلس

وزرار کہتے ہین اور ان وزرار کے ساتھ تین شخص اور بھی شریک مجلس

ہوتے ہین جو منجملہ اعیان کے شمار کیے جاتے ہین اور انکو کونسلی

کہتے ہین اور یہ تینون شخص بھی مذکورہ بالا کاروبار مین بمنزلہ وزیر کے

خیال کیے جاتے ہین اور یہی لوگ اون تینون ریاستون کی درستی کر

بھی ذمہ دار ہین جنکا ذکر چھٹی فصل کے اخیر مین گذرا۔

نوین فصل

مملکت کی تقسیم کے بیان مین

مملکت نسہ ۱۴ صوبون پر منقسم ہے اور یہ صوبے چھوٹے اور بڑے اوطان یعنے اضلاع پر منقسم ہین اور ہر صوبہ مین سلطنت کی جانب سے ایک حکمران رہتا ہے جسکے ساتھ ایک کونسل مشیر بھی ہوتی ہے چنانچہ جو کچھ احکام سلطنت سے صادر ہوتے ہین اون سبکو یہی شخص نافذ کرتا ہے اور امورات نظامت کی نگرانی کرتا ہے اور رعایا کی راحت و آرام کے ذریعون اور سلطنت کی مصلحتون کا کفیل ہوتا ہے غرضکہ اسی قسم کے کام اوسکے متعلق ہوتے ہین۔

دسوین فصل

صوبہاے سلطنت کی مجالس کے بیان مین

ہر صوبہ مین ایک مجلس رہتی ہے چنانچہ جو مجلس المانیا اور سلافونیا

ہین ہے اوسکے شرکار کنیسہ کے سردار اور مدارس علمیہ کے افسر ہوتے ہین
علاوہ اونکے اور لوگ رؤسا رین سے منتخب کیے جاتے ہین اور
کچھ تجارت کی مجلسون کے شرکا اور اہل صنعت وغیرہ مین سے شریک
کر لیے جاتے ہین اوران شرکار کی مدت شرکت چھہ برس ہین ہنغاریا
کی مجلس کے دو حصہ ہین ایک تو وہ جو عمایدکنیسہ اور اعیان مملکت
سے مرکب ہی اور دوسرا حصہ مذکورۂ بالا شخصون اور وہان کے باشندون
سے مرکب ہی چنانچہ اوسکے کل ممبر تین سو تیس ہین اور مدت شرکت
اسکے تین برس ہین اور مقام ترانسیلوانیا اور کروسیا اور سلافونیا
مین بھی ہنغاریا کے مثل مجلسین ہین اوران جملہ مجالس کے ممبر مجلس
کو خود بادشاہ منتخب کرتا ہے مگر صرف ایک ہنغاریا کی مجلس کے
دوسرے حصہ کے واسطے خود مجلس ہی کسیکو منتخب کر لیتی ہے
اور ایسے ہی ترانسیلوانیا کی مجلس کے لیے بھی وہی لوگ منتخب
کر لیتے ہین —

گیارہوین فصل

ان مجالس کے اختیارات میں

ان مجالس کا کام یہ ہے کہ جو امر خاص انکی ریاستون مین محصول مقرر کرنیکے اور اور اسی طرح کے ہوتے ہین اونکی اوسی طرح نگرانی کرین جیسی کہ نائبون کی مجلس تمام مملکت کے مصالح پر نظر رکھتی ہے۔

بارہوین فصل

اوطان یعنے اضلاع کی مجالس کے بیان مین

اضلاع ہنغاریا اور ترانسیلوانیا اور کرواسیا اور سلاقونیا کے ہر بڑے ضلع مین ایک مجلس ہوتی ہے جسکے ممبرون کو خود اہالیان اضلاع منتخب کرتے ہین تاکہ وہ اون اضلاع کے مصالح مین نظر کرتے رہین اور اسی طرح جو اضلاع المانیا اور اسلاف کے تابع ہین اون مین بھی مجلسین ہوتی ہین اور انکے ممبرون کو بھی اہالیان ضلع ہی خود منتخب کرتے ہین تاکہ وہ رائے دیتے رہین اور مصالح ضروریہ سرانجام مین دہر

تیرہوین فصل

شہرون کی مجلسون کے بیان مین

جتنے شہر مملکت نمسہ مین ہین اون سب شہرون مین ایک ایک مجلس جسکا نام شہر کی مجلس ہے مقرر ہے اور اوسکے ممبر اون لوگون مین سے ہوتے ہین جنکو شہر والے تین برس کے واسطے منتخب کرتے ہین اور شہر کے عمایداور ذی عزت لوگ اوس مجلس کے افسر ہوتے ہین اوس مجلس کا کام یہ ہوتا ہے کہ جو جایداد شہر کے رفاہ عام کے کامون کے لیے مقرر ہے اوسکا انتظام کرے سڑکون کی طیاری اور پلون کی درستی کے واسطے جو روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ سب اسی کی راے سے ہوتا ہے اور مکاتب تعلیم کی نگرانی اور شفاخانون اور خیرات خانون کی حفاظت اور قوانین جدید کا اعلان اور جو محصول بالاجمال مجلس اعلی سے اوس شہر پر لگایا جاوے اوسکو جملہ باشندون پر حسب حیثیت ہر ایک کی تقسیم کرنا لشکر مین لوگون کو داخل کرنیکے لیے جو لوگ مقرر ہین اونکی مدد کرنا اور نظامت کی جو لوگ

ہین

مقرر ہین اونکی نگرانی کرنا اور اونکو ایسے کامون سے جو رعایا کی رحمت
ہین خلل ڈالین منع کرنا۔

چودہوین فصل

سلطنت نمسہ کے طریق حکمرانی مین

سلطنت نمسہ مین حکمرانی کا طریقہ حسب اختلاف اقسام مملکت کے
مختلف ہی چنانچہ المانیا اور سلاف کیواسطے تو مجلس عالی مقرر ہے
جسکا مقام شہر ویینا ہے اور اس مجلس کا کام یہہ ہے کہ جو حکم مجالس تحقیق
سے صادر ہوتا ہے خواہ وہ کسی جرم فوجداری کے بابت ہو خواہ مقدمہ
دیوانی مین ہو اوسپر نظر ثالث کرے جیسا کہ ہندوستان مین اپیل خاص
ہوتا ہے اور جو توقف یا اختلاف مجالس تریبونالات مین نزاع یا فیصلہ رہیان
مجالس اور ان تریبونالات کو واقع ہوتے ہین جو اوسکے ماتحت ہین اوسکو
فیصل کرے یا جو نزاع درمیان مجالس اور متوظفین دولت کو واقع
اور اوسکا مرافعہ اوس مجلس مین پیش کیا جاوے تو اوسکو بھی فیصل کرے

اور اوسیکے قریب اور چند ایسی مجلسین مقرر ہین کہ جو احکام مجالس
اول سے صادر ہون اونپر نظر ثانی کرے چنانچہ یہ سب مجلسین شہر وینا
اور غراتس اور تریست اور انسبروک اور براغ اور برون اور لامبرغ
اور کراکو فیا اور زارہ مین موجود ہین اور اونہین قریب تیئیس کے مجالس
اول ہین اور انمین بہت سے ممبر شریک ہین اور سینتالیس تیہونالات
صغیر ہین جنمین ایک شخص حاکم ہوتا ہے اور اوسکے اختیارات ان مجالس
کے اختیارات سے کم ہوتے ہین یہانتک کہ وہ فوجداری کے بجز ایسے
مقدمات کے جنمین افسران پولس حکم دیسکتے ہین حکم نہین دیسکتا اور سنگین اور
متوسط مقدمات فوجداری کے اور مجالس مین بھیجدیتا ہے اور انہین
سے بھی جو مقدمات سیاست سے متعلق ہوتے ہین تو اونکو وہ مجلس فیصل
کرتی ہے جو اوس ضلع کی دار الحکومت مین مقرر ہے کیونکہ وہ مجلسین
تمام مالی مقدمون کو اور فوجداری کے اون مقدمون کو جنکے فیصلہ
کرنے کے لیے قانون کی روسے اونکے سوا اور کوئی حاکم نہین مقرر کیا گیا

فیصلہ کرتی ہین اور جسقدر کارروائی ان مجلسون کی ہوتی ہے وہ سوائے
مقدمات مالی کے ضبط تحریر مین نہین لائی جاتی اور فوجداری کے
مقدمات مین اوسکا لکھا جانا کچھ ضرور نہین ہے اور جو حکم کہ اون مین
صادر ہوتے ہین اونکا بار عام ہین علانیہ دینا ضرور نہین ہے لیکن رئیس
یعنے حاکم اعلی کو اختیار ہوتا ہے کہ جو کوئی شخص کسی مقدمہ کی تجویز کو سنا
چاہے اوسکو بولالے اور یہ بھی اوسکو اختیار ہے کہ عدالت کے دروازہ کو
علی العموم لوگون کے آنے کے لیے کھول دے اور نالش یا تو ابتداءً مدعی
کی طرفسے رجوع ہوتی ہے یا وکیل سرکار کی جانب سے رجوع کیجاتی ہے
اور مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی طرفسے بھی جوابدہی کرنیکو جسکو چاہے
مقرر کرے اگرچہ ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ جو معمولی وکیل قدیم سے مقرر ہین
وہی اوسکی طرفسے وکیل ہوتے ہین اور وکلاے سرکار اور اونکو کاتیا کا ویسا ہی
حال ہے جیسا کہ فرانس مین ہے اور ہنغاریا مین جو مجلس اعلی ہے اوسکو
وہ لوگ طاؤلہ سبعہ بھی کہتے ہین اور وہ سات شخصون سے مرکب ہوتی ہے

اور ایک مجلس ملکی وہان طاؤلہ روایال کے نام سے مشہور ہے اور ان
دونون مجلسون سے ملکر ایک مجلس اکبر ہوتی ہے اسکو سلطانی مجلس
کہتے ہین اور اسکا افسر وزیر سلطنت ہوتا ہے چنانچہ مجلس اعلی یعنی طاؤلہ
سبعہ کا خاص کام یہ ہے کہ وہ مقدمات اور جرائم فوجداری اور مالی
تحقیق کرتی ہے اور مجلس ملکی اون تریبونالات کی احکام کی تحقیق کرتی ہے
جو اوسکے تحت حکومت ہوتے ہین اور اگر کوئی حکم مشکوک اوسکے نزدیک
قابل تحقیقات ہوتا ہے تو باوجود ہونے مجلس تحقیق کے وہ مثل مجلس اول
کے موافق قیاس کے اوسمین حکم دے سکتی ہے اور اسی طرح قتل اور
قصاص کے مقدمون مین بھی جو کسی سبب سی ہوتے ہون حکم صادر
کرسکتی ہے اور اونکے واسطے تریبونالات صغار ہین جو تریبونالات
کو سیٹا کے نام سے تعبیر کیے جاتے ہین اور حکام دیسٹرکٹ یعنے حکام
ضلع بھی اسکے ماتحت ہوتے ہین اور انکی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے
فرانس مین حکام ضلع ہوتے ہین اور اونکے احکام اور تریبونالات طاؤلہ

کی احکام کی تحقیق حاکم ڈسٹرکٹ کرتا ہے جو چند حاکمون سے مرکب ہوتا ہے
اور اسکا انتظام مجالس اولی کے انتظام کے مشابہ ہے اور جسطرح پر مجلسین ہین
اسی طرح پر کروا سیا اور سلا فونیا اور ترانسیلوانیا کی مجلسین ہین اور
علاوہ ان مجلسون کے اس سلطنت مین اور بھی خاص خاص قواعد
اور احکام ہین جیسے کہ مجلس مارشال کبیر جو خاندان شاہی کے متعلق مقدمات
کا تصفیہ کیا کرتی ہے اور جو خط کتابت غیر ملکون سے اور اس سلطنت سے
ہوتی ہے اور جسقدر تریبونالات جنگی اور بحری اور تجارتی ہین اون سبکے
قصہ قضایون ہین اور جو مقدمات اون سالانہ میلون مین جو فوار کے
نام سے مشہور ہین واقع ہوتے ہین اونمین بھی وہی مجلس حکم دیتی ہے
اور اگر متخاصمین راضی ہون تو مالی اور تجارت کی معاملات مین پنچایت
بھی کرلیتے ہین یہانتک تو ہم مملکت نمسہ کے طرز حکومت اور مختلف حالات
کی مفصل کیفیت لکھ چکے اب ہم اوسکی کیفیت بطور خلاصہ بیان کرتے ہین
وہ یہ ہے کہ مملکت نمسہ جسکو اب اسٹریا کہتے ہین دو حصون مین منقسم ہے اول تو

ممالکت نمسا اور اسکے تابع قوم المانیان اور سلاف اور دوسری ممالکت
مجار اور اوسکے متعلقات اور یہ دونون مملکتین ایک بادشاہ کی تحت حکومت
ہین جو امپرر بلحاظ پہلی مملکت کی اور بادشاہ بلحاظ دوسری مملکت کی کہلاتا ہے
ان دونون مملکتون کے لیے قواعد جداگانہ مقرر ہین اور دو دو مجلسین ہین
ایک مجلس اعلی اور دوسری مجلس وکلاء رعایا ان مجلسون کے ہی ذریعہ سے
جملہ قوانین مرتب ہوتی ہین اور سلطنت کا خرچ تجویز کیا جاتا ہے اور محصول
جو لوگون سے لیا جاتا ہے مقرر ہوتا ہے اور ہمیشہ سلطنت کی معاملات اور
کارروائی کو بنظر تعرض دیکھتے رہتے ہین اور حکمرانی دونون مملکتونکی خواہ وہ
امور داخلیہ کے متعلق ہین یا خارجیہ کی سب بادشاہ کے ذمہ ہی اور وزراء سلطنت
ان دونون ملکونمین بادشاہ کی کارروائی کے ذمہ دار ہوتے ہین اور گویہ
دونون مملکتین اپنے اپنے قواعد خاصہ مین ایک دوسری سے علحدہ ہین مگر جو
امور مصالح عامہ سے متعلق ہین اونمین وہ دونون ایک ہین چنانچہ جن امور
کے لحاظ سے یہ دونون مملکتین متحد ہین اونمین غور و فکر کرنیکے لیے ایک خاص

مجلس اون لوگون کی مقرر ہے جنکو اور مجالس منتخب کردیتی ہین البتہ اسقدر فرق ہے کہ ان دونون مملکتون مین سے مملکت مجار تو ہنوز اپنے قواعد قدیمہ کی پابند چلی جاتی ہے مگر مملکت نمسہ مین فی زماننا تغیر وتبدل بھی ہوگیا ہے اسلیے کہ یہان کے قانون سیاست کی تجویز اور تنسیخ بادشاہ کے اختیار مین تھی اور اب وہ جملہ رعایاے سلطنت کے اختیار مین ہوگئی ہے اور جسطرح پر اور سلطنتون مین ترتیب قوانین اور تبدیل رعایا اور وکلاء رعایا اور مجالس سے ہوتی ہے ایسی ہی اب وہان بھی ہونے لگی ہے۔

پندرہوین فصل

سلطنت نمسہ کی قوت مالی اور فوجی کے بیان مین

آمدنی سلطنت نمسہ کی سنہ ۱۸۶۳ عیسوی مین

فیورین	اقسام آمدنیون کی
۱۲۹۳۸۶۱۰۰	آمدنی زمین اور گھرون اور پیشیون کی۔
۲۴۹۹۵۸۵۰۱	آمدنی کمارک اور نمک اور دخان اور تامبر اور ماکول ومشروب کی۔
۴۰۶۱۲۸۶۳	آمدنی کانون اور سلطنت کی جایداد کی
۱۷۷۶۲۹۱۷	آمدنی متفرق چیزون کی۔
۴۳۶۷۲۰۳۸۱	میزان بحساب فیورین جو مساوی ہین ۱۰۹۱۸۰۰۹۵۲۱۵۰ فرنکا کے۔

خرچ سلطنت نمسہ کا سنہ ۱۸۶۳ء مین

فیورین	اقسام اخراجات
۷۴۵۸۷۰۰	وظیفہ امپرا اور اوسکے خاندان کا
۷۵۰۰۰	خرچ سلطنت کر کونسلرون کا
۱۹۲۹۰۰	وظیفہ ممبران مجلس سلطنت
۶۸۵۰۰	اخراجات مجلس وزرا
۲۷۳۳۸۰۰	خرچ وزرار خارجیہ
۲۷۰۸۵۲۶۴	خرچ وزرا سلطنت
۹۷۴۰۹۳۵	خرچ مصالح دینیہ اور مکاتب علوم کا
۱۵۰۶۴۷۶۴	خرچ کونسلر ہنغاریا کا
۲۲۹۷۴۳۷	خرچ کونسلر کرواسیا اور سلافونیا کا
۳۵۳۹۱۱۸	خرچ کونسلر ترانسیلوانیا کا
۳۳۴۱۷۷۱	خرچ انتظام پولس کا
۹۱۳۶۷۰۰	خرچ وزارت احکام کا
۱۱۳۱۷۶۹۹۸	خرچ وزارت مال کا
۶۸۸۱۰۳۴	خرچ وزارت فلاحت اور تجارت کا
۴۶۳۶۰۰۰	خرچ تحریر حسابات سلطنت کا
۱۳۸۶۰۰۰	اخراجات مختلفہ
۹۳۳۲۱۶۰۰	خرچ وزارت حرب کا
۱۱۰۷۲۵۰۰	خرچ وزارت بحر کا
۱۵۰۱۰۳۵۶۰	سود قرضۂ سلطنت کا
۳۵۰۰۰۰۰۰	وزارت حرب اور بحر کے اخراجات زائد
۴۹۶۳۱۱۵۸۱	میزان بحساب فیورین جو مساوی ہے ۱۲۴۰۷۷۸۹۵۲۱۵۰ فرنکا کے۔

مقابلہ آمدنی اور خرچ کا

۴۹۶۳۱۱۵۸۱	کل خرچ جیسا کہ اوپر کی جدول مین لکھا ہے
۴۳۶۷۲۰۳۸۱	کل آمدنی جسکی تفصیل اوپر ہوئی
۵۹۵۹۱۲۰۰	فاضل خرچ بحساب فیورین جو مساوی ہے ۱۴۸۹۷۸۰۰۰ فرنکا کے

قیمت ایک فیورین اسٹریا کی ڈہائی فرنکا سکہ کے برابر ہوتی ہے

۶۳۱۶۷۹۶۶۰۲ کل قرض جو سلطنت اسٹریا پر ہے بحساب فرنکا کے

سلطنت اسٹریا کے لشکر بری کی قوت

لڑائی کے وقت	صلح کے وقت	درجہ لشکر کے اور اوسکی قسمین
۳	۳	ماریشالات یعنے مشیرات
۲۱۴	۲۱۴	امرا امرا و امرا الویہ
۳۲۶		انھین مین سے یداک مین
۴۸۹۷۸۸	۱۷۱۴۳۸	پلیس
۴۱۹۰۳	۳۹۱۰۳	سوار
۹۳۹۶۲	۴۵۱۲۲	توپچی
۷۸۵	۷۸۵	نگہبان ملک خاص
۱۲۴۰۴	۱۲۴۰۴	جندرمریہ جو ایک قسم کے پاسبان ہین
۶۳۹۳۸۳	۲۶۹۱۳۷	میزان

اور تعداد مذکورہ پر اور لشکر بھی لڑائی کے وقت بڑہجاتے ہین مانند دوسرے سوارون اور شہر کے پاسبانون کے

سلطنت اسٹریا کی بحری قوت ۱۸۶۶ء میں

درجے لشکر کے اور اقسام مراکب کے	تعداد ۱۸۶۶ء	دخانی مراکب جن میں [illegible] ۱۰۵۰۰	مراکب دخانی	کل مراکب جن میں توپیں ہیں ۱۰۶۴
امرالبحر	۶			
قبطانات اجفان	۱۰			
قبطانات فراقط	۲۱			
قبطانات فراقط	۴			
یوزباشیہ وملازمیہ	۴۳۳			
بحریہ	۱۰۲۵۱			
اطبا اور کاریگر وغیرہ	۳۶۳۵			
لشکر ترلیس دریا کے لیے	۵۱۲۱			
اجفان		۱		۱
فراقط		۵	۲	۷
فراقط جدیدہ		۷		۷
قرابط		۲	۳	۵
ابرکہ		۳	۱۱	۱۴
شالوپ		۲۷	۳۴	۶۱
قابورات		۱۹		۱۹
یاکت		۲		۲
بطریہ عوامیہ			۱	۱
میزان	۱۹۴۸۱	۶۶	۵۱	۱۱۷

پانچوان باب
سلطنت روس کے حالات مین
اور اسمین چند فصلین ہین
پہلی فصل
روس کی تاریخ مین

قدیم زمانہ سے لوگون کو روس کے جنوبی باشندون کے سوا اور طرف کے باشندون کی کیفیت معلوم نہ تھی اور پہلے لوگ اوسکے اس جنوبی سمت کو سرماتیا اور شیتیا یعنے سِتھیا کہا کرتے تھے مگر اونکی حدین معین اور مقرر نہ تھین اور جو فرقے اور قومین اس سمت مین رہتی تھین اونکی قسمون کے نام ہین سرمات اور اکولان اور بازیج

اور اغانبرس اور کیمرییس اور تاوری اور راوت اور مثل اسکے چنانچہ
رومیون کی سلطنت کی قرن اول مین قوم سرمات نے جو شمالی روس
مین سے سلاف کی فرع تھی اس جنوبی سمت پر ایک سخت حملہ کیا اور
اوسپر فتحیاب ہوکر قابض و متصرف ہوگئی اور اوسکی سلطنت برابر اوس
وقت تک قائم رہی جبتک کہ اوسپر عیسوی تاریخ کی قرن ثالث مین
قوم غوت سکنہ سکندینافیا نے جسکا ذکر آگے آویگا حملہ کیا اور بعد اس
حملہ کے یہ قوم غوت اوسکے اکثر قبائل پر غالب آگئی جو بحر بلتیک اور
بحر اسود کے درمیان رہتی تھی پس ان سب نے مل ملا کر درمیان دریاے
نیمن اور ڈنیپر نجلین اور ولغا اور دون کے ایک بڑی سلطنت قائم ہوگئی
اور وہ ان تمام حدود کو محیط ہوگئی جو اب یورپ کا روس کہلاتا ہے
اسکے بعد ۳۷۶ع مین قوم الن نے اس سلطنت پر حملہ کیا اور اس حملہ
کے سبب سے اوسنے اس سلطنت کو بالکل گرا دیا یہانتک کہ پھر یہ سلطنت
١ چار قرن تک برابر گویا اون قومون کی گذرگاہ بنگئی تھی جو مشرقی سمت

سے یورپ کو آتی تھین اور جسقدر اضطرابات اور خرابیان ہوتی تھین
گویا اونکے لیے وہ ایک میدان ہوگئی تھی چنانچہ اس عرصہ مین کبھی
اوسپر وہی قوم الھن قابض ہوگئی اور کبھی قوم الان اور کبھی بلغر اور
کبھی خزر متصرف رہی اور ہمیشہ ایک کو ایک مارتا اور نکالتا رہا مگر باوجود
اس اضطراب اور تباہیون کے بھی اسمین چند شہر چھٹے قرن مین قائم
ہوگئے جنمین سے نفوغورود کبیر اور کیاف زیادہ مشہور ہین اسکے بعد
وہان قوم فاراغ ظاہر ہوئی جو اون جرمنی قومون مین سے ایک قوم
تھی جو بلتیک کی کنارون پر رہتی تھین اور یہ قوم یہان صرف اہل نفوغورود
کے ایما سے آئی تھی تاکہ اوسکے ذریعہ سے وہ اپنی حدود سے اہل فیلاند
کی مخالفت کو دفع کر دے اسکے بعد روریک قوم فاراغ کا رئیس قوم
نفوغورود پر غالب آیا اور ۸۶۲ء مین وہ امیر کبیر کے لقب سے ملقب
ہوگیا اور اسکے ورثا نے اسقدر پاؤن پھیلائے کہ وہ تھوڑے سے ہی
عرصہ مین جنوبی روس پر بھی قابض ہوگئے اور غالیسیا پر بھی ظفر پا

ہوئے اور کیاف پر بھی قبضہ کر لیا یہان تک کہ انھون نے قسطنطنیہ
کو بھی ہر طرف سے دباکر تنگ کر دیا اور اوسکے باشندون کو نہایت ترسان
و ہراسان کر دیا اور اسی وقت سے انکی شوکت اور تجارت وغیرہ کو ترقی
ہوتی گئی چنانچہ فلادیمیر اعظم کے عہد مین جسنے سنہ ۹۸۲ء مین اپنی سلطنت
مین عیسائی مذہب کو شائع کیا تھا نہایت درجہ اس قوم کو شوکت
حاصل ہوگئی اور وہ شوکت انکی ایک مدت تک قائم رہی اسکے بعد سنہ ۱۰۱۹ء
سے لیکر سنہ ۱۰۵۴ء تک یاروزلاف اول کے عہد مین جو اونکا بادشاہ
بھی تھا اور دین کا بھی پیشوا تھا اونکی شان و شوکت کو اور زیادہ
ترقی ہوئی مگر پھر اوسکے بعد اونکے آپس مین ہی جنگ و جدال کی آگ
بھڑک گئی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ اون لوگون کی یہ خراب عادت تھی
کہ اونکے امیرون کے خاندان آپس مین ملک تقسیم کر لیا کرتے تھے
پس ایک امیر اونمین کا ایک زمین پر مع اون تمام چیزون کے جو کہ
اوسمین ہین قابض ہوجاتا تھا اور اسی طرح جب بیٹیون کی شادیان

کرتا تھا تو اونکو بھی ایک ٹکڑا زمین کا دیدیتا تھا پس اس سبب سے
خاندانی لڑائیان پیدا ہوئین جنکے سبب ملک ایسے ٹکڑون پر منقسم ہو گیا
جنمین اتحاد متعذر تھا پس صرف شہر کیاف امیر کبیر کے قبضہ مین جو اوسکا
تختگاہ تھا رہگیا اور باقی مقامات شاہی خاندان کے امرا مین منقسم ہو کر
یہ ریاستین بنگئین یعنے نفوغورود اور بولوتسک اور سمولانسک اور
تشرنغوف اور بیرنیلاف اور تموترکان اور ہالیکس اور تفار اور
فلادیمیرس اور سوزدال اور موسکو جو ۱۱۴۷ع مین قائم ہوئی تھین اور
اسی زمانہ مین جبکہ اوس سلطنت مین نفاق کی آگ بھڑک رہی تھی
مشرقی قومون کے حملون سے اوسکو چین نہ ملا اور اسیکی بدولت قوم
بشیناغ اور بولوفتس اور قوم مغول کے ہاتھ سے جو کچھ اوسپر وبال آیا
وہ آیا اور ۱۲۲۴ع مین باتو خان مغل چنگیز خان کے بیٹے نے مغلون کے
لشکر کے ساتھ میدان ولغا مین قدم رکھکر جنوبی اوسکا ایک حصہ فتح کر لیا
اور بعد فتح کے وہان اوسنے ایک بڑی سلطنت قائم کی جو کابشاک کے

نام سے مشہور ہوئی پھر ۱۲۴۰ء مین شہر کیاف پر باتو بن توشی نے جو
امرای مغل مین سے تھا قبضہ کرلیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اوسکے تحت حکم
بودولیا اور فولینیا اور غالیسیا شرقیہ سب آگئین اور شمالی روس کے
امرا بھی سب اوسی کے تحت فرمان ہوگئے اور سوائے امیر موسکو کے
اور کوئی خود مختار نرہا جسنے کہ ۱۳۲۰ء مین اپنے تئین امیر کبیر کے لقب سے
ملقب کیا چنانچہ ان مغلون کی سلطنت روس مین ڈیڑہ سو برس برابر
قائم رہی جسکی ابتدا ۱۲۴۰ء سے ہوئی اور انتہا ۱۳۹۵ء تک ہوئی اوسکے
بعد جب مغلون اور تاتاریون مین فساد ہوا اور تیمور اونکے شہرون پر قابض
ہوگیا تو اوسوقت روس کو گویا غلامی کی حالت سے نجات ملی مگر اس
وقت مین بھی شہر موسکو پر زمانہ نہایت تنگ رہا اور چند مرتبہ وہ لوٹا گیا
اور تاتار کی تابعداری سے یہ ملک آزاد نہوا آخرکار ۱۴۸۱ء عیسوی مین
امیر کبیر ایفان ثالث نے موسکو تاتاریون کے ہاتھ سے چھوڑایا اور شہر
نفوغوروود اور پسکوف اور بیارمیہ کو مطیع کرکے اپنے تحت فرمان کیا

اور اپنے ممالک مین چند اور ولائتین بھی جو انھین امرا کی تھین شامل
کر لین جنھین سے ایک سفار یا ہے اور غربی حصہ کے شہرون مین سے
سیبیریا بھی اوسنے شامل کیا پھر امیر ایفان ثالث کو بعد بازیلی رابع او
ایفان رابع اس ملک پر قابض ہوئے اور انھون نے اہل بولونیا
اور کفالیبرات اور توتونیا اور اہل سوید کو ساتھہ مدت مدید تک جنگ و
جدال قائم رکھی چنانچہ بازیلی رابع اور ایفان رابع کے عہد مین مقام
سمولانسک اور قازان اور استراکان اور اکثر حصہ سیبیریا کا فتح ہو گیا
اور گو ایفان مذکور نے لیفونیا کے لینے مین بھی نہایت ہی کوشش کی
مگر آخر کار اوس سے عاجز ہو گیا اوسکے بعد ۱۵۹۸ع مین قوم رُورِیک کا
خاندان ختم ہو گیا اور قوم بوریس غودونوف تخت نشین سلطنت ہو گئی
پس اس قوم کے تخت نشین ہوتے ہی سلطنت مین ایک ایسا تنزل پڑا
کہ آخر کار وہ نہایت ضعیف ہو گئی کیونکہ اسی زمانہ مین بولونیا اور سوید
بھی اوس سے لڑتی جھگڑتی رہی اوسکے بعد ۱۶۱۳ع مین ولایت شمال

روما نوف مین ہنگامہ قتل وقتال کافرو ہوا اور کسیقدر امن وامان کی صورت نظر آئی پس اوسی وقت سے اوسنے سنبھلنا شروع کیا اوسکے بعد جب سفاریا بو لونیون کے ہاتھہ سے دوبارہ نکل آئی تو اوسکو اور بھی تقویت ہوگئی اور جب دایرہ دولت منتقل ہوکر ۱۶۸۲ء سے ۱۷۲۵ء تک بطرس کبیر کے پاس آیا تو اوسنے حدود سلطنت کو وسعت دینی شروع کی اور رعایاے سلطنت کی تہذیب وتربیت اور تعلیم فنون اور صنعتون مین نہایت درجہ کی توجہ کی اور اوسکا دلی ارادہ یہ ہوگیا کہ جیسے ممکن ہو روسیون کو ظلمت جہل سے نکالکر آزادی پر لانا چاہیے اور روسیون کی تعداد اور قوت کو ترقی دینی چاہیے اور اوسکا یہ ارادہ ہوا کہ یورپ کی جو مملکتین آج کل برسر ترقی ہین اور اونکی قومین تمدن کی میدان مین اورون سے سبقت لیگئی ہین اون مملکتون کو جاکر اپنی آنکھہ سے دیکھون چنانچہ اسی قصد سے وہ پہلے ولایت ہالنڈ مین گیا اور وہان جاکر اوسنے نجاری کی صنعت دیکھی اور کشتیون کا بنانا سیکھا اور سار دم کے

کارخانہ مین مثل ایک آدمی کے کام کرتا تھا اور بطرس میکا یلوف
اپنا نام رکھہ لیا تھا اوسکے بعد انگلستان کو گیا اور وہان سے چند لائق
مہندسون کو منتخب کر کے اپنے ساتہ لایا اور اونسے کہا کہ تم ایک عمدہ خلیج
وادی دون اور ولغا مین بنا دو اور باوجود ان فکرون کے وہ اپنی
ملکی مصلحتون کو بھی دیکھتا بھالتا رہا اور انکی آبادیون کی فکر کرتا رہا
اور سخت لڑائیون مین بھی لوگون کو بھیجتا رہا اوسکی اور عمدہ باتونمین
سے ایک یہہ بات بھی تھی کہ اوسنے طریق حکمرانی کو مہذب کیا اور ایک
قانون بنایا اور نظامت کے حالات کو منضبط کیا اور کشتیان نہایت
عمدہ طیار کین اور لڑائی کے قواعد نہایت اچھے نکالے اور صناعونکی
اعانت کرتا رہا اور ایک مجلس معاملات دین کی نگرانی کے کیواسطے مقرر
کر کے اوس مجلس کے حکم سے بطرک یعنے سردار کنیسہ کے احکام بدلدیے
اور خاص بطرسبورغ مین علوم کی اکیڈمی یعنے تعلیم گاہ قائم کی اور
جو لوگ کہ ذی منصب اور ذی عزت تھے اونکی امتیاز اور عزت اور

افتخار کی نشانیان ایجاد کین اور جو شہر آج کل روس کا تختگاہ ہے
اوسکو آباد کیا اور اپنی سلطنت کے دائرہ کو بحر بالتیک اور بحر خزر اور
بحر اسود تک بڑہایا اور پولونیا کے بادشاہ کی شوکت توڑ دی اور
سویڈ کے دبدبہ کو گھٹا کر عام یورپ کی سیاست مین دخل دینا شروع کیا
اور اپنے ملک مین اپنے رعب و دبدبہ کو اس حکمت سے بڑہایا کہ علاوہ
دنیوی سلطنت کے دین کا مقتدا بھی خود ہی بنگیا اسکے بعد بسبب ارث
نہ ہونے کے جب یہ سلطنت ۱۷۶۲ عیسوی مین خاندان ہولسٹین گوٹورپ
غربی کی طرف منتقل ہوگئی جو رومانوف کے بیٹے کا خاندان تھا تو دفعتاً
ترقی سے ٹھہر گئی اسکے بعد کاترینا ثانی کے عہد مین ۱۷۶۲ع سے
پھر ترقی پذیر ہوئی اور ۱۷۹۶ع تک بڑھتی ہی رہی اور اسکے بعد اسکا
دائرہ دولت نہایت وسیع ہوگیا یہان تک کہ جو حالت ترقی اور شہرت
کی اسکو حاصل ہونی چاہیے تھی وہ حاصل ہوگئی اور تاتار صغیر اور ارض قریم
کے ملک سب اوسنے فتح کر لیے اور پولونیون کے ہاتھ سے اوسنے

لیتوانیا کو چھوڑ الیا اور کورلاند اور کو کازجسکو جر کس کہتے ہین سب
اوسکے قبض و تصرف مین آگئے اور خاص بولونیا کی نصف سلطنت
بھی اوسکے ہاتہ اوسوقت مین آگئی جبکہ وہ ۱۷۷۲ء مین تقسیم ہوئی تھی
پھر جب کاترینا ثانی کا بیٹا پولس اول سلطنت پر مسلط ہوا تو اوسنے
فرانس پر حملہ کیا اور ایک لشکر اپنا جنرل سوفاروف کی افسری سے
۱۷۹۹ء مین سویسرہ کی طرف اس غرض سے روانہ کیا تاکہ وہ وہان
فرانس سے لڑے چنانچہ فرانس سے لڑائیان ہونی شروع ہوئین اور
برابر ہوتی رہین یہانتک کہ آخرکار اسکندر اول نے ۱۸۰۱ء عیسوی مین
کچھ شرطون پر اونکو موقوف کرادیا اور ایک مدت تک وہ موقوف
رہین مگر آخرکار ۱۸۱۲ء مین پھر دوبارہ جنگ ہوئی اور اس جنگ مین
روسی اسقدر تنگ آئی اور ایسے گھبرائے کہ شہر موسکو کو اپنے ہاتہ سے
آپ اسلیے پھونکدیا کہ نپولین اوس سے فائدہ نہ اوٹھاسکے مگر باینہمہ
کچھ روس کی قوت نہین کم ہوئی بلکہ اوسوقت بھی شہر فنلاند اور شہر

بوئنیا شرقی اور باسرابیا کو چ لے لیا اسکے بعد ۱۸۱۵ء مین پولونیا اعظم
کے دو ثلث سے زیادہ پر قابض ہوگیا جسکو نیپولین نے اسی برس
پہلے اس ہنگامہ سے بطور ایک مستقل سلطنت کو مقرر کرکے غران ڈوکانو
وارسوفیا کے نام سے مشہور کیا تھا اور اونمین ایک سلطنت بلقب پولونیا
قائم کی تھی جسمین طریقۂ انتظام سلطنت کا بھی قانون تھا اور اس زمانہ
مین روس سب سلطنتون مین شوکت اور عظمت کی لحاظ سے بڑے تھے
اور اونکی بات تمام یورپ مین مانی جاتی تھی اور گویا اوس معاہدہ کے
رئیس تھے جو سینٹ الیاس کے نام سے مشہور تھا اور جو سلطنت روس
اور سلطنت پروشیہ اور اسٹریا اور انگلستان کے باہم اس بات پر ہوا
کہ نیپولین سے لڑینگے اور ان سلطنتون کے معاہدہ مین اور بھی چند
چھوٹی چھوٹی سلطنتین شریک تھین مگر جب یہ سلطنت منتقل ہوکر امپرر
نیکولا کے پاس آئی تو اوسوقت سلطنت روس آرمینیا کے ایک بڑے
حصہ پر قابض ہوگئی اور اہل فارس کے ہاتھ سے اوسے چھوڑا لیا

اور اسی طرح حکومت اخالسیکی اور وہ ملک جسمین دریاے طونا گرتا ہے
ترکون سے اوسنے لیلیا اسکے بعد سنہ ۱۸۲۹ء مین نیکولا کا لشکر نواحی
قسطنطنیہ مین پہونچا تو اور سلطنتون نے مزاحمت کی اور اوسکو قسطنطنیہ
کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنیسے منع کر دیا اور اس سے پہلے اوسنے ترکون کی
سلطنت کو سنہ ۱۸۲۰ء سے سنہ ۱۸۲۷ء تک یونانیون کی مدد کرنے اور اونکو
مستقل حکومت دلوانے اور اونکو اپنی حمایت مین کر لینے سے نہایت درجہ
پرضعیف کر دیا تھا چنانچہ سنہ ۱۸۳۳ء مین سلطنت ٹرکی نے اوسکے ساتھ
معاہدہ کیا تھا اور عہد نامہ ہنکار اسکلسی کی شرطین قبول کر لی تھین
اوسوقت ٹرکی پر ایک بڑا سخت وقت تھا اور اسی زمانہ سنہ ۱۸۳۲ء مین
اوسپر اہل بولونیا نے حملہ کیا اور فرانس اپنی سلطنت مین قائم رہا تو
روس اوسطرف متوجہ ہوگیا اور اوسنے بولونیا کو جا دبایا اور اپنے
حکم کا مطیع کر لیا چنانچہ پہلے بولونیا ایک خود مختار سلطنت تھی مگر اس
ہنگامہ کے بعد سے وہ چند شرطین کرنیکے بعد جسمے فی الجملہ روس کا

استقلال پایا جاتا تھا روس کی سلطنت مین داخل ہوگئی پس جب امپرر نیکولا کو یہ فتح نصیب ہوئی اور سب طرف سے اوسکو اطمینان معلوم ہوا تو اوسنے میدان خالی دیکھکر ۱۸۵۳ء مین بھی ایک چھیڑ اوٹھائی اور جو عیسائی ٹرکی یعنے سلطنت عثمانیہ کے زیر فرمان رہتے تھے اونکی حمایت اور طرفداری کے حیلہ سے ٹرکی کے ساتھ پھر ہنگامہ آرائی شروع کردی مگر اس لڑائی مین فرانس اور انگلستان نے ٹرکی یعنے سلطنت عثمانیہ کو مدد دی اور اسی وقت سے فرانس اور انگلستان کے ساتھ ٹرکی کو اتحاد ہوگیا جنکی حمایت سے ٹرکی نے چند مرتبہ اوسکو شکست فاش دی اور آخرکار سباسٹپول پر شکست کھانے اور اوسکے چھن جانیکے بعد روس کو صلح کے سواے اور کچھ نہ بن پڑا چنانچہ ۱۸۵۶ء مین روس نے ایک ایسا صلحنامہ لکھدیا جسمین فرانس اور انگلستان کا بھی بڑا مطلب نکل آیا اور آخر مارچ ۱۸۵۶ء مین صلحنامہ دستخط ہوگیا جب ٹرکی اور روس سے لڑائیان ہو ہی رہی تھین تو اثناے جنگ مین اسکندر ثانی نیکولا کا

بیٹا تخت نشین ہوا اور اوسی کے ساتھ صلحنامہ منعقد ہوا غرضکہ بعد صلح نامہ کے جو کچھ تباہی اس لڑائی کے سبب سے اوسکے معاملات مین آگئی تھی اوسنے اوسکی اصلاح شروع کی اور اپنی سلطنت کی حالت کو درست کیا اور سب سے پہلے یہ کام کیا کہ رعایا کو اعیان سلطنت کی غلامی سے آزاد کیا اور رعایا کی تعلیم و تعلم کا انتظام کیا مگر اسی اثنا مین کہ ہنوز اپنے ملک کی اصلاح سے فرصت نہ ملی تھی ۱۸۶۳ء مین اہل پولونیا نے اوسپر حملہ کیا اور اوس سے دو برس تک اونکا کچھ بندوبست نہو سکا آخرکار دو برس بعد پھر اوسنے اہل پولونیا کو حد سے زیادہ خونریزی کے بعد اپنا مطیع کر لیا۔

دوسری فصل

روس کے بادشاہون کے بیان مین جس ترتیب سے کہ اونھون نے حکمرانی کی

سنہ	خاندان روریک
۸۶۲	روریک پہلا ابتدا میں اپنے دونوں بھائیوں سینیوس اور ٹروفر کے ساتھ بادشاہی کرتا تھا پھر اکیلے کی۔
۸۷۹	اولیغ الیغور کا نائب سلطنت
۹۱۳	الیغور مذکور روریک کا بیٹا
۹۴۵	اولغا زوجہ الیغور مذکور
۹۶۴	زفیاتوزلاف پہلا
۹۷۳	یاروبولک پہلا
۹۸۰	فلادیمیر پہلا
۱۰۱۵	زفیاتوبولک پہلا
۱۰۱۹	یاروزلاف پہلا
۱۰۵۴	ایزیازلاف پہلا دو دفعہ معزول ہوا اور پھر ۱۰۷۷ء میں بادشاہ ہوا۔
۱۰۶۷	فزیلاف
۱۰۷۳	زفیاتوزلاف دوسرا ۱۰۷۶ء تک
۱۰۷۸	فزیفولود پہلا
۱۰۹۳	زفیاتوبولک دوسرا
۱۱۱۳	فلادیمیر دوسرا
۱۱۲۵	مستیزلاف پہلا
۱۱۳۲	یاروپولک دوسرا
۱۱۳۷	فیاتشیزلاف
۱۱۳۸	فزیفولود دوسرا
۱۱۴۶	الیغور دوسرا
۱۱۴۶	ایزیازلاف دوسرا ۱۱۵۴ء تک
۱۱۴۷	یوری پہلا موسکو میں پھر کیاف میں ۱۱۴۹ء سے ۱۱۵۷ء تک اسکے بعد موسکو اور کیاف کے بادشاہوں میں مخالفت ہوگئی اور ۶۹ برس تک رہی جسکا شروع ۱۱۵۷ء سے ہوا تھا۔

سنہ	
۱۱۵۴	اوستیزلاف پہلا کیاف مین سنہ ۱۱۶۲ء تک
۱۱۵۴	اندریا پہلا ابو غولیوسکی موسکو مین سنہ ۱۱۷۵ء تک
۱۱۵۶	ایزیازلاف تیسرا کیاف مین سنہ ۱۱۶۷ء تک
۱۱۶۷	ستیزلاف دوسرا کیاف مین سنہ ۱۱۷۰ء تک
۱۱۶۸	یوریا فیتش بیٹا یوری پہلے کا غالب ہوگیا اور سنہ ۱۱۷۲ء تک بادشاہ رہا
۱۱۷۲	یاروزلاف دوسرا ایزیازلافیتش سنہ ۱۱۷۵ء تک
۱۱۷۵	میکائیل پہلا موسکو مین سنہ ۱۱۷۶ء تک
۱۱۷۶	رومان پہلا کیاف مین
۱۱۷۷	فرلفیولڈ تیسرا موسکو مین سنہ ۱۲۱۲ء تک
۱۱۷۹	زفیاتوزلاف تیسرا کیاف مین سنہ ۱۱۹۳ء تک
۱۱۹۳	روریک دوسرا کیاف مین سنہ ۱۲۰۹ء تک
۱۱۹۴	رومان دوسرا کیاف مین سنہ ۱۲۰۶ء تک
۱۲۰۶	فرلفیولڈ تیسرا کیاف مین سنہ ۱۲۱۲ء تک
۱۲۱۲	مستلیزلاف تیسرا کیاف مین سنہ ۱۲۲۴ء تک
۱۲۱۳	یوریا دوسرا موسکو مین سنہ ۱۲۳۸ء تک
۱۲۳۰	فلادیمیر تیسرا کیاف مین سنہ ۱۲۳۹ء تک
۱۲۱۶	قسطنطین موسکو مین سنہ ۱۲۱۸ء تک
۱۲۳۹	میکائیل پہلا فرلفیولودفیتش کیاف مین سنہ ۱۲۴۰ء تک
۱۲۳۸	یاروزلاف دوسرا میکائیل کا بھائی موسکو مین سنہ ۱۲۴۶ء تک
	اسکے بعد باتو بن توشی کی لڑائی مین تخت سلطنت روس اولاد فلادیمیر س [illegible] اور پھر موسکو مین چلا گیا۔
۱۲۴۰	یاروزلاف دوسرا مذکورۂ بالا
۱۲۴۷	زفیاتوزلاف تیسرا فرلفیولودفیتش

۱۲۴۹	اندریا یاروز لافیتش
۱۲۵۲	سینٹ اسکندر پہلا وسنی نفسکی اپنا نام رکھا اسلیے کہ اوسنے دریای نیفا پر سویدیہ پر فتح پائی تھی
۱۲۶۳	یاروزلاف تیسرا یاروزلافیتش
۱۲۷۲	بازیلی پہلا
۱۲۷۶	دیمیتری پہلا ۱۲۹۴ء تک
۱۲۹۴	اندریا دوسرا ۱۳۰۴ء تک
۱۲۹۵	دانیال
۱۳۰۴	بازیلی سوزدال کا
۱۳۰۴	میکائیل دوسرا تفار کا ۱۳۱۹ء تک
۱۳۱۹	یوریلی تیسرا
۱۳۲۴	دیمیتری دوسرا تفار کا
۱۳۲۶	اسکندر دوسرا تفار کا
۱۳۲۸	ایفان پہلا کالیتا
۱۳۴۰	سیمیون
۱۳۵۳	ایفان دوسرا
۱۳۵۹	دیمیتری تیسرا سوزدال کا
۱۳۶۲	دیمیتری چوتھا دونسکی
۱۳۸۹	بازیلی دوسرا
۱۴۲۵	بازیلی تیسرا اندہا
۱۴۶۲	ایفان تیسرا الملقب بکبیر
۱۵۰۵	بازیلی چوتھا
۱۵۳۳	ایفان چوتھا جسکا لقب مہول تھا یہی پہلا شخص ہے جسنے زار یعنی امپرر کا لقب لیا۔
۱۵۸۴	فادور پہلا
۱۵۹۸	بوریس غودونوف خاندان رومانوف کا
۱۶۰۵	فادور دوسرا

۱۶۰۵	دمیتری پانچوان اور اوسکا اصلی نام غریغوریوس ہے
۱۶۰۶	بازیلی پانچوان شویسکی
۱۶۱۰	فلادزلاس پولونیا کا
	خاندان رومانوف
۱۶۱۳	میکائیل دوسرا
۱۶۴۵	الکسیس پہلا
۱۶۷۶	فادوس تیسرا
۱۶۸۲	ایفان پانچوان اور بطرس اول کبیر
۱۶۸۶	صوفیا مع اون دونون کے سنہ ۱۶۸۹ع تک
۱۶۸۹	بطرس کبیر تنہا
۱۷۲۵	کاترینا پہلی زوجہ بطرس مذکورۂ بالا کی
۱۷۲۷	بطرس دوسرا
۱۷۳۰	حنی بیٹی ایفانوف کی
۱۷۴۰	ایفان چھٹا
۱۷۴۱	ایلیزبتھہ یا الیصابات بیٹی بطرس کی
	خاندان ہولستین غوتورب
۱۷۶۲	بطرس تیسرا ہولستین غوتورب پوتا الیصابات کا
۱۷۶۲	کاترینا دوسری انہالت کی جورو بطرس سوم مذکورۂ بالا کی
۱۷۹۶	پاولو پہلا یعنے پولس اوسکا بیٹا
۱۸۰۱	اسکندر پہلا
۱۸۲۵	نکولا پہلا
۱۸۵۵	اسکندر دوسرا جو اب بادشاہ ہے اللہم احفظ السلطین من شرہ آمین

تیسری فصل
مملکت روس کے حالات مین

یہ مملکت روے زمین کی تمام مملکتون سے وسعت مین زیادہ ہے کیونکہ وہ یورپ اور امریکا اور ایشیا مین پھیلی ہوئی ہے اور اوسکی ابتدا سولہ درجہ اور دس دقیقہ سے لیکر ایکسوتینتیس ۳۳ درجہ تک طول شرقی مین اور اڑتیس درجہ اور چالیس دقیقہ سے لیکر اکیاسی درجہ تک عرض شمالی مین ہے اور طول اسکا شرق و غرب مین پندرہ ہزار کیلومیتر ہے اور عرض اوسکا شمال و جنوب مین پانچ ہزار کیلومیتر ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ سطح زمین کا نوان حصہ اور جرم کرہ ارض کا اٹھائیسوان حصہ ہی اور اوسکے باشندون کی تعداد چوتھائی یورپ کے باشندون کے برابر ہے اور تمام روے زمین کے باشندون کی نسبت پندرہ حصون مین سے ایک حصہ ہی اوسکے ہر چہار طرف دریا محیط ہین چنانچہ اوسکی شمالی سمت مین بحر جامد ہی یعنی وہ سمندر جو منجمد ہے

جمار ہتا ہے اور اوسکی حد غرب کی جانب مملکت نمسہ یعنی اسٹریا او مملکت
پروشیہ یعنے جرمن اور بحر بلتیک اور مملکت سوید ہے اور جنوب کی
سمت مین کچہ ترک کا ملک ہے اور ایشیا مین بھی کچہ حصہ ترک کا ہے
اور کچہ فارس اور ترکستان اور چین ہے اور شرق کی جانب مین
اوسکی حد انگریزی امریکا ہے اور سب سے بڑی اوسکی مملکت ایشیا مین ہے
اور یورپ کی مملکت ایشیا کی نصف ہے مگر وہی زیادہ معتبر اور بہتر ہے
اور یکسر سطح اوسکا چار لاکہہ چوبیس ہزار بیالیس میل مربع جغرافیہ کے
میلون سے ہے جسکے دو کرور تیس لاکہہ چھتیس ہزار ستائیس کیلومیتر مربع
ہوتے ہین اوسکے باشندون کی تعداد آٹھ کرور دو لاکہہ چوّن ہزار
چارسو تیس ہے جسمین سے چھہ کرور دس لاکہہ اکسٹھہ ہزار آٹھ سو
یورپ مین ہین اور روس کی تمام رعایا مذہب کے لحاظ سے اسطرح پر
منقسم ہوتی ہے کہ چھہ کرور گیارہ لاکہہ پینسٹھ ہزار توگریک یعنی یونانی
ہین اور اونیس لاکہہ پروٹسٹنٹ اور سینتیس لاکہہ اکسٹھ ہزار کیتھلک

اور چوالیس لاکھہ چھاسٹھہ ہزار مسلمان اور باقی یہود وغیرہ ہین اور
دارالسلطنت روس کا ہمیشہ سے شہر موسکو ہین تھا مگر اب سنہ ۱۷۰۳ء سے
شہر پطرسبورغ یعنے سینٹ پٹیرزبرگ ہوگیا ہے اوسکے بعض حصہ حکومتون
اور بعض ریاستون کے نام سے اور بعض مملکتون کے نام سے مشہور ہین
اور وہی ملک پولونیا قدیم ہے روس کی مملکت یورپ پچاس حکومتون پر
مشتمل ہے اور پولونیا پانچ حکومتون پر اور فینلانڈ آٹھہ حکومتون پر
اور کوکاز آٹھہ حکومتون پر اور سیبیریا گیارہ حکومتون پر اس حساب سے
سب حکومتین روس کی پچاسی ہوتی ہین اور جو حصہ روس کا امریکا مین ہے
وہ پہلے تو روس کی تجارت کی کمپنی کے پاس تھا اور اسی سبب سے وہان
کوئی طریقہ نظم سلطنت کا جاری نتھا مگر اب اوسکو روس نے امریکا کے
ہاتھہ بیچ کر دیا ہے اور جو دریا سلطنت کو محیط ہین وہ نہایت بڑے بڑے ہین
جنمین سے ایک تو بحر ابیض ہے جو شمال کی طرف واقع ہے اور دوسرا
بحر بلتیک ہے جو مغرب کی طرف واقع ہے اور ایک بحر اسود اور بحر ازوف ہے

جو جنوب کی سمت مین ہے اور ایک بحر خزر ہے جو مشرق اور جنوب مین
واقع ہے اور روس کے اوس حصہ مین جو یورپ مین واقع ہے کچھہ
بڑے بڑے پہاڑ نہین ہین البتہ اوسکے جانب مشرق پہاڑ ہین جنہین
جبل اورال کہی ہے اور جو حصہ اوسکا ایشیا مین ہے اوسمین بہت
بڑے بڑے پہاڑ ہین چنانچہ اوسکے جنوب مین جبال کوہ کاز اور شمال
مین جبل اورال کی شاخین ہین جو برابر مشرق تک پھیلی ہوئی ہین اور
اوسکے بعد جبال آلتای صغیر ہے اور جبال سیانیان اور جبال کامتی
علیا اور جبال داوری اور جبال یابلونوی اور جبال آلدان اور
ستانوفوی ہین اور اسکے دریا بھی بڑے بڑے دریاؤن مین ہین چنانچہ
جو دریا اسکے یورپ مین واقع ہین اون مین سے ایک وُلغا اور ایک
دنیپر اور ایک پاتشورا اور ایک ویتشان اور نیامن اور دنیستر اور
دون وغیرہ ہین اور اونکے سوا جو اور ہین وہ روس کی مملکت سے مخصوص
نہین بلکہ وہ اور ملکون مین بھی بہتے ہوئے چلے گئے ہین جیسے کہ فیستول

اور کورا ور روس کے ایشیائی حصہ مین ایک کوبان دریا ہے اور ایک وڈ
اور یانیسی اور لینا وغیرہ ہین اور کچھ اور ہین جو انسے طول مین کسیقدر کم ہین
جیسے اورال اور خاتانغا وغیرہ ہین اور سلطنت روس مین سڑکون کا
انتظام اچھا نہین ہے مگر اب کسیقدر اچھا ہوتا جاتا ہے چنانچہ آج کل
روس کو ریلوے سڑک کی زیادہ فکر ہے تاکہ اوسکے سبب سے ایسے بڑے بڑے
شہرون مین آمدورفت ہو جاوے جو تجارت کے مقام ہین البتہ ایک
سڑک اس سلطنت مین بہت بڑی ہے جو شہر بطرسبورغ یعنے سینٹ پیٹرزبرگ
سے شہر موسکو کو برابر گئی ہے اوسکا طول چھ سو چالیس کیلومیتر ہے اور
۱۸۵۱ء مین وہ طیار ہو چکی ہے اور ایک اور راستہ بطرسبورغ سے
فارسوفیا تک ویلنا ہو کر بنایا گیا ہے اوسکا طول بھی مع اوس شاخ کے
جو اس سے نکلکر کانغزبرغ پروشیہ کو گئی ہے بارہ سو اڑتالیس کیلومیتر
اور اسکے قریب سے ایک راستہ شہر تیودوزیا سے جو ایک بڑا بندرگاہ ہے
شہر موسکو کو جاتا ہے جسکا طول گیارہ سو اوسٹھ کیلومیتر ہے اور ایک

اور سڑک ہے جو موسکو سے دونا بورغ کو جو دریاے دوینا کے کنارہ پر ہے ہوتی ہوئی شہر لیبابو کو جاتی ہے جو ہر ایک بڑا بندرگاہ کورلاند کا بحر بالتیک پر ہے چنانچہ اس سڑک کا طول بارہ سو سترہ کیلومیتر ہے مگر مابین شمال وجنوب کے اوسکا طول اس سے دوچند ہو گیا ہے اور مجمع چند سڑکون کا مقام کرسک مین ہے جو وسط مملکت اور جنوبی سمت کا مرکز ہے اوس مقام سے ایک اور سڑک دریاے دون اور دنیپر مین ہو کر گئی ہے اور ایک اوسکی شاخ جسکا طول تیس کیلومیتر ہے اوڈیسہ تک گئی ہے اور ایسی ہی ایک دوسری سڑک شہر موسکو سے جانب شرق مین نکلی ہے جو فلادیمیرس مین ہوتی ہوئی چلی گئی ہے اور مقام نیجنی نفوغورود تک پوری ہوئی ہے طول اسکا چار سو چھبیس کیلومیتر ہے اوسکے بعد پھر شروع ہوئی ہے جو برابر سیبیریا مین ہوتی ہوئی حدود چین سے جاملی ہے غرض کہ اس مجمع طرق سے تین ملک آپس مین ملگئے ہین ایک فارسوفیا اور بطرسبورغ اور ایک شہر موسکو اور تین ہی

دریاسے ملگئے ہین ایک بحر بلتیک اور ایک بحر خزر اور بحر اسود اور تین ہی
قطرسے ملگئے ہین ایک قطر شمالی اور ایک قطر مرکزی اور ایک قطر جنوبی
اور چند شہر باہم ملگئے ہین جو خلیج مصنوعہ کو قریب تھے اور اس باہمی اجتماع
کے سبب سے سلطنت روس کو ایک ایسی حالت اجتماعی حاصل ہوگئی ہے
جو اسکے بغیر کسی حالت مین میسر نہوتی اور اسی کے سبب سے پروش اور نمسہ
کی طرف سے یورپ کی ساتھ بھی اوسکو ایک اتصال حاصل ہوگیا ہے اور
جو اتصال اوسکو خلیجون کے سبب سے حاصل ہے اوس سے روس کو
بڑے فائدے ہین جنمین سے ایک فائدہ تو یہی ہے کہ اوسکی بندرگاہین
اوسکی داخلی ملکون سے متصل ہوگئی ہین چنانچہ بحر بلتیک بحر خزر سے
دو خلیجون کے ذریعہ سے ملگیا ہے اور بحر اسود کے ساتھ اسکو تین بڑی
خلیجون کے ذریعہ سے اتصال ہوگیا ہے اور بحر خزر بحر اسود سے صرف
ایک خلیج کے ذریعہ سے ملگیا ہے اور دریاے ولغا اور نیفا اور دوینا او
دون اور دینیر اور نیامن کے سبب سے نہایت دور فاصلے بھی متصل

ہو گئے ہین اور روس کی سلطنت مین مختلف قسم کے لوگ رہتے ہین ازانجملہ
سب سے بڑی قوم تو وہان سلاف کی ہے جنہین سے روس اور پولونیز یعنے
پولونیا والے ہین اور دوسری قسم لیفونیون یعنے لیفونیا والون کی ہے
اور تیسری قسم کورلندیون کی ہے اور چوتھی قسم لیتوانیون کی ہے اور
جانب قطب شمالی روس کے فنوی اور استوانیان اور لاپون جنکو
سامویاد کہتے ہین بکثرت رہتے ہین اور انکے علاوہ تشرامیش اور
اوستیاک اور تشوفاش اور سیریان وغیرہ بھی بہت رہتے ہین اور
المانی اور گریک اور یہود اور تتاری اور ترک اور ارمن اور گرج اور
قبائل کوکاز اور قبائل نسل مغل اور کلموک اور کوریاک اور
کمشدال اور تشوکوتش اور الیوت بھی رہتے ہین اور یہ بھی مشہور ہے
کہ اس سلطنت مین کم سے کم تیس زبانین بولی جاتی ہین اور گریک
مذہب والے جو کیتہلک مذہب سے نکلا ہے اس ملک پر سلطنت کرتے ہین
اور زار یعنے امپراطر پطرس کبیر کے وقت سے کنیسہ کا سردار اور مقتدا

خیال کیا جاتا ہے اور اس امپیرر کو حکمرانی بین ایک خاص دینی مجلس
مدد دیتی ہے جو انکے یہان سینڈوس مقدس کے نام سے مشہور ہے
اور بہت سے لوگ روس مین گریک مذہب کے اون مین سے ایسے بھی ہین
جو رومی کنیسہ کے پیرو ہین مگر روسی لوگ ہمیشہ اس اعتقاد کے لوگونکی
کمی کی فکر مین رہتے ہین۔ جسقدر آدمی روس مین رہتے ہین اونکے پانچ
طبقے ہین ایک نوبلیس جو اعیان مملکت ہین اور دوسرے کلارجی جو
ارباب کنیسہ ہین تیسرے برجوسی جو شہری کہلاتے ہین چوتھے بیزان
جو دیہاتی اور جنگلی مشہور ہین اور انکی بھی دو قسمین ہین ایک تو احرار
یعنے آزاد دوسرے سرف جو دوسرون کی خادمانہ بندگی اور تابعداری
کرتے ہین اور جو لوگ اعیان مملکت مین شمار کیے جاتے ہین اونکو اور
لوگون پر بڑی حکومت حاصل ہوتی ہے خصوصاً اون لوگون پر جو
اونکی زمینین رکھتے ہین اور اس قسم کے لوگ جو اعیان مین شمار کیے جاتے
ہین چار لاکھ کے قریب ہین اور ارباب کنیسہ دو لاکھ بیالیس ہزار کے

قریب ہین اور یہ دونون گروہ یعنے ارباب کنیسہ اور اعیان مملکت کسی
قسم محصول یا خراج سلطنت کو نہین دیتے اور جو لوگ سرف کہلاتی ہین
وہ ۲۸ فروری سنہ ۱۸۶۱ء کے فرمان کی بموجب جو سلطنت سے صادر ہوا تھا
ربقہ رقیت سے آزاد ہوئے ہین اور اب روس ہین انتظام مدن کی حالت
شہرون اور موقعون اور عادتون کے اختلاف کی بموجب مختلف ہے
اور علوم وفنون اور جملہ صنائع تسبیہ صرف چند خاص شہرون ہین
ترقی پر ہے ہر جگہہ یکسان نہین ہے چنانچہ تمام سلطنت ہین صرف نو
مقام ایسے ہین جو تعلیم علوم کا مرکز خیال کیے جاتے ہین اور جو امپرر
فی زماننا روس کی سلطنت ہین حکمران ہے وہ ہمیشہ رعایا کی عام تعلیم و
تربیت ہین کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور اس سلطنت ہین جنوبی اور غربی اطراف
تو نہایت سرسبز وشاداب اور نہایت پر رونق اور آباد اور با لدار ہین
اور باقی جہات ایسے نہین ہین اور جو شخص شہر موسکو اور دریاے ولغا سے
آگے بڑہ کر دیکھے اوسکو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس طرف شہر بھی بہت کم ہین

اور دیہات اور زراعت بھی نہایت قلیل ہے اور بہت سی زمینین
بیکار اور غیر آباد پڑی ہوئی ہین جسمین سوای قدرتی گھاس کے اور کچھہ
نہین اوگتا یا پہاڑ ہین جو برف سے ڈھکے رہتے ہین یا گڑھے ہین یا اون
جانورون کے مسکن ہین جنکی کھالین کام مین آتی ہین چنانچہ اسی قسم
کے قطعات مین سے ایک سیبیریا ہے ایشیا کی طرف جسمین سوای وحشی
آدمیون یا جلاوطن لوگون اور اونکے نگہبانون کے اور کوئی نہین بستا
اور اس سلطنت کی تین چوتھائی مین ہرسال کم سے کم نو مہینے تک سردی نہایت
شدت سے رہتی ہے اور اوسکے بعد خریف مین شدت کی گرمی ہوتی ہے
اور تھوڑے دنون رہتی ہے مگر جنوبی سمت مین ہوا اور موسم نہایت
اعتدال پہ رہتا ہے اور مقام توریدا اور ارمنیا اور بسرابیا کی ہوا نہایت
لطیف اور فرحت انگیز ہے اور جو حصہ اوسکا یورپ مین ہے اوسکی آب و ہوا
باختلاف مقامات کے مختلف ہے اسوجہ سے وہان کی پیداوار بھی طرح طرح
کی ہے چنانچہ کورلاند اور لیفونیا کی کتان نہایت عمدہ قسم کی ہوتی ہے

اور یہ کتان اور قنب نہایت آمدنی کی چیزون مین سے ہی اور مملکت
اوکرانیا بھی نہایت آباد اور پر رونق قطعات مین سے ہی اور وہان
غلہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے جسمین سے بہت اور ملکون مین جاتا ہے اور
ایک قسم کا گوند جسکو رجبینہ کہتے ہین وہان کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور
رال بہت ہوتی ہے اور جن لکڑیون سے کشتیان بنائی جاتی ہین وہ
وہان عمدہ ہوتی ہین اور ایشیا کی سمت مین بحر خزر کے گرد ریوندا ور
طرح طرح کی بوٹیان ایسی پیدا ہوتی ہین جو دوا کے کام مین آتی ہین
اور اوسکے جنوبی حصہ مین اکثر گھاسین ایسی بھی پیدا ہوتی ہین جو بخور
کے کام مین آتی ہین اور یہی کیفیت پیداوار کی اوکرانیا اور رفاروناج
اور سرانوف اور توریدہ مین ہے اور وہان قریب چالیس ہزار اکتار
زمین مین نفت احمر بوئی جاتی ہے (اکتار دس ہزار میتر مربع کا ہوتا ہے)
اور اکثر مقامات مین ہبلون بھی بویا جاتا ہے اور مملکت استراکان مین
قرمز بہت ہوتا ہے اور کوکازمین اور خصوصاً امینیا مین روئی بھی

پیدا ہوتی ہے اور دریاء سامارا کے کنارون پر مرچ پیدا ہوتی ہے اور مقام تورید اور اطراف کوکاز اور ممالکت استراکان مین اور طرح طرح کے عمدہ میوے اور پھل بھی پیدا ہوتے ہین اور وہان کے انگورون سے شراب بنائی جاتی ہے جو اونکے نزدیک نہایت عمدہ قسم کی گنی جاتی ہے اور جسطرح یہ سب چیزین اس ممالکت مین پیدا ہوتی ہین اسی طرح یہ وہان حیوانات بھی ایسے پیدا ہوتے ہین جو انسان کے نفع کا باعث ہین خصوصاً اُون والے جانور اور اس ملک کو عمدہ اُون ہونے سے اور ملکون مین شہرت ہے اور اس ملک مین معادن بہت ہین خصوصاً سیبیریا مین اور جبال اورال کے سلسلہ مین سونے اور چاندی اور پلاٹین یعنے (ذہب ابیض) اور لوہے اور جست کی کانین بھی بکثرت ہین اور دریاے بالٹیک کی اور لیتوانیا کی کھاڑیون مین کہرباے اصفر اور کہرباے رمادی نکلتی ہے اور یورپ کی طرف جبال اورال مین سے الماس اور بہت سے اور بیش قیمت پتھر بھی نکلتے ہین صناعی مین یہ ممالکت

ممالک تھامے یورپ سے نہایت پست نمبر مین شمار کیجاتی ہے مگر باینہمہ
بعض شہر ایسے بھی ہین جہان کے صناع بڑے مشہور و معروف اور
اعلی رتبہ کے ہین چنانچہ ازانجملہ کھالون کی دباغت جنمین سے خوشبو
آتی ہے اور تلائین اور صابون اور جہازون کے آراستہ کرنے کے
کپڑے اور نمدے اور جمع النحاویار یعنے مچھلی کے انڈون کا روغن اور
غرا جو ایک مشہور چیز ہی اور مچھلی کا تیل جسکو بالین یعنے حضرت یونس کی
مچھلی کہتے ہین اور اکثر قسم کی منقطرات نہایت عمدہ ہوتے ہین اور زیور
کی صناعت اور ہتھیارون اور بلور کے کام بہت نفیس اور لائق تعریف
ہوتے ہین اور قفلون کی ساخت اور معدنیات کی گلانے کی ترکیب
اور کاغذ اور فرفوری کی ساخت مین وہ لوگ بڑے اوستاد ہین اور
کپڑون کے اکثر اقسام جیسے کشمیرا اور جخ اور روئی کے کپڑے اور اور
قسم کے کپڑے اچھے بناتے ہین اور تجارت کا ملک کے اندر اور ملک کے
باہر بخوبی رواج ہے اور تجارت کی منڈیان اودیسہ اور ریغا اور

ارکانجل دریاؤن کے کنارے کے شہر ہین اسیطرح ملک مین بھی تجارتی

شہر ہین اور تجارت کالین دین اوسکا غربی یورپ کے اکثر شہرون سے

رہتا ہے اور ہندوستان اور چین مین بھی ہے چنانچہ اوسکی تجارت

کی آمد فی سنہ ۱۸۶۱ء مین ایک ہزار تین سو اڑتالیس ملین اکیاون ہزار ایکسو

چھتیس فرنک تھی اور جسقدر تجارتی جہاز اوس سنہ مین سلطنت روس

کے بندرگاہون مین آئے اور گئے اونکی تعداد پندرہ ہزار ایکسو اٹھہ

تھی چنانچہ آنیوالون کی تعداد اونمین سے پانچہزار آٹھ سو چار تھی اور

جانیوالون کی تعداد نو ہزار تین سو چونسٹھہ تھی۔

چوتھی فصل

سلطنت روس کے انتظام اور قواعد سیاست مین

سلطنت روس کی حکمرانی کا اختیار بالکل بادشاہ کے ہاتھ مین ہوتا ہے

اور کسی چیز کی باز پرس اوس سے نہین ہوتی اور کسی حد تک اوسکا اختیار

نہین روکتا اور وہی تمام احکام سلطنت کا منبع ہے اور اس سلطنت مین

پیر ہے اور باوتوکرات بھی کہتے ہین
یت اور ایسے شخص کے ہین جو تمام
اور جسکا ہاتھ حکومت کی باب مین
رہ داخلیہ اور خارجیہ اور امور دینی مین
ت اور مذہب دونون سے متعلق ہے
دو کسی کہتے ہین سردار ہے اور مجلس
دشاہ جملہ امور مہمہ مین سیاست
، اور جو امور سیاست خارجیہ سے
سے پر بصلاح اوسکے وزیرون کی
جیہ کا انتظام بادشاہ کے خصوصیات
جو مجلس سلطنت کہلاتی ہے اسکے
قانون کا تجویز کرنا اور دوسرے
رعات مین حکم دینا چنانچہ وہی

قانون مین نظر و فکر کرتی ہے لکھتی ہے اور وہی سلطنت کی دخل و خرچ کو تجویز کرتی ہے اور جو سالانہ حساب وزراء سے تعلق رکھتے ہین اونکو ملاحظہ کرتی ہے اور احکام کے لحاظ سے وہ بمنزلہ مجلس اعلی کی خیال کیجاتی ہے اور جو لوگ اس مجلس مین شریک کیے جاتے ہین وہ وزراء سلطنت اور امراء دولت ہوتے ہین اور چند ممبر ہوتے ہین جنکو امپرر اون کے حین حیات تک مقرر کر دیتا ہے اور مجلس کے تین گروہ ہوتے ہین اول گروہ کا کام تو وہی قانون بنانا اور قانون کی ترتیب ہی اور دوسرے کا کام یہ ہے کہ جسقدر امور انتظام مدن اور مذہب سے تعلق رکھتے ہین اونکی نگرانی کرے اور تیسرے گروہ کا کام یہ ہے کہ جو امور تصرفات مالیہ سے متعلق ہین اونپر نظر رکھے اور علاوہ ان تین گروہون کے تین اور کمیٹیان ہین جنمین سے ایک کی متعلق قوکاز کے معاملات ہین اور دوسری کے متعلق پولونیا کے معاملات کی نگرانی ہے اور تیسری کے متعلق تحریر عرضداشت صرف ہین اور جو مجلسین کہ مشیر سلطنت خیال کیجاتی ہین اونکے ممبر جو ہین

بعض ایسے بھی ہوتے ہین جو بغیر طلب اور اجازت کے مجلس مین شریک
نہین ہوسکتے مگر یہ خاص اوسوقت جبکہ علاوہ کام کے معمولی وقتون
کے کسی وقت کوئی مجلس جمع ہو اور دوسری طرح پر اسکا بیان یون
ہوسکتا ہے کہ وہ کمیٹیان دو قسم کی ہین ایک کمیٹیان واسطے معمولی کامون
کے دوسری عام کمیٹیان ہین جبکہ کوئی ایسا امر جسمین عام کمیٹیون کا
جمع ہونا ضرور ہو پیش آوے اور ایسی ہی صورت مین وہ ممبر جنکے لیے
کوئی معمولی کام نہین ہے کمیٹی مین جمع ہونیکے لیے بولائے جاتے ہین
اور ان تین کمیٹیون مذکورۂ بالا مین ہر ایک کے لیے ایک رئیس اور چار
ممبر ہوتے ہین اور کبھی سات تک بھی ہوجاتی ہین اور اون سبکو مجالس
عامہ مین اجلاس کرنے کا حق ہوتا ہے اور اسپر اوس بات کو جس پر
مجلس متفق ہوجاتی ہے جاری کرتا ہے اور اوسکو یہ بھی اختیار ہے کہ اگر
چاہے تو نہ جاری کرے اور مجلس عام کا رئیس وزرا کا بھی رئیس
سمجھا جاتا ہے اور ایک مجلس سناتو یعنے سنٹ ہے جسکو بطرس اول نے

تجویز کیا تھا اسکی ترکیب اون ممبرون سے ہوتی ہے جنکو بادشاہ
اعیان سلطنت مین سے منتخب کر دیتا ہے پس یہ مجلس قانون کی نگہبان
اور قانونی عمل ودرامد کی محافظ اور سلطنت کے حکام کی اور اون بڑے بڑے
عمال وظیفہ دار کی جو سلطنت کے کامون پر معین ہین خبر گیران رہتی ہے
اور وہی قوانین کو مشتہر کرتی ہے اور جو حکم امپرر سے صادر ہون اونکو
ضبط تحریر مین لاتی ہے اور سند ین منصب عمارت کی دیتی ہے اور
وہی جرائم سیاست مین حکم اخیر دیتی ہے اور اسی طرح اور جملہ معاملات
مدنیہ اور تمام جرائم کے مقدمات مین بھی وہی حکم اخیر دیتی ہے صرف
چند قسم کے معاملات ایسے ہین جو امپرر کے حکم پر منحصر ہوتے ہین اور مجلس
سنا تو کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ جو احکام ملک کے حکام صادر کرین
اونپر نظر ثانی کرے چنانچہ اس مجلس کی دس قسمین ہین پانچ تو انمین سے
بطرسبورغ مین ہین اور تین شہر موسکو مین ہین اور دو وارسو فیا مین
ہین اور انھین کے متعلق دو مجلسین اور ہین جو شہر بطرسبورغ مین

اجلاس کرتی ہین ایک اونمین سے احکام متعلق املاک پر نظر رکھتی ہے
اور دوسری امورات متعلقہ اعیان پر غور کرتی ہے اور مجلس سناتو
کا حکم اوسوقت تک قابل نفاذ نہین ہوتا جب تک جلسۂ عام مین
تین حصے شرکا یا اوس سے زائد اوس حکم پر اتفاق نکرلین مگر جو مباحثہ
اونکے باہم ہوتا ہے وہ پوشیدہ ہوتا ہے کہ اوسمین عام لوگ نہین
جا سکتے اور محتسب اس مجلس سناتو کا وزیر حکم ہوتا ہے اور اون حکمونکو
جنپر کہ اتفاق ہو جاتا ہے اسپر جاری کرتا ہے مگر اوسکو یہ بھی اختیار ہے
کہ نہ نافذ کرے اور مجلس سناتو اور مجلس سلطنت کی سوا ایک اور مجلس ہے
کہ جو عرضیان یا درخواستین رعایا کی جانب سے بادشاہ کے حضور مین
پیش ہون اونپر غور کرے اور جو لوگ حکام کے شاکی ہون اونکو بتادے
کہ وہ اپنی شکایتون کو اون دونون مجلسون مین پیش کرسکتے ہین یا نہین
اور مجلس دینی جو سینڈوس کے نام سے مشہور ہے ۱۷۲۱ء مین قائم
ہوئی تھی اس مجلس مین تمام ملک کی اساقفہ یعنے علما مذہب شریک ہوتے ہین

اور یہ مجلس کنیسہ کے افسرون کو مقرر کرتی ہے اور اونکے کامون کی نگرانی
کرتی ہے اور جو بات باتفاق راے اوس مجلس کے قرار پاتی ہے اوسکو
امپرر کے حضور مین عرض کرتی ہے تاکہ وہ اوسکو نافذ کردے اور ان
تینون مجلسون کے علاوہ ایک مجلس وزراء کی ہے جو معمولی کاروبار
سلطنت کی منتظم ہے مگر اوسکے ممبرون کی تعداد امپرر کی راے پر منحصر
ہوتی ہے اس سلطنت مین نو وزارتین ہین جسطرح کہ اور ملکون مین ہین
جنکا اوپر ذکر ہوا ہے اور علاوہ انکے ڈاکخانون اور تار برقی اور سڑکون
اور آمد رفت کی اسباب کی آسانی کے لیے یہان ایک علیحدہ ہی وزارت ہے
اور ایک مجلس اوسمین عام نگرانی کے واسطے مقرر ہے جسکا نام قیصر کا مقام ہے
جسکے ممبر مثل وزراء کے ہوتے ہین اور ہم اس سلطنت کی حالات مین
پہلے بیان کر آئے ہین کہ وہ حکومتون اور ریاستون پر منقسم ہے اور
ہر حکومت دائرون پر تقسیم ہے اور دائرے مشیخات پر منقسم ہین اور
مشیخت مین اور چھوٹی قسمین داخل ہین اور ہر حکومت مین ایک حاکم

رہتا ہے جو اوس مقام مین سب سے بڑا وظیفہ پاتا ہے اور جسقدر کاروبار
وہ کرتا ہے اون سب کی بازپرس اوسی سے ہوتی ہے اور اوسکے ساتھ
ایک مجلس مشیر بھی ہوتی ہے جسمین ایک خاص اوسی کا نائب ہوتا ہے
اور تین شخص اور مشیر ہوتے ہین اور دو اوسکے مصاحب ہوتے ہین
اور جب یہ مجلس کسی عام معاملہ مین راے دینے کو بیٹھتی ہے تو وہ حاکم
اوس مجلس کا سردار ہوتا ہے مگر اوس مجلس کو بجز راے دینے کے اور کچھ
اختیار نہین ہے بلکہ حاکم کو اختیار ہے کہ چاہے اوس مجلس کی راے پر
عمل کرے چاہے نکرے کیونکہ جو کچھ وہ کریگا اوسکی بازپرس اور جوابدہی
سب اوسی کے ذمہ ہوتی ہے اور اگر کوئی معاملہ سلطنت کے متعلق
یا کوئی مقدمہ جرائم کا پیش آجاتا ہے تو اس حاکم کے ساتھ تین شخص
وزیر سلطنت کی راے سے ملازمان سلطنت مین سے بھی اور شریک
کر دیے جاتے ہین اور اس مجلس کے اجلاس مین رعایا کے حقوق کا
نائب یعنے وکیل سرکار مع اپنے دو مددگارون کے حاضر ہوتا ہے

تاکہ وہ قوانین کی تعمیل پر نظر رکھے اور ہر حکومت مین ایک رئیس ضبطیہ
یعنے افسر پولس اور ایک افسر ڈاکٹرون کا اور ایک افسر انجنیرون کا بھی
رہتا ہے اور اس حکومت کے حاکم کو خزانہ اور سررشتہ تعمیرات اور پلون
اور سڑکون سب کا اختیار کامل حاصل ہوتا ہے اور ہر حکومت میں
ایک قسم کی کمیٹی اعیان کی ہوتی ہے جنکا سردار مارشال ہوتا ہے اور
اعیان کی تعداد موافق تعداد دایرون اور شہنجات کے ہوتی ہے جنمین
وہ اعیان رہتے ہین ان کمیٹیون کے متعلق اکثر ایسے کام ہوتے ہین
جیسے کہ عہدہ مارشال کا تجویز کرنا اور رئیس ضبطیہ اور مجالس احکام کے
رؤسا اور اونکے ممبرون کا اور حکام ضلع کا مقرر کرنا اور یہ تقرر ہر تیسرے
برس ہوتا ہے لیکن اس تقرر کی منظوری خاص امپرر کی رای پر موقوف
ہوتی ہے اور اگر کوئی بہت بڑا عہدہ نہو تو اوسمین صرف حاکم ہی کی
منظوری کافی ہوجاتی ہے اور جو لوگ شہرون مین رہتے ہین اونکی بھی
چند قسمین ہین جنمین اعیان اور تجارت پیشہ اور اوسط درجہ کے لوگ اور

صناع اور اہل ہنر کی کمیٹیان ہین اور شہر کی کمیٹیون مین ریاستون
بلتیاک ور ریاستون پولونیا قدیم کے احرار اور اہل خدمت داخل ہین
لیکن ان لوگون کا اونمین ہونا صرف نام کو ہے اور شہرون کی کمیٹیون
کے ممبرون کو اور اوسکے رئیس کو شہری لوگ اپنی مرضی سے منتخب
کرتے ہین اور جو لوگ اس کمیٹی مین بیٹھتے ہین وہی حکام کشیرہو تے ہین
اور اس شہری کمیٹی کو علاوہ اوس کام کے جو معمولی طور پر اوسکے متعلق ہے
اور ہر قسم کے مقدمات تجارت کا تصفیہ کرنا پڑتا ہے اور جسقدر شہری
کمیٹیان اور جرائم کے تجویز کرنے کی مجلسین ہین اونکی طرف سے بطور نائب
اون مجلسون مین بھی لوگ شریک ہوتے ہین جو بڑے بڑے شہرون
مین ہین اور یہ شہری مجلس بھی ہر تیسری برس بدلی جاتی ہے اور جسقدر
شہر چھوٹے چھوٹے ہین اونمین تو یہ کمیٹیان عوام کی راے سے مقرر
ہو جاتی ہین مگر بڑے شہرون مین خاص اونھین لوگون کی راے سے
ہوتی ہین جنکی سالانہ آمدنی دوسو فرنک کی ہو یا زیادہ اور عمر پچیس

پچیس برس کی ہوا اور جو مشیخت جنگلون مین ہے اوسکی کمیٹی اوس جگہ
کے خاندان کے بڑے لوگون مین سے ہوتی ہے جہان کہ شہری مجلس ہے
اور اوس کمیٹی کا سردار ستارو ست کہلاتا ہے اور یہ مجلس اوس مشیخت پر
جو محصول سلطنت کو یا اوس شہر کے مصالح کو دینا لازم ہے اوسکو
مقرر کرتی ہے اور جو لوگ فوج کی خدمت کے لائق ہین اونکو معین کر دیتی ہے
اور اونکی کثرت راے کو ترجیح دیجاتی ہے اور اونمین کا سردار کمیٹی کا قانون
یعنی قیادہ اور حکام ضلع اور مشیخت کے درمیان مین واسطہ ہوتا ہے اور
اوسی کے ذمہ اوس امر کی جوابدہی جسپر اونکا اتفاق راے ہوا ہوا ور
اوسکو انتظام ضبطیہ مین بھی کچھ اختیار ہے اور جس مشیخت مین تریبونال ہے
اوسکا نام تریبونال امان رکھا جاتا ہے جو بنایا جاتا ہے بارسے جو رئیس
شہری مجلس کا ہوتا ہے اور دو ممبرون سے جنکو مشیخت کے رہنے والے
منتخب کرتے ہین اور یہ تریبونال تمام مقدمات مین سوا اے مقدمات
جرائم کے حکم دیتی ہے اور کانتون اور اوسکا انتظام ایک ایسی کمیٹی

کے اختیار مین رہتا ہے جو سلطنت کی متوسط درجہ کے شہرون مین مقرر
ہوتی ہے یا اون شہرون مین ہوتی ہین جن مین باشندے زیادہ ہوتے ہین
یا جہان کے لوگ حرفون اور پیشون مین زیادہ مشہور ہوتے ہین چنانچہ
اس کمیٹی مین علاوہ ملازمان مشیخات کی اور اوسکے نایبون کے ہرایک شخص
وس شہرون کیطرف سے نائب ہوتا ہے اور جو امور کانتون کے عام فوائد
سے متعلق ہین یہ کمیٹی اون سب کی نگرانی کرتی ہے جیسے شفاخانون
وغیرہ کے کام ہین یا جیسے ملازمون کے حسابات کا دیکھنا ہے اور فوج
بھرتی کرنے کی دفترون کی درستی اور ترتیب ہو اور تجویز کرنا محصول کا
اور عمل کرنا اوس بات پر جسپر سب کی راے اتفاق کرے اور اس کمیٹی
کا رئیس وہ شیخ ہوتا ہے جو سب سے اول ہوتا ہے اور وہی کانتون کے
انتظامات اور باشندگان کی راحت و آرام کا ذمہ دار ہوتا ہے اور ایسے
امور مین اس مجلس کا رئیس بعینہ شہری مجلس کے رئیس کی مثل ہوتا ہے
صرف باعتبار رتبہ کے اوس سے بڑا ہوتا ہے اور اسکا کام یہ ہے

کہ عوام الناس کی حالت پر نظر کرتا ہے اور بدمعاشون کی تحقیقات
کرے اور ہاتھہ آوین تو اونکو گرفتار کرے اور جو امور قانوناً ناجائز
ہون لوگون کو اونکے ارتکاب سی منع کرتا ہے اور اوس بات کا تصفیہ
کرے جو پولس کی نگرانی سے متعلق ہے چنانچہ اسکی اعانت کیواسطے
بھی ایک مجلس ہوتی ہے جسمین اعیان کومون جو قیاوہ کے تحت مین ہین
اور اونکے دو مددگار اور جو لوگ محاصل کے وصول کرنیوالے ہین شریک
ہوتے ہین مگر چونکہ جوابدہی اوسکی انتظام مین صرف اوسی کو کرنی پڑتی ہے
اس سبب سی مجلس کے روبرو جملہ امور کو پیش وہی کرتا ہے مجلس صرف
اوسمین رائے دیسکتی ہے یا مقدار مطالبہ متعین کرسکتی ہے یا جن لوگونکی
جایداد وغیرہ سرکاری باقی کی علت مین یا قرضہ مین نیلام ہو اوسکی
نسبت رائے دیسکتی ہے اور ملازمون کا تقرر اور برخاستگی کرسکتی ہے
اور اس مجلس مین چار سے لیکر بارہ آدمی تک بمناسبت باشندون کے
ایسے بھی ہوتے ہین جو انفصال مقدمات کیلیے منتخب کرلیے جاتے ہین

اور اونکو وہی مجلس اپنے ممبرون مین سے منتخب کرتی ہے اور وے
ہر سال بدلے جاتے ہین اور یا تو وہ سب اکھٹے ہو کر حکم صادر کرتے ہین
یا باری باری سے جسطرح سے کہ وہ مجلس مناسب سمجھتی ہے اور ہر مہینہ مین
دو دفعہ یا اوس سے زیادہ بھی اگر ضرورت ہو تو وہ لوگ جمع ہوتے ہین
اور اونکو رئیس قیادہ جمع کرتا ہے اور یہ مجلس اون مقدمات مین جو سو روبل
یعنے چارسو فرنک کی ہوتے ہین حکم دیتی ہے مگر جبکہ مقدمہ ایسے شخص سے
علاقہ رکھتا ہو جو کانتون کا رہنے والا نہو تو اوسکا مقدمہ معمولی مجلس
مین بھیجدیا جاتا ہے اور اگر فریقین رضامند ہو گئے تو اونکا قضیہ اسی
مجلس مین فیصل ہو جاتا ہے اور اگر سو روبل کی مقدار سے زیادہ کی
مقدمہ کو بھی فریقین اپنی رضامندی سے اس مجلس مین فیصل کرانا چاہین
تو یہی مجلس اوسکو بھی فیصل کر دیتی ہے اور اسکے حکم پر مقدمہ ختم ہو جاتا ہے
یعنے اوسکے بعد کسی دوسری مجلس مین اپیل نہین ہوتا گو وہ مقدمہ اون
جرائم ہی کا کیون نہو جنمین مجلس حکم دیتی ہے اور اس مجلس کے احکام

بالمشافہ یعنے فریقین کی حاضری مین بغیر روئیداد لکھنے کے صادر ہوتی ہین
اور جو لوگ اہل بادیہ ہین اگر وہ اپنے مقدمات مین سواے مقدمات
جرائم کے اپنی رضامندی سے کسی شخص کو پنچ قرار دیکر تصفیہ کرلین تو
اونکو اختیار ہے اور جو وہ فیصلہ کرتا ہے اوسپر عمل درآمد ہوتا ہے اور
یہ حکم ایک خاص دفتر مین جو مجلس قیادہ مین رہتا ہے ضبط تحریر مین آجاتا ہے
اور اون سب لوگون کے لیے جنکا ہمنے ذکر کیا اور جو کاروبار مجلس سے
تعلق رکھتے ہین اونکے لیے یہ شرط ہے کہ پچیس برس کی عمر سے کوئی ایمن
کم نہو اور یہ کہ ذی عزت بھی ہو اور کوئی شخص خدمت کی قبول کرنے سے
انکار نہین کرسکتا بجز اوس صورت کو جب کہ اوسکی عمر ساٹھ برس کی ہو
یا اوسکو کوئی معقول جسمانی عذر ہو یا اوس سے پہلے خدمت کرچکا ہو
اور ڈیسٹرکیٹ مین یعنے ضلع مین ایک اور مجلس مقرر ہے جسمین حکام
ضلع شریک ہوتے ہین مگر اس مجلس کے حکام ضلع کا دائرہ حکومت
فرانس کے حکام ضلع کی حکومت سے بہت زیادہ وسیع ہوتا ہے انکا کام

یہ ہے کہ جنگل کے رہنے والے جو اون لوگون کی شکایت کرتے ہین جو
وہان حاکم ہین اونکو سنتے ہین خواہ سبکی بالاجمال شکایت ہو یا کسی
ایک کی ہو اوسکی شکایت ہو اوسکی زجر و توبیخ کرسکتے ہین اور جس
حکم سے کسیکا کچھ نقصان ہوا ہو اوس حکم کے عوض مین اوس نقصان
کا تاوان حکم دینے والے سے لیتے ہین اور اونکو اونکے کامون سے معطل و
برخاست بھی کرسکتے ہین چنانچہ یہ حکام صلح حکام حکومت اونیا تو کی
نگرانی مین رہتے ہین پس ہمارے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ سلطنت
روس مین اکثر انتظام امورات داخلیہ کا خود اہل مملکت کرتے ہین اور
اعیان اور تجار اور شہری اور بادیہ نشین اپنے منتظمون کو خود مقرر کرلیتے ہین
اور جو ریاستین کہ ملک کی سرحد پہ ہین وہان ہر شہر کے حاکم کے ساتھ ایک
جنگی افسر بھی ہوتا ہے اور ہر ایک کے لیے ایک کارکن مجمع ہوتا ہے اور
ایک مکتب سیاستی ہوتا ہے چنانچہ یہ امر مملکت پولونیا اور فنلاند اور سیبیریا
مین برابر جاری ہے مگر فنلاند کو ایک خاص وزارت کے سبب سے جو بطرسبورغ

یعنے سینٹ پیترز برگ مین ہے ایک خاص امتیاز حاصل ہے اور مجلس سنا تو

کے ممبرون کو ہر تیسرے سال اسپر مقرر کر دیتا ہے اس مجلس کے اختیارات

دو قسم کے ہین ایک اختیار تو ترتیب قوانین کا اور دوسرا اختیار انفصال

مقدمات کا اس حیثیت سے کہ اس مملکت مین یہ مجلس سب سے اعلی ہے ۔

پانچوین فصل
سلطنت روس کی حکمرانی کی کیفیت مین

اس سلطنت کے احکام متعدد قسم کے ہین اور جہان کہ ہمنے انتظام امورات

داخلیہ کا بیان کیا ہے اوسمین اس بات کا اشارہ کیا ہے کہ ہر طبقہ کے

لوگونکو احکام کے متعلق امور مین مداخلت ہے اب ہمکو اس جگہہ اوسکے

اعادہ کی کچھ ضرورت نہین ہے بلکہ بطور قاعدہ کلیہ کے ہم اوسکا تذکرہ

کرتے ہین وہ یہ ہے کہ ہر حکومت مین ایک تریبونال اول ہوتا ہے

جہان سے ابتداء مقدمات مین حکم ہوتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین

ایک قسم تو جرائم کے معاملات مین حکم دیتی ہے اور دوسری قسم عام مقدمات

ہین اور اس تریبونال کے شہر کا سلطنت کی باشندے ہی منتخب کردیتے ہین
اور جو حکم اس تریبونال سے صادر ہوا وسکو مجلس عالی جو اوس ملک کے
صدر شہر مین ہوتی ہے تحقیق کرتی ہے اور اس مجلس عالی کی بھی ایسی ہی
دو قسمین ہوتی ہین ایک جرائم کے مقدمات کے لیے اور دوسری عام مقدمات
کے لیے اور ان سب مجلسون سے بالا دست مجلس سناتو ہے اور کوئی سپاہی
جسکا اصلی کام یہ ہے کہ وہ مقدمات کو مجلس سناتو یا مجلس سلطنت کے
حضور مین پیش کیا کرے اور سب ہی بالا دست اسپر رہی اور اونکے قوانین
مین نئی بات یہ ہی جس سے قتل اور ضرب یا سزاے بدنی کا حکم بجز چند
شاذ و نادر مقدمات کی موقوف ہوگیا ہے اور ان دونون سزاؤن کی
بدلے سیبیریا مین جلاوطن کرنیکے مع اور سزاؤن کے سزا دینا قرار پایا ہی
پس یہ کیفیت سلطنت روس کے حالات اور انتظامات کی ہے پس
اگر آدمی غور کرے تو اوسکو معلوم ہوسکتا ہے کہ روس کی سلطنت بھی
مجلسون اور قوانین کے سبب سے مثل یورپ کی اور سلطنتون کے

مضبوط ہے اور اوسمین اور یورپ کی اور سلطنتون مین دو طرح کا
فرق ہے ایک یہ کہ مجالس سیاست کے ممبرونکو جیسے کہ مجلس سلطنت
اور مجلس سناتو کے ممبرون کو خود امپرر منتخب کرتا ہے اہالی ملک منتخب
نہین کرتے اور دوسری بات یہ ہے کہ جس بات کو باتفاق راے
ان مجلسون کے ممبر تجویز کردین اون مین امپرر کو اختیار حاصل ہے
خواہ وہ اوسکو منظور کرے یا نکرے اور اسی سبب سے روس کا بادشاہ
خود مختار امورات سلطنت مین تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اوسنے اپنی رعایا کو
اس بات کی اجازت نہین دی کہ وہ امور سیاست مین کچھہ دخل
دے سکے جیسے کہ ہمنے مقدمہ مین آزادی کے معنے بیان کرتے وقت
بیان کیا ہے۔

چھٹی فصل

روس کی قوت مالیہ اور عسکریہ کے بیان مین

سلطنت روس کی آمدنی اور خرچ اور اوسکے قرضہ کا بیان

۴۰۴۰۶۸۰۰۴ میزان آمدنی بحساب روبل جو مساوی ہی ۱۶۱۶۲۳۷۲۰۱۶ فرنکا کے

۴۰۴۰۶۸۰۰۴ میزان خرچ بحساب روبل جو مساوی ہے ۱۶۱۶۲۳۷۲۰۱۶ فرنکا کے

۱۹۲۲۳۱۶۳۱۹ کل قرضہ جو روس کی سلطنت پر ہی بحساب روبل جو مساوی ہی ۷۶۸۸۸۶۵۲۷۶ فرنکا کے

بری لشکر کی قوت ۱۸۷۶ع مین

اقسام لشکر	عسکر نزلیس	خیالہ یعنی سوار	طوبجیہ	باطاجیہ	کل لشکر
تحت السلاح	۶۶۴۵۱۱	۲۹۱۸۳	۴۸۷۷۳	۱۶۲۰۳	۸۰۸۹۷۰
عسکر وطنی	۷۴۵۶۱				۷۴۵۶۱
عسکر فی الحراست	۵۳۳۶۲				۵۳۳۶۲
پیداک	۱۹۹۳۸۰۰				۱۹۹۳۸۰
میزان	۱۰۲۱۸۱۴	۲۹۱۸۳	۴۸۷۷۳	۱۶۲۰۳	۱۱۳۵۹۷۳

سلطنت روس کی قوت بحریہ سنہ ۱۸۶۴ء

بحریہ اور اقسام مراکب	امرا و اکابر	جمیع مستخدم	فالورات یعنی اسٹیمر جنمیں ۷۰۰۷۳ گھوڑون کی قوت ہے — پہیہ دار	پیچدار	مراکب شراعیہ	کل مراکب جنمیں [illegible] توپین ہین
امیر اور جنرل	۹۵	۹۵				
فیسالات کبار و صغار	۲۳۴۵	۲۳۴۵				
سیاست کو متعلق وظیفہ دار	۹۶۶	۹۶۶				
بحریہ اور لشکر جو دریا کے لیے طیار ہے		۵۵۲۱۶				
بندرگاہون کے محافظ		۱۶۹				
اجفان				۹	۹	۱۸
فراقط				۲۰	۵	۲۵
قرالط				۲۲	۳	۲۵
کلیبر				۱۲		۱۲
بطاریہ عوامہ			۱			۱
ابرکتہ					۳	۳
سکائن				۲۵	۱۳	۳۸
شالوب			۱			
شالوب کنونیر				۷۹		۷۹
یاکت				۲	۱۲	۱۴
طانریہ					۲	۲
مراکب باربرداری کے				۹	۱۳	۲۲
مراکب صغار				۷۰		۷۰
دوک عوامہ					۳	۳
واسطے حفاظت بندرگاہون کے تخمیناً					۳۰۰	۳۰۰
میزان	۳۴۰۶	۵۸۰۹۱	۲	۲۴۸	۳۶۳	۶۱۳

چھٹا باب

سلطنت پروشیہ کے بیان مین

اور اسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

سلطنت پروشیہ کی تاریخ مین

سلطنت پروشیہ کا نشو ونما اصل مین ریاست براندبورغ سے ہے اور جو لوگ کہ اول اوسمین آباد ہوئے تاسیت رومی کے زمانہ مین جو ایک مشہور مورخ ہے اور جو سنہ ۵۴ع مین پیدا ہوا تھا قوم لومباردو اور ایک گروہ بورغوند اور ایک گروہ سمنونکا تھا جو اپنے آپ کو قوم سواف مین سے زیادہ معزز اور شجاع سمجھتا تھا اور سواف جرمنیون کی قوم مین سے ایک بڑی قوم سمجھے جاتے ہین اوسکے بعد اس سلطنت کی

زمام اختیار قوم غوتون کے ہاتھ آئی جو فانڈال کی قسم مین سے تھی اوسکے بعد سنہ عیسوی کی پانچوین قرن کے قریب ان قومون کو قوم فانا دنے نکال دیا اوران ملکون مین اونکی جگہہ قائم ہوئی اور یہ گروہ جو یہان سے نکالے گئے تھے اونھون نے اور رومیون کے چند مقامات مین جاکر لوٹ مار کرنی شروع کی اور وہین رہگئے اور یہ قوم فانا دکچھ بہت مدت یہان نرہنے پائی تھی کہ آخر کار اوسکے چند گروہ چھوٹے چھوٹے ہوگئے اوسکے بعد آٹھوین قرن مین یہ سلطنت شارلمان کے تحت وتصرف ہوگئی جسنے اوسکو ایک ملک اپنے تحت حکومت بنا لیا تھا اوسکے بعد سنہ ۹۲۸ء مین کونٹ سیجفرید صاحب ساکس جسکا لقب مارغراف براندبورغ تھا اسپر قابض ہوا اور پھر یہ پروشیہ بطریق وراثت البرٹ کو پہونچی جسکا لقب الدب تھا جو انہالت کو گھرانے کا تھا اوسکی وقت مین اس سلطنت کی حالت اصلاح پذیر ہوگئی اور اوسمین ترقی بھی ہوتی گئی اور اوسکے باشندون کے اخلاق وعادات وغیرہ مین بھی نہایت درجہ کی تہذیب

آگئی اور پہلے اون لوگون کا مذہب وثنیہ (یعنے بت پرست) تھا اس
زمانہ مین وہ عیسائی ہوگئے اور اسی زمانہ مین وہ تین حصون پر منقسم بھی
ہوگئے ایک تو مارش قدیمہ جو دریاے الب کی غربی کنارہ پر واقع ہے
اور دوسری مارش متوسط جو درمیان دریای الب اور دریاے اودر
کے واقع ہے اور تیسرا مارش جدیدہ جو شرقی اودر مین واقع ہے۔
اوسکے بعد پندرہوین قرن کی ابتدا مین یہ سلطنت بطریق وراثت خاندان
لوکسامبورغ یعنے لیکسمبرگ کو پہونچی اور جب کہ شاہ بوہیمیا سیجزمونڈ
اسپر رہا تو اوسنے فریڈریک سادس کو جو خاندان ہوہنزولرن مین سے
مقام نورمبرغ مین بورغراف تھا اوسکا والی بنایا اوسکے بعد ہوہنزولرن
کے کونٹون مین سے ایک کونٹ جسکا نام کونراد تھا اور وہ خاندان
براندبورغ کا جداعلی تھا نورمبورغ مین سنہ ۱۱۶۴ھ سے بورغرافیہ تھا اوسکے
بعد یہ سلطنت اوسی کی اولاد مین سنہ ۱۸۰۸ع تک پہنچتی چلی آئی اور پھر اوسکی
اولاد نے سنہ ۱۲۴۸ھ سے لیکر سنہ ۱۳۳۱ع تک اور بھی چند شہر اپنے قبضہ مین

کر لیے جنمین سے ایک تو انسباخ ہے اور دوسرا کو لمباخ ہے اور فقر لکونیا
مین سواے ایک قلیل حصہ کو اور سب انھین کے قبض و تصرف مین
آگیا اوسکے بعد فرڈریک خاص کے دونون بیٹون پر یہ سلطنت منقسم ہو گئی
جنمین سے بڑے بیٹے کا نام تو جان ثالث تھا اور دوسرے کا نام فرڈریک
ساوس تھا اور پندرہوین قرن کی ابتدا مین اسپر بار غرافیہ نے فرڈریک
ساوس نے براندبورغ کو تین لاکھ فیورین کے عوض مین خرید لیا
اور اپنا لقب بھی یکتور مقرر کیا جس لقب سے کہ اس ملک کا حاکم مشہور
ہوتا تھا اور اوسنے اپنا نام فرڈریک اول براندبورغ رکھا چنانچہ اسی
بادشاہ کی اولاد آج تک اس سلطنت مین حکمران ہے اور اب وہ ملوک
پروشیہ کہلاتے ہین اور اوس زمانہ مین حکومت براندبورغ صرف مارش
قدیمہ اور مارش متوسطہ پر حاوی تھی اوسکے بعد سنہ ۱۴۵۵ع مین فرڈریک ثانی
نے جسکا لقب سن الحدید تھا مارش جدیدہ کو بھی کفالیرات توتونیک
کے قبضہ سے جنکا ذکر اوپر ہوا نکالکر اوسی مین شامل کر دیا اور اوسوقت

سے برابر یہ سلطنت سترہوین قرن کے شروع تک اوسی کی اولاد مین
چلی آئی اسکے بعد موافق اوس شرط کے جو ۱۶۴۸ع مین بمقام سانٹن
فرانس اور انگلستان اور المانیا کی سلطنتون کی واسطہ سے منعقد ہوئی تھی اور
بموجب شرط دوسلڈورف کی جو ۱۶۲۴ع مین منعقد ہوئی تھی یکتو رجان سیجزمونڈ
نے اپنے ممالک مقبوضہ مین دوکاتو کلیف اور کونٹی مارک اور ریونسبرغ
کو بھی ملا لیا اوسکے بعد جان مذکور اس سبب سے کہ اوسنے البرٹ ثانی
کی بیٹی سے شادی کی تھی جو اخیر ڈیوک پروشیہ کا تھا ۱۶۱۸ع مین
دوکاتو کا بھی وارث ہوگیا جو پولونیا کی سلطنت سے متعلق تھا پس پروشیہ
کے باشندے قدیم زمانہ مین تو قوم غوتون اور قوم فاندال وغیرہ کے تھے
اور مملکت غوتیہ کر گنے جاتے تھے اور جب وہ نکل گئے تو اوسپر قوم سلاف
نے جسمین ایک گروہ لیتوانی اور پروش کا بھی شامل تھا جو دریا کے
فیستون کے کنارون پر رہتے تھے اور اس مملکت پروشیہ کو اپنے نام
سے نام زد کیا حملہ کیا اور یہ پروشی لوگ پہلے اخیر بارہوین قرن

سنہ عیسوی تک بت پرست اور وحشی تھے مگر تیرہوین قرن کے آغاز مین
ڈیوک ماز و فیا نے جسکا نام کونراد تھا یہ قصد کیا کہ انکو عیسائی مذہب مین
داخل کرے مگر انھون نے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکے تمام ملک کو سنہ ۱۲۰۶ع
مین خراب کر دیا پس اوسنے عاجز ہو کر سنہ ۱۲۱۵ع مین جماعت کفا لیبرات
سے جنکا لقب لاطینی زبان مین پانسیفری یعنے شمشیر سردار تھا فریاد کی اور
اعانت چاہی اوسکے بعد سنہ ۱۲۲۶ع مین گروہ کفا لیبرات توتونیک سے مدد
چاہی چنانچہ یہ اخیر گروہ سنہ ۱۲۳۰ع مین اور اوسکے بعد کے سنہ مین بہ سرداری
ہرمان سالزا والی کے فتحیاب ہوا اور گویا یہی زمانہ بلدان متبریرہ کے
آغاز فتح کا ہوا جو سنہ ۱۲۸۳ع مین ختم ہوئی اور وہ اخیر جماعت پروشیہ مین
قیام پذیر ہوئے اور سنہ ۱۵۰۹ع مین اونھون نے اپنے سردار کو مارگریو برنیوبرغ
مین اپنے پر حکومت کرنیکے لیے سردار کیا اس سے پہلے اس قوم کا مسکن
شام کا ملک تھا جس زمانہ مین وہ بیت المقدس کے لینے کے لیے
مسلمانون سے لڑتے رہتے تھے مگر آخر کار سنہ ۱۲۹۱ع مین شام کے ملک کو

چھوڑ کر نکل گئے اور پروشیہ کے ملک مین مسکن پذیر ہوئے اس قوم کے
سبب سے طرح طرح کے فائدے ملک پروشیہ کو پہونچے اور المان کے لوگ
اونکے پاس آئے اور اونھون نے بڑے بڑے شہر آباد کر لیے یہانتک
کہ مجالس دیانات کی طبقات ثلثہ مین بھی اسی قوم کے لوگ داخل ہوگئے
البتہ ریاست کی اختیارات قوم توتونیک کی ہاتھ مین رہے جو رفتہ رفتہ
نہایت مالدار اور صاحب قوت قوم ہوگئی تھی اوسکے بعد اس قوم
کا تنزل شروع ہوا اور اسکے انتظامات مین خلل آگیا یہانتک کہ جو
باتین فضول خرچی اور اسراف کی تھین وہ سب انہین جاری ہوگئین
اسکا نتیجہ انکے حق مین یہ ہوا کہ وہ عزت کی بعد ذلت کی طرف رجوع ہوئی
اور سستی اور کاہلی مین پڑگئی یہانتک کہ اونکی جرأت گئی اور اونکا شباب
جاتا رہا اور اونکی سختی رعایا پر بڑھگئی اور اونکی ظلم و زیادتی برداشت کی
قابل نرہی یہانتک کہ وہان کے رہنے والون نے پولونیا والون سے
مدد چاہی اور اونسے لڑائیان ہوتی رہین یہانتک کہ اونکی شان اور

اور شوکت بالکل جاتی رہی اور جب پہلی لڑائی نے اونکی شوکت کو برباد کیا
وہ اونسے اور پولونیون سے وہ لڑائی تھی جو سنہ ۱۴۱۰ع مین مقام ٹانبرغ
مین ہوئی تھی اور اسکے بعد پھر اون لڑائیون نے تباہ کیا جو سنہ ۱۴۵۴ع مین
اون چند متعصب فرقون کی زیادتی سے ہوئی تھین جنمین ڈانٹسک اور
ایلبنغ اور طورن وغیرہ مع چند اور ارباب حکومت کے شامل تھے چنانچہ
انجام کار سنہ ۱۴۵۴ع مین پولونیا کے بادشاہ کازمیر چہارم کی حمایت مین
داخل ہوگئے اور جو صلح نامہ سنہ ۱۴۶۶ع مین مقام طورن مین ہوا تھا اوسکی
سبب سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوگیا اور اس بات پر فیصلہ ہوگیا کہ پروشیہ
کے دو حصے ہوجاوین غربی اور شرقی غربی حصہ اوسکا تو پولونیا مین
شامل کردیا جاوے اور وہ پروشیہ کی پولونیا کے نام سے مشہور رہے
اور دوسرا شرقی حصہ اوسکے پہلے قابضون کے پاس رہے اور اوسکا
نام پروشیہ توتونیک تحت رعایت پولونیا رکھا جاوے پھر سنہ ۱۵۱۱ع مین
گروہ توتونیک پر مارغراف البرٹ مسلط ہوگیا جو خاندان براندبورغ کا تھا

اسی خاندان کی دوسری شاخ مین سے اوسنے مذہب لوتھر کو قبول کرلیا
اور سنہ ١٥٢٥ع مین اوقاف توتون کولے لیا اور اپنی سلطنت کی خزانہ مین
داخل کرلیا اور سلطنت مذکور کو اپنی اولاد مین وراثت کے طور پر قائم کردیا
مگر پولونیا کے تحت رعایت ہونے کی شرط کو باقی رکھا چنانچہ اسوقت
سے اس سلطنت کا نام پروشی ووکال ہوگیا اوسکے بعد سنہ ١٦١٨ع مین
تاج سلطنت منتقل ہوکر فرڈریک البرٹ ثانی کے داماد کے پاس گیا
جس کا نام جان سیجسمونڈ بکتور براندبورغ تھا جسکا ذکر اوپر ہوا مگر امرا
براندبورغ کا اچھی طرح پر اس سلطنت مین تسلط نہوسکا جو بطریق وراثت
اونکو پہونچی تھی اسلیے کہ برابر تیس برس تک انکو لڑائیون سے فرصت
نہین ملی تھی اوسکے بعد فرڈریک غلیوم نے جسکا لقب الیکٹور الکبیر تھا
سنہ ١٦٥٧ع مین حکومت پومرانیا سینٹا ریور کو ستدفالیہ کے معاہدہ مین سوید
کو دیدیا اس مملکت کو اوسکی خراب حالت سے نجات دی اور شرقی
پومرانیا کو مع اوسکی اور ریاستون کے جنمین سے بعض اساقفہ کے

اور بعضی روسا راسا قفہ کے حکم مین تھین فتح کرلیا اوسکے بعد ۱۶۶۰ء
مین والماؤ کے عہدنامہ سے اوسکی حکومت بولونیا کی حمایت سی آزاد
ہوگئی اور چونکہ اوسنے بولونیا اور ڈنمارک کو سویڈن کے تسلط سے بموجب
اون شرطون کے جو ۱۶۶۰ء مین اولیفا کے مقام مین ہوئی تھین
چھوڑا یا تھا اس سبب سے جنوب مین اس امیر کی بڑی شہرت اور بڑی
عظمت ہوگئی پھر ۱۶۷۰ء مین یہ امیر اوس عہدنامہ اور جماعت مین داخل ہوگیا
جو فرانس کے دشمنون نے آپس مین فرانس کی مخالفت پر کیا تھا اور
اس امیر کو اوسسے لڑنے مین نہایت توجہ تھی اور ۱۶۸۶ء مین بیس ہزار
پروٹسٹنٹ جو فرانس سے جلاوطن ہوئے تھے جب یہان کا بادشاہ نانت
کا معاہدہ کرکے آیا تھا اس ملک مین آئے اور پناہ لی اور یہ وہ لوگ
تھے جنھون نے براندبورغ کو زراعت سے آباد کیا تھا اور طریق تمدن کو
ترقی دی تھی اوسکے بعد ۱۶۸۸ء مین فردریک ثالث نے جو اوسکا وارث
ہوا تیرکون کی مخالفت مین امیر سلوبولڈ کی اعانت کی اور ۱۶۹۷ء مین

اور غزبورغ کے معاہدہ مین جو لوزیر رابع کی مخالفت پر ہوا تھا پھر سنہ ۱۷۰۰ع
مین اوس عہدنامہ مین داخل ہوا جو لوزیر مذکور کے برخلاف اسپین کی
وراثت کی لڑائیون مین ہوا تھا مگر اوسکا اس عہدنامہ مین داخل ہونا
غالباً المانیا کے امپرر کے لیے تھا کہ اسنے اوس سے یہ بات چاہی تھی
کہ اوسکو بادشاہ کا لقب دے چنانچہ حکومت آخرکار ایک مستقل سلطنت
ہوگئی اور سنہ ۱۷۰۱ع کے آغاز مین اوسنے شہر کانغزبرغ مین تاج شاہی پر
رکھا اور فردریک اول اپنا لقب مقرر کیا اور یورپ نے اوس صلحنامہ مین
جو سنہ ۱۷۱۳ع مین لکھا گیا اس مملکت جدید کو تسلیم کر لیا پس اوسنے بعد
ہونے سلطنت کی اپنی مملکت مین ریاست مورس کو بھی سنہ ۱۷۰۲ع مین
شامل کر لیا اور سنہ ۱۷۰۷ع مین ممالک تکلنبورغ اور فالنغن اور امارت
نوشتیل کو لے لیا اور سنہ ۱۷۱۳ع مین کچھ حصہ غلدر کا ملا لیا پھر صلحنامہ
سطوکھولم مین جو شمال کبیر کی لڑائیون کے بعد سنہ ۱۷۲۰ع مین ہوا تھا
اوسکے بیٹے فردریک غلیوم اول نے حکومت ہاے فولن اور اوسدم

اور سیتتین اور نصف حکومت جنوبی پومرانیا کو بھی اپنے قبضہ مین کرلیا
اور ایک لشکر جرار بھی تیار کرلیا اور خزانہ کو جیسا کہ چاہیے معمور کرلیا
چنانچہ ۱۷۴۰ء مین اوسنے اپنی سلطنت کو اپنے بیٹے فرڈرک کبیر کے
لیے نہایت عمدہ حالت مین چھوڑا تھا جسنے اپنے بڑون کو بھلا دیا
اور چالیس برس تک سلطنت کی جسمین تمام یورپ کے لوگ اوسکی بات
مانتے تھے اور ۱۷۴۱ء اور اوسکے بعد کے سنون مین اوسنے خاندان اسٹریا
سے تمام سیلازیا کو بھی سواے تھوڑے سے ٹکڑے کے اور کونتی غلاتس
کو بھی لیلیا اور صلح اکس لاشاپل کے بعد جو ۱۷۴۸ء مین واقع ہوئی تھی
اور صلح ہوبرٹسبورغ کے بعد جو ۱۷۶۳ء کے بعد ہوئی تھی یہ سب ملک
اوسکے پاس رہگیا اور اوسنے اوس تعصب قوی کی بھی نہایت اچھی طرح
مقاومت کی جو فرانس اور اسٹریا اور روس اور ساکس اور سوید کی
جانب سے اون لڑائیون مین ظاہر ہوا تھا جو سات برس کی لڑائیان
مشہور ہین جنکا اوپر ذکر ہوا اور وہ لڑائیان ۱۷۵۶ء سے ۱۷۶۳ء تک

ہوئی تھیں غرضکہ اس بادشاہ نے اس سلطنت کو جنگی قوت میں یورپ
کی سلطنتوں میں سب سے زیادہ بڑھا دیا اور ۱۸۰۳ء میں جب بونوپارٹی
تقسیم ہوئی تو اوسنے اپنے حصہ میں پروش بونیز کو علاوہ دانتیسک
اور طورن کے لیلیا اور اسکے حالات میں لوگون نے ایسا بیان کیا ہے
کہ جب مذکورہ بالا لڑائیون کا قصہ تمام ہوا تو اوسنے اپنی سلطنت کو
اون قوانین کا مطیع کردیا جو رعایا اور حاکم کے درمیان ہونے ضرور ہیں
اور ایک محل نہایت عالیشان بنوانا شروع کیا اور اوسکے گرد ایک باغ
ایسا عمدہ طیار کرانا چاہا جو اوس محل کی شان وشوکت کے مناسب تھا
اور غرض اوسکی طیاری سے یہ تھی کہ اوسکی قوت اور سلطنت کا رعب
ظاہر ہو پس اتفاق سے اوسکے محل کے ایک گوشہ کیجانب کسی غریب
آدمی کی چکی کا ایک مکان آگیا جو ہوا سے چلتی تھی پس جو شخص عمارت
پر مامور تھا اسنے اوس شخص سے کہا کہ تم اپنے اس مکان کو ہمارے
ہاتھ بیع کردو تاکہ ہم اپنا گوشہ سیدھا کرلین اوس شخص نے کہا کہ مین

نہین بیچتا پھر اوسنے دوگنی قیمت کردی مگر اوسنے پھر بھی نانا آخر کار
اوسنے بادشاہ کو اطلاع دی کہ فلان مکان کے سبب سے محل کا ایک
گوشہ ناقص رہتا ہے اور مالک اوسکو دینا نہین چاہتا بادشاہ نے
اوس شخص کو اپنے حضور مین بلا کر کہا کہ تمکو دوچند قیمت ہم دیتے ہین
پھر تم کیون اپنا مکان ہمکو نہین دیتے اوسنے عرض کیا کہ مین اوسکو کبھی نہین
بیچنے کا وہ میرے نزدیک تو بمنزلہ بوستدام کے ہے یعنے اوس محل
بادشاہی کے مانند ہے جو شہر بوستدام مین بنا ہوا ہے بادشاہ نے کہا
تجھکو یہ خبر نہین ہے کہ مین تجھ سے یہ مکان زبردستی چھین سکتا ہون
اوسنے بے پروائی کے ساتھ جواب دیا کہ ہان آپ زبردستی لے سکتے تھے
اگر ہمارے جج یعنے قاضی برلین مین نہوتے (برلین بادشاہ کا تخت گاہ
تھا جہان حکومت ہوتی تھی) بادشاہ یہ جواب سنکر ہنسا اور اپنے مصاحبون
سے متوجہ ہوکر کہا کہ مجھکو اپنی جان کی قسم یہ شخص سچ کہتا ہے اور مجھکو اب
کوئی چارہ بجز اسکے نہین ہے کہ مین اپنے قصر کے گوشہ کو یونہی رہنے دون

چنانچہ وہ چکی کا گھر بدستور رہا اور اوسکا محل ویسے ہی بنگیا چنانچہ
آج تک وہ گھر چکی کا موجود ہے اور بادشاہ نے اوس محل کا نام چکی والا
محل رکھدیا پس اب مصنف کہتا ہے کہ شاید اوس شخص نے جسکی چکی تھی
یہ جانا ہوگا کہ بادشاہ میری چکی کا مکان لینے کی قدرت نہین رکھتا
اور اوسکے ذہن مین یہ خیال آیا ہوگا کہ چکی کا فائدہ عام ہے اور بادشاہ
کا محل اور باغ ملک کی خاص مصلحت کو لیے ہے اور اسی سبب سے وہ بادشاہ
کی دھمکی سے کچھ خائف نہین ہوا کیونکہ وہ یہ بات دیکھتا تھا کہ آیا ہمارا بادشاہ
جو دعوی عدل کا زبان سے کرتا ہے آیا حقیقت مین بھی وہ ایسا ہی ہے یا
اپنی خواہش نفس کے لیے وہ عدل سے درگذرتا ہے پس جبکہ اوسنے دیکھا
کہ بادشاہ قانون کی عزت اور اوسکے حکمون کی اطاعت کرتا ہے تو
اوسنے وہ اپنا چکی کا گھر بادشاہ کو اور اوسکے وارثون کو نذر کردیا گر
وہ ابتک باقی ہے اور بادشاہ کے عدل و انصاف پر گواہی دیتا ہے اور
لوگ دور دور سے اوسکے دیکھنے کو آتے ہین چنانچہ مصنف نے بھی اوسکو

اپنی آنکھہ سے دیکھا ہے اسکے بعد جب ۱۷۹۳ع مین دوبارہ پولونیا کی تقسیم ہوئی تو دانتسیک اور طورن اور تمام پولونیا کبیر بھی فردریک غلیوم ثانی کے قبضہ مین آگئی اور اس سبب سے کہ یہ بادشاہ اوس حلف مین جو کہ فرانس کے برخلاف ہوا تھا شامل تھا بال کے صلح نامہ کیوقت جو ۱۷۹۵ع مین ہوا تو بمجبوری اس بادشاہ کو وہ ملک جو شمال کی جانب دریاے رین کے کنارہ پر تھا دیدینا پڑا لیکن جبکہ ۱۷۹۵ع مین تیسرے مرتبہ تقسیم ہوئی تو پھر جو کچھ اوسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا وہ اور ملک بیالیسٹوک اور پلوک اور سوالونکے اپنی مملکت مین ملا لیے اور اس واقعہ سے پانچ برس پہلے اوسنے امارت انسباخ اور بایروت کو بھی مول لیلیا تھا مگر جب فردریک غلیوم ثالث اور نپولین مین مقام یانہ پر محاربہ ہوا تو ۱۸۰۶ع مین جو کچھ پروشیہ کے پاس وستفالیا اور فرنکونیا مین تھا وہ سب ضائع ہوگیا اور پھر پولونیا کبیر اوسوقت مین فرسوفیا والی دوکا تو کبیر کا ہوگیا اور پروشیہ کی حد صرف دریاے اودر تک رہگئی اور اوسکا اعتبار

جیسا کہ بڑہا تھا ویساہی ساقط ہوگیا مگر جب نپولین گرا تو پھر وہ دفعتہ
سنبھل گئی اور ۱۸۱۴ء مین مجمع وینا نے تخمیناً چوتھائی حصہ بولونیا کبیر
کا پھر اوسکے قبضہ مین کرا دیا اور جسقدر ممالک اوسکے قبضہ مین تھی
سوا اے انسباخ اور بایروت کے سب اوسکے پاس پھر آگئے اور مملکت
بومرانیا سویدیہ اور تخمیناً نصف مملکت ساکس اور چند زمینین جو دریای
رین کے شرقی اور غربی کنارہ پر ہین ملک پروشیہ مین قرار پائین او
رین کی دو کاتوی کبیر سے مشہور ہوئین اور ۱۸۱۵ء مین اوسمین قلعہ
سعارلوئی بھی شامل ہوگیا جو قدیم فرانس کی حدود مین واقع تھا پھر
۱۸۵۷ء مین ریاست ہولنزولرن پر اوسکا تسلط ہوگیا اور ڈنمارک کے
محاربہ کے بعد دوکاتو لوبنبورغ بھی اوسمین شامل ہوگیا جبکہ ۱۸۶۵ء مین شہر
غاشتین مین اسٹریا کے ساتہ اتفاق ہوا تھا اوسکے بعد ۱۸۶۶ء عیسوی مین
اسٹریا پر فتح پانے سے ملک کو نفدر ایسون جو ایک حصہ جرمن قدیم
کا تھا اورجسمین مملکت ہانوفر اور ہاس بکنورال اور دوکاتو ناسو

اور شہر فرنکفورٹ شامل تھے اور اوس حصہ کی سلطنت مین آزادھی یہ پروشیہ کو ملگیا

دوسری فصل

پروشیہ کے بادشاہون اور اونکی مدت سلطنت کے بیان مین اوس ترتیب سے جیسے کہ اونکی ابتدا الیکٹور براندبورغ سے ہوئی

مارغرافات الیکٹورات براندبورغ کا گروہ

سنہ	
۱۴۱۵	فرڈریک پہلا
۱۴۴۰	فرڈریک دوسرا جسکا لقب سن الحدید تھا
۱۴۷۱	البرٹ جسکا لقب اشیل واولیس یعنی شجاع و عاقل تھا
۱۴۸۶	جان جسکا لقب شرون یعنے فصیح تھا
۱۴۹۹	یواکیم پہلا جسکا لقب نسطور یعنے طویل العمر تھا
۱۵۳۴	یواکیم دوسرا جسکا لقب ہکٹور یعنے محارب تھا
۱۵۷۱	جان جارج
۱۵۹۸	یواکیم فرڈریک
۱۶۰۸	جان سیجزمونڈ
۱۶۱۹	جارج غلیوم
۱۶۴۰	فرڈریک غلیوم جسکا لقب الیکٹور کبیر تھا
۱۶۸۸	فرڈریک تیسرا جو ۱۸ نومبر ۱۷۰۱ء کو بلقب بادشاہ پروشیہ ملقب ہوا اور فرڈریک اول
	اپنا نام رکھا اور اوسی سے پروشیہ کو بادشاہون کا زمانہ شروع ہوا
۱۷۱۳	فرڈریک غلیوم پہلا بیٹا فرڈریک اول مذکورۂ بالا کا
۱۷۴۰	فرڈریک ثانی کبیر اور وہ تیسری اولاد ہے فرڈریک غلیوم کی پہلا نہین ہے اور یہ ذی علم آدمی
	تھا اور فرانسیسی زبان مین شعر کہتا تھا
۱۷۸۶	فرڈریک غلیوم دوسرا ابن اخی کبیر
۱۷۹۷	فرڈریک غلیوم تیسرا
۱۸۴۰	فرڈریک غلیوم چوتھا
۱۸۶۱	غلیوم پہلا اوسکے بھائی سے اوسکے پاس سلطنت آئی ہے۔

تیسری فصل

سلطنت پروشیہ کی کیفیت اور حالات

سلطنت پروشیہ تین درجون اور پینتیس دقیقون اور بیس درجون اور اکتیس دقیقون کے درمیان طول شرقی مین اور انچاس درجہ اور آٹھ دقیقہ اور پچپن درجہ اور باون دقیقہ عرض شمالی مین واقع ہے اور طول اوسکا حدود روس سے لیکر حدود فرانس تک جو دریاے نیامن سے شروع ہوتا ہے اور دریاے موزیل تک ختم ہوتا ہے بارہ سو کیلو میتر سے زیادہ ہے اور عرض اوسکا سب سے زیادہ طویل سمت مین پانسو کیلو میتر ہے اور متوسط سمت مین اوسکا عرض ڈیڑھ سو کیلو میتر ہے چنانچہ یکسر سطح اسکی دو لاکھ بائیس ہزار چھہ سو ساٹھ کیلو میتر ہے اور پہلے یہ سلطنت دو حصون مین منقسم تھی اور ان دو حصون کی چھوٹی چھوٹی چھہ مملکتون پر تقسیم تھی جن سبکے مجموعے کا عرض سب سے زیادہ چھوٹی جہت مین تیس پچپن کیلو میتر ہوتا تھا اور زیادہ مین نوے کیلو میتر تھا اور اوسکی حدود مملکت کا استداد

اٹھارہ ہزار کیلو میتر ہے جسمین سے پانسو ستر کیلو میتر سمندر بلتیک کی کنارہ پر ہی
اور ۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع تک اوسکے باشندون کی تعداد اونیس ملین و تین لاکھ
چار ہزار آٹھ سو تیتالیس تھی اور جو ممالک اس آخر زمانہ مین پروشیہ کی حدود
مین شامل ہو گئے اونکے سبب سے اب اوسکے انتظام کی کیفیت اچھی ہو گئی
اور ملک نہایت وسیع ہو گیا ہے چنانچہ جسقدر زیادتی اوسمین ہوئی ہے
اوسکی مقدار تخمیناً ترپن ہزار کیلو میتر مربع ہے اور جسقدر ملک زیادہ ہو گیا ہے
بقدر اوسکے باشندون کی تعداد بھی قریب تین ملین کے زیادہ ہو گئی ہے
اور یہ تعداد باشندون کے علاوہ اہالیان مملکت شلزویغ اور ہولستین
کے ہے جن دونون مملکتون کا سطح رقبہ بقدر سترہ ہزار پانسو پینتالیس
کیلو میتر مربع کے ہے اور جنکے باشندون کی تعداد قریب نو لاکھ اٹھاون ہزار
پانسو اوناسی کے ہے اور گو اسوقت تک یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ ٹھیک
ٹھیک تعلق ان دونون مملکتون کا کسکے ساتھ ہے مگر بسبب ظاہر سرشتہ پروشیہ
کے ساتھ ہی معلوم ہوتا ہے پس اسکو ملا کر پروشیہ کا مربع رقبہ تین لاکھ

ترلیسٹھ ہزار کیلو میتر مربع ہوتا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد مع ان
دونون مملکتون کے بیس ملین اور چھہ لاکھ کے قریب معلوم ہوتی ہے اور
اور ممالکت مذکورہ کی حدود کی تفصیل یہہ ہے کہ جانب شمال بحر بلتیک اور
مملکت ڈنمارک اور بحر شمالی اور ہالنڈ ہے اور شرق مین بولونیا اور روس ہے
اور جنوب مین سلطنت نمسہ ورووکا توات ساکس اور کسیقدر بویریا ہے
جو رین پر واقع ہے اور ہیس اور ستاد اور فرانس ہے اور غرب مین بلجیم
اور دوکا توکبری لوکسمبورغ اور فرانس ہے اور آہین ساکس اور سیلیزیا اور
دریاے رین کی جانب کثرت سے پہاڑ ہین جیسے کہ پہاڑ سودیت اور کاربات
اور ہارن اور سواے انکے اور اسطرف کے سوا اور طرفون مین چوڑے
میدان ہین اور اسکے دریا جانب شرق مین زیادہ واقع ہین منجملہ اونکے
بریغل اور ویزرا اور فیستول اور اودرا اور البسب سے بڑے دریا ہین
اور جو ندیان آنکر ان دریاؤن مین ملی ہین اونکے سبب سے تمام اطراف
مملکت مین نہایت آسانی سے آمد و رفت ممکن ہے اور زمین کی پیداوار

اور مصنوعی چیزون کا ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا انکے سبب سے
آسان ہوگیا ہے اور دریاے رین جو مملکت جانب غربی کو بہا چلا گیا ہے
اوس سے ریاستہاے متوسطہ کے لیے بحر شمالی مین جانے کو رستہ کھل گیا ہی اور
بہت سی دریاؤن مین خلیجین نکالی ہین اور دریاء الب اور اودر اور فیستول
کو بھی خلیج سے ملا دیا ہے چنانچہ برابر انمین تجارت کی جہاز چلتے ہین اور
مملکت کی جانب شرق مین بھی چھوٹی چھوٹی جھیلین اور ندیان وغیرہ
کثرت سی اور دو بڑی بڑے بحیرہ ہین جو بحر اعظم سے ملگئے ہین انمین سے ایک
بحیرہ کا نام کورشیحاف ہی اور دوسرے کا نام بروشحاف ہی اور اس سلطنت
مین راستے بہت عمدہ عمدہ ہین جیسے کہ ایالت رین مین اور ایالت الب
مین اور ریلوے سڑکین بہت ہین جنکے سبب سی آپس مین مملکت کی بہت سے
شہر ملگئے ہین اور یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون سے بھی وہ ریل کی
سڑکین جا ملی ہین اور اس ملک کی سردی اور گرمی باعتبار اوسکے
مختلف مقامون کے مختلف ہی اور سردی بہ نسبت گرمی کے زیادہ ہے

اور اوسکی جانب شمال بہت مرطوب ہی اور بمقام سیلیزیا اور جو حصہ اوسکا غربی
دریاے ویر کی غربی سمت مین واقع ہے وہ بہ نسبت براند بورغ کے
زیادہ آباد اور سرسبز ہے اور گیہون اسمین متعدد اقسام کے پیدا ہوتے ہین
اور چھوٹا ناج بکثرت پیدا ہوتا ہے نفت احمر اور بطاطہ اور چنا اور کتان
اور قنب اور کشتی بنانے کی لکڑی اور ہبلون اور زعفران اور روغن
یہ سب چیزین پیدا ہوتی ہین اور رین کے کنارے انگور بہت ہوتا ہے
اور شہد اور نیشکر اور حریر اور گھوڑے اور مویشی بھی پیدا ہوتے ہین
اور وہان لوہے اور تانبے اور سیسہ و جست اور پھٹکری اور شورہ
اور نمک اور کانچ اور پتھر کے کوئلے اور جیرا اور سنگ رخام اور چینی کے
برتنون کی مٹی اور حجر یمانی کی اور مثل انکے اور بیش قیمت پتھرون کی
کانین وہان ہین اور بحر بلتیک کے کنارہ پر کہربا بھی نکلتی ہے اور
اکس لاشاپال مین اور رفاربرون اور ہیرشبرغ مین اور اونکے سوا
اور مقامات مین بھی کانون پر بہنے والے چشمے ہین اور وہان کی صناعی

اور دستکاری تو سب سے قدیم ہے اور انگلستان اور فرانس کے برابر ہے
چنانچہ وہان کتان اور روئی اور حریر کے کپڑے اور چھپی ہوئی چھینٹین اور
زین اور زیور اور طرح طرح کے عمدہ عمدہ ہتھیار اور لوہے کے اوزار
اور تانبا اور برانیت اور کاغذ اور گھڑیان اور زرابی اور دباغت کی
کاریگری اور بھورا روغن جو روغن پروش کے نام سے مشہور ہے اس
ملک کی پیداوار ہے اور شرابون مین بیرا اور سب قسم کے مقطرات وہان
ہوتے ہین اور بلور اور رفر فوری اور قطر بھی بنایا جاتا ہے اور اس ملک
مین تجارت بہت رائج ہے خصوصاً وہ بیزر کے غرب مین جہان آمد و رفت
کی دریاے رین کے سبب سے اور اون رستون سے جو مملکت بلجیم
اور المانیا اور ہالنڈ اور سویسرہ مین ہین بہت آسانی ہوگئی ہے اور
اور اوس کمارک کی شرکت کے سبب سے بھی جسکا نام شرکت یعنی کمپنی و تفرین
ہے اور جو اکثر شمالی المانیا کے ملکون پر حاوی ہے اس ملک مین تجارت
کا رواج بہت ہوگیا ہے اور اوسکی قوت تجارت اس سبب سے کہ کمپنی

مذکورہ مین شرکت ہوگئی ہے غیر معلوم ہے البتہ جسقدر جہاز تجارت کے سنہ ۱۸۶۲ء تک اس سلطنت مین آئے گئے اونکی تعداد چوبیس ہزار ایکسو تھی اور جسقدر اسباب اونمین بھرا ہوا تھا اوسکے وزن کی تعداد تیئیس لاکھ ترانوے ہزار ایکسو چون ٹن تھی اور جو جہاز وہان آئے اونکی تعداد گیارہ ہزار نوسو تریسٹھ تھی اور جو گئے وہ بارہ ہزار ایکسو اُنتیس جہاز تھے اور یہ سلطنت یورپ کی سلطنتون مین ایسی ہے جسکے عام فائدہ کے امور نہایت وسیع ہین اور ہمیشہ وسیع ہوتے جاتے ہین یہانتک کہ اوس ملک کو قانون کے سبب سے اب وہان لوگ اس بات مین مجبور ہین کہ چھہ برس کے بعد وہ اپنی اولاد کو مدارس سرکاری مین بھیجدین اور سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین مکتبون مین تیس لاکھ پڑھنے والے تھے اور اون مدارس مین بعض مدارس خاص تعلیم فلاحت اور صناعت اور اور قسم کے فنون کیلیے مقرر ہین اور علاوہ اسکے پروشیا کی سلطنت مین ہر قسم کے کمالات اور ہر طرح کے سامان ترقی کے ایسے موجود ہین جنکے سبب میدان تمدن او

تہذیب مین وہ قدم بڑہاتی چلی جاتی ہے۔

چوتھی فصل

سلطنت پروشش کے قوانین اور طرز حکومت کے بیان مین

اس سلطنت کی بادشاہ فرڈریک غلیوم رابع نے اپنی سلطنت کی رعایا کو کونسٹیٹوسیون یعنے حقوق شرکت انتظام مملکت مین پانچوین دسمبر ۱۸۴۸ء کو عطا کیا تھا اور رعایا کیجانب سے وکلاء کے انتخاب کا قانون بنا دیا تھا اور ۲۶ فروری ۱۸۴۹ء کو دونون مجلسون کے ممبر اس قانون کے بموجب مقرر ہوئے تھے اونھون نے یکم مئی ۱۸۴۹ء کو کونسٹیٹوسیون لکھا اور مجلس پارلیمنٹ نے جو ۷ اگست ۱۸۴۹ء کو جمع ہوئی اوسکی تائید کی پس اوسکے بعد یکم نومبر ۱۸۵۰ء کو اوس کونسٹیٹوسیون پر تاریخ ثبت ہوئی جسکے اصول یہ ہین کہ تمام پروشش کے باشندے حاکم کے سامنے مقدمہ مین برابر سمجھے جاوین کچھ کسی شریف کو کسی قسم کی زیادتی نہو اور

کوئی شخص ملازمت کیلیے خاندانی شرافت کی لحاظ سے منتخب نکیا جاوی
بلکہ شہرت اور اوس کام کے لائق ہونے کی وجہ سے منتخب کیا جاوے
اور ہر شخص کو اپنے ذاتی حقوق مین آزادی باقی رہے اور کوئی ایک بھی
باشندون مین سے سواے حالات معینہ قانون کے اوس آزادی سے
محروم نہو اور نہ کوئی بات ایسی مشتہر کیجاوے جس سے کسی کی ہتک عزت
ہو یا افشاے راز بجز اون طریقون کے جو قانون مین معین ہین - اور
نہ کوئی وطن کی حکومت سے محروم سمجھا جاوے اور نہ کسی پر کسی کا حکم
نافذ ہوسکے سوا عدالت مجاز کے - نہ کسی مجرم کو سزا دیجاوے سواے
اوسکے جو قانون مین معین ہے جایدادین اور ملکیتین محفوظ رہین اور
کسی امر مفید عام کے لیے بے قیمت نہ لیجاوین کسیکو موت کی سزا
نہ دیجاوے نہ کسی کا مال ضبط کیا جاوے بغیر کسی علت کی جسکی سزا مین
قانون نے اوسکی اجازت دی ہو - کوئی اپنی راے کے ظاہر کرنے سے
خواہ بذریعہ تحریر کے ہو یا تقریر کے یا چھاپہ کے یا تصویر کے ممنوع نہ سمجھا جاوے

اور جس تاریخ سے کہ یہ کانسٹیٹوسیون نافذ ہوا اوس تاریخ سے سلطنت
کی مزاحمت اس باب مین جاتی رہی - چھاپہ خانے آزاد سمجھے جاوین سوائے
قانونی ممانعت کے - عوام کو بغیر اجازت حاصل کرنیکے استحقاق ہو کہ جس غرض کے
لیے چاہین جمع ہون اور مجلسین مقرر کرین صرف اتنی بات ضرور ہے
کہ وہ ہتھیار بند نہون اور مقام معین مین جمع ہون خواہ آپس مین کسی
بات مین شریک ہونیکے لیے یا کسی اور مطلب کے لیے جسکو وہ کرنا چاہتے ہون
مگر اونکا اجتماع کسی امر مخالف قانون کے لیے نہو - کوئی شخص اپنا حال
عرض کرنے یا کسی خاص شخص کی شکایت کرنیسے ممنوع نہ سمجھا جاوے
لیکن جو باتین عام رعایا پر موثر ہون اونکی شکایت کرنے کا استحقاق
صرف اونھین مجلسون کو ہے جو ایسے کامون کے لیے مقرر ہون اور
خطوط مین جو کچھ تحریر ہوتا ہے اوسکو پوشیدہ رکھنا اور اون مین
دست اندازی نکرنا واجب ہے سوائے اون صورتون کے جن کی اجازت
قانون مین ہو مثلا لڑائی کی حالت مین اور جرائم کی تحقیقات مین اور

جو خصوصیتین امیرون اور رئیسون کو اپنی ذات اور اپنی جایداد اور زمین کی نسبت حاصل تھین اونکو قانون نے ایسا مٹا دیا ہے کہ خیال مین نہین آسکتا کہ تمام ملک مین کسی جگہہ پھر وہ بحال اور قائم ہون۔ بادشاہ کی عزت اور اوسکا ادب سب پر واجب ہی اور اوسکے فرمان اور احکام اور معمولی تحریرین اون وزیرون کے دستخطون سے واجب النفاذ ہین جو ذمہ دار اونکا ہے۔ بادشاہ کو پورا اختیار احکام جاری کرنے کا ہے وہی وزیرون کو مقرر کرسکتا ہے اور اوسی کے حکم سے وہ برخاست ہوسکتے ہین۔ قانون کا نافذ کرنا اور جو احکام اوسکے نفاذ کے متعلق ہین اونکا جاری کرنا اوسی کے اختیار مین ہے۔ فوج پر اوسیکو پوری حکومت ہے لڑائی کرنا صلح کرنا اور صلح کی شرائط تجویز کرنا اوسی کے اختیار مین ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر صلح کی شرطون مین سے کوئی شرط ایسی ہو جس سے ملک پہ کچھ بوجھہ پڑتا ہو تو اتفاق راے کے لیے مجلس مین پیش کیجاوین۔ بادشاہ کو مجرم کے جرم بخشنے کا بلا منظوری مجلس کے

اختیار ہے لیکن اگر مجرم وزیر ہو اور اوسپر مجلس کی طرف سے دعوی ہوا ہو
تو وہ اوسکو بلا منظوری مجلس کے معاف نہین کرسکتا اور یہ بھی اوسکو
اختیار ہے کہ جب چاہے پارلیمنٹ جمع کرے اور جب کام ہو جاوے تو
اوسے برخاست کردے مجلس وکلاء رعایا کو بھی وہ توڑ سکتا ہے بشرطیکہ
ساٹھ دن کے اندر رعایا کو نئے وکیلون کے منتخب کرنے کی اجازت دیجاوے
اور اوسکے بعد تیس دن کے اندر مجلس کا اجلاس ہووے۔ اور وزیر ونکو
دونون مجلسون مین آنے کا استحقاق ہے اور اون مجلسون پر واجب ہے
کہ جو کچھ وزراء پیش کرین اوسپر متوجہ ہون لیکن رائے دینے کا اختیار
صرف مجلس کے ممبرون ہی کو ہے۔ ہر ایک مجلس کو دونون مجلسون مین
سے وزیرون پر دعوی کرنے کا حق ہے اگر وہ کانسٹیٹیوشن کے
خلاف کرنا یا ملک سے مال لینا چاہین یا اونکی خیانت کا شبہہ ہوا ور ایسے
مقدمات کا انفصال تریبونالات اعلی سے جبکہ ہر قسم کے تریبونالات
اکٹھی ہون علاقہ رکھتا ہے اور پارلیمنٹ یعنے زمیون کے اور رعایا کے

وکیلون کی مجلسون کو قانون بنانے مین بادشاہ کے ساتہ شریک ہونے
کا استحقاق ہے۔ جو امور کہ محصول مقرر کرنے سے متعلق ہون وہ سب
اول رعایا کے وکیلون کی مجلس مین پیش ہون اوس مجلس کو اومین
زیادتی اور کمی کرنے کا اختیار ہے بعد اوسکے رئیسون کی مجلس مین پیش
کیے جاوین پس وہ مجلس یا اونہین بجنسہ منظور کرے یا بلاکسی قسم کی ترمیم
اور اصلاح کے نامنظور کرے۔ بادشاہ کو اور دونون مجلسون کو اون
باتون اور احکامون کے استنباط کرنے کا جو بطور قانون کے ترتیب
دیے جاوین اختیار ہے پہر اوسپر کافی نظر کرنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے
تاکہ اوسپر اتفاق ہو کر قانون ہو جاوے بادشاہ ہر سال کے آغاز مین
معمولی کامون کے انجام کے لیے پارلیمنٹ جمع کرتا ہے اور جب کوئی
غیر معمولی ضرورت پیش آجاوے تو پہر جمع کرسکتا ہے اور ہر ایک مجلس
کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مجلس کا رئیس خود تجویز کرین اور مجلس کی کاروائی
کے قاعدے خود ترتیب دین اور جب مباحثہ ہو تو علانیہ ہو اور جبتک

اکثر ممبر موجود نہون کوئی راے پوری نہین سمجھی جاتی اور ہر شخص اپنی
سمجھ اور امانت کی موافق راے دینے کا مختار ہوتا ہے کسی سے یہ دریافت
نہین کیا جاتا کہ تمنے یہ راے کیون دی یا اس راے کی اختیار کرنے کا
یہ سبب ہی اور جب تک کہ پارلیمنٹ کھلا رہتا ہے اور اجلاس کی مدت
باقی رہتی ہے اوسوقت تک کوئی ممبر کسی عدالت مین طلب نہین ہوسکتا
لیکن عین صدور جرم کے وقت وہ ماخوذ ہو یا بعد اوسکے اوسکا ماخوذ
کرنا ضرور ہو تو ان دونون صورتون مین اوسکے گرفتار کر لینے مین مجلس
سے اجازت لیجاتی ہے اور اوسکے بعد اوسکے مقدمہ کی تحقیقات ہوتی ہے
اور امیرون کی مجلس جس قسم کے آدمیون سے مرکب ہوتی ہے اوسکی
تفصیل یہ ہے اول خاندانی امراء ملک جنکو بادشاہ لائق سمجھکر مجلس مین
شریک ہونے کا حکم دیتا ہے دوسرے وہ امراء جو بطریق وراثت مجلس
مین حاضر ہونے کا استحقاق رکھتے ہین اور وہ امیر خاندان ہوہنزولرن
ہکینغن اور ہوہنزولرن سیغمرنیغن کے ہین اور چودہ امیر قدیم خاندان

روسار ملک کی اور اونچاس اون اعیان مین سے جو امرا اور کوٹھون کی
درمیان مین ہین اور تیسرے ذی عزت اور ذی رتبہ عہدہ دار پروشیہ
کے اور پینتالیس شخص اور ایسے ہوتے ہین جنکو بادشاہ منتخب کرتا ہے
اور علاوہ انکے جس شخص کے لیے امرا و شرفا کا گروہ یا علوم اور صناعات
کی کمیٹیان اور وہ لوگ جو قدیم سے صاحب جایداد ہین اور چونتیس
شہرون کے وکلار بادشاہ سے عرض کرین اوسکو بھی بادشاہ ممبر ہونے
کا حق عطا کرتا ہے اسی سبب سی اس مجلس کے ممبرون کی تعداد معین
نہین ہے اور نہ ان لوگون کو کچھ وظیفہ ملتا ہے اور شرکت انکی تمام عمر
کے واسطے ہوتی ہے اور وکلار رعایا کی مجلس مین بموجب قانون ٢٧
سنہ ١٨٦٠ع کے تین سو باون ممبر ہوتے ہین جو ایکسو چھتر ضلعون سی منتخب
کیے جاتے ہین اور انتخاب مین منتخب کرنیوالا اور شخص منتخب شدہ کا ہونا
ضروری ہے اب منتخب کرنیوالے کے لیے یہ شرط ہے کہ پروشی کی رعایا
مین سے ہو اور اوسکی عمر چوبیس برس سے کم نہو اور حقوق مدنیہ اور سیاستہ

سے محروم نہو اور گورنمنٹ کا یعنے اوس جگہہ کا جہان شیخ کا تصرف ہے
رہنے والا ہو مگر کم سے کم چھہ مہینے سے اوسنے خیرات کے مال سے پرورش
نپائی ہو اور ڈھائی سو آدمی ایک شخص کو منتخب کرکے اپنا نائب
مقرر کر دیتے ہین کہ وہ اونکی طرف سے انتخاب کرنیوالا قرار پاوے چنانچہ
جب بہتر ہزار آدمی رعایا کے انتخاب کرنے کے لیے جمع ہو جاتے ہین تو
اوسوقت پہلا انتخاب اور دوسرا انتخاب علی روس الاشہاد عمل مین آتا ہے
اور منتخب شدہ یعنے وہ شخص جو مجلس مین بطور ممبر جانے کے لیے منتخب
کیا جاوے اوسکے لیے بھی یہ شرطین ہین کہ وہ پروشش کی رعایا مین سے
ہو اور اوسکی عمر تیس برس سے کم نہو اور مدنیہ اور سیاستیہ حقوق سے
محروم نہو اور انتخاب کیوقت سے ایک سال پہلے سے پروشش مین رہتا ہو
کیونکہ جو لوگ مدت تک اپنے ملک سے باہر رہتے ہین تو وہ اپنے ملک
کے بعض حکمون کو بھول جاتے ہین اور بعض احکام جو اونکے پیچھے جاری
ہوتے ہین وہ اونکو معلوم نہین ہوتے یا باہر رہنے سے اونکے دلون مین

وطن کی محبت کم ہو جاتی ہے اسی وجہ سے انگریزی سلطنت کی قواعد مین

یہ بات داخل ہے کہ اوسکی سلطنت کی وکلا جو اور ملکون مین رہتے ہین

وہ ہمیشہ پانچوین سال اپنے وطن مین اگر رہجاوین اور کم سے کم دو مہینے

ٹھہرین اور مجلس مین وکلا رعایا کے شریک رہنے کی مدت تین برس ہے

اور اپنی خدمت کی عوض مین یہ لوگ کچھ نہین لیتے بجز راہ کے خرچ اور

رہنے کے خرچ کے۔

پانچوین فصل

سلطنت پروشیہ کے اوطان یعنے اضلاع کے طریقۂ حکومت کے بیانمین

وطن یعنے ضلع کی حکومت پروشیہ مین تین درجہ کی حکومتون سے

متعلق ہے ایک درجہ حکومت مرکزی یعنے صدر کا اور دوسرا حکومت

ریاستون کا تیسرا شیخات کا درجہ حکومت مرکزی اون وزرا سے مرکب

ہوتا ہے جو اوسپر مقرر ہوتے ہین اور اوسکو مجلس عالی اور مجلس وزرا

بھی کہتے ہین اور اوسکے رکن آٹھہ وزیر ہوتے ہین مگر وزیر قصر بادشاہ
اوسمین شامل نہین ہوتا اور ریاستون کی حکومت جو عام سیاست کے
معاملات سے متعلق ہے اوسمین آٹھہ یا کم وبیش بڑے رئیس موافق عدد
قدیم ریاستون کی سلطنت کی طرفسے مطابق اوس فرمان کے جو پانچوین
جون ۱۸۲۳ع کو جاری ہوا تھا مقرر ہوتے ہین اور اس فرمان کی بموجب
ہر ایک ریاست مین محکمہ ہوتا ہے جسمین ایک گروہ اعیان کا شریک ہوتا ہی
اور جنمین سے ہر ایک کو بادشاہ نے اس بات کا حق عطا کیا ہوتا ہے کہ وہ
خاص اپنی طرفسے راے دین اور اوس محکمہ مین اون لوگون کی طرفسے بھی
جو اپنے قبضہ مین زمینین رکھتے ہین وکلا شامل ہوتے ہین جو اکو اسٹٹ
کہلاتے ہین اور وہ ایک خاص گروہ کفالیرات مین سے ہوتے ہین جو
رومیون کے عہد مین قائم ہوا تھا اور اوسی محکمہ مین شہرون اور قصبون
کے نائب بھی شامل ہوتے ہین اور یہ سب لوگ ہر سال اجلاس کرتے ہین
اور جو قوانین مصلحت عامہ کیواسطے سلطنت سے تجویز ہوتے ہین وہ اس کے

اجلاس مین پیش کیے جاتے ہین اور علاوہ اسکے جو قوانین اس ریاست
کے متعلق یہ لوگ تجویز کرتے ہین وہ بھی اس محکمہ مین پیش ہوتے ہین اور
اسی محکمہ کے لوگ اپنا افسر مقرر کرتے ہین جو مارشال کہلاتا ہے اور ریاستین
قسمتون پر منقسم ہوتی ہین اور کل قسمتین چھبیس ہین اور ہر قسمت کی حکمرانی
گروہ ملازمین کے متعلق ہے اور ہر شخص اوس گروہ مین کا اوس کام کا
جواب دہ ہے جو اوسکے متعلق ہے اور اوس گروہ ملازمین کی تین قسمین ہین
ایک قسم ضبطیہ یعنے پولس اور مشیخت کی کامون کی ذمہ دار ہے اور ایک قسم سے
امورات مذہبی اور تعلیم کے کام متعلق ہین اور ایک قسم سے امورات مالی
علاقہ رکھتے ہین اور یہ تینون قسم کے منتظم ہفتہ مین کئی بار جمع ہوتے ہین
اور قسمت کی تقسیم دوائر پر ہے چنانچہ اب سلطنت مین تین سو چھبیس دوائر
موجود ہین اور ہر دائرہ مین ایک لاندرات جو بمنزلہ نائب کی ہوتا ہے
حکمران ہے جسکا تقرر خود بادشاہ اون لوگون مین سے جسکو اوس دائرہ
کی رعایا کے وکلا منتخب کردین کرتا ہے اور شرط یہ ہے کہ وہ شخص اون

لوگون مین سے جو زمین کی ملکیت رکھتے ہون پس ایسا شخص سلطنت کے
نزدیک تو اوس دائرہ کی رعایا کا نائب خیال کیا جاتا ہے اور رعایا
اوسکو نائب سلطنت سمجھتی ہے اور اوسکی اعانت کے واسطے تمام اعیان دائرہ
اور شہر و قصبات کی نائب مستعد رہتے ہین اور مشیخت کا انتظام ایک گروہ
کے ہاتہ مین ہوتا ہے جنمین اوس شہر کا شیخ شامل ہوتا ہے اور چند مشیر
اوسکے ساتہ ہوتے ہین اور یہ لوگ شہر کی مجلس کے ساتہ اجلاس کرتے ہین
اور اس گروہ کے ممبرون کو شہر کی مجلس نامزد کرتی ہے لیکن جس شہر مین
دس ہزار آدمی رہتے ہون وہان کے ممبرون کی نسبت بادشاہ کی منظوری
کی بھی شرط ہوتی ہے مگر جن شہرون مین دس ہزار سے کم لوگ رہتے ہین
وہان کے ممبرون کے لیے وہان کے حاکمون کی منظوری کافی ہوتی ہے اور
مجلس بلدی کے انتخاب کا حق ہر ایک ایسے پروشی کو حاصل ہوتا ہے جو
مشیخت مین ایک گھر رکھتا ہو یا کم سے کم اسقدر محصول سلطنت کو ادا کرتا ہو
جسکی سالانہ تعداد پندرہ فرنک ہو اور مجلس بلدی اور حکام مشیخت کی مدت خدمت

چھہ برس مستقر ہے مگر ہر دوسری برس مین ایک تہائی ممبرونکی تبدیلی
ہوجایا کرتی ہے اور اگر کسی مصلحت سے بادشاہ مجلس بلدی کو معطل کردے
تو وہ بادشاہ کے حکم سے معطل ہو جاتی ہے مگر چھہ مہینے کے عرصہ مین
بجاے اوسکے دوسری کا قائم ہونا واجب سمجھا جاتا ہے اور اس مجلس
کے اختیارات مثل اوس مجلس بلدی کے ہوتے ہین جو فرانس مین
قائم ہے اور دیہات کی مشیخت کا انتظام ایک شیخ اور اوسکے معاونون
اور زمین کے مالکون کے متعلق ہوتا ہے اور جو زمینین مشیخت کے متعلق
ہوتی ہین اونکا مالک گویا صاحب جرید ہوتا ہے یعنے وہ شخص جو اوس
جگہ سلطنت کی طرفسے حاکم ہے اور اگر زمین کسی اعیان کی ہو تو وہ وکیل
جو سلطنت کی طرفسے وہان کا حاکم ہے فلاحت وغیرہ سے مدد کرتا ہے
اور اسکے علاوہ اور صورتون مین خود شیخ حاکم کا نائب تجویز کردیتا ہے
جسکا حکم اس اراضی پر ہوتا ہے اور ریاست وستفالیا مین مشیخت ہاے
متحدالفوائد متحد ہوکر مثل ایک کانتون کے ہوگئی ہین مگر ہر ایک مشیخت کا

انتظام علیحدہ علیحدہ باقی ہے اور اونکا متحد ہونا اونھین انتظامونمین ہی
جو عموماً اون سب سے علاقہ رکھتے ہین اور جو لوگ ایسے صاحب املاک ہین
کہ وہ زمین کا محصول ادا کرتے ہین وہی کانتون کی کاروائی بشمول
اپنے رئیس کے کرلیتے ہین اور ریاست رہن ہین اوسکے متکفل شیخ بورغ
مع اپنے دو نائبین معینون کے ہوتے ہین اور بعض شخص شیخ بورغ ہین
سے ایسے ہوتے ہین جنکو کانتون کی افسری کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے
مگر یہ اوسوقت ہین ہوتا ہے جبکہ کانتون چند بڑی بڑی نشستون پر
مشتمل ہو اور اونکے واسطے مجلس بلدی بھی ہو اور علاوہ اونکے ہر قریہ
مین ایک رئیس خاص ہوتا ہے جو تمام باشندون کو اوسکے خاص معاملات
کی بابت بحث وحجت کے لیے جمع کیا کرتا ہے۔

چھٹی فصل

ترتیب احکام مین

سلطنت پروشیہ مین دو قانون ہین ایک نو فراسیسی قانون ہے

جو ریاست رین ہین نافذ ہے اور دوسرا پروشیائی قانون ہے جو اوسکی اور تمام مملکت ہین جاری ہے اور اسی وجہ سے ترتیب احکام ہین کبھی تفاوت پڑجاتا ہے چنانچہ جسقدر جرائم خفیفہ ہین اونمین تربیونالات ضبطیہ کبھی تو ایک ہی حاکم سے فیصلہ کردیتے ہین جسکا حکم ڈیڑھ مہینہ کی قید اور ایکسو ساڑھے ستاسی فرنک جرمانہ سے زیادہ نہین ہوتا اور کبھی تین حاکمون کے اجلاس سے فیصلہ ہوتا ہے جنکا حکم تمام جرائم خفیفہ کو شامل ہوتا ہے اور جو سنگین مقدمات ہین وہ امناء حکم کے روبرو فیصل ہوتے ہین اور یہ امناء حکم دو قسم کے تربیونالات کی طرف منقسم ہوتے ہین ایک تو تربیونالات معمولی اور دوسری تربیونالات خاص کامون کے اور وہ جو تربیونالات معمولی ہین اونکو تربیونالات اولیہ بھی کہتے ہین اور اونکا حکم اوس دائرہ سے جو قسمت کے نیچے ہے متعلق ہوتا ہے اور تربیونالات مخصوصہ کا حکم صرف اون شہرون ہین نافذ ہوتا ہے جنمین پچاس ہزار آدمی تک بستے ہون اور

اور ریاست رین مین اسکا حکم اوسکے تمام علاقہ مین نافذ ہوتا ہے اور
تیرہ یونالات اولیہ کی بائیس مجلسین ہوتی ہین اور اون مین مقدمات کی
تحقیقات ہوتی ہے اور خاص شہر برلن مین جو اس سلطنت کا دار السلطنت
ہی ایک بہت بڑی مجلس ہے جو چھ رؤسا اور انچاس ممبرون سے مرکب
ہوتی ہے اس مجلس کا حال یہ ہے کہ جو مجلسین تحقیقات مقدمات کرلیے
تمام مملکت مین مقرر ہین اونکی کارروائی کی تحقیقات کرتی ہے باین لحاظ
اس مملکت کو احکام کے واسطے تو تین درجے مقرر ہین اور رین کی ریاست
مین صرف دو درجے ہین لیکن رین مین اس بات کی ممانعت بھی نہین ہے
کہ وہان کے مقدمات شہر برلن کی مجلس تحقیق مین نہ آسکین اور یہ مجلس تحقیق
اون مقدمات کو بھی فیصل کیا کرتی ہے جو اتفاقیہ نزاع کے طور پر مجالس
کے مابین اپنے حقوق کے متعلق پیش ہو جاتے ہین اور اگر کچھ نزاع
مجالس اور منتظمان مملکت کو باہم ہو جاتا ہے تو اوسکے انفصال کیواسطے
ایک اور خاص مجلس منعقد کیجاتی ہے جسمین وزیرون مین سے ایک رئیس

اور چند شخص مجلس کے شرکا رہین سے اور چند منتظمان مملکت شریک ہوتے ہین اور ایک مجلس وہان اور بھی ہے جو ضرورت کے وقت خاص کامون کے لیے منعقد ہوتی ہے اور سہین مجلس حکم کے جو برلن مین ہے اور اوس مجلس حکم کے جسمین خاندان ملک اور دونون خاندان ہوہنزولن کے ممبر ہوتے ہین چند شخص شریک ہوتے ہین اور یہ مجلس حکم بارہ ممبرون سے مرکب ہوتی ہے جو مجلس حکم ہین سے منتخب کیے جاتے ہین جنمین سے پانچ تو ابتدائی حکم دیتے ہین اور باقی اوس ابتدائی حکم کو بنظر تحقیق دیکھتے ہین اوران بارہ ممبرون کو وزیر حکم تجویز کر دیتا ہے اور مجلس حکم کے متعلق یہ امر بھی ہے کہ جو معاملات خلاف مرضی سلطنت واقع ہون اونمین بحث کرے اور حکم مناسب دے مگر اس صورت مین مجلس حکم کی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم وہ جو مدعا علیہ کی نسبت حکم دیتی ہے اور دوسری اوس حکم کی تحقیقات و تفتیش کرتی ہے اسطرح پر کہ مدعی علیہ کے حال پر اور اوس حکم پر جو اوسکے جرم کے لحاظ سے دیا گیا ہے نظر کرتی ہے

چنانچہ پہلی قسم کی مجلس مین تو سات شخص شریک ہوتے ہین اور دوسری
مین دس شریک ہوتے ہین اور علاوہ انکے اور بھی خاص مجلسین ہین
اونمین سے مجلسین تجارت کی ہین جسکے ممبر اعیان تجار سے اور اون لوگون
مین سے ہوتے ہین جنکو اہل پیشہ نامزد کرتے ہین اور یہ مجلس اون احکام
کی نگرانی کرتی ہے جو اہل حکم کیجانب سے ارباب صناعات کی نسبت
صادر ہوتے ہین اور اونھین مجلسون مین سے مجلسین مدارس کی ہین
جو شاگردون کو اونکی تربیت کے لیے قید سے متعلق ہین جسکی مدت ایک مہینہ
سے زیادہ نہین اور اونھین مجلسون مین سے کیتھلک مذہب کی مجلسین ہین
جو تعزیرات مین اور امورات متعلق نکاح مین اور مثل اوسکے جو امور کنیسہ
کے متعلق ہون اونمین حکم دیتی ہین اور اونھین مجلسون مین سے مجلسین
کمارک کی اور مجلسین فوج کی اور اون اشیار کی قیمت کے تصفیہ کی مجلسین ہین
جو مصلحت عام کے لیے بیجا ہین اور تمام تریبونالات خود مستقل ہین اونپر
وزارت حکم کو بجز درستی انتظام حکمرانی کے اور کچھ اختیار نہین ہے اور احکام

کا

تقرر بادشاہ کے اختیار مین ہے مگر وہ اونکو معزول نہین کر سکتا اور
اگر کوئی ممبر اونمین سے اپنے کام سے علحدہ ہو جاوے تو مرتبہ اوسکا بدستور
باقی رہتا ہے اب ہم آگے سلطنت پروش کی ابتدائی مجلسون احکام خفیفہ کا
مختصر بیان اوسطرح پر کرتے ہین جسطرح کہ سالانہ جدول کے مولف نے
بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے نو مجلسین بدنیہ یعنے معمولی ریاست رین مین ہین
اور تین مجلسین واسطے اور شہرون کے ہین۔ اور دو مجلسین واسطے شہر اور
دوائر کے ہین اور یہ پانچون مجلسین مثل مجلس تجویز جرائم کے حکم دیتی ہین
اگر اونکے ساتھ امنائے حکم یعنے جوری شامل ہو جاوین اور دو سو سینتیس
مجلسین ابتدائی واسطے دوائر کے ہین جنمین سے چھتر تو بشرکت جوری کے
مقدمات جرائم کی تجویز کے واسطے ہین اور چھیالیس مجلسین احکام دینی کو ہمیشہ
ہمیشہ قائم رہتی ہین پانسو کوسیون بھی واسطے حکم دینے کو ہمیشہ رہتی ہین
اور ایکسو چھبیس حاکم صلح رین کی ریاست مین ہین اور نیز اسی مجلسین خاص
معاملات کی ہین جنمین سے دو تو تجارت عامہ اور بحری معاملات کی ہین اور

آٹھہ خاص ریاست رین کی تجارت کی ہین اور چھہ مدارس کی ہین اور پالیس واسطے کمارک کی ہین جو رین اور الب اور ویزر کے کنارہ پر ہین اور تفتیس ریاست رین کی جنوبی سمت کی مشیخات کیواسطے ہین اور بارہ مجلسین اہل حرفہ کی ہین جو ولایت کولونیا مین ہین۔

ساتوین فصل

پروش کی مالی اور لشکری بری اور بحری قوت ۱۸۶۵ع مین

١٥٠٧١٤٠٣١- میزان آمدنی بحساب ڈالر جو مساوی ہے ٥٦٥١٧٧٦١٦- فرنکا کے

١٥٠٥٩٩١٦٤- کل خرچ بحساب ڈالر جو مساوی ہے ٥٦٤٧٣٦٨٦٥- فرنکا کے

١١٤٨٦٧- آمدنی کی زیادتی خرچ پر بحساب ڈالر جو مساوی ہی ٤٤٠٧٥١- فرنکا کے

آمدنی سنہ ۱۸۶۱ع میں بموجب اوس بجٹ کے جو مجلس وکلاء عام میں

پیش ہوا تھا ۱۴۱۷۰۱ ۱۳۵۳ ڈالر

خرچ اوسی سنہ کا ۱۳۹۳۲۷۳۳۷ ڈالر

زیادتی خرچ کی آمدنی پر ۳۹۸۵۶۳۶ ڈالر

ڈالر مین فرنکا اور پچھتر صنتیا یعنے پونے چار فرنک کے برابر ہوتا ہے

۲۶۸۶۷۲۰۴ کل قرض بحساب ڈالر جو مساوی ہے

۱۰۰۷۵۱۶۰۱۵ فرنکا کے

اس سنہ کے بعد یعنے سنہ ۶۶۵ میں سلطنت پروشیہ نے اور بہت سا روپیہ

جرمنی کی لڑائی کے لیے قرض لیا تھا اور پھر اوس لڑائی کے بعد بھی توپوں

اور جنگی سامانون کے لیے اور لڑائی کے جہاز بنانے کو روپیہ قرض لیا ہے

پس کل قرضہ سلطنت پروشیہ پر اوس سے بہت زیادہ ہے جسکا اوپر ذکر ہوا

بری لشکر کی قوت سنہ ۱۸۶۵ء مین

اقسام لشکری	صلح کیوقت	لڑائی کیوقت
ماریشال	۱	۱
نائب ماریشال	۱	۱
بڑے جنرل	۳۵	۳۵
لیوتنان جنرل	۵۸	۵۸
ماجور جنرل	۹۷	۹۷
امراے ایالات	۱۹۰	۱۹۰
عسکر تریس	۱۶۵۹۶۳	۳۰۸۳۷۳
رسالے	۴۱۲۰۳	۴۳۰۱۳
توپچی	۱۷۶۱۱	۳۰۱۲۰
بلطاجی اور اونکے سوار ستون کے لیے	۵۴۲۶	۷۰۷۲
اسباب لیجانے کے لیے	۲۲۲۰	۳۳۷۵۰
عسکر یداک		۱۴۴۵۹۷
عسکر حراست	۸۰۱۵	۱۵۳۵۱۶
میزان	۲۴۰۸۲۱	۷۱۹۸۲۳

سلطنت پروش کی بحری قوت سنہ ۱۸۶۵ء میں

کل لشکر	امرا و منتظم	اقسام بحریہ
	۱	امیرال
۲	۱	کنتر امیرال
	۴	قبطانات اجفان
۱۲	۸	قبطانات فراقط
	۶۷	یوزباشیہ اور ملازمیہ
۱۷۱	۱۰۴	فیالات صغار
۲۴۵۴		شوانش اور اونباشیہ بحریہ اور صناع
۳۰۰		بحریہ صغار
		عسکر ترلیس طیار واسطے بحر کے
۳	۳	امراد ایالات
۱	۱	قاپو مقامات
۲	۲	الالاے اینیہ
۸	۸	یوزباشیہ اور ملازمیہ
۶۶۶		شوانش اور اونباشیہ اور عسکر طوپچی
۶	۶	یوزباشیہ اور ملازمیہ
۳۲	۳۲	فیالات لنگرگاہوں پر متعینہ
۴۴۴		شوانش اور اونباشیہ اور لشکر
۴۱۰۱	۲۳۷	میزان جو اگلے صفحہ پر لکھی جاویگی

تتمہ بحری قوت سلطنت پروش

اقسام جہازات اور انکے نام	امرا اور عہدہ داران اور ملازمان [illegible]	جملہ عسکر	فابورات یعنے اسٹیمر جن مین ۳۹۰۰ گھوڑونکی قوت ہے — پہیئدار	فابورات یعنے اسٹیمر جن مین ۳۹۰۰ گھوڑونکی قوت ہے — اسیس	مراکب قلاع	کل جہازون اور کشتیون کی تعداد جنمین ۲۶۲ [illegible]
میزان پچھلے صفحہ کی	۲۳۷	۴۱۰۱				
اجفان لوہے سے منڈھے ہوئے				۲		۲
قرالبط				۸		۸
شالوپ نونیر کبار				۶		۶
شالوپ کانونیر صغار				۱۵		۱۵
یاکت				۱		۱
قرابط			۱			۱
افیزو				۲		۲
اسٹیمر کشتیان کہینچنے کے لیے			۲			۲
فرافط قلاع					۳	۳
ابرکتہ					۳	۳
مراکب صغار					۲	۲
شالوپ کنونیر					۳۶	۳۶
یول					۴	۴
میزان	۲۳۷	۴۱۰۱	۳	۳۴	۴۸	۸۵

اب سلطنت پروشیہ قوت بحری بڑہاتے ہین اور بڑی سلطنتون کی پیروی کرکے بڑی کوشش کر رہی ہے اوس سنہ کو بعد جسکا اوپر ذکر ہوا اوسنے اونچاس ملین ڈالر نئے جہاز بنانے کو جنمین سے دس تو قسم فراقط مدرعہ کے ہونگے اور دس دوسری قسم کے ہونگے جسکو مونیتور کہتے ہین اور وہ بھی مدرعہ جہاز ہوتے ہین جنپر بڑی بھاری بھاری توپین بھی چڑہائی جاتی ہین اور دس قرابط ہونگے لکڑی اور لوہے کے بنے ہوئے اور چند جہاز ہونگے اسباب لیجانے کے لیے اور اکثر ان جہازون مین سے فرنگستان مین طیار ہونگے ۔

سلطنت پروشیہ کے تجارتی جہازون کی تعداد ۱۸۶۵ع مین

پروشیہ کے لوگون کے پاس سنہ ۱۸۵۵ع مین صرف آٹھ سو انتیس جہاز تھے اور ۲۶۷۰۸۸ ٹن بوجھ اوٹھاتے تھے مگر جون جون پروشیہ کا ملک بڑھتا گیا جہازون کی تعداد بھی بڑھتی گئی جسطرح کہ آبادی اوس

ایک کا تعلق دوسرے سے بڑھتا گیا ۱۸۵۰ء عیسوی مین اون جہازون کی تعداد نوسو تینتیس ہوگئی اور اون مین ٢٦٢١٦٣ ٹن اسباب چڑھتا تھا اور ۱۸۶۱ء عیسوی مین اونکی تعداد ایک ہزار تینتالیس ہوگئی جنمین سے پینتالیس اسٹیمر تھے اور اون مین ٣٢٦٨٣٫٣ ٹن بوجھ چڑھتا تھا اور بحریہ ١٠٢٥١ تھے اور ۱۸۶۵ء عیسوی مین اوسقدر ہوگئے جن کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے۔

اقسام مراکب	عدد مراکب	عدد بحریہ
مراکب قلاع کبار	٩٦١	١٠٢٥١
اسٹیمر کبار	٢٧	
مراکب قلاع صغار	٣٩٠	
اسٹیمر صغار	٨٦	١٧٤٩
میزان	١٤٦٤	١٢٠٠٠

ساتوان باب

قوم جرمن کے حالات مین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

پہلے یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ جب شارلمین فرانس اور بڑے بڑے ممالک یورپ کا مالک ہوا تو اوسنے ایک نئی سلطنت قائم کی اور اوسکا نام سلطنت غربیہ جدیدہ یا سلطنت ثانیہ رکھا چنانچہ یہ واقعہ سنہ ۸۰۰ع کا ہے اوسکے بعد سنہ ۸۸۸ع مین اوسکے ہاتھ سے فرانس اور اٹلی دونون نکل گئے اور سنہ ۹۶۲ع سے جبکہ سلطنت اوتون ثانی کا آغاز تھا سلطنت کا تاج جو پہلے سلاطین فرانس اور اٹلی اور المانیا مین پھرتا رہتا

خاص المانیا والون ہو ملگیا پس اوسی وقت سے یہ سلطنت مملکت جرمانیہ
کے نام سے ملقب ہوگئی اور جب کہ خاندان کارلونجیانیہ کے امپررون
مین سے اخیر امپرر مرگیا یعنے ابتداء ۹۱۱ع سے ۱۴۳۳ع تک یہ تاج انتخاب
کرکے دیا جاتا تھا مگر اس سنہ سے ۱۸۰۶ع تک وہ خاندان ہالسبورغ مین
بوراثت ملتا گیا اور اسی سنہ مین اس سلطنت کی حالت فرنسوی ثانی
کے سپرد ہونے سے ابتر سی ہوگئی مگر پھر اس زمانہ مین تمام ممالک غربیہ
اوس سے متحد ہوگئے اور اونکے باہم ایک معاہدہ نپولین اول کی حمایت
سے ہوا جو آج تک معاہدہ رین کے نام سے مشہور ہے اوسکے بعد ۱۸۱۴ع
مین جو حوادث اسکو پیش آئے اونکے سبب سے وہ معاہدہ تو باطل ہوگیا
مگر ایک اور جدید معاہدہ تینتیس سلطنتون سے امپراسٹریا کے تحت مین
ہوا جو معاہدہ جرمانیہ کے نام سے مشہور ہوا پھر ۱۸۶۶ع مین جو لڑائی پروشیہ
اور اسٹریا کے باہم واقع ہوگئی اوسکے سبب سے وہ معاہدہ جدیدہ بھی جاتا رہا
اور پروشیہ نے فتحمند ہوکر ایک اور نیا معاہدہ کیا جسکو معاہدہ المانیا شمالیہ

کے نام سے مشہور کیا اور اوسکو اپنی ریاست مین شامل کر لیا اور تمام ممالک جو اس سے پہلے کے معاہدہ مین داخل تھے وہ بھی سب اسمین داخل ہو گئے صرف مملکت بویریا اور الفورتمبرغ اور ریاست بادن اور ہیسی اور جو ممالک کہ اسٹریا کے تابع تھے اور ہالنڈ اوس سے خارج ہے اور ۱۸۶۷ء مین اس معاہدہ کے لیے پارلیمنٹ الماتی یعنے ان تمام سلطنتون متحدہ کے وکلاء عامہ اور مجالس خصوصیہ کے حضور مین ایک نیا کونسٹیٹوسیون قائم ہوا۔

دوسری فصل
قانون معاہدہ کے بیان مین

جس کونسٹیٹوسیون کا ہمنے ابھی ذکر کیا اوسکا اصلی مقصود یہ تھا کہ حقوق اون ممالک کی جو اس معاہدہ مین داخل ہین اونکی حمایت کیجاوے اور اونکے قوانین بحال خود باقی رہین اور رعایا المان کی حالت ہر طرح اچھی ہو جاوے اور اون سب سلطنتون پر جو اوس معاہدہ مین

داخل ہین صرف بادشاہ پروشیہ کو سرداری کا حق ہوگا اور جو قانین
ایسے ہون کہ عموماً ان سب سلطنتون سے علاقہ رکھتے ہون وہ ایک
ایسی مشترک مجلس کے ذریعہ سے تجویز ہون کہ وہ مجلس جرمنی مین ایسی ہو
جیسے کہ اور سلطنتون مین بطور مجلس سلطنت کی ہوتی ہین یا معاہدہ کے
روسے جو پارلیمنٹ قائم ہوا ہے اوسکے ذریعہ سے تجویز ہون اور اس
مجلس مشترک کی ممبرون کو اونکے ممالک کی طاقت اور قوت کی موافق
راے کی درجہ کی نمبر قرار دینے کا استحقاق حاصل ہوگا چنانچہ جب پروشیہ
مین اسقدر سلطنتین اور شامل ہوگئین تو اوسکے ممبر کی راے کے درجہ کے
۱۷ نمبر قرار پائے اور باقی اور تمام سلطنتون کے لیے چھبیس نمبر رہگئے
جرمنی کی سلطنتون مین سے ہر سلطنت کی نائب کو پارلیمنٹ مین آنیکا
اور اپنی سلطنت کی طرف سے اون امور مین جنکو وہ منظور کرنا نہین چاہتی
گفتگو کرنے کا استحقاق ہے گو کہ اور ممبر مجلس کے اوس سے متفق نہون
اور جب کسی ایسے قانون کے تغیر و تبدیل کی بابت باہم ممبران مجلس مین

مخالفت ہوتی ہے جو سلطنت کی قوت بحریہ یا بریہ سے تعلق رکھتا ہو
تو جس جانب کے ممبرون کی راے کے ساتھہ سلطنت اعلی کی راے
موافق ہوتی ہے اوسیطرف ترجیح ہوتی ہے بشرطیکہ اوس راے مین
حالت موجودہ کا بحال اور برقرار رکھنا تجویز ہوا ہو اور جسقدر ممبر پارلیمنٹ
مین ہوتے ہین اون سب کا تقرر باشندگان سلطنت کی راے سے ہوتا ہے
اور انکا کام قوانین عامہ کا استنباط ہے اور یہ بھی استحقاق حاصل ہے
کہ جو شخص کسی قسم کی شکایت پیش کرے اوسکو سنین اور مدت خدمت
انکی تین برس ہین اور مدت معینہ سے پہلے پارلیمنٹ کبھی بند نہین کیا جاتا
البتہ اگر مجلس وکلا اور مجلس دولت عالیہ کی تجویز ہو تو بند ہو جاتا ہے
مگر اس صورت مین ضرور ہے کہ ممبرون کے منتخب کرنیوالے لوگون کی
طرفسے ساٹھہ دن کے اندر جمع ہو جاوین تا کہ ممبران مجلس جدید کو منتخب
کرین تا کہ بند ہونے کی تاریخ سے نوے دن کے عرصہ مین وہ مجلس جدید
جمع ہو جاوے اور پارلیمنٹ اپنے رئیس اور نائبون کو اور لکھنے والونکو

خود منتخب کرتی ہے اور کثرت رائے سے کام جاری ہوتا ہے اور جو معاملات
اجنبی مملکتون اور اون مملکتون کے باہم پیش ہون جو معاہدہ مین شریک
اون معاملات کا تصفیہ صرف سلطنت رئیس (یعنی شاہ پروشیہ) کے اختیار مین
ہوتا ہے چنانچہ جنگ و جدال اور صلح و معاہدہ وغیرہ سب اوسی کی رائے
سے ہوتا ہے اور علاوہ اسکے سفیران سلطنت کا تمام سلطنتون کی طرف
سے بھیجنا بھی اوسی کے اختیار مین ہے اور وہی ہرسال نائبون کی
مجلس کو جمع کرسکتی ہے اور پارلیمنٹ کو کھول سکتی ہے اور بند کرسکتی ہے
اور جن امور پر نائبون کی مجلس کا اتفاق ہو وہ امور پارلیمنٹ مین پیش
کرتی ہے اور وہ مجلس اپنے ممبرون مین سے کسی کو یا کسی اور شخص کو
بالتخصیص اوس رائے پر جو اعتراضات ہون اونکے جواب دینے کو
بھیج سکتی ہے اور وہی قوانین کا اعلان کرتی ہے اور وہی اون کو
نافذ کرتی ہے اور ایسے عہدہ دارون کو جو تمام ملک سے علاقہ رکھتے ہین
مقرر کرتی ہے اور وہی موقوف کرتی ہے اگر وہ موقوفی کے لائق ہون

اور بادشاہ پروشیہ جو تمام اقوام المانیا کے لشکرون کا لڑائی کے
وقت سردار ہوتا ہے اسلیے تمام بری اور بحری قوت کو لشکر واحد شمار کر کر
لڑائی اور بغیر لڑائی سب قشون مین اوسکی سرداری کرتا ہے اور قوت
بحریہ پر اوسکے اختیارات زیادہ تر وسیع ہین کہ اوسکے منتظم اور عہدہ دار
وہی مقرر کرتا ہے اور وہی معزول کرتا ہے اور تمام المانیا کی قومونکا
اسوقت سے اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ ہمیشہ لشکر کی تعداد صلح کی حالت
مین اس حساب سے ہے کہ فیصدی رعایا کے ایک ہو اور جسقدر ممالک
متحدہ ہین اون تمام ممالک مین لشکر کا قانون وہی ہو جو خاص پروشیہ
مین جاری ہے اور اگر کوئی اور اجنبی سلطنت معاہدہ مین داخل ہونا
چاہے تو بغیر اجازت سلطنت رئیس کے بدون مقتضاے قانون
معاہدہ کے داخل نہو سکے غرضکہ مجلس نائبان سلطنت اور مجلس وکلاء
عام جو ان متحدہ ممالک مین مقرر ہین وہ دونون ملکر ان مملکتون کی عام
مصلحتون مین تحت ریاست سلطنت پروشیہ کے غور کرتی ہین اور

سلطنت پروشیہ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اون باتون ہین جو امور خارجیہ سی
متعلق ہین جیسے لڑائی کرنا یا صلح کی شرطین منعقد کرنا خود مختار ہے اور تمام
سلطنتون کی طرف سے یہ باتین بطور نائب کے کرتی ہے مگر وہ سلطنتین اپنی اپنی
ملک کے امور داخلیہ کے انتظام مین مختار ہین اور اونکے ملک مین ترتیب
مناسب جیسی کہ اوس ملک کی حالت کے لائق ہے مجلسین اور محکمے ہین اور
مقصود اس اتحاد سے دو امر ہین ایک یہ کہ ان سلطنتون مین ایک کی دوسری
سے حمایت رہی اسطرح پر کہ اونمین سے ایک دوسری پر اگرچہ وہ ضعیف ہی
کیون نہو کچھہ زیادتی نکر سکے دوسری یہ کہ اونکی ہمسایہ سلطنتون سے گو وہ
کیسی ہی قوی سلطنتین ہون اون سب کی حمایت ہو کیونکہ اون تمام کے
اکٹھا ہو جانے سے جو شوکت کہ اونکو ہوئی ہے وہ اونکے الگ الگ
رہنے مین کبھی نہین ہوسکتی تھی پس اگرچہ ظاہر ہین انکے بعض ذاتی حقوق
باطل ہوگئے ہین جیسے کہ غیر سلطنتون سے معاملات کرنے لیکن اون
حقوق کے عوض مین قوت اور استقلال بھی انکو ایسا ہو گیا ہے جو اونکو

زائل شدہ حقوق سے اونکے حق مین بہت زیادہ نافع ہے اسلیے کہ اگر اونکے
باہم یہ معاہدہ نہوتا اور ہر ایک اپنے معاملہ کی آپ ہی کفیل ہوتی تو ایسے ایسے
خطرات اوٹھانے پڑتے جنکو وہ سہار بھی نہ سکتین پس جو شخص کہ اس قانون
کی حقیقت کو سوچے وہ اون چھوٹی چھوٹی سلطنتون کے حق مین اوسکو ایسا
نافع پاویگا کہ اوس سے بڑہکر انکے استقلال کا باعث ایک بھی نہوگا کیونکہ
جو قوت سبکے متفق ہوجانیسے حاصل ہوتی ہے وہ ہر ایک کو کامیکو نصیب ہوگی
اوسکے بعد سلطنت پروشیہ نے سلطنت جرمن جنوبی سے جسمین ممالک بویریا
اور مملکت فورتمبرغ اور ریاست بادن کبیر شامل ہین اسبات پر معاہدہ کیا
کہ جب کسی غیر سلطنت سے جنگ و جدال واقع ہو تو ایک دوسری کی شریک حال رہے
اور غالب ہے کہ یہ ممالک بھی عنقریب اوس معاہدہ مین جسکا اوپر ذکر ہوا
شامل ہوجاوینگے اور اسی طرح ریاست الهاس جو دریاے رین کے
کنارہ پر واقع ہے اور ریاست لیختنسٹین صغیر بھی اوسی معاہدہ مین شریک
ہوجاوینگی اور ان تمام ممالک کی مساحت ایک لاکھ تیرہ ہزار سات سو

چوراسی کیلومیٹر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۹۰۶ء تک پچاسی
لاکھ بیس ہزار چار سو ساٹھ تھی اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اگر مذکورہ بالا ممالک متحدہ
اور اوس معاہدہ مین شریک ہوجاوین تو تمام سلطنتون متحدہ کی مساحت
پانچ لاکھ اٹھائیس ہزار آٹھ سو بانوے کیلومیٹر ہوجاویگی اور اوسکے باشندون
کی تعداد تین کرور اسی لاکھ ہوجاویگی اور اوسکا لشکر مشترک صلح اور امن
کی حالت مین تین لاکھ اسی ہزار ہوگا اور اگر کوئی ہنگامہ حرب و ضرب کا
کسی سے گرم ہو تو تمام ممالک متحدہ کا لشکر قریب بارہ لاکھ کے ہوجاویگا علاوہ
اسکے تعلیم کا بندوبست بھی اس سلطنت مین نہایت مناسب ہے اور آمدنی
کے ذریعہ وہان زراعت اور چراگاہین اور تربیت حیوانات اور کانون کا
کھودنا ہین جسمین چاندی اور لوہا اور سیسا اور کوئلہ کا پتھر نکلتا ہے اور دستکاری
بھی وہان حسب دلخواہ ہے اور اکثر دستکاری صوف کے کپڑے اور اور قسم کے کپڑے
بنانا ہے اور علاوہ اسکے وہان فبریکات فرفوری اور قنجارا اور شکر اور بلور اور
کھالونکی صنعت وغیرہ بھی ہوتی ہے غرضکہ وہانکی تجارت ترقی اور استحکام مین ہے

تیسری فصل

اون سلطنتون کے حالات مین جو المانیہ کے ساتھ متحد ہین اور جو کونفدریشیون جرمنیک کے ملاقی ہین اور پروسیہ کے شریک

بیان آمدنی اور خرچ ان سلطنتون کا

سلطنتون کے نام	آمدنی	خرچ
سلطنت ساکس	۵۱۲۲۱۱۸۹	۵۱۳۲۱۱۸۹
سلطنت مکلمبورغ شوارن	۱۶۴۶۲۵۰۰	۱۶۴۶۲۵۰۰
سلطنت مکلمبورغ سترالتس	۳۰۶۲۵۰۰	۳۰۶۲۵۰۰
سلطنت اولدنبورغ	۸۲۲۴۶۲۵	۸۰۸۹۱۲۵
سلطنت ساکس وایمار	۶۲۸۶۹۹۱	۶۳۶۵۳۳۰
سلطنت برونزویک	۱۹۱۵۵۰۰۰	۱۹۱۵۵۰۰۰
سلطنت انہالت واسوتساتن	۱۴۴۶۸۲۵۰	۱۴۴۶۸۰۰۰
سلطنت ساکس مائننگن	۴۳۱۶۳۴۰	۴۱۷۴۵۰۰
سلطنت ساکس کوبورغ غوطا	۶۰۴۵۹۳۲	۵۲۲۶۷۳۸
سلطنت ساکس الٹنبورغ	۳۲۹۵۰۶۰	۳۱۳۵۸۳۰
ریاست لیپی دیٹمولد	۱۰۹۷۱۵۸	۹۱۰۴۳۵
ریاست والدیک	۱۹۵۲۷۳۸	۱۹۹۴۰۱۸
ریاست شوارتسبورغ رودولستات	۵۴۲۲۸۶۶	۵۴۲۲۸۶۶
ریاست شوارتسبورغ سوندرسہوزن	۲۳۵۵۰۵۵	۲۲۹۲۵۷۷
میزان جو اگلے صفحہ مین لکھی جاویگی	۱۴۲۶۷۰۰۴۴	۱۴۰۹۹۰۶۱۸

تتمہ آمد و خرچ سلطنتون جرمانیہ کا

خرچ	آمدنی	سلطنتون کے نام
۱۴۰۹۹۰۶۱۸	۱۴۲۶۷۰۰۴۴	میزان پچھلے صفحہ کی
۱۰۸۳۱۶۴	۱۱۰۷۵۳۶	ریاست روس دوسری فرع یعنے شلایز
۸۵۵۰۰۰	۸۵۵۰۰۰	ریاست شومبورغ یعنے لیپی
۷۵۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰	ریاست روس فرع بکر یعنے غوایز
۱۷۲۳۶۷۲۴	۱۷۲۳۶۷۲۴	بلدۂ ہامبورغ
۲۹۷۰۰۰۰	۲۵۳۸۰۰۰	بلدۂ لوبک
۷۳۸۰۴۷۹	۶۶۷۷۹۱۷	بلدۂ برمین
۱۹۹۸۳۲۰۰	۱۹۹۴۱۷۱۶	ریاست ہاس دارستات
۱۹۰۶۴۹۱۸۵	۱۹۱۷۷۶۹۳۷	میزان

بیان ان سلطنتون کے قرضہ کا اور اوس لشکر کا
جو متحد سلطنتون کے لیے دیتے ہین

قرضہ	لشکر	سلطنتون کے نام
۲۲۱۵۵۱۲۴۱	۲۳۴۳۹	سلطنت الساکس
۲۹۴۳۷۸۱۲	۵۵۲۶	سلطنت مکلمبورغ شوارن
۳۷۵۰۰۰۰	۹۹۰	سلطنت مکلمبورغ سترالتس
۲۵۴۷۳۹۰۵۳	۲۹۹۵۵	میزان جو اگلے صفحہ مین لکھی جایگی-

تتمہ اوپر کی جدول کا

سلطنتوں کے نام	لشکر	قرضہ
میزان پچھلے صفحہ کی	۲۹۹۵۵	۲۵۴۷۳۹۰۵۳
سلطنت اولڈنبورغ	۳۰۱۸	۲۵۸۵۲۱۲۵
سلطنت ساکس وایمار	۳۰۱۵	۲۱۳۹۶۰۰۰
سلطنت برنزویک	۲۹۳۳	۴۴۵۱۱۶۶۱
سلطنت انہالت واسوتساؤن	۱۹۳۰	۱۲۹۲۳۳۵۱
سلطنت ساکس مائنغن	۱۷۸۰	۷۳۸۳۱۴۴
سلطنت ساکس کوبورغ غوطا	۱۶۳۵	۶۲۶۸۴۳۱
سلطنت ساکس التنبورغ	۱۳۱۸	۵۰۳۷۰۰۰
ریاست لیپی دیتمولد	۱۱۱۳	۱۳۴۳۹۵۶
ریاست والدیک	۵۹۱	۵۶۲۵۰۰۰
ریاست شوارتسبورغ رودولستات	۷۳۷	۳۵۰۰۰۰
ریاست شوارتسبورغ سوندرسہوزن	۶۶۱	۵۶۴۸۲۹۱
ریاست رویس دوسری فرع یعنے شلایز	۸۶۴	۳۶۳۶۴۹۱
ریاست شومبورغ لیپی	۳۱۳	
ریاست رویس فرع بکر یعنے غرایز	۴۳۶	۳۳۰۰۰۰۰
بلدۂ ہامبورغ	۲۵۰۹	۱۰۶۳۳۰۴۰۰
بلدۂ لوبک	۵۰۶	۳۰۵۴۸۲۵
بلدۂ بریمن	۱۰۴۱	۴۲۹۰۲۰۱۰
ریاست ہاس دارمستات	۲۵۲۴	۲۳۶۲۵۰۰۰
میزان	۵۶۹۱۵	۵۶۱۱۳۳۷۳۸

اون ملکتون کے بسنے والون کی تعداد کا بیان اور اونکی رایون کے درجہ کے نمبر جو نائبون کی مجلس مین ہین اور تخت گاہون کے نام

باشندون کی تعداد	نمبر درجات رای	تخت گاہین	سلطنتون کے نام
۲۲۲۵۲۴۰	۴	درازد	سلطنت ساکس
۵۴۶۶۳۹	۲	شوارن	سلطنت مکلبورغ شوارن
۹۹۶۲۸	۱	نیوسترالتس	سلطنت مکلبورغ سترالتس
۲۹۴۳۵۹	۱	اولدنبورغ	سلطنت اولدنبورغ
۲۶۷۱۱۲	۱	وایمار	سلطنت ساکس وایمار
۲۷۴۰۶۹	۲	برونزویک	سلطنت برونزویک
۱۱۹۵۱۵	۱	واسو	سلطنت انہالت واسوتساتن
۱۶۸۸۱۶	۱	ماینینغن	سلطنت ساکس ماینینغن
۱۵۳۸۷۹	۱	کوبورغ	سلطنت ساکس کوبورغ غوطا
۱۳۷۰۷۵	۱	آلتنبورغ	سلطنت ساکس آلتنبورغ
۱۰۶۰۸۶	۱	دیتمولد	ریاست لیپی دیتمولد
۵۷۵۵۰	۱	ارولسان	ریاست والدیک
۷۰۰۳۰	۱	رودولستات	ریاست شوارتسبورغ رودولستات
۶۲۹۷۴	۱	سوندرسہوزن	ریاست شوارتسبورغ سوندرسہوزن
۸۱۸۰۶	۱	شلایز	ریاست رولیس شلایز
۳۰۱۴۴	۱	بوکیبورغ	ریاست شومبورغ لیپی
۳۹۳۹۷	۱	غرائز	ریاست رولیس غرائز
۴۷۳۴۳۱۹	۲۲		میزان بسنےوالون کی اور رای کے درجہ کی نمبرون کی جو اگلے صفحہ مین لکھی جاویگی۔

تتمہ اوپر کی جدول کا

سلطنتون کے نام	تخت گاہین	نمبرون ان رعیت کی	باشندون کی تعداد
پچھلے صفحہ کی میزان	......	۲۲	۴۷۲۴۳۱۹
بلدہ ہامبورغ	ہامبورغ	۱	۲۲۶۹۱۱
بلدہ لوبک	لوبک	۱	۵۵۴۲۳
بلدہ بریمین	بریمین	۱	۸۸۸۵۶
ریاست ہاس دارمستات	دارمستات	۱	۸۴۵۵۱۰
میزان رہنیوالونکی اور رای کی درجہ کی نمبرون کی	....	۲۶	۵۹۵۴۰۸۰

یہ سب سلطنتین قانونی ہین وراثت سے پہونچتی ہین اور ہر ایک مین مجلس خاص یعنے نائبون کی مجلس ہے مگر بلدہ ہامبورغ اور بلدہ لوبک اور بلدہ بریمین مین نہین ہین کیونکہ وہان جمہوری انتظام ہے اور

دونون ریاستون روس مین بھی وہ مجالس نہین ہین کیونکہ وہان
خودمختار بادشاہ ہین اور وہ دونون سلطنتین ان سلطنتون مین
تمدن کی حالت مین پیچھے ہین اور جو حال کہ اب یورپ مین ہے
اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور یہ دونون سلطنتین بھی کونسٹیٹیوشن
کو اختیار کرینگی تاکہ اور سلطنتون کے برابر ہوجاوین۔

آٹھوان باب

مملکت اٹلی کے حالات مین

اور اس مین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

مملکت اٹلی اون روایتون کی بموجب جو رومیون سے منقول ہین
پہلے زمانہ مین ساتورنیا کے نام سے مشہور تھی ایک سو ستر برس قبل
سنہ عیسوی کے ایک گروہ ارکادیا کے باشندون مین سے (ارکادیا
ایک ٹکڑا موره کا ہے) انوتروس کو سردار بناکر وہان آیا اوران لوگون
نے اپنے سردار کے نام پر اوسکا نام انوتریا رکھا اوسکے بعد اوسکے
جانشینون مین سے ایتالوس نامے نے اپنے نام پر اٹلی رکھا اور ترویہ کی

لڑائی سے پہلے یعنے تیرہ سو برس قبل سنہ مسیح کے ایفا ندروس جنفیا رکا دیا
کا بادشاہ پیلو پونیز کی عملداری سے جو مورقدیم کے عاملون مین سے
ایک کا نام ہے مجبور ہوکر ارکادیون کے ایک گروہ کے ساتھ اٹلی مین آیا
اور اوسنے اوس پہاڑ پر جو بعد کو بلاتین کے نام سے مشہور ہوا ایک
چھوٹا سا شہر بسایا جو شہر لاتیوم کے نام سے مشہور ہوا پھر اوس سے تھوڑے
عرصہ کے بعد انیاس دامادِ تروبہ کے بادشاہ کا دریاے تیبر کے قریب
مع تھوڑے سے لشکر کے جو یونانیون کے فساد سے بچ رہا تھا آکر ٹھہرا اور
لاتینوس بادشاہ کی بیٹی سے جسکا نام لافینیا تھا شادی کرلی اور سنہ ع
سے ساڑھے بارہ سو برس پہلے ایک شہر لافینیوم آباد کیا پس باین لحاظ
قدیم زمانہ مین اٹلی اون تمام قومون کا مسکن رہی ہے جنکو ابوریجان
یعنے اصلی باشندے کہتے ہین اور پھر وہان پیلاج اور لیبورن اور اوسک آکر
بسے پھر ایک گروہ یونان جدید کا آکر بسا اور دو مرتبہ وہان سمبر اور سنون
وغیرہ قومین جنکو اصحاب بلو فیز کہتے ہین اور جو اون جنگلون مین بستی تھین

جنکو اب فرانس اور المانیا کہتے ہین آکر قابض ہوتے ہین اور اس قوم کے
دونون دفعہ قبضہ کرنے مین جبال رراسیہ کے رہنے والون نے جنکو اترسک
کہتے ہین مزاحمت کی اور انکی قوی حکومت سلطنت جمہوری کے طور پر اٹلی
مین تھی یہانتک کہ سنہ عیسوی سے پانسو ستاسی برس پہلے جب وہان گالو فیز
آیا تو اوسی وقت سے اونکے عہد کا تنزل شروع ہوا پس ایسے وقت مین
رومیون نے فرصت کو غنیمت پاکر سلطنت مذکورہ کو اپنا مطیع فرمان کر لیا
اور انھین رومیون کی سبب تمام اٹلی مین بھلائی پھیلی اور اونھون ہی نے
ایک ایسی عمدہ اور عجیب سلطنت بنائی کہ اوسوقت تمام دنیا مین کوئی
اوسکا نظیر نتھا سات سو ترپن برس قبل سنہ عیسوی کے اونکی سلطنت
قائم ہوئی اور اوس سنہ سے پانسو نوے برس پیشتر سنہ عیسوی تک برابر سات
بادشاہون نے حکومت کی اور تیسرے اور چوتھے بادشاہ کے زمانہ مین
اوسکو نہایت شان اور قوت حاصل ہوئی اور باقی تین بادشاہون کے
عہد مین اوسکو قوت اور دولت حاصل ہوئی اور اونے بہت سی عمارتین

بنائین اور اپنی قرب وجوار کی بعض قومون پر بھی فتح حاصل کرلی مگر ترکوینیوس
بادشاہ کو اپنے ظلم وتعدی کے سبب سے مجبوری سلطنت چھوڑنی پڑی اور
وہان اوسی سنہ مین سلطنت جمہوری ہوگئی اور جو شخص اونمین سردار اور
صاحب مرونہی ہوتا تھا اوسکو قنصل یعنے مستشار کہتے تھے اور اس
انقلاب کے سبب سے رومی بڑہنے اور پھیلنے سے ایکسو ساٹھ برس تک ٹھہر گئے
اور اٹلی مین قوی قومون مین اسوقت رومی تھے اور غولیین تھی جو شمالی طرف
مین رہتی تھی اور ایک سمنیت تھی جو جنوب مین رہتی تھی گو سنہ عیسوی سے
تین سو اکیانوے برس پہلے غولیون نے اپنی قوت کو بغیر کسی فائدہ کے
بالکل ضائع کردیا اور تین سو تینتالیس برس پیشتر سنہ عیسوی سے دوسو
سرسٹھ برس سنہ عیسوی سے پہلے تک عظمت اور شجاعت بہت بڑھ گئی
یہان تک کہ وہ قوم سمنیت پر غالب آگئی اور اٹلی کے وسط اور جنوب کو
انھون نے بالکل اپنے قبضہ مین کرلیا اور اس مدت مین جنگ وجدال
کی ثابت قدمی اور اور معاملات تمدن کی خوبی کے سبب سے رومیون کو

بہت بڑی عزت حاصل ہوگئی اور دو سو اکیس برس پیشتر سنہ عیسوی سے
ایکسو تہتر برس سنہ عیسوی سے پہلے تک قوم غولیون کے ممالک مین سے
بھی ایک سمت انھون نے دبالی اور ۴۲ سنہ ع مین وہ قطعہ اٹلی مین ملا لیا
اور اوسکے حاکم رومیون کے عاملون مین سے ہوگئے اور اس زمانہ سے
اٹلی اور رومیون کی تاریخ مخلوط ہوگئی اور اوسکے حالات رومیون کے
حالات کے تابع ہوگئے پھر رومیون نے اٹلی کے باہر تسلط کرنا شروع کیا
اور وقتاً فوقتاً ملکون پر قبضہ کرتے گئے یہانتک کہ پرانی دنیا کے بڑے
حصہ پر اونکا قبضہ ہوگیا اور تیس برس پیشتر سنہ عیسوی کے اوکتافیوس
نے جو اوس ملک کا فرمانروا تھا جمہوری سلطنت کو توڑ کر بادشاہت
قائم کردی اور غسطس امپر یعنے سلطان اپنا لقب کیا اور اسیوقت سے
رومیون کی بادشاہت شروع ہوئی جسکے بادشاہون کو قیاصرہ کہتے ہین
اور ۳۹۵ سنہ ع مین جب امپر تھیودوز نے انتقال کیا تو یہ سلطنت دو حصون مین
منقسم ہوگئی ایک مشرقی اور ایک مغربی اور مغربی سلطنت کا دارالسلطنت

شہر روم رہا اور جب ۴۷۶ء مین یہ مغربی سلطنت تباہ ہوئی تو اٹلی پہ
ایک قوم ہیرول نامے نے حملہ کیا اور اپنا قبضہ کرکے اوس سنہ سے
۴۹۳ء تک اوسمین سلطنت کی اسکے بعد ایک دوسری قوم نے جسکو
استروغوت کہتے ہین ۵۵۳ء تک وہان سلطنت کی پھر یہ مغربی حصہ سلطنت
شرقی کے قبضہ مین آگیا اور اوس سنہ سے ۵۶۸ء تک اوسکے قبضہ مین رہا
پھر اسی سنہ مین ایک قوم لونغوبارد جو لومبارد بھی کہلاتی تھی اسپر قابض
ہوگئی اور اوسکے تمام ممالک شمالیہ اسکے قبضہ مین آگئے اسوقت بھی اٹلی
کے دو حصے ہوگئے ایک حصہ تو قوم لومبارد کے پاس رہا جو اٹلی لومباردی
یا بربری کے نام سے مشہور ہوا اور دوسرا حصہ سلطنت شرقیہ اٹلی یونانی یا
رومی کے نام سے مشہور ہوا اور اسی دوسرے حصہ کے فرمانروا کو اکزارخوس
کہتے تھے (یہ لفظ یونانی ہے اور اسکے معنے ہین حاکم بیرونی) اور دارالسلطنت
اوسکا شہر رافینا مقرر ہوا اور ۷۲۶ء مین امپرر یونانی لیون ثالث کے ظلم
و زیادتی کی بدولت وہان بلوہ ہوا جسکے سبب سے رومیون کو استقلال ہوگیا

اور جمہوری سلطنت باپاے یعنی پوپ کی سرداری مین قائم ہو گئی
پھر ایک تھوڑے سے ہی عرصہ کے بعد گریک کے حاکم نے پوپون پر ایک طرف
سے چڑھائی شروع کی اور دوسری طرف سے ملوک لومبارد نے اونکو دبانا
شروع کیا یہانتک کہ پوپ اسطفان ثالث نے مضطر ہو کر شہنشاہ فرانس
شارل مارٹل سے اعانت چاہی اور اسی درمیان مین لومبارد نے جنوبی
طرف سے زور کیا یہانتک کہ ۷۵۱ء مین یونان کا ایک ٹکڑا لیلیا اور
اوسکا نام پنٹاپولس رکھا مگر اونکی اصلی سلطنت بھی امپر شارلمان کے
سبب سے ۸۸۸ء مین خراب ہو گئی اور اسوقت مین اٹلی کے تین حصے ہو گئے
ایک اٹلی فرانسیسی کے نام سے مشہور ہوا اور دوسرا اٹلی لومباردی اور
تیسرا اٹلی یونانی اور اس انقسام مین پوپ خود مستقل بادشاہ نہوسکے
بلکہ تحت سلطنت امپر کے رہے مگر شارلمان کے انتقال کے بعد تھوڑے ہی
عرصہ مین اٹلی ایک سلطنت مستقل ہو گئی اور ۸۴۳ء مین اوسکو تاج سلطنت
ملگیا جسکے مستحق ملوک فرنچ تھے جو کالونجیان کے نام سے مشہور تھے لیکن بعد

سلطان شارل کے سنہ ۸۰۰ء مین بعض امراء طالیان نے جو برانچی اور غی
وغیرہ تھے متفق ہوکر اس بات مین کوشش کی کہ امپرری کا تاج اور اٹلی کا
تاج یا ان دونون مین سے ایک کا تاج کسی طرح حاصل کرنا چاہیے چنانچہ
سنہ ۹۱۱ء مین بعد زوال خاندان کارلونجیانیہ کے المانیا سے امراء مذکور
وہان مستقل فرمانروا ہوگئے اور سنہ ۹۶۲ء مین اوتون اول امپرر المانیا نے
شمالی اٹلی کو پھر اپنے قبضہ مین کرلیا اور اوسکے بعد یونانی اٹلی پر بھی قبضہ
کرنا چاہا خصوصاً ہنری ثالث نے بہت سی کوشش کی اور بابا پوپون کو بھی
اپنی سلطنت کا تابع کرلیا چنانچہ یہ کیفیت سنہ ۱۰۳۹ء سے شروع ہوئی اور اکہتر
چھپن تک باقی رہی لیکن پھر سنہ ۱۰۷۳ء مین بابا غریغوریوس سابع اس
تبعیت سے نکلکر مستقل حالت مین ہوگیا اور اسنے اپنے رتبہ بابویت یعنے
پوپیت کو اور سلاطین کے رتبہ سے بھی برتر کرنا چاہا اور اسکا سبب اوسر
خلعت کا حاصل ہونا تھا جسپر سنہ ۱۱۲۲ء تک جھگڑا رہا تھا اور اسی زمانہ مین
نورمندی (یہ نسبت ہے نارمندی کی طرف جو فرانس کی عملداری مین ہے)

نے یونانی اٹلی پر دخل کر لیا اور اوسکو سلاطین مشرق اور لومبارد کی
ہاتھ سے چھڑا لیا اور ۱۱۳۱ء مین صقلتین کی سلطنت نئی قائم کی اور روجیر
اول پوپ کا تابع ہوکر اون دونون کا بادشاہ ہوا اسی اثنا مین قوم
غوالف اور جبیلین طلیان کے مابین نائرہ حرب وضرب مشتعل ہوگیا
جو ۱۱۶۱ء سے لیکر ۱۲۶۸ء تک برابر مشتعل رہا آخر کار قوم غوالف غالب
آئی اور المانی مغلوب ہوکر اٹلی سے نکل گئے اور شہر لومبارد اور طوسکانہ
مستقل حالت مین ہوگئے اور جمہوری سلطنت کی وہان بنا دی ہوگئی
کیونکہ کوئی خوف سلاطین المانیا کے تسلط کا اونکو باقی نرہا تھا مگر اون
شہرون کے حاکم روم کے پوپ کے پیرو تھے اور سلطنت جمہوری وہان قائم ہوکر
وقتاً فوقتاً بہت سی ہنگامون کے بعد اٹلی پھر ذرا استحکام پکڑتی چلی اور
مملکت صقلتین اوس مشہور ہنگامہ کے بعد جو فابر سیسیلیان کے نام سے
شہرت پذیر تھا اور جو ۱۲۸۲ء مین ہوا تھا دو مملکتون مین منقسم ہوگئی
جنمین سے ایک کا نام مملکت نابلی اور دوسری کا نام مملکت صقلیہ قرار پایا

چنانچہ ان دونون سلطنتون پر دو خاندان مسلط ہوگئے اور سنہ ۱۸۵۰ء تک اسی حالت پر وہ سلطنت چلی آئی اور شہر سیاپا نو اُن امرا کے عہد مین جو فیکو فنسی کے خاندان مین سے تھے اور جنکے ہاتھ مین قدیم سے وہان کی حکومت سنہ ۱۲۷۷ء سے سنہ ۱۷۴۷ء تک رہی تھی اور نیز اون امرا کے عہد مین جو خاندان سفورسہ مین سے تھے اور جنکے خاندان مین وہان کی حکومت سنہ مذکور سے سنہ ۱۵۴۵ء تک رہی ایک معتبر دارالریاست بنگیا اور کونٹ اٹرہی ساوس نے جسکا لقب اخضر تھا سافویا کی قدر و منزلت کو سنہ ۱۴۳۴ء سے لیکر سنہ ۱۸۳۰ء تک نہایت درجہ ترقی دی اور ابتدا قرن چہاردہم سے اٹلی مین قوم بنادقیہ نے پھیلنا شروع کیا اور خاندان آست فرارہ مین اور خاندان غونزاغہ مانتود مین پھیل گئی اور طوس کانتہ کے شہرون مین شہر فلورنسہ نہایت مشہور ہوگیا اور اوسیوقت سے خاندان میدشی کی ابتدا فلورنسہ مین شروع ہوئی اور پوپ جو اٹلی سے شہر افنیون علاقۂ فرانس مین نکالے گئے تھے اور ستر برس کے بعد اٹلی مین آگئی اور کردینال بورنوس نے پوپ اینوسان ساوس کا حکم

پھر جاری کردیا اور اوسکو ۱۸۴۶ء مین گنیسون کے متعلق تمام شہرو نمین
مشتہر کرادیا مگر باوجود ان سب باتون کے اٹلی کو وہ زمانہ نصیب نہ ہوا
جسمین وہ قرب وجوار کی قومون کے ہاتھ سے محفوظ رہتی اور پوپ جولَ ثانی
سنہ ۱۵۰۳ء سے سنہ ۱۵۱۳ء تک برابر اس بات مین کوشش کرتا رہا کہ کسی طرح
اٹلی سے قوم بربر کو نکالے کیونکہ فرانس اور اسپین ان عمدہ شہرون پر قبضہ
کرنے کے لیے خونریزی کرتی رہتی تھی مگر فرانس کے بادشاہون یعنے
شارل آٹھوین اور لوینہ بارہوین اور فرنسوی پہلے کی کوشش رایگان گئی
اور آخر کار اسپین ہی سنہ ۱۵۰۴ء مین دونون مملکت صقلیہ پر قابض ومتصرف
ہوگئی اسکے بعد اہل سیلانو نے سنہ ۱۵۳۵ء مین اونپر غلبہ کیا اس طرح کہ اٹلی
صرف شمال وجنوب مین منحصر ہوگئی اور باقی کو اونھون نے جسطرح چاہا
ترتیب دیا اور سوا سے بندقیہ کے اور کوئی مقام مستقل نرہا پھر سترہوین
قرن مین اسپین نے اٹلی سے نقض عہد کیا یہانتک کہ اٹھارہوین قرن
مین مملکت اٹلی اس سبب سے کہ مملکت میلانو اور مملکت دونون صقلیہ کی

سنہ ۱۷۰۶ء سے سنہ ۱۷۲۱ء تک سلطنت اسٹریا کے تابع ہوگئی تھی بالکل نیست
ونابود ہونیکے قریب ہوگئی تھی لیکن سنہ ۱۷۳۱ء سے لیکر سنہ ۱۷۳۵ء و سنہ ۱۷۳۸ء تک
مملکت پارمہ اور مملکت دونون صقلیہ پر خاندان بوربون اسپنیولی مین سے
دو گروہ مسلط ہوگئے مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان دونون مملکتون کو کبھی
سلطنت اسپین مین شامل نکرینگے اسکے بعد پھر اٹلی کی حالت اون ہنگامون
کے سبب سے بدل گئی جو نپولین اول کے عہد مین ہوئے تھے اور سافویا اور
پیمونت فرانس مین سنہ ۱۸۰۱ء مین شامل ہوگئے اور مملکت میلانو مملکت اسٹریا
سے علیحدہ ہوکر جمہوری سلطنت بنگئی اور اسٹریا نے میلانو کے عوض مین
بندقیہ اور اوسکے توابع کو اپنے قبضہ مین کرلیا اور طوسکانہ پر خاندان
اسپین سے ایک امیر قابض ہوگیا پھر سنہ ۱۸۰۵ء مین اوسترلیٹس کی لڑائی
اور برز بورغ کی شرطون کے بعد بندقیہ مع اپنے توابع کے مملکت میلانو
کے تابع ہوگیا اور اوسکا نام اٹلی رکھا گیا اور جنیوہ فرانس مین شامل ہوگیا
اور فرانس کے لشکر نے مملکت ناپلی کو بھی فتح کرلیا جسکے سبب سے بادشاہ

فردیناند رابع کے پاس سوائے جزیرہ صقلیہ کے اور کچھ باقی نرہا اور نیپولیز نے سلطنت مذکورہ مین اپنے بھائی جوزف کو ۱۸۰۶ء مین حاکم کردیا اور پھر ۱۸۰۸ء مین اپنے داماد مرات کو وہین کا حاکم کیا اور ملکہ طوسکانہ نے ۱۸۰۷ء مین اپنا ملک اوسکو سپرد کردیا اور وہ مملکت سلطنت فرانس مین شامل کردی گئی اور پوپ کی ملکون مین سے بھی جو اٹلی مین تھے کچھ حصہ فرانس مین شامل ہوگیا اور تیرول جنوبی بھی ۱۸۰۹ء مین اوسمین شامل ہوگیا اسکے بعد روم اور بقیہ ملک پوپون کا بھی فرانس مین شامل ہوگیا یہانتک کہ اٹلی بالکل نیپولین اول کے تابع ہوگئی صرف ایک جزیرہ صقلیہ باقی رہگیا جو بوربون نابلی کے پاس رہا تھا اور مملکت سروانیہ خاندان سافویا کے قبضہ مین رہگئی چنانچہ مابین شمال و مغرب جسقدر موقع تھے وہ سب فرانس مین شمار کیے جاتے تھے صرف ایک ملک لوکہ اور پیومبینو اوس سے خارج تھا جو نیپولین نے اپنی بہن الیزہ کو دیدیا تھا اور تمام شرقی سمت مع ایک حصہ پوپ کی مملکت کی اٹلی کے نام سے مشہور تھی جسپر البرنس اوجان نیپولیز

کی پہلی بیوی کا بیٹا بادشاہون کے مانند بطور نیابت حکمرانی کرتا تھا اور مملکت
نابلی اوسکے داماد مرات کی تحت حکم تھی اور جسطرح کہ امراء اطلیان بیکار ہوگئے تھے
اسی طرح پوپ بھی بیکار رہ گئے مگر اون واقعات کے بعد جو ۱۸۱۴ء مین ہوئے
مملکت روم بمقتضائے اوس مشہور عہدنامہ کے جو ویینا مین ہوا بالکل پوپون
کے پاس پھر آگئی اور سافوایا خاندان سافوایا مین آگیا اور پیمونت اور نیسہ
اور جنیوہ بھی اونھین کو ملگیا اور سلطنت اسٹریا نے میلانو اور بندقیہ پر قبضہ
کرکے دونون کو بلقب لومبارڈیہ اور بندقیہ کے مشہور کردیا اور طوسکانہ اور
موڈنہ پر اسٹریا کے خاندان کے دو امیرون نے قبضہ کرلیا اور مملکت پارمہ
نیپولین ثانی کی زوجہ ماریا لوئیزہ کو عطا کی گئی اور صرف مملکت نابلی نیپولین
اول کے داماد مرات کی قبضہ مین رہی لیکن نیپولین ثانی کی عہد مین جو سو دن کی
مدت مشہور ہے وہ بھی اوسکے ہاتھ سے نکل گئی اور پھر فردیناند کے قبضہ مین
آگئی جو اوسکا پہلا بادشاہ تھا اور ۱۸۴۸ء مین مملکت لومبارڈیا اور بندقیہ
نے مملکت اسٹریا پر حملہ کردیا اور صقلیہ نابلی سے علیحدہ ہوگئی پس نابلی اور

سردانیہ مین اوسیوقت سے وہ قانونی حکومت قائم ہوگئی جسکو کونسٹیٹیوشن
کہتے ہین اور روم اور طوسکانہ نے بھی اپنی سلطنت جمہوری قائم کردی
مگر پھر ۱۸۴۹ء مین جملہ سلطنتین اپنی پہلی حالت پر عود کر گئین اور ۱۸۵۹ء
مین فرانس اور سردانیہ اور اسٹریا مین ایک بڑا معرکہ حرب وضرب کا ہوا
اور لشکر فرانس اور سردانیہ نے لومباردیا کو اسٹریا کے قبضہ سے چھین کے لیا
اون شرائط صلح کے جو ۱۱-جولائی ۱۸۵۹ء کو شہر فیلا فرانکہ مین بمقام اوی
ینشیو قرار پائی تھین امپرر اسٹریا نے لومباردیا مذکور کو امپرر فرانس کے
سپرد کردیا امپرر فرانس نے اوسکو امپرر سردانیہ کے حوالہ کیا اور شرط مذکورہ
کے اصول کی تصحیح شہر زوریک مین ہوئی اسی وجہ سے وہ صلحنامہ اوسی
شہر کے نام سے مشہور ہے جو گیارہوین نومبر ۱۸۵۹ء کو تحریر ہوا اور اسی
اثنا مین کہ لومباردیا مین لڑائی ہو رہی تھی طوسکانہ اور پارمہ اور موڈنہ اور
رومہ سب اوٹھ کھڑے ہوئے اور ستمبر ۱۸۵۹ء مین چار گروہ بطور رقعہ اندازی
عام کے فلورنس اور پارمہ اور موڈنہ اور بولونیا کے باہم مجتمع ہوگئے اور

اونھون نے اپنے سلاطین کو معزول کرکے اپنے ملکون کو سردانیہ کے تابع
کردیا جسکا بادشاہ وکٹر امانویل ثانی سانویا قانونیہ کے خاندان مین کا تھا
اور جب اس بارہ مین اہالیان مملکت سے راے طلب کی تو سب نے بالاتفاق
منظور کیا چنانچہ سردانیہ کے بادشاہ مذکور نے بھی اس بات تسلیم کرکے
ملک پارمہ اور موڈنہ اور روم کو اپنے فرمان مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء کے
ذریعہ سے شامل ہونیکا حکم دیا اور طوسکانہ کو بھی ایک فرمان کے ذریعہ
سے شامل کرلیا جو ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۶۰ع مین لکھا گیا تھا اور نسبت اون
واقعات حرب کی جو سنہ مذکور مین ختم ہوئے مارش کے باشندون اور اومبریا
کے لوگون نے جو مملکت روم مین ہے اور اہالیان نابلی اور صقلیہ نے
اس بات کی درخواست کی کہ یہ ملک بھی مملکت سردانیہ مین شامل ہوجاوین
چنانچہ سلخ اکتوبر اور دوسری دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء مین بادشاہ مذکور نے اون
لوگون کی درخواستون کو منظور کرکے اون تمام ممالک مختلفہ کو موجب اپنے
احکام مورخہ سترھوین دسمبر کے ایک مملکت کرلیا پھر سترھوین مارچ سنہ ۱۸۶۱ء کو

وہ قانون جاری ہوا جسکے روسے ملک سردانیہ نے آپکو اٹلی کا بادشاہ قرار دیا اور یہی لقب اوسکی اولاد کے واسطے بھی قائم رہیگا اور ۱۸۶۶ع مین بندقیہ بھی اسمین شامل ہوگیا۔

دوسری فصل

اٹلی کے بادشاہون کے نام بترتیب اونکے عہد سلطنت کے

گروہ سافویہ کی اصل خاندان ساکسونیہ سے ہے (ساکسونیہ ایک بڑا خاندان ہوا ہے جو چھ شعبون مین منقسم ہے چنانچہ جرمن کے امپربھی اسکی ایک شاخ مین ہین) اور سافویا کے خاندان کا سب سے بڑا شخص ہومبرٹ اول تھا جسکو رودولف ثالث بادشاہ بورغونیا نے سافویہ اور موریان کا حاکم مقرر کیا تھا اور اسکا لقب کونٹ مشہور تھا اور اسکو ذوالایادی ابیض یعنے سفید ہاتھون والا) بھی کہتے تھے مورخین نے اسکے باپ کے نام مین اختلاف کیا ہے بعض تو یہ کہتے ہین کہ اوسکے باپ کا نام برتولد یا بارولد کونٹ موریان تھا اور بعض کہتے ہین کہ وہ رودولف مذکور کا بیٹا تھا

اور بعض کہتے ہین کہ وہ ہوع مرکیز اٹلی والے کا بیٹا تھا پس سنہ ۱۰۱۷ء مین ہومبرٹ کونٹ سافویا کے لقب کی ساتھ ملقب ہوگیا اور سنہ ۱۰۳۴ عیسوی مین امپرر جرمن کونراد سے جو سالیا کا مشہور تھا مملکت فوسینی اور شابلی اسفل اور روال داوستہ (یعنے وادی داوستہ جو ایک شہر کا نام ہے) سے لیا اور وہ سب سافویا کے متعلقات مین سے ہوگیا ۔

اٹلی کے بادشاہون کے نام بترتیب ونکی سلطنت کی

اس سنہ سے	اس سنہ تک	بادشاہون کے نام اور اونکے خاندان
		خاندان سافولیا کے کونٹون کا
۱۰۲۷	۱۰۴۸	ہومبرٹ پہلا مذکورۂ بالا
۱۰۴۸	۱۰۶۰	امدی پہلا بعضون نے کہا ہے کہ ہومبرٹ کا بیٹا تھا اور بعضون نے کہا کہ وہ حفیدہ یعنے پوتا ہے ۔
۱۰۶۰	۱۰۸۰	امدی دوسرا پہلے کے بھائی کا بیٹا
۱۰۸۰	۱۱۰۳	ہومبرٹ دوسرا جسکا لقب متقوی تھا
۱۱۰۳	۱۱۴۸	امدی تیسرا اسکے ملک پر ہنری پنجم نے تسلط کر لیا اور اوسکو سلطنت جرمن کی کونٹی بنا دیا
۱۱۴۸	۱۱۸۸	ہومبرٹ تیسرا
۱۱۸۸	۱۲۳۳	توماس پہلا
۱۲۳۳	۱۲۵۳	امدی چوتھا

۱۲۵۳	۱۲۶۳	بونیفاس جو رولاند مشہور تھا اور قید خانہ مین مرگیا
۱۲۶۳	۱۲۶۸	بطرس چوتھے امدی کا بھائی اور اسکو شارلیمین صغیر بھی کہتے ہین
۱۲۶۸	۱۲۸۵	فلپ پہلا بطرس کا بھائی
۱۲۸۵	۱۳۲۳	امدی پانچوان جسکا لقب کبیر تھا
۱۳۲۳	۱۳۲۹	اڈوارڈ جسکا لقب سخی تھا
۱۳۲۹	۱۳۴۳	ایمون اڈوارڈ کا بھائی جسکا لقب حلیم تھا
۱۳۴۳	۱۳۸۳	امدی چھٹا جسکو کونٹ اخضر کہتے تھے
۱۳۸۳	۱۳۹۱	امدی ساتوان جسکو کونٹ احمر کہتے تھے
		خاندان سافویا کے ڈیوکون کا
۱۴۱۶	۱۴۵۱	امدی آٹھوان جسکو امپرر سیجسمونڈ نے سنہ ۱۴۱۶ء مین ڈیوک کیا اور اوسکے بیٹے لویز کو سنہ ۱۴۳۴ عیسوی مین ملک دیدیا پھر سنہ ۱۴۴۰ء مین اوس نے ملک چھوڑ لیا کیونکہ اوسنے پوپ کو منتخب کیا تھا
۱۴۴۰	۱۴۶۵	لویز پہلا مذکورہ بالا
۱۴۶۵	۱۴۷۲	امدی نوان
۱۴۷۲	۱۴۸۲	فیلبرٹ پہلا جسکا لقب صیاد تھا
۱۴۸۲	۱۴۸۹	شارل پہلا بھائی فیلبرٹ کا جسکا لقب حربی تھا
۱۴۸۹	۱۴۹۶	شارل دوسرا جو سنہ ۱۴۸۹ء مین پیدا ہوا اور انتظام مملکت اوسکی مان کے ہاتھ مین تھا۔
۱۴۹۶	۱۴۹۷	فلپ دوسرا پہلے لویز کا بیٹا جو سنہ ۱۴۴۳ء مین پیدا ہوا تھا
۱۴۹۷	۱۵۰۴	فیلبرٹ دوسرا جسکا لقب جمیل تھا
۱۵۰۴	۱۵۳۳	شارل تیسرا بھائی فیلبرٹ کا جسکا لقب طیب تھا
۱۵۳۳	۱۵۸۰	امانویل فیلبرٹ جسکا نام راس الحدید تھا
۱۵۸۰	۱۶۳۰	شارل امانویل پہلا جسکا لقب کبیر تھا
۱۶۳۰	۱۶۳۷	ویکٹر امدی پہلا
۱۶۳۷	۱۶۳۸	فرنسوی یاسینت جو سات برس کی عمر مین مرگیا۔

۱۶۳۸	۱۶۷۵	شارل امانوئیل دوسرا
۱۶۷۵	۱۷۱۳	وکٹر امدی دوسرا
		خاندان ملوک سردانیہ یعنے سارڈینیا کا
۱۷۱۳	۱۷۳۰	وکٹر مذکور جو سردانیہ وغیرہ پر بطور بادشاہ کے مالک ہوا جسکا لقب وکٹر امدی پہلا ہوا
۱۷۳۰	۱۷۷۳	شارل امانوئیل پہلا
۱۷۷۳	۱۷۹۶	وکٹر امدی دوسرا
۱۷۹۶	۱۸۰۲	شارل امانوئیل دوسرا
۱۸۰۲	۱۸۲۰	وکٹر امانوئیل پہلا
۱۸۲۰	۱۸۳۱	شارل فلیکس
۱۸۳۱	۱۸۴۹	شارل البرٹ سافویا کارینیان کی شاخ مین سے یہ اسلیے بادشاہ ہوا کہ شارل فلیکس کا کوئی وارث نرہا تھا پھر اوسنے اپنے بیٹے وکٹر امانوئیل ثانی کے لیے ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۴۹ء کو جبکہ اسٹریا کے لشکر نے نفارہ کی لڑائی مین اوسپر غلبہ پایا تھا سلطنت کو چھوڑ دیا اور شہر اوپورتو مین جو پرتگال کی مملکت مین ہے جلاوطن ہوگیا اور اوسی سنہ کے اخیر مین مرگیا۔
		ملوک اٹلی
۱۸۶۱		وکٹر امانوئیل مذکورۂ بالا جو ابتک بادشاہ ہے۔

تیسری فصل

اٹلی کے ملک کے بیان مین

اٹلی یورپ کی جنوب مین ایک ملک ہے جو عرض شمالی مین سینتیس درجہ

اور پچاس دقیقون اور سینتالیس درجون اور چالیس دقیقون کے درمیان
مین واقع ہے اور طول شرقی مین تین درجون اور پینتالیس دقیقون اور
سولہ درجون اور پانچ دقیقون کے درمیان مین واقع ہے اور وہ ایک
جزیرہ نما ہے اور اوسکی شکل ایک ایڑی دار موزہ کی سی ہے اور سرحد اوسکی
جانب شمال سویسرہ اور اسٹریا ہے اور مابین شمال و مغرب کے فرانس ہے
اور مغرب مین اور مابین مغرب اور جنوب مین بحر روم جو مدیترانی یعنے
مڈیٹرینین اور آبناے مسینا درمیان صقلیہ کے اوسکی حد فاصل ہے اور
جنوب و مشرق کے مابین بھی وہی بحر روم ہے اور مشرق کی جانب بحر
ادریاتیک ہے طول اسکا تیرہ ہزار کیلومیتر ہے جسکی ابتدا جبل مون بلان
سے ہے اور انتہا اوسکی راس سپارتیفینتو تک ہے اور عرض اوسکا بہت
مختلف ہے شمال کی طرف اوسکی مقدار پانسو پچاس کیلومیتر ہے اور وسط
اور جنوب مین زیادہ سے زیادہ دوسو بیس کیلومیتر ہے اور بعض مقام
پر جہان بہت تنگ ہو گیا ہے صرف ساٹھ کیلومیتر ہے اور اوسکی مساحت

مع اوسکے جزیرون کے دو لاکھہ چوراسی ہزار چارسو بئیسٹھہ کیلو میتر مربع ہے
اور اوسکے باشندون کی تعداد موافق اوس شمار کے جو ۱۸۶۲ عیسوی مین
ہوئی تھی دو کرور سینتالیس لاکھہ تربسٹھہ ہزار تین سو بیس تھی اور سب کا
مذہب کیتھلک ہر شاذونادر کوئی دوسری مذہب کا ہے اور جزیرہ صقلیہ
اور ساردنیہ یعنے سارڈینہ اسکے خاص بڑے جزیرے ہین اور جزیرہ صقلیہ کے
جنوب مین ایک جزیرہ بنتلاریہ ہے اور درمیان جزیرہ صقلیہ اور برجزر
کے جزیرہ لیباری ہے اور جون نابلی کے ملاپ پر جزیرہ ایسکیا اور کابری ہے
اور طوسکانہ اور کورسکہ کے درمیان جزیرہ البا ہے نیپولین کا قول ہے
کہ یورپ مین کوئی قطعہ باعتبار اپنی وضع کے اس مطلب کیلیے کہ وہ عظیم الشان
بحری سلطنت بنایا جاوے اٹلی سے بہتر نہین ہے کیونکہ اوسکے کنارون
کی لمبان میدان مین دو ہزار تین سو کیلو میتر ہے اور جزیرہ سردانیہ کے
کنارون کی لمبان مع جزیرہ صقلیہ کے ایکہزار چارسو کیلو میتر ہے اسطرح
اٹلی مع اپنے تمام چھوٹے بڑے جزیرون کے تین ہزار نوسو کیلو میتر کنارونکی

لمبان پیچاوی ہے اور قبل ۱۸۵۹ء کے اٹلی گیارہ قسمتون پہ منقسم تھی اور
وہ گیارہ یہ ہین مملکت سردانیہ اور ریاست مونکو اور لومبار دیا اور پشمہ
اور مودنہ کے ڈیوکون کے اور پارمہ کے ڈیوکون کے اور لوکا کی ڈیوکون
کے اور ماسہ اور کرارہ اور غوان کے ڈیوکون کے اور طوسکانہ کی ڈیوکونکی
علاقے اور پوپ کی علاقے اور جمہوری علاقہ سینٹ مرینو کا اور مملکت نابلی
پس یہ تمام ممالک اب سب ایک ہوگئے ہین اور اٹلی ان سب سے ملکر ایک
سلطنت بنگئی ہے صرف دو چھوٹے چھوٹے قطعہ ایک مونکو اور دوسرا
سینٹ مرینو اور ایک شہر روم اور ایک وہ جنگل جو اوسکے قرب مین پوپ کے
علاقہ سے متعلق رہا ہے اٹلی سے خارج ہین اور اٹلی کی شمالی اور غربی سمت
مین جبال الپ کا سلسلہ ہے اور اسی کے قریب جبال اپنین کا سلسلہ ہے جو
اٹلی کو طول مین دو پارہ کر دیتا ہے اور اسمین سے اور چھوٹے چھوٹے پہاڑ
نکلتے ہین جنمین سے ایک کوہ آتش فشان ہے جو فیزوف مشہور ہے اور
صقلیہ مین بھی چند پہاڑ ہین جنمین سب سے بڑا آتش فشان ہے جسکو اتنا کہتے ہین

اور شمالی سمت مین اٹلی کے ایک دریاے عظیم بہتا ہے جس کا نام پو ہے اور
سب دریا اوس طرف کو اوسمین آگرے ہین جیسے کہ کالتیشینو اور آدا اور اولیو
اور مینشیو اور ترابیا اور طارو وغیرہ اور دریاے ایڑ ونصو اور تالیامینتو اور
پینتا اور اوچی اوسمین نہین گرتے بلکہ وہ بحر ادریاتیک مین گرتے ہین اور
وسط اور جنوب مین اور چھوٹی چھوٹی ندیان جاری ہین جو اوسی بحر مین جاکر
گرتی ہین اور شمالی اٹلی مین چند بحیرہ ہین انھین مین سے ایک بحیرہ لاغو ماجوری
ہے یعنے بحیرہ کبری ہے اور بحیرہ کومو اور غاردا اور لوغانو اور لیکو اور
اثیو بحیری ہین اور اٹلی مین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانیکے لیے معمولی
سڑکین ہین اور آہنی سڑکون مین سے چار ہزار چار سو تیرہ کیلومیتر توسنہ ۱۸۶۵ع
تک طیار ہوچکی تھی اور چار ہزار آٹھہ سو بیاسی کیلومیتر قریب اختتام تھی
اور اٹلی آب وہوا کی خوبی اور فضا کی لطافت مین بجز وسط اٹلی کے مشہور ہے
وسط اٹلی مین جھیلین بہت سی ہین جنکو پونتین کہتے ہین اور اونکے سبب سے
وہان ہر سال کوئی نکوئی عام مرض پیدا ہوتا رہتا ہے اور اوسکی زمین کی حالت

مختلف ہی مگر اکثر حصہ اوسکا بنجر اور عمدہ قابل زراعت ہی خصوصاً لومبارڈیا
کی زمین نہایت عمدہ ہے جسمین چانول اور ہر قسم کا غلہ پیدا ہوتا ہے اور
مقام نابلی کا تیل اور شراب اور برد قان یورپ مین مشہور ہے اور جنوبی
اطراف مین اوسکے روئی اور نیشکر کی بکثرت پیداواری ہوتی ہے اور ہر
سمت مین ریشم کا کیڑا اور شہد کی مکھیان نہایت کثرت سے فائدہ دیتی ہین
اور مویشی وہان کی یورپ کی اور اور مقامات کی مویشیون کی مثل ہوتی ہین
سوا ایک قسم کی بھینس کے اور سرڈینیہ مین ایک قسم کے ہرن بھی
ہوتے ہین اور وہان زہریلی جانور نہایت کثرت سے ہین اور وہان کی
مچھلیان بھی بہت عمدہ اور نہایت لذیذ ہوتی ہین اور تمام اٹلی کی زمین
بیش قیمت پتھرون سے گویا غنی ہو رہی ہے جا بجا اوسمین عمدہ عمدہ
کانین ہین اور جبال الپ اور اپینین اور بکرارہ اور فلتیرہ مین سے وہان
سنگ مرمر اور رخام اور ہر قسم پتھر نکلتا ہے اور جبل ستا تیسہ مین سنگ رخام
جسمین کئی رنگ ہوتے ہین نکلتا ہے اور سنگ رخام سیاہ جبل بینتو یا مین

اور سنگ خام سبز جبل براتو مین بہت ہوتا ہے اور سنگ فلورنسہ
ایسا نکلتا ہے جسپر صاف کرنیکے بعد ویران شہرون اور درختون کی شکلین
نکلتی ہین اور ایک ایسا پتھر پیدا ہوتا ہے کہ اوسکے جلانے کے بعد وہ ایسی
چیز ہوجاتا ہے جو فاسفور بولونیا مشہور ہے اور تاریکی مین چمکتا ہے اور
سنگ مینی بارمہ مین اور اوسکے سوا مملکت طوسکانہ اور فیشنسہ اور سینیہ
اور پیمونٹ اور جبل فیزوف مین پیدا ہوتا ہے اور جزیرہ صقلیہ اور سرادنیہ
مین کسیقدر سونا بھی پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر چاندی بھی نکلتی ہے اور
ہزارون قناطر سیسہ اور پانچ چھہ لاکھ قنطار لوہا نکلتا ہے اور اٹلی مین پارہ اور
تانبے اور توتیا اور گندھک اور نمک کی کانین ہین اور وہان بعض معدنی
چشمے ایسے مشہور ہین جیسے کہ المانیا کے معدنی چشمے ہین اور وہان کپڑا
حریر اور صوف اور ریبنجق اور دوبید نہایت عمدہ اقسام کا تیار ہوتا ہے اور
اور چیزین عجیبہ اور مرایا اور برانیط کی بھی تیار ہوتی ہین اور علاوہ اسکے
وہان چینی اور مٹی وغیرہ کی چیزین اور باجے نہایت عمدہ تیار ہوتے ہین

اور ایک خاص قسم کی گھاس کی چیزین نہایت عمدہ بنتی ہین مگر جسوقت سے
امریکا اور روس گڈ ہوپ کا حال معلوم ہوا ہے اوسوقت سے اوسکی بحری
تجارت مین بڑا نقصان آگیا ہے اور سب سے زیادہ مشہور شہر اسکی تجارت
کے لحاظ سے بندقیہ اور آنگونہ اور غرنہ اور جنیوہ ہین مگر انکی تجارت داخلی
کچھ بڑھتی نہین ہے لیکن چونکہ اٹلی کے سب ملک ملکر ایک ہوگئے ہین اس
سبب سے جو نقصان اوسکی تجارت مین ہین وہ اب بہت جلد رفع ہوجاوینگے
سنہ ۱۸۶۴ع تک اوسکے تجارتی اشیا کی قیمت ایکہزار دوسو چالیس ملین
اور نو لاکھ ستر ہزار نوسو اونتیس فرنک تھی جسمین سے جانیوالے مال کی
قیمت چارسو پانچ ملین اور اٹھاون ہزار آٹھ سو ستاسی فرنک تھی اور جسقدر
جہاز تجارت کا اسباب لیکر آئے اور گئے سنہ ۱۸۶۳ع مین انکی بھی تعداد
دو لاکھ اکتیس ہزار نوسو ساٹھ تھی جنمین سے جانیوالے ایک لاکھ پندرہ ہزار
چارسو پینتالیس تھے اور کل مال جو اونمین لدا ہوا تھا تیرہ ملین اور سات لاکھ
سترھ ہزار دوسو چونسٹھ ٹن تھا باوجودیکہ اس سلطنت کی بحری تجارت

فرانس سے قلیل ہے مگر با اینہمہ اس کثرت سے جہازون کی آمدنی اسلیے
ہوئی کہ یہان اکثر نہرین اور کنارہ ہین جنکے سبب سے جو جہاز کہ بحر قلزم اور
بحر ہنادقہ مین چلتے ہین خواہ وہ خاص اٹلی کے آنیوالے ہون خواہ غیر جگہہ
کے جانیوالے سب یہان آتے ہین اور گذرتے ہین بلکہ ایک ہی جہاز
اٹلی کی متعدد لنگر گاہون مین ہوکر گذر سکتا ہے اور یہی صورت ڈنمارک
کی سلطنت کی بھی ہے اور اٹلی مین لوہے کی سڑکین جاری ہوتی جاتی ہین
اور اٹلی کے تمام ممالک مین بنک اور تجارت کی مجلسین ہین جو روز بروز
زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اٹلی ہمیشہ سے تصویر مین اور نقش کاری مین
معدن کمال کا مرکز رہی ہے اور سیاحون کو وہان جانے اور وہان کے
مکانات کو دیکھنے کی رغبت ہوتی ہے اور ہمیشہ اسمین اہل کمال پیدا ہوتے
رہے ہین اور اس کثرت سے ہوئے ہین کہ اون سب کا حصر کرنا دشوار معلوم
ہوتا ہے چنانچہ اٹلی کے شعرا متقدمین مین سے ہم صرف دانتی اور پتیرارکا
اور اریوستو اور تاسو اور میتستازیو اور فیاری کا اور مولفین مین سے بوکاشیو

اور غوتیشر دینی اور دافیلا کا اور اہل سیاست ہین ٹکیا فلی اور فیٹلو اور بکاریا اور فیلانجیاری کا اور مصورون ہین سے بر فاییل و لیونار دو اور دافینشی اور تیتسیانو اور تینیتورلی اور کوریجیو اور کار اتشو اور سالفتور روزا کا اور نقاشون ہین سے میکیلانجلو اور کانوفا کا اور موسیقی کے مؤلفون ہین سے پوربرہ اور برغولیزی کا اور فلکیون ہین سے غیلا اور توریشلی اور فولطا کا پوپون ہین سے غریغوریوس سابع اور سیستو خامس اور لیون عاشر کا ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہین اور سولھوین قرن ہین وہان اسقدر اہل کمال پیدا ہوئے کہ سولھوان قرن سب قرنون ہین سے مشہور ہوگیا اور قرن لیون عاشر کہلانے لگا اور وہ قرن اون چار قرنون ہین گنا جاتا ہے جو علم کے لیے مشہور ہین۔

چوتھی فصل

اٹلی کے قوانین سلطنت کے بیان ہین

شارل البرٹ بادشاہ ملک صاردونی بموجب اپنے فرمان مورخہ ۴ مارچ ۱۸۴۸ع

کو جو قانون عطا کیا تھا وہ ابتک اٹلی مین جاری ہے وہ دستور ان ہدایتون پر
مشتمل تھا کہ قوانین کا ملک مین جاری کرنا اور بحری اور بری فوج کی
سرداری کرنا اور لڑائی کرنا اور صلح کرنا اور تجارت کے باب مین غیر سلطنتون
سے معاہدہ کرنا یہ سب بادشاہ کے حقوق مین ہے لیکن اگر کوئی ایسا معاملہ
پیش آوے جس سے ملک کے اخراجات مین زیادتی اور ملک کی حدود مین
کمی ہوتی ہو تو ضرور ہے کہ وہ معاملہ وکلاء عامہ کے روبرو پیش کیا جاوے
وزیرون کا تجویز کرنا اور تمام وظیفون کا معین کرنا اور اوس شخص کے
وظیفہ کو جسکا تاحیات وظیفہ نہین ہے جب چاہے بند کرنا اور مجلس اعلی اور
نایبون کی مجلس کے جمع ہونیکا وقت مقرر کرنا اور نایبون کی مجلس کا معطل
کرنا بشرطیکہ اہالیان ملک سے مجلس جدید کے انتخاب کرنیکے لیے اوس مدت انتظار
کیا جاے جو تین مہینے سے زیادہ نہو اور نئے قوانین کا اون مجلسون مین
پیش کرنا اور اونکی موافقت کے بعد اونکو جاری کرنا اور حسب مقتضاے قوانین
احکام کا جاری کرنا اور جس مجرم کو چاہے اوسکا قصور معاف کرنا بھی بادشاہکے

حقوق مین سے ہی اور اگرچہ یہ سب باتین بادشاہ کے حقوق مین داخل ہین
مگر انکا کرنا وزیرون کی اجازت پر موقوف ہی کیونکہ وزیرون ہی سی بادشاہ
کے تصرفات کی اون دونون مجلسون مین بازپرس ہوتی ہے یہانتک کہ
اگر اون دونون مجلسون کی کثرت راے وزیرون کی اون تدبیرون سی
جو سیاست کو متعلق ہین موافق نہو تو اون وزیرون کا اپنے عہدون پر
باقی رہنا ناممکن ہے جیسے کہ انگریزی سلطنت کو حال مین اوپر بیان ہوا ہے

پانچوین فصل

رعایا کے حقوق مین

جو معاملات تمدن اور انتظام سیاست کو متعلق ہین اون مین سب رعایا
برابر سمجھی جاتی ہے اور ہر شخص حاکمون کے سامنے مساوی تصور کیا جاتا ہے
اور اپنے خاص ذاتی معاملات مین ہر شخص کو آزادی حاصل ہے اور
چھاپہ خانون اور عام مجمعون کو جو رعایا کے مصالح مین بحث کرنے کو
مقرر ہین سب طرح کی آزادی ہے اور جس شخص کو کوئی شکایت کرنی ہو وہ

بے تامل مجالس مذکورہ کے حضور مین عرض کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

چھٹی فصل

مجالس سلطنت کے بیان مین

سب سے اول اور اعلی جو مجلس ہے وہ توسنا تو کہلاتی ہے اور وہ اون لوگون سے مرکب ہوتی ہے جنکو بادشاہ اعیان ملازمین مین سے اور کبرائے کنیسہ مین سے اور امرائے مملکت مین سے منتخب کر لیتا ہے اور امرا خاندان ملکی کا استحقاق ہے کہ جو شخص اونمین اکیس برس کی عمر کا ہو جاوے اسوقت اوس مجلس مین داخل ہو جاتا ہے مگر جبتک کہ وہ پچیس برس کا نہین ہو لیتا مجلس مین ووٹ نہین دیسکتا اور اس مجلس کے ممبر تمام عمر کے واسطے داخل ہوتے ہین اور تعداد بھی اونکی محصور نہین ہے چنانچہ فی زمانناوہان دو سو تراسی ممبر ہین اور سلطنت کی کارروائی پر غور کرنا اور علانیہ اوسپر بحث کرنا اور جو قوانین اونکے روبرو ممبرون کی طرفسے یا بادشاہ کی طرف سے پیش ہون اونپر ووٹ یعنے منظوری یا نامنظوری کی راے دینا اونکا

کام ہے اور جو کچھ وزرا رسلطنت کرتے ہین اوسکی نسبت نائبون کی مجلس نے جو اختلافات کیے ہون یا سلطنت کی متعلق یا بادشاہ کی ذات خاص کی نسبت جو جرائم متعلق سیاست واقع ہوئے ہون اون مین غور کرنا اور حکم دینا اسی مجلس کے کامون مین داخل ہے۔

ساتوین فصل

وکلاء رعایا کی مجلس کے بیان مین

اسوقت وکلاء عامہ کے ممبرون کی تعداد چارسو بیالیس ہے اور اس مجلس کے ممبر وہ لوگ ہوتے ہین جنکی عمر تیس[۳۰] برس سے کم نہو ہر پینتیس[۳۵] شخصون کی طرف سے ایک وکیل ہوتا ہے اور اسکی مدت وکالت پانچ برس ہین اور جو لوگ سلطنت مین امور سیاست یا لشکر سے متعلق ہین یا سلطنت سے کچھ پاتے ہین وہ اس مجلس کے ممبر نہین ہوسکتے لیکن اگر وہ ممبرون کا پانچوان حصہ ہون تو کچھ مضائقہ نہین ہے اور اس مجلس کے ممبرون کو خود رعایا سلطنت اپنی راے سے منتخب کرتی ہے اور جو شخص منتخب کیا جاتا ہے

اوسکے واسطے شرط یہہ ہے کہ وہ خاص اوسی سلطنت کا باشندہ ہو اور ایسے لوگون مین سے ہو جسکو حقوق سیاست شخصیہ بھی حاصل ہون اور عمر اوسکی تیس برس کی ہو گئی ہو اور جو لوگ منتخب کرنیوالے ہین اونکے لیے شرط یہہ ہے کہ وہ بھی اوس سلطنت کی باشندے ہون خواہ شروع ہی سے رعایا مین سے ہون یا جو رعایا مین داخل ہو گئے ہون اور اونکی عمر پچیس برس سے کم نہو اور لکھنا پڑھنا جانتے ہون اور اسقدر صاحب جایداد ہون کہ قریب چالیس فرنک کو سالانہ سرکاری محصول ادا کرتے ہون یا صاحب املاک نہون تو اور کسی قسم کی ایسی ریاست رکھتے ہون جسمین کرایہ کی آمدنی ہو مگر یہ شرط اون لوگون سے جو مجالس علمی اور مجالس تجارت کی ممبر ہین اور مدرسین سے اور ارباب وظائف سیاسیہ و لشکریہ سے اور تجارت کے معاملات مین جو کاروبار کرتے ہین اونسے اور جو اونکے مشہور شاگرد ون مین سے ہین اونسے متعلق نہین ہے اور مجلس وکلاء کا کام یہہ ہے کہ جسقدر قوانین سلطنت سے یا مجلس کے ممبرون کی طرفسے رعایا کے واسطے تجویز ہون

اونپر علانیہ بحث و مباحثہ کرین اور اونکا خاص حق یہ ہے کہ اخراجات سلطنت
کو معین اور جو محصول رعایا سے لیا جاوے اوسکی سالانہ مقدار معین کرین
اور جسقدر معاملات داخلی اور خارجی سلطنت کے ہین اون سب پر غور کرتی رہین
اور اونکی عملدرامد مین وزرا سے باز پرس کرتے رہین اور خیانت کی حالت
مین وزرا پر دعوی خیانت قائم کرکے مجلس اعلی مین پیش کرین اور سر
مجلس وکلا کو خود اوسی مجلس کے ممبر منتخب کرتی ہین علاوہ اسکے سلطنت مین
ایک اور مجلس ہے جسکے ممبرون کو بادشاہ خود تجویز کرتا ہے اور وہ اون
لوگون مین سے ہوتے ہین جنکو سلطنت سی کچھ وظیفہ ملتا ہے اس مجلس کا
کام یہ ہے کہ جو مقدمات وزرا کی جانب سی اوسکے حضور مین پیش ہون
اونکو فیصل کیا کرے اور جو معاملات باہم منتظمین کے اونکے عہدون
کے متعلق ہون اونکو بھی طے کردیا کرے علاوہ اسکے تہذیب قوانین
اور اسی قسم کی مصالح کی باتون مین وہ مشورہ دیتی ہے ۔

آٹھوین فصل

وزرات کے احوال مین

اس سلطنت کا کاروبار نو وزیرون کی نگرانی مین ہے جو حسب الحکم سلطانی قانون کے موافق اپنے اپنے ذمہ کی کارروائی کرتے رہتے ہین اور اپنی کارروائی مین رعایا کے جوابدہ ہوتے ہین اور مصالح ملکی پر غور کرنیکے لیے تحت ریاست بادشاہ کے یا اوسکے نائب کی جمع ہوتے ہین اور اونکے ایسے اجتماع کو مجلس وزرار کہتے ہین۔

نوین فصل

قسمتون کے حاکمون کے بیان مین

یہ سلطنت اونسٹھ قسمتون پر منقسم ہے اور ہر قسمت اوطان کبار پر اور ہر وطن اوطان صغار پر منقسم ہے اور ہر قسمت مین ایک حاکم سلطنت کی جانب سی مقرر ہوتا ہے اور اوسکے پاس ایک مجلس رہتی ہے جسکے ممبر بادشاہ کیجانب سی منتخب ہوتے ہین یہ مجلس سلطنت کی احکام کو جاری کرتی ہے

اور اوس قسمت کی عام مصالح پر نظر ڈالتی ہے اور جسطرح یہ مجلس سرکاری
ہوتی ہے اسی طرح ایک مجلس وکلاء رعایا کی رہتی ہے جسکو اوس قسمت کے
باشندے خود پانچ برس کیواسطے منتخب کر لیتے ہین اور اس مجلس کے ممبرونکی
تعداد اس حساب سے ہوتی ہے کہ جس قسمت کی باشندے چھہ لاکھ سے زیادہ
ہوتے ہین اوسکی طرف سے مجلس مین ساٹھ ممبر مقرر ہوتے ہین اور جہان پانچ لاکھ
سے چار لاکھ تک ہوتی ہین وہان پچاس ممبر مقرر ہوتے ہین اور اگر چار لاکھ
سے کم دو لاکھ تک ہون تو وہان چالیس ممبر ہوتے ہین جن قسمتون کے
باشندے دو لاکھ سے کم ہوتے ہین اونمین بیس ممبر ہوتے ہین اور ان ممبرونکی
ہر سال اسطرح پر بدلی ہوتی رہتی ہے کہ سال بھر کے بعد قرعہ ڈال کر پانچوین
حصہ کو بدل دیتے ہین پھر دوسرے سال باقیماندہ ممبرون مین سے پانچوین
حصہ کو بدل دیتے ہین اور اس مجلس کا انعقاد ہر سال ستمبر مہینہ کے اول
دوشنبہ مین شروع ہوتا ہے اور جبتک اوسکی مدت مقرر ہے اوسوقت تک
جاری رہتا ہے اور جو روپیہ کہ مصالح قسمت یعنی سڑکون اور ریلون و شفاخانون

اور مدرسون وغیرہ کے لیے درکار ہوتا ہے اوسکا تعیین کرنا اونکا کام ہے
اور یہ روپیہ جسکا ہمنے ذکر کیا اون املاک کی آمدنی سے لیا جاتا ہے جو ان
کامون کے لیے مقرر ہین اور اگر وہ روپیہ کافی نہین ہوتا تو جسقدر کمی
ہوتی ہے وہ اوس قسمت کے لوگون پر کسیقدر بڑھا کر پھیلا دیجاتی ہے
اور جو محصول اونپر لگا ہوا ہے اوسپر وہ اضافہ کرکے وصول کرلیجاتی ہے
اور انتظام خرچ ان مصالح قسمت کا جنکا اوپر ذکر ہوا اون وکلاء قسمت کے
ذمہ ہوتا ہے جنکو مجلس وکلا منتخب کرتی ہے اور ان مجلسون کا یہ بھی کام ہے
کہ جو لوگ اون مقامون مین ماموریین جو فقرا کی خیرات کے لیے بین بین
اونکی نگہداشت کرین اور قسمتون کو تغیر و تبدل مین راے دیتے ہین اور جہان
ایک دو شہر مین سے جو کمی بیشی منظور ہو وہان اوسکو تجویز کرین علاوہ اسکے
جہان کہین ایسے پلون کے بنانے کی ضرورت ہو جنپر محصول لیا جاویگا وہان
اون پلون کا بنانا تجویز کرین اور علاوہ اسکے بازار ڈالنے اور مویشی کے
جمع ہونے اور اسباب کے فروخت ہونے اور اہل پیشہ کے حالات لکھنے کے لیے

جگہہ معین کرین اور اسکے سوا جو اور امور مصالح قسمت کی ہون اونپر غور کرین

دسوین فصل

حکام قسمت کی نائبون کے بیان مین

جو ملک کی بڑی بڑی قسمتین ہین اونکے ہر ایک وطان مین ایک نائب ہوتا ہے جو اس بات کو دیکھتا بھالتا رہتا ہے کہ آیا مجلس بلدی اپنا کام موافق قانون کے کرتی ہے یا نہین اور اوسکو یہ منصب حاصل ہوتا ہے کہ مجلس نے جو راے قرار دی ہے اگر اوسکی ضرورت نہ دیکھے تو شہر کی مجلس کی راے نافذ ہونے نہ دے اور اسکی اطلاع حاکم قسمت کو کر دے جسکو اوس راے کے منسوخ کرنیکا بموجب قانون کے اختیار ہے اور اسکے علاوہ ایک اور شخص سلطنت کی طرف سے ایسا مقرر ہوتا ہے جو رعایا کی صحت کی نگرانی کرتا ہے اور اوسکے سوا ایک اور شخص ہوتا ہے جو لوگون کو لشکر مین بھرتی کرنے کے لیے مقرر ہوتا ہے۔

گیارہوین فصل

حکام اوطان صغار کے بیان مین

اوطان صغار کے صدر مقام مین ایک حاکم سلطنت کی طرف سے اس کام کے لیے مقرر ہوتا ہے کہ وہ وہان کے رہنے والون کی رحمت کے امور پر غور کرتا ہے اور یہ بات حاکم شہر کے واجبات مین سے ہے۔

بارہوین فصل

مجالس بلدیہ یعنی شہر کے بیان مین

ہر شہر مین ایک مجلس ہوتی ہے جو مجلس بلدی کے نام سے مشہور کیجاتی ہے چنانچہ جس شہر مین ساٹھ ہزار آدمی رہتے ہین وہان کی مجلس کے ممبر ساٹھ ہوتے ہین اور جہان ساٹھ ہزار سے کم تیس ہزار تک آدمی رہتے ہون وہان چالیس ممبر ہوتے ہین اور جس مقام مین تیس ہزار آدمی سے بھی کم دس ہزار تک رہتے ہون وہان تیس ممبر ہوتے ہین اور اس سے کم مین بیس ممبر ہوتے ہین اور مدت اونکی پانچ برس ہے اور ہر سال پانچوان حصہ اونکا بدل جاتا ہے

جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا اور یہ ہر جگہہ کی مجلسین مشائخ بلدان کی تحت نگرانی کام کرتی ہین اور اونکے ممبرون کے انتخاب کی شرطین وہی ہین جو وکلاے رعایا کے انتخاب کی مقرر ہین صرف اسقدر فرق ہے کہ اس انتخاب مین وہ شخص بھی راے دیسکتا ہے جسکی عمر اکیس برس کی ہو اور بڑے شہرون مین منتخب کرنیوالا پچیس فرنکا اور اوس سے چھوٹے شہرون مین بیس فرنکا اور اوس سے بھی چھوٹے شہرون مین پانچ فرنکا سرکاری محاصل ادا کرتا ہو اور مجلس ہر سال دو مرتبہ منعقد ہوتی ہے ایک فصل ربیع مین اور دوسرے مرتبہ خریف مین اور ملازمون کے تقرر اور برخاستگی کی غرض سے بھی منعقد ہوتی ہے اور جسقدر معاملات شہر کی اصلاح اور خیراتی کارخانون اور مدارس اور صفائی شہر اور پولس کی نگرانی اور محاصل کے وصول کرنے کی ترتیب اور اوس روپیہ کی تعین کے ہوتے ہین جو مصالح شہر کے لیے ضرور ہو اس مجلس سے بھی اوسی طرح پر طے ہوتی ہین جسطرح کہ اور ملک کی مجلسون سے طے پاتے ہین۔

تیرہوین فصل

شہر کی اصلاح کی کارروائی کے بیان مین

ہر شہر مین ایک اور مجلس اون لوگون سے مرکب ہوتی ہے جنکو مجلس بلدی
اوس شہر کے مشائخ کے تحت مین مقرر کردیتی ہے اور اوسکا کام یہ ہے
کہ جن امور کو مجلس بلدی شہر کی مصلحتون کے لیے تجویز کرے اونکی تعمیل پر
کوشش کرے اس مجلس مین چھہ ممبر اوس شہر مین ہوتے ہین جہان تیس ہزار
آدمیون کی آبادی ہو اور چار ممبر اوس شہر مین ہوتے ہین جہان تیس ہزار
سے کم آبادی ہو ۔

چودہوین فصل

ان مجلسون کے معطل ہونے مین

بادشاہ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ قسمت کی مجلس اور شہر کی مجلس کو کسی
وجہ سے جو سیاست سے متعلق ہو معطل کردے اور بجاے اونکے شہر کے باشندون
یا قسمت کے باشندونکو تین مہینے کے عرصہ مین اور مجلس کو منتخب کرنیکا حکم دے اور جبتک

دوسری مجلس قائم ہوا اوس وقت تک مجلس کا کام سلطنت کی اور متعلقین
ہین سے کوئی انجام ہوسکے اور اگر کوئی شکایت حکام یا وکلا رعایا کی
جنکا کام قسمت کی امور مصالح کا انجام دینا ہے بادشاہ کے کان تک
پہونچے تو بادشاہ اوس شکایت کو مجلس سلطنت کی سپرد کردیتا ہے۔

پندرہوین فصل

مجالس حکم کے بیان مین

تمام سلطنت اطالیا یعنے مجموعہ ریاستہاے اٹلی اور ریاست صاردو کو
جنکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اس سبب سے کہ اونکے اتحاد کو بہت تھوڑا عرصہ
گذرا ہے آج تک مجالس حکم کی یکسان ترتیب کیواسطے کوئی موقع نہین ملا
اسی سبب سے ہم بھی تفصیل وار یہ بات نہین بتا سکتے کہ وہان مجالس کی
تعداد کسقدر ہے صرف بطور اجمال یہ بات کہہ سکتے ہین کہ اٹلی کی قوانین
بھی یورپ کی اونھین سلطنتون کے موافق ہین جنمین کونسٹیٹیوسیون جاری
ہین جیسے کہ فرانس اور انگلستان ہین ہے چنانچہ اٹلی مین بھی جرائم فوجداری

کی تجویز جوری کی رائے پر منحصر ہے اور وہان معمولی مجلسین اور مجالس صلح
اور مجالس تحقیق اور چار اعلی مجلسین مقرر ہین۔

سولھوین فصل

مدارس علوم کی تفصیل مین

جسطرح پر کہ ہم فرانس کے مدارس کی تقسیم کی کیفیت لکھہ آئے ہین اوسیکے
موافق ہم اسکی تفصیل بیان کرتے ہین چنانچہ جو کچھہ ہمنے اس سے پہلے
فرانس کے حالات مین فرانس کے مکتبون کی نسبت بیان کیا ہے کہ
وہ تین قسمون منقسم ہین تو اوسی بیان کو اس جگہہ کے لیے بھی کافی
سمجھتے ہین اور اس جگہہ چند مکتبون اور اونکے طالب علمون کی تعداد
کے بیان کر دینے پر جو سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین تھے اکتفا کرتے ہین پس
ادنی درجہ کے مدارس اس تمام سلطنت مین اکتیس ہزار آٹھہ سو ہین جنمین
گیارہ لاکھہ اٹھتر ہزار سات سو پینتالیس طالب علم پڑھتے ہین اور اوسط
درجہ کے مدارس ایکہزار چھیانوے ہین جنمین اونچاس ہزار ایکسو بچاسی طالب علم

پڑھتے

پڑھتے ہین اور اعلی درجہ کے مدارس اڑتیس ہین جنمین نو ہزار پانسو چھیاسی
طالب علم پڑھتے ہین اور مقام بند قیہ ہین دو ہزار ایکسو چھبیس مدرسے تو ادنی
درجہ کے ہین جنمین ایک لاکھ ستائیس ہزار ایکسو سترہ طالب علم پڑھتے ہین
اور چونتیس اوسط درجہ کے ہین جنمین چار ہزار چھہ سو سترہ طالب علم پڑھتے ہین
اور اعلی درجہ کا صرف ایک ہی ہے جسمین ایکہزار تین سو اکیاسی طالب علم ہین
اور ان تینون قسم کے مدارس سے بھی اور اعلی درجہ کا ایک مدرسہ واسطے
تجربہ علوم کے ہی اور اس سلطنت مین خاص اون علوم کی تعلیم کے لیے
بھی جو فوج سے علاقہ رکھتے ہین اور فلاحت اور جہازرانی سے علاقہ رکھتے ہین
مدرسے ہین اور اونکی نگرانی وزیر صیغہ علوم کے متعلق ہے اور اوسکے ساتھ
ایک مجلس بھی ہے اور اعلی درجہ کے مدارس کے اخراجات کی اور اوسط درجہ
مین سے ایکسو تئیس کے اخراجات کی اور تمام مدارس جنگی کے اخراجات
کی متکفل خاص سلطنت ہی باقی کے اخراجات اونکی قسمتون اور شہرون
سے متعلق ہین ۔

سترھوین فصل

سلطنت اٹلی کی مالی اور لشکری بری اور بحری قوت کے بیان مین

مالی قوت

کل سالانہ آمدنی سلطنت کی ۶۱۳۸۱۱۶۵۲ فرنکا تخمیناً۔

کل سالانہ خرچ سلطنت کا ۹۳۵۳۸۶۳۲۵ فرنکا تخمیناً۔

کل قرض سلطنت پر جو ۱۸۶۳ء مین تھا ۳۱۰۳۱۵۰۹۷۹ فرنکا۔

سلطنت اٹلی کے بری لشکر کی قوت ۱۸۶۶ء مین

اقسام لشکر کے	صلح کے وقت	لڑائی کے وقت
لشکر کے امرا مثل امیر لوا کے اور اوس سے اوپر	۱۵۳	۱۵۳
اٹاماجور یعنے ارکان حرب	۲۱۰	۲۱۰
تیلیس با انضباط امیرالاے تک	۱۳۸۷۳۵	۳۷۳۱۷۵
رسالے	۱۷۸۹۵	۱۸۳۷۳
جاندارم وہ بھی نظامت کے رسالے ہین	۳۱۷۹۲	۳۱۷۹۲
توپچی	۱۸۹۲۶	۳۰۰۳۲
انجینیر اور بوجھ اوٹھانے کے لیے لشکر	۷۴۳۴	۱۶۹۹۰
انتظام لشکر کے لیے	۳۱۸۳	۶۱۷۵
نظامت کا اور قلعون کا متعینہ لشکر	۱۳۹۰۰	۱۳۹۰۰
پراکسی کا لشکر		۱۱۵۰۰۰
میزان	۲۳۳۲۱۸	۴۹۴۸۰۰

سلطنت اٹلی کی بحری قوت سنہ ۱۸۶۶ء مین

اقسام بحریہ اور مراکب کی	بحریہ	انہین ۱۰۲۱۰۳۰ گھوڑون کی قوت ہے: اسٹیمر مدرعہ	انہین ۱۰۲۱۰۳۰ گھوڑون کی قوت ہے: اسٹیمر	مراکب قلاع	کل جہاز اور انکی توپین ۱۳۲۱
امیرالات	۲				
فیش امیرال بجای امیرامراء کے	۳				
کنترامیرال بجاے امیرلوا کے	۱۰				
قپطانات اجفان	۳۲				
قپطانات فراقط	۳۶				
قپیالات اول اور دوسرے درجہ کے	۱۵۰				
قپیالات صغار	۱۵۰				
بحریہ	۱۱۱۹۳				
صنائعیہ	۶۶۰				
لشکر طیار واسطے دریا کے	۵۸۵۰				
فراقط جنمین سے ایک شبور مین ہے		۱۴			۱۴
قرالط		۲			۲
کونتینار		۶			۶
بلطرجہ عقواسہ		۲			۲
میزان جو اگلے صفحہ مین لکھی جاویگی	۱۸۰۶۶	۲۴			۲۴

تتمہ جدول سلطنت اٹلی کی بحری قوت سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

کل جہازات اور اونکی قوت ۱۳۲۱	مراکب قلاع	انجن ۳۰۲۱۰ گھوڑون کی قوت سے		[illegible]	اقسام بحریہ اور مراکب کے
		[illegible]	[illegible]		
۳۴			۳۴	۱۸۰۶۶	میزان پچھلے صفحہ کی
۲		۲			اجفان
۹		۹			قراقط
۲۲	۲	۲۰			قرابط
۵		۵			کونتیبار
۱۱		۱۱			اپہکہ
۳۱	۸	۲۳			بوجھ اوٹھانے کے لیے
۱۰۴	۱۰	۷۰	۳۴	۱۸۰۶۶	میزان

سلطنت اٹلی کی بحری تجارت کی قوت

وزن بحساب ٹن	مراکب	اقسام مراکب
۶۶۹۵۱۶	۱۶۳۹۸	مراکب قلاع
۱۶۸۸۷	۵۰	اسٹیمر
۶۸۶۴۰۳	۱۶۴۴۸	میزان

نوان باب

سلطنت اسپین یعنے اندلس کے حالات مین اور اسمین چند فصلین ہین

فصل اول

اوسکی تاریخ مین

قدیم زمانہ مین سنہ عیسوی سے پہلے یہ سلطنت یونان کی سلطنت کے تابع تھی پھر قرطاجنیون یعنے کارتھیج والون کے قبضہ مین آگئی اسکے بعد ایکسو تیس برس قبل سنہ عیسوی اوسپر رومی قابض ہوگئے اور اونکو ماتحت ممالکون مین سے یہ ملک بھی ہوگیا اور پانچ قرن اونکے قبضہ مین رہا اور اونکے بعد ایک اور قوم جو فیزیغوت کہلاتی تھی اور شمالی سمت کی

بسنے والی تھی اسپر قابض ہوگئی اور سنہ ۷۱۱ع تک ہی قابض رہی اوسکے بعد
وہان مسلمان آئے اور اہل عرب نے اوسکو فتح کیا اور اونکے زمانہ مین اس
سلطنت کی قوت کو روز بروز نہایت استحکام ہوا اور اوسکی وسعت بڑہ گئی
اور تمدن اور علوم و فنون اور معارف و صنائع مین اوسکی شہرت سب سے
زیادہ ہوگئی خصوصاً علم فلاحت مین اونھون نے ایسا کمال حاصل کیا کہ
اہل فرنگ نے بھی اونکو آج تک اپنا پیشوا سمجھا ہے جیسا کہ مشہور ہے اسکے
بعد ملک منقسم ہوگیا اور وہان طوائف الملوکی ہوگئی اور اسکے سبب سے وہ
تفرقہ اس سلطنت مین پڑا کہ رفتہ رفتہ انکے ہاتھ سے ملک نکلنا شروع ہوگیا
جیسا کہ کتب تواریخ اسلامی مین اوسکا مفصل حال مذکور ہے اور سنہ ۱۴۹۲ع
تک اوسکی یہی کیفیت رہی آخرکار اسی سنہ مین مسلمانون کی سلطنت کا بالکل
خاتمہ ہوگیا اور فردنانڈ نامے بادشاہ اسپین ملک غرناطہ پر بھی قابض ہوگیا
جو سب سے آخری ملک مسلمانون کے ہاتھ مین تھا اور اس بادشاہ کی اولاد
مین یہ ملک سنہ ۱۸۰۸ع تک برابر چلا آیا آخرکار اونکا بھی سلسلہ ختم ہوا اور نپولین ۱۰

فلپ خامس حفید ملک فرانس کو بلایا کہ وہ اوسپر حاکم ہو چنانچہ بہت سی جنگ و جدال کے بعد جو فرانسیسیون مین اور اون یورپ کی سلطنتون مین ہوئین جو اوسکا اوسکے لینے سے منع کرتی تھین اوسپر قابض ہو گیا اور اوسکی اولاد مین وہان کی بادشاہت ۱۸۰۸ع تک برابر رہی پھر سنہ مین شارل رابع جو وہان کا بادشاہ تھا اور اوسکے بیٹے فردناند سابع مین ایک مشہور قصہ کی بابت کچھ نزاع ہو گیا جسکے سبب سے نپولین اول نے جو اسی تاک مین تھا فرصت کو غنیمت سمجھکر اونکے ہاتھ سے اسپین کو چھین لیا اور اپنے بھائی کو وہان کا حکمران مقرر کیا چنانچہ ۱۸۱۳ع تک وہ اوسپر قابض رہا مگر پھر آخرکار فلپ خامس ہی کی اولاد مین یعنی فردناند کے ہی ہاتھ مین سلطنت آگئی اور آج تک اوسی کے خاندان کے قبضہ مین چلی آتی ہے

دوسری فصل

اسپین کے بادشاہ اور اونکے سال سلطنت کے بیانمین

سنہ	
	خاندان ارغون
۱۴۷۹	فردناند پانچوان اور اوسکی زوجہ ایزابیلا قسطلیہ والی
	خاندان اسٹریا
۱۵۱۶	شارل پہلا جسکا لقب بعد کو شارل خامس ہوا
۱۵۵۶	فلیپ دوسرا
۱۵۹۸	فلیپ تیسرا
۱۶۲۱	فلیپ چوتھا
۱۶۶۵	شارل دوسرا
	خاندان بوربون فرانسیسی
۱۷۰۰	فلیپ پانچوان
۱۷۲۴	لوییز پہلا
۱۷۲۴	فلیپ پانچوان دوسری دفعہ
۱۷۴۶	فردناند چھٹا
۱۷۵۹	شارل تیسرا
۱۷۸۸	شارل چوتھا
۱۸۰۸	جوزف بوناپارٹ
۱۸۱۴	فردناند ساتوان
۱۸۳۳	ایزابیلا دوسری مع اوسکی مان ماریہ کرسٹینا
۱۸۴۳	ایزابیلا تنہا جو ابتک ملکہ ہے۔

تیسری فصل
حکومت کی کیفیت کے بیان مین

یہ سلطنت یورپ کی جنوبی اور غربی سلطنتون مین شمار کیجاتی ہے اور

چھتیس درجون اور ایک دقیقہ اور تینتالیس درجون اور اکیاون دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین اور پہلے درجہ کے درمیان طول شرقی مین اور گیارہ درجہ اور سینتیس دقیقون کے درمیان طول غربی مین واقع ہے اور حد اسکی شمالی سمت مین تو بحر محیط اور کچھ پہاڑ ہین جو فرانس اور اسپین مین حد فاصل ہین اور جنوب مین اوسکی حد بوغاز جبل طارق ہے اور غرب مین پرتگال کی سلطنت ہے اور حد شرقی مین بحر ابیض ہے اور باعتبار مساحت کے شمال و جنوب مین طول اوسکا گیارہ سو کیلو میتر ہے اور غرب و شرق مین عرض اوسکا چھ سو کیلو میتر ہے اور دائرہ اوسکا تین ہزار نو سو چونتیس کیلو میتر ہے جسمین سے دو ہزار سات سو کیلو میتر ساحل ہین اور زمین اوسکی باعتبار مساحت کے پانچ لاکھ انچاس ہزار دو سو تینتالیس کیلو میتر مربع ہے علاوہ جزایر بالیار کے اور اس سلطنت مین پہاڑ اور دریا ہین چنانچہ پہاڑ سب سے بڑے چھ ہین اور دریا بہت بڑے بڑے پانچ ہین اور چھوٹے بھی چار ہین اور اوسکے باشندون کی تعداد ۱۸۵۵ء تک پندرہ ملین چار لاکھ

چون ہزار پانسو چودہ بھی اور سب لوگ وہان کیتھالک مذہب کے پیرو ہین
اور کچھ آبادی اوسکی امریکا مین بھی ہے جسکے باشندون کی تعداد چالیس لاکھ
چونسٹھ ہزار ایکسو چوبیس کے قریب ہے اور کچھ حصہ اوسکا افریقہ اور ایشیا مین ہے
اور جزایر اوقیانوس مین بھی کچھ آبادی ہے کہ ان سبکے باشندون کی تعداد
بھی بلکہ سینتالیس لاکھ چھیالیس ہزار دوسو تینتیس ہوتی ہے اور لوہے کی
سڑکین بھی وہان ہین جنکا طول سنہ ۱۸۶۳ع مین تین ہزار پانسو دو فرسخ تک پہنچ گیا تھا
اور صناعی اور علوم و فنون مین وہ نہایت ترقی کی حالت مین ہے ادنی
درجہ کے مدارس اوسمین ترپن ہزار ہین اور اوسط درجہ کے چھپن اور اعلی درجہ
کے بارہ ہین اور ان سبکے علاوہ اور بھی مدرسے ہین جنمین منتہی لوگ تحصیل
کرتے ہین تاکہ اونمین سے ایسے لوگ نکلین جو مذکورہ بالا مدرسون مین مدرس
مقرر کیے جاوین اور اونکے سوا اور ایسے انجنیری مدرسے ہین جنمین سڑکین
نکالنے اور پل بنانے کے کام اور اسی طرح کے اور عام فائدون کے کام
کی تعلیم ہوتی ہے اور بعض مدارس ایسے ہین جنمین معادن نکالنے کا علم

پڑھایا جاتا ہے اور مکتب فلاحت کا اور مکتب صناعت کا اور مکتب موسیقی
کا ہے اور تخت اور روغن بنانے کا فن بھی سکھایا جاتا ہے اور مکتب الشہود
اور بحری اور بری تجارت کا بھی مکتب ہے اور فن بیطاری کا مکتب اور
مکینات بنانے کا بھی ایک مدرسہ ہے اور وہان گیہون اور جو چانول اور قسطانی
اور زیتون اور زعفران اور روئی اور قنب اور انگور اور برتقان اور انار
اور اسکے سوا اور میوہ اور پھل بھی پیدا ہوتی ہین اور معادن اسمین بہت ہین
چنانچہ نقرہ کی کان اور اور قسم کے بیش قیمت پتھرون کی کانین ہین تانبا اور
سیسہ اور پارہ اور توتیا اور پتھر کے کوئلے اور کبریت اور لوہے اور نمک
وغیرہ کی بھی کانین ہین اور وہان مویشی بہت ہوتی ہین اور سب سے زیادہ
مشہور وہان کی اون دار بھیڑ ہے جسکا عمدہ اون نہایت مشہور ہے اور وہان
حریر اور کتان اور روئی کے کپڑے بنے جاتے ہین اور وہان کا کاغذ اور چمڑہ اور
صابون اور ہتھیار اپنی عمدہ ساخت مین مشہور ہین خصوصاً شہر طلیطلہ[1] صیاغہ

[1] طلیطلہ جسکو ٹالیڈو بھی کہتے ہین ایک مشہور شہر مملکت اسپین مین واقع ہے صفحہ ۷۰ کے حاشیہ مین
حالات اسکی شائستگی سے حاسب کیا گیا ہے ۱۲

اور اسی طرح اور مقام بھی صناعی کے لیے مشہور ہین اور ملک اسپین کی تجارت
نہایت وسیع ہے چنانچہ ۱۸۶۲ع مین جسقدر مال تجارتی وہان سے باہر کو
گیا تھا اوسکی قیمت دو سو ستر ملین اور چھہ لاکھ چھتیس ہزار ساڑھے سرسٹھ فرنکا
تھی اور جسقدر مال سنہ مذکور مین وہان اور ملکون سے آیا اوسکی قیمت چار سو
اونچاس ملین اور آٹھہ لاکھہ انتالیس ہزار سات سو پونے چھتر فرنکا تھی اور
جسقدر تجارتی جہاز خاص اسپنیول کی پھریرہ کے آئے اونکی تعداد پانچہزار
دو سو اسی تھی اور جو غیر ملکون کے پھریرہ کی آئے وہ پانچ ہزار پانسو چار تھے
اور جو یہان سے اسی ملک کی پھریرہ کے جہاز گئے وہ چار ہزار تین سو سترہ تھے
اور غیر ملکون کے پھریرہ کے جہاز چار ہزار آٹھہ سو گیارہ تھے۔

چوتھی فصل

سلطنت اسپین کے انتظام سیاسی مین

جو کونسٹیٹیوشن آج کل اس سلطنت مین رائج ہے اوسکی بنا سنہ ۱۸۴۵ع
مین پڑی تھی اوسکے اصول مین یہ باتین داخل ہین کہ کوئی جدید قانون

اس سلطنت مین بغیر مجلس کورتیس کی راے کے جاری نہوگا اور آئین بھی
بادشاہ کی موافقت شرط ہوگی اور اس مجلس کورتیس کے دو حصے ہون
ایک مجلس اعلی اور دوسرا مجلس وکلاء عامہ و مجلس اعلی مین وہ خاندانی
لوگ شامل ہون جنکو پہلے سے اوسکی ممبری کا استحقاق حاصل ہے اور
وہ ایسے لوگ ہین جنکے بزرگون کو قدیم زمانہ مین اونکے کارہاے نمایان
کے سبب سے بادشاہون نے یہ حق دیا تھا اور علاوہ انکے وہ مقدس عہدون
کے عہدہ دار ہین جنکو اوس عہدہ کے سبب اس مجلس کے ممبر ہونیکا حق حاصل ہوتا ہے
اور وہ لوگ سرداران کنیسہ و راسافقہ اور رؤسا اساقفہ ہین اور افسران لشکر
بھی جبکہ ایک خاص رتبہ کو پہونچ جاتے ہین تو اونکو اس مجلس کے ممبر ہونے کا
حق حاصل ہوجاتا ہے اور مجالس احکام کے اعلی عہدہ دار اور اعیان مملکت
مین سے وہ لوگ اس مجلس کے ممبر ہوتے ہین جنکو حسب شروط مقررۂ قانون
بادشاہ منتخب کرتا ہے اور اونکے لیے تاحیات وظیفہ مقرر ہوجاتا ہے اور مجلس
وکلاء عامہ کے ممبرون کو رعایا خود منتخب کرتی ہے مگر اونکی منتخب ہونیکے لیے

شرط یہہ ہے کہ وہ سلطنت کو کم سے کم ڈیڑھ سو فرنکا سالانہ محصول دیتا ہو یا اوسکو
املاک سے کم سے کم تین ہزار فرنکا سالانہ آمدنی ہو اور اونکی تعداد اوسکا حساب یہہ ہے
کہ پچاس ہزار باشندون کی طرف سے ایک وکیل ہوتا ہے اور یہہ ممبر پانچ برس بعد
تبدیل ہو جاتے ہین اور منتخب کرنیوالون کی شرط یہہ ہے کہ اوسکی آمدنی اسقدر
ہووے کہ وہ سالانہ محصول ایکسو فرنکا ادا کرتا ہو اور جو پیشہ ور ہو تو پچاس
فرنکا دیتا ہو اور ان مجلسون کے حقوق یہہ ہین کہ وہ جملہ قوانین جدیدہ مین
مباحثہ کرین اور اوسکی منظوری یا نامنظوری کا ووٹ دیوین اور ہر سال
سلطنت کی آمدنی اور مصارف کی اصول کو تشخیص کرین اور وزرا سے تصرفات
سلطنت کی بابت امور سیاست اور امورات داخلی اور خارجی وغیرہ کی نسبت
جسکی تفصیل حالات قانونیہ کے بیان مین اوپر گذر چکی ہے بازپرس کرین اور
قوانین منظور شدہ کو اپنے نام سے نافذ کرنا اور کسی ملک سے لڑائی کرنا اور
صلح کی شرطین قرار دینا یا تجارت کا معاہدہ کرنا اور وزیرون کو مقرر کرنا اور
اون دونون مجلسون کے ممبرونکا اور جدید کمیٹیو انتخاب کرنا اور عہدہ دارون کا

مقرر کرنا اور جو لوگ جہین جہانی وظیفہ نہین پاتے اونکو کام سے علیحدہ کرنا اور
مجلسون کے جمع ہونیکے لیے احکام جاری کرنا اور مجلس وکلاء عامہ کو معطل
کر دینا اگرچہ جس وقت ایسا کرنیکی ضرورت ہو بشرطیکہ رعایا سے زیادہ سے
زیادہ تین مہینہ کی مدت مین مجلس کے نئے ممبرون کے انتخاب کی درخواست
کیجاوے اور نئے قوانین کا مجلس مین اتفاق راے کے لیے پیش کرنا بادشاہ
کے حقوق مین ہین اور اوسکے اختیار مین ہے مگر اوسپر عملدرامد وزیرون کی اجازت
پر موقوف ہے کیونکہ سلطنت کے تصرفات کی جوابدہی اونھین سے لیجاتی ہے
مصنف کہتا ہے کہ اگرچہ یہ سب قوانین ہین مگر اس سلطنت مین اونپر اسطرح
عملدرامد نہین ہوتا جس طرح کہ اور یورپ کی سلطنتون مین عملدرامد ہوتا ہے
کیونکہ وہان ہمیشہ اندرونی لڑائیان باہم قومون مین ہوتی رہتی ہین اور اس
سبب سے سلطنت کو اکثر حالتون مین خودمختاری برتنا پڑتی ہے اور وہان
اون مجلسون کے سوا ایک اور مجلس ہے جسکے ممبرونکو خود بادشاہ منتخب کرتا ہے
اسکا کام یہ ہے کہ جو قوانین جدیدہ منظوری کیواسطے پیش ہونیکو ہون اونکی تنقید

کرے اور سلطنت کی کارروائی کی ترتیب کرے اور جو معاملات باہم ملازمان سلطنت کے ہون یا اون مین اور اور لوگون مین عمدہ کو متعلق معاملات ہون تو اونکو فیصل کرے اور جو مشکل معاملات وزرا کی جانب سے پیش ہون انمین رائے دے اور ایک اور مجلس ہے جسکا یہ کام ہے کہ وہ تجارت کی ترقی اور صناعت و حرفت کی اشاعت کے ذریعون کو علی وجہ الاتم مہیا کرتی ہے۔

پانچوین فصل

سلطنت کے انتظام حکمرانی مین

انتظام سلطنت آٹھ وزرا کے متعلق ہے جنکی نگرانی ایک وزیر اعظم سے متعلق ہے اور وہ سب مصالح ملکی مین غور کرنیکے لیے متفق ہو کر بادشاہ یا نائب بادشاہ کی حضور مین جمع ہوتے ہین اور اس مجمع کا نام مجلس وزرا ہے اور سلطنت اونچاس قسمتون پر منقسم ہے اور ہر قسمت مین ایک حاکم ہے جو سلطنت کے احکام کو جو اوس قسمت کے مصالح اور انتظام سے متعلق ہین نافذ کرتا ہے اور جو مصالح اوس قسمت کے وہان کے حکام کے متعلق ہین اونکی بھی نگرانی کرتا ہے جیسے کہ اس

قسم کے انتظامون کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے اور اوسکے ساتھ ایک مجلس مشورہ
بھی ہے جسکے ممبر بادشاہ کے انتخاب سے مقرر ہوتے ہین اوسکا کام یہ ہے کہ جو
معاملات اون لوگون مین جو انتظام مصالح عامہ کے لیے مقرر ہین اور جو لوگ اونکے
ساتھ بعض کام کا ٹھیکہ لیتے ہین یا اونمین اور اوس شخص مین جو اونکی کارروائی سے
کسی ضرر کا دعوی کرے واقع ہون اون سبکو فیصل کرے اور ہر قسمت مین
ایک اور مجلس ہے جسکا نام مجلس قسمت ہے اسکے ممبران کو اہالیان قسمت مقرر
کرتے ہین اور اس مجلس کا سردار اونھین ممبرون مین سے بادشاہ منتخب کر دیتا ہے
اوسکا کام یہ ہوتا ہے کہ جو محصول مجلس وکلاء عامہ اوس قسمت پر تجویز کر دے اوسکو
وہ حسب حیثیت شہرون پر تقسیم کر دے اور فوج مین بھرتی کرنیکے لیے جسقدر آدمی
مطلوب ہین اونکی بھی تفریق کر دے اور جن کامون کا مصالح قسمت کے لیے کرنا ضرور ہے
اور جسقدر روپیہ کا لینا اون کامون کے انجام کے لیے رعایا سے واجب ہے اوسکو
معین کر دے اور اسی قسم کے اور کام بھی اس مجلس سے متعلق ہین اور ہر قسمت کے
شہرون مین ایک مجلس ہوتی ہے جو مجلس بلدی کہلاتی ہے جسکے ممبرونکو شہر کے

ایسے باشندی منتخب کرتی ہین جو سلطنت کو کم سے کم پچاس فرنکا سالیانہ جایداد
غیر منقولہ کی بابت محصول دیتے ہین مگر یہ شرط بڑے شہرون کے لیے ہی اور چھوٹے
شہرون مین یہ شرط نہین ہی اور اس مجلس کا رئیس ایک شیخ بلد یا اوسکا نائب
ہوتا ہی جسکو بادشاہ انھین لوگونمین سی تجویز کر دیتا ہے اس مجلس کا کام یہ ہے
کہ شہر کے مصالح کی نگرانی رکھے اور شیخ اور اوسکے نائب کے حسابون کی جو ان کامون
کے انجام کے لیے مقرر ہون پڑتال کری اور لشکر مین بھرتی کرنیکے لیے قرعہ اندازی
کو جاری کری اور جو لوگ محصول وصول کرنے پر مامور ہین اونکی اعانت کری اور
املاک شہر کا انتظام اور شہر کے رہنے والون مین پانی اور چراگاہون کی تقسیم اور اور
تمام مصالح شہر کی نگرانی کرتی رہے اور سلطنت کو رہ مین ان مجلسون کے علاوہ
مجالس حکمیہ چارسو پچانوی ہین جنکے متعلق جرائم اور مالی معاملات کا جو وہان کے
باشندون مین ہون انفصال کرنا ہی اور ان مجلسون کے احکام کی تحقیق کے لیے
پندرہ مجلسین اور ہین اور اگر وہ شخص جسپر حکم دیا گیا ہے اوس حکم کی تحقیق کروانا
چاہی تو اون مجلسون سی تحقیق کروا سکتا ہی اور ان سب مجلسونپر ایک اور اعلی مجلس ہے

کہ اوسمین کل مقدمات کی انتہا ہو جاتی ہے جیسا کہ اسکی مثال فرانس کی سلطنت کے حال مین بیان ہوچکی ہے۔

چھٹی فصل

سلطنت اسپین کی مالی اور فوجی بری اور بحری قوت کے بیان مین

مالی قوت

آمدنی سلطنت کی سنہ ۱۸۶۲ء مین	۵۰۷۸۹۲۲۵۰ فرنکا
خرچ سلطنت کا اوسی سنہ مین	۵۰۵۲۸۳۸۰۸ فرنکا
قرض سلطنت پر اوسی سنہ مین	۳۵۶۸۶۸۳۵۶۵ فرنکا

بری لشکر کی قوت سنہ ۱۸۶۲ء مین

۱۶۹۹۷۲	لشکر ترپیس
۱۶۸۲۴	رسالے
۱۲۶۲۶	توپچی
۴۰۱۶	انجنیر
۱۲۹۵۱	رسالے جندارمیہ واسطے شہرون کی نگہبانی کے یعنے ضبطیہ رسالے۔
۲۱۶۳۸۹	میزان

بحری قوت اوس سلطنت کی

کل جہاز اور اونکی توپین ۱۸۶۴	مراکب قلاع	اسٹیمر	جملہ بحریہ	اقسام بحریہ اور مراکب
			۱۱۰۰	فسیلات صغار و کبار
			۱۸۹	متعینین انتظام کے لیے
			۱۴۸	باکنجیہ
			۱۳۶۱۵	بحریہ
			۷۹۸۰	لشکر طیار واسطے دریا کے
۳	۲	۱		اجفان
۲۴	۳	۲۱		فراقط
۲۲	۴	۱۸		قرابط
۲۰		۲۰		قولیت
۲۸	۱۰	۱۸		بار برداری کے لیے
۱۵	۱۵			اسرکہ اور سکاین
۱۷		۱۷		اسٹیمر صغار
۳۰		۳۰		کونتیار
				مراکب جو قریب طیار ہونیکے ہین
۲		۲		اجفان لوہے کی جنمین ستسو گھوڑوں کی قوت ہے
۶		۶		فراقط لوہے کی جنمین ہزار گھوڑون کی قوت ہے
۴		۴		قرابط
۶		۶		قولیت
۱۲		۱۲		شالوپ کونتیار
۱۸۹	۳۴	۱۵۵	۲۳۰۱۲	میزان

قوت تجارت بحری

جملہ	مراکب قلاع	اسٹیمر	مراکب تجارت
۱۴۳۸	۱۳۹۵	۴۳	مراکب کبار واسطے سفر بعید کے
۳۳۹۰	۳۳۰۹	۸۱	مراکب صغار واسطے سفر قریب کے
۴۸۲۸	۴۷۰۴	۱۲۴	میزان بحریہ ۳۶۷۴۴

دسوان باب

سلطنت سویڈن اور ناروی کے بیان مین

اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

یہ ملک پہلے چند چھوٹے ملکون مین منقسم تھا مگر دسوین قرن مین ان ملکومین دو سلطنتین قائم ہوئین اور پھر بارہوین قرن کے شروع مین دونون ملک ایک ہوگئے اور ۱۳۸۹ع مین اوسکے باشندون نے ملکہ ڈنمارک اور ناروے کو اسلیے منتخب کیا کہ وہ اونپر بادشاہ ہو اور اوس عہدنامہ کے موجب جو ۱۳۹۷ع مین منعقد ہوا تھا تینون ملک جنکا نام اسکنڈینافیا تھا یعنے ملک سویڈن اور ناروے اور ڈنمارک ملکر ایک ملکہ کے تحت سلطنت ہوگئے

اور ۱۴۴۲ع سے لیکر ۱۵۲۰ع تک مملکت سویڈن مین طرح طرح کی ہنگامی اور لڑائیان رہین کیونکہ وہ ڈنمارک کی تسلط سے رضامند نتھے یہان تک کہ وہ انجام کار ۱۵۲۳ع مین غوستاف فازا کی حکومت مین مستقل ہوگئی اور اس خاندان کی حکومت کی زمانہ مین سویڈن والون نے لوتھر کا مذہب اختیار کرلیا جو پروٹسٹنٹ مذہب کی ایک شاخ ہے اور اسی خاندان کے عہد مین ۱۵۲۳ع سے لیکر ۱۶۵۴ع تک سلطنت سویڈن نے ایسی ترقی حاصل کی کہ تمام یورپ کی سلطنتون مین سب سے زیادہ عزت اور فخر کے لائق ہوگئی اور اسکے تین بادشاہون نے بولونیا پر قبضہ کرلیا اور المانیا کے معاملات مین اون لڑائیون کی زمانہ مین مداخلت رکھی جنکا نام تیس برس کی لڑائی ہے اور اوس مداخلت مین بڑی بڑی فتوحات المانیا کے مقابلہ مین پائین اور جن شمالی سلطنتون نے فرانس سے معاہدہ کیا تھا اون مین یہ بھی شامل تھی اور حدود مملکت کی بسبب غلبہ بادشاہ غوستاف ادولف کی مملکت لیفونیا اور انیغریا اور کاریلیا پر اور بسبب غلبہ ملکہ کرستینا کے سترہوین قرن مین مملکت بومرانیہ کی ایک ٹکڑہ پر

اور ملک برامن اور فاردن اور دریاے اودر کے میدان پر اوس سے
بھی زیادہ ہو گئیں جتنی کہ بارہوین قرن مین بادشاہ اریک تاسع نے بڑہائی تھین
اور ۱۳۹۷ء مین اس ملکہ کو دسوین شارل نے جو اوسکا قریب قرابت مند
اور خاندان قنطرتین مین سے تہا تخت سے اوتار دیا اور اوسکے خاندان نے
۱۶۵۴ء سے لیکر ۱۷۲۰ء تک یہان حکومت کی اور اونکی ابتدا حکومت
مین بسبب اون شرطون کے جو شارل یازدہم نے سلطنت پولونیا کے ساتھ
۱۶۶۰ء مین کی تہین اس سلطنت کی شان اور عظمت نہایت ترقی پکڑ گئی
کیونکہ ان شرطون کے سبب سے پولونیا نے اپنے تمام حقوق کو جو اسکو لیفونیا اور
استونیا مین حاصل تھے سلطنت سوئیڈن کے سپرد کر دیا اور اسی سنہ مین
ڈنمارک نے مملکت اسکانیا اور ہالنڈ اور بلاکنج اور بوہس کو بھی اسکے سپرد کر دیا
لیکن شارل دوازدہم کی بداطواری کے سبب سے جسنے روس کے لشکر پر بہت سی
فتوح حاصل کی تہین بطرس کبیر نے جو روس کا بادشاہ تھا بولتافا کی لڑائی
مین ۱۷۰۹ء مین اوسپر فتح پائی اور سوئیڈ کے ہاتھ سے بموجب اون شرطون کے

جو ١٧٢١ء مین روس کے ساتھ منعقد ہوئے تھین بہت سے ملک عمدہ عمدہ نکل گئے
اور پھر ١٧٥١ء مین سویڈن پر اودلف فرڈریک غالب ہوگیا جو خاندان
ہولسٹین غوتورپ سے تھا اور بادشاہ غوستاف اودلف جو اوس خاندان کا
چوتھا تھا ١٨٠٩ء مین تخت سے اوتار دیا گیا اور تاج سلطنت اوسکے چچیا
شارل سیزدہم کو اوسکی عمدہ خصلتون کے سبب ملگیا مگر چونکہ اوسکے خاندان
مین اوسکا کوئی وارث نتھا اس سبب سے اوسنے مارشال فرانسیسی برندوت کو
١٨١١ء مین متبنّی کرلیا اور ١٨١٤ء مین مملکت سویڈن مع اور ممالک کے
فرانس مین شامل ہوگئی اور مملکت ناروے بھی اسی مین شامل ہوگئی اور سلطنت
یہ بھی اور سلطنتون کے ساتھ جنھون نے فرانس مین شامل ہونیکا عہدنامہ کرلیا تھا
داخل تھی اور ١٨١٨ء مین مارشال برندوت شارل سیزدہم کے انتقال کے بعد
بادشاہ ہوا اور شارل چہاردہم مشہور ہوا اور ١٨٤٤ء مین اوسکا بھی انتقال ہوا
اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا شارل پانزدہم حکمران ہوا جو اب تک وہان حاکم ہے
اور شارل چہاردہم کیوقت مین اور اوسکے بیٹے شارل خامس کے عہد مین مملکت

سویڈن اور ناروے کی شان بڑھ گئی خصوصاً علوم و فنون اور تہذیب قوانین سیاست مین اور ترقی فلاحت اور صنائع مین۔

دوسری فصل

مملکت سویڈن اور ناروے کے حالات مین

سلطنت سویڈن اور ناروے دونون ایک جزیرہ کو حاوی ہین جو زمین الفارہ کے متصل ہے جسکو اسکندنافیا کہتے ہین اور وہ دونون ﺍﭼھپن درجون اور تیئیس دقیقون اور اکہتر درجون اور دس دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین اور دو درجون اور پچاس دقیقون اور اٹھائیس درجون اور پینتالیس دقیقون کے درمیان طول شرقی مین واقع ہے اور ان دونون کے طول کی سب سے زیادہ مقدار ایکہزار آٹھ سو اسی کیلومیتر ہے اور سب سے زیادہ عریض جہت آٹھ سو تیئیس کیلومیتر ہے اور مکسر سطح اوسکا سات لاکھ چھیالیس ہزار دو سو اٹھارہ کیلومیتر مربع ہے اور اس جزیرہ کی حد شمالی بحر جامد قطبی ہے اور غربی خلیج صوند اور کاتغات اور سکاجراک اور بحر شمالی اور بحر اسکندنافیا ہین جو بحر محیط کی

شعبے ہین اور جنوبی حد بحر بلٹیک اور سکا جیراک ہے اور مشرق مین مملکت روس
اور بحر بلٹیک اور خلیج بوتھنیا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۰ء تک
پانچ ملین اور پانچ لاکھ اونچاس ہزار نوسو اونچاس تھی اور یہ بین دو دریاؤن
کے درمیان واقع ہے اور پہاڑ کے ایک ایسے سلسلہ سے اوسکے دو حصے ہوگئے ہین
جو اوسکے درمیان مین ہو کر گذرا ہے اور باوجود اسکے اوسمین کثرت سے بحیرے
اور جھیلین اور دریا اور نالے ہین اور سمندر مین جا بجا بہت سے راستے ہین اور
آدمی اوسکے نہایت دانشمند اور صاحب قوت اور شجاع ہین اور دریا کے حالات
سے نہایت واقف کار ہین اور پہلے یہ دونون سلطنتین بہت مدت تک علاحدہ علاحدہ
تھین اب وہ مجتمع ہوگئی ہین اور دونون ایک بادشاہ کی سلطنت کے تابع ہین
اور باوجود اسکے انکی مغایرت نہین گئی اُن دونون کی زبان ایک دوسرے
سے مختلف ہے اور اونکے حالات ایک دوسری کے مخالف ہین اور ہر ایک کی
تاریخ اوسی سے مخصوص ہے اور ہر ایک کا لشکر جدا ہے اور ان دونون ملکون
مین جبال دوفرین جسکو جبال الپ اسکندنا فیا کہتے ہین حد فاصل ہے

اور تمام مملکت سویڈن کی مساحت چار لاکھ اڑتالیس ہزار آٹھ سو چھتیس کیلو میٹر
مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد چار ملین اڑسٹھ ہزار نو سو دو ہے اور
آب و ہوا اوسکے اکثر بلاد کی نہایت عمدہ اور لطیف ہے اور موسم سرما اوسکا اکثر
خشک گذرتا ہے اور چھہ مہینے تک ابر سردی رہتی ہے اور موسم ربیع کا پتہ کبھی
نہین ہے اور موسم گرما وہان بہت قلیل ہوتا ہے مگر نہایت سخت ہوتا ہے اور
خریف کو موسم مین ضباب بکثرت ہوتے ہین اور جسقدر گوشہ شمال کی طرف
بڑھتے جاؤ اوسیقدر سردی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور سردی کی شدت بھی
بڑھتی جاتی ہے چنانچہ لاپونیا جو سویڈن کے علاقہ مین واقع ہے وہان
گرمی کا موسم ۲۳ جون سے ۱۰ اگست تک ایک مہینہ چھبیس روز سے زیادہ
نہین ہوتا اور باقی ایام مین تمام ان کی زمین بالکل برف سے ڈھکی رہتی ہے
اور سویڈن کی زمین قسمت دنیا کی کچھ عمدہ زمینون مین نہین ہے قابل زراعت
زمینون مین صرف دس ہزار کیلومیٹر کے قریب ہے حالانکہ یہ اوسکی کل زمین کا
پینتالیسوان حصہ ہے اور باقی زمین مین برف اور کیچڑ ہے اور پہاڑ مین مگر باوجود

اس قلت پیداوار اور کمی زراعت کی فلاحت کا بازار وہان گرم ہی اور اوسکے
کھیتون کی پیداوار پندرہ ملین اور تین سو ٹن کے قریب ہوتی ہے اور ناقص زمین
کی پیداوار بارہ ملین اور سات لاکھ ٹن ہے (ٹن ایک وزن ہی دو ہزار رطل کا)
اور وہان گھوڑے قریب چار لاکھ کے ہین اور گائے بیس لاکھ کے قریب ہین
اور بھیڑین گیارہ لاکھ پچاس ہزار اور بکریان ایک لاکھ پچاس ہزار اور سوئر
چار لاکھ ساٹھہ ہزار کے قریب ہین اور وہان نہایت عمدہ لوہے کی کان ہے
جو بہت مشہور ہی اور تانبے اور سیسے اور توتیا اور کوبالٹ اور گندھک اور
کانچ اور نمک اور پھٹکری اور پتھر کے کوئلے اور سنگ خام اور بورفیر کی کانین
بھی ہین اور سب سے زیادہ پیداوار کی چیزین وہان وہ ہین جو وہان کے جنگل
سے کاٹی جاتی ہین جسکی وسعت تین لاکھ بیس ہزار کیلو میتر ہے اور مچھلی کے
شکار کی وہان نہایت درجہ کثرت ہی اور ہر قسم کی صنعت کا وہان رواج ہی
چنانچہ کپڑا ہر قسم کا صوف اور حریرا اور روئی کا بنا جاتا ہے اور علوم ریاضی اور
طبعی کے آلات بہت نفیس تیار ہوتے ہین اور سنگ خام کی اور اور قسم کی

بنی ہوئی چیزین مکان آراستہ کرنیکے لیے اور شکر صاف کرنے کی صنعت
اور پتھر اور مٹی اور بلور کی چیزین اور کاغذ اور مقطر کرنے کی ترکیب اور یہی
قسم کے اشیا بہت تحفہ ہوتے ہین چنانچہ اسی قسم کی صناعی کے ذریعہ سے
جو سالانہ آمدنی وہان کی باشندون کی ہوتی ہے اوسکی تعداد ایکسو پانچ
ملین اور ایک لاکھ چالیس ہزار فرنک ہوتی ہے اور بہت سی خلیجین وہان
اس قسم کی ہین جنکو صرف آمد و رفت کی آسانی کیواسطے بنایا ہے اور ان
سب مین بڑا اور عمدہ خلیج غوتہ ہے جسمین ہوکر بحر بالٹیک سے بحر شمالی کو جاتے ہین
اسکے وسط مین دریاے غوتہ ملا ہے اور خلیج ترولہتی اور بحیرہ وانر اور بحیرہ وانر
اور دریاے موتالا اور بحیرات بورن اور بوکسن واقع ہین جنمین ہوکر غوتمبرغ
سے شہر سطکھولم کو جاتے ہین اور اونکا طول تین سو بیس کیلو میتر ہے اور
اونمین اٹھاون مقام ہین اور بیاسی کیلو میتر پتھرون مین کھودا گیا ہے اور
راستے بھی اس سلطنت مین بکثرت تمام ہین اور جو سڑکین لوہے کی ہین اونمین
سے بعض تو طیار ہو چکی ہین اور بعض ہنوز طیار ہو رہی ہین اور تجارت

روز بروز افزونی پر ہے چنانچہ جسقدر مال سنہ ۱۸۶۵ء مین وہان سے گیا اوسکی
قیمت دو سو اکیاون ملین اور آٹھ لاکھ سینتیس ہزار تین سو چالیس فرنک تھی
اور جو مال باہر سے آیا اوسکی قیمت دو سو پانچ ملین اور نو لاکھ آٹھ ہزار آٹھ سو
فرنک تھی اور جسقدر جہاز تجارتی اسباب لیکر اوسکی لنگرگاہون مین آئے
اور وہان سے گئے اونکی تعداد چودہ ہزار تین سو چار تھی جنمین سے سویڈن
اور ناروے کی بہیرہ کے نو ہزار چھہ سو چودہ تھے اور اونمین سے جو گئے
سات ہزار نو سو اٹھائیس تھے اور مملکت سویڈن تین قسمون پر منقسم ہے
اول قسم سویڈن اور دوسری قسم گوتیا اور تیسری قسم نورلانڈ اور لاپونیا
اور پھر قسم اول منقسم ہے نو شقون پر اور دوسری قسم دس پر اور تیسری پانچ پر
اور تعلیم اون سب قسمون مین بہت کثرت سے ہے

تیسری فصل

اوسکے قوانین سیاست کے بیان مین

بادشاہ سویڈن کے حقوق مین سے یہ بات ہے کہ وہ تمام عساکر بحری و بری کا

سر وار کنا جاتا ہے اور لڑائی کرنا اور صلح اور معاہدہ کی شرطین قرار دینا اور
تجارت کا عہدنامہ کرنا اوسی کی راے پر منحصر ہے مگر شرط یہ ہے کہ اگر مجالس ستیا
مجتمع نہون تو اوس باب مین کوسیلون سے مشورہ لے جو ممبران ملک سویڈن
اور ملک ناروے سے مرکب ہو اور مجالس سیاسیہ کو اگر وہ موجود ہون تو مجتمع کرکے
تاکہ اونکے سامنے لڑائی کے سبب کو بیان کرے اور تمام ملازمان سلطنت
اوسکو ویسا ہی اختیار حاصل ہے جیسا کہ اور قانونی مملکتون کے بادشاہ کو
حاصل ہے اور بعض امور سیاست سلطنت کا سرانجام چار مجلسون کی اتفاق
راے سے کرتا ہے اور بعض کام ایسے ہین جنمین وزراء اور مجلس سلطنت کا بھی اتفاق
شرط ہوتا ہے اور اوس امر مین وہ سب یعنی وزرا اور ممبران مجلس مذکور جوابدہ
ہوتے ہین اور ان چارون مجلسون مین پہلی مجلس تو امرا رعایا سے مرکب ہوتی ہے
اور دوسری دین کے پیشواؤن سے اور تیسری شہرون کے اراکین و عمائد سے
اور چوتھی مختلف قسم کے آدمیون سے اور کسی قسم کے قانون کا تغیر و تبدل یا کسی قسم
کا محصول لگانا اور لشکر مین بھرتی کرنا بغیر اتفاق راے مجالس اربعہ کی کثرت راے کے

ہرگز تجویز نہین ہوتا اور ان مجلسون کا انعقاد تین سال مین چار مہینے کو ہوتا ہے
باقی مدت مین صرف ایک مجلس کام کرتی ہے جسمین چوبیس ممبر بیٹھتے ہر مجلس مین سے
چھ چھ شریک ہوتے ہین اور ایک اور مجلس چھ ممبرون سے مرکب ہوتی ہے جو دوسری
مجلس کے ممبرون مین سے چنے جاتے ہین اور اونکا کام یہ ہے کہ چھاپہ خانہ کی
آزادی کو قائم رکھین جو کوئی شخص کچھ لکھے اوسپر زیادتی نہونے دین اور یہ مجلس
بشمول مجلس اول اور محتسب عمومی کے اون چارون مجلسون کی جب کہ وہ
مجتمع نہین ہوتین بطور نائب کے ہوتی ہے تاکہ بادشاہ کی کارروائی پر اور
مجالس حکم کی کارروائی پر نظر رکھے اور سوا اوسکے اور تمام کام جو وہ چارون
مجلسین اپنے موجود ہونے کی حالت مین کرسکتین انجام دے اور یہ چارون
مجلسین ملکر دو حصون مین منقسم ہوتی ہین ایک مجلس اعلی اور ایک مجلس
وکلاے عامہ اور اونکے اور حقوق بھی بدستور قائم رہتے ہین اور مملکت
سویڈن اور ناروے کی رعایا کو شل اور قانونی سلطنتون کے انفصال
مقدمات کے حقوق حاصل ہین پس جو مقدمے اون مین ہوتے ہین

وہ اوس مجلس کے سامنے فیصل ہوتے ہین جو مرکب ہوتی ہے ایک رئیس سے اور چند ممبرون سے جنکو چین جیاتی وظیفہ ملتا ہے اور یہ مجلس تمام مقدمات جرائم اور مقدمات مالی کو بشرکت جوری فیصل کرتی ہے جیسا کہ ملک فرانس وغیرہ کے حال مین بیان ہوا ہے۔

چوتھی فصل
اوسکی آمد و خرچ
اور لشکر بری اور بحری کے بیان مین

مالی قوت

کل سالانہ آمدنی سلطنت کی ۳۳۵۳۱۴۱۰۷ فرنک تخمیناً

کل سالانہ خرچ ۲۴۷۹۶۰۷۹۱ فرنک تخمیناً

کل قرض سلطنت پر سنہ ۱۸۶۵ع مین ۴۳۶۰۰۶۱۰۹ فرنک

کل لشکر سنہ مذکورۂ بالا مین ۱۳۰۰۰۰

بحری قوت مملکت سوئیڈن کی ۱۸۶۷ء مین

اقسام بحریہ اور مراکب	بحریہ وقت صلح کے	بحریہ وقت لڑائی کے	اسٹیمر	مراکب قلاع	کل جہاز اور انکی توپین ۱۰۰۰
بحریہ	۹۶۰۰	۲۵۰۰۰			
اجہان			۳	۵	۷
فراقط			۱	۳	۴
قرابط			۵	۴	۹
ابرکہ				۸	۸
شالوپ کونتیار			۱۸	۷۶	۹۴
اسٹیمر صغار			۶		۶
میزان	۹۶۰۰	۲۵۰۰۰	۳۲	۹۶	۱۲۸

مملکت ناروے کا تختگاہ کریسٹیانیا ہے اور اوسکی زمین کی مساحت تین لاکھ سترہ ہزار سات سو چھیانوے کیلومیتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ۱۸۵۵ء تک چودہ لاکھ نوے ہزار سینتالیس تھی اور گرمی سردی مین وہ ملک مملکت سوئیڈن کے قریب ہے مگر جو سردی سوئیڈن کی اطراف مین ہے اسقدر اسکے اطراف مین نہین ہے اور گرمی کے موسم مین بھی سوئیڈن کی گرمی سے کم ہے اور اسکی مزروعہ زمین سو حصون مین سے ایک سے زیادہ نہین ہے

اور اسکی سالانہ پیداوار غلہ کی قسم سے دو ملین اور پانسو ہکتولیتر شلغم ہکتولیتر اور
بطاطہ کی پیداوار تین ملین ہکتولیتر سے اور خشک گھاس کی پیداوار
ایک لاکھ ہکتولیتر سے تجاوز نہین کرتی اور صوف جیسا عمدہ یہان ہوتا ہے
یورپ مین پا اور کہین نہین ہوتا اور اسکی جنوبی سمت مین دخان اور بیلون
اور بہت سی اشجار ثمردار ہوتے ہین گھوڑے اس مملکت مین ایک لاکھ پچاس ہزار
اور گاے سات لاکھ اور بھیڑ تیرہ لاکھ اور بکری دو لاکھ ہین اور ایک لاکھ ۲۰ ہزار
سے زیادہ وحشی گائین بھی ہین جو اوس ملک مین بڑی آمدنی کی گنی جاتی ہین
اور مچھلی کا شکار وہان نہایت کثرت سے ہوتا ہے خصوصاً مور قسم کی مچھلی
کی تجارت بہت ہوتی ہے جنمین سے تیل نکلتا ہے اور وہ تیل اطبا کی نزدیک
نہایت نافع ہے اور ایسی ہی ایک قسم کی ہارنغ مچھلی بھی کثرت سے ہوتی ہے
چنانچہ ۱۸۵۰ عیسوی مین صرف اس قسم کی مچھلیون کی قیمت جو غیر ملک والون
کے ہاتھ فروخت ہوئی تھین پچاس ملین فرنک سے زیادہ ہوئی تھی علاوہ
اسکے ایک قسم کے پرطائرون کے جو یورپ مین مستعمل ہین اس ملک سے لوگ

لیجاتے ہین اور اونکو کشتیون مین بھرتے ہین اور اسمین تانبے اور لوہے اور
سیسے اور چاندی وغیرہ کی کچھ کانین ہین لیکن ایسی پیداوار کی نہین ہین جتنی
کہ سویڈن مین ہین اور وہان کے لوگون مین غیر ملک کی شخصون کے ساتھ
بذریعہ لوح کے تجارت رائج ہے اور معدنی چیزون کے پگلانے کے لیے علم
سے سیر توت مقطر کرنے سے بھی زیادہ مقام ہین اور نشتر لوح اور ساخت
آلات کے لیے بھی ایک مقام ہے اسکی صناعی اکثر سویڈن کی شکل ہے
اور کانون کا نکالنا اور درختون کا کاٹنا اور مچھلیون کا شکار اور کشتیون
کی طیاری سب وہین کی سی ہے اور خاص شہر کریسٹانیا مین ایک مدرسہ تعلیم
ہے اور ایک مدرسہ جنگی ہے اور ایک مدرسہ بحری فنون کی تعلیم کا ہے
اور اسکے باشندے لوتھر کا مذہب رکھتے ہین جو پروٹسٹنٹ مذہب کی ایک قسم ہے
اور اوسکی تجارتی مال کی آمدنی جو ۱۸۶۳ع مین سلطنت سے باہر گیا تھا
ستائیس ملین اور پانچ لاکھ پچپن ہزار ایکسو اکیس فرنک تھی اور آنیوالے مال
کی آمدنی پینتالیس ملین ایک لاکھ ساٹھ ہزار ایکسو نو فرنک تھی اور جس قدر

تجارتی جہاز سنہ ۱۸۶۷ع مین آئے تین ہزار دو سو چہتر اسی ملک کی پہریرے
کے تھے اور دو ہزار دو سو چہیالیس غیر ملک کی پہریرون کے تھے اور جو جہاز
سلطنت سے گئے انمین تین ہزار دو سو پچاسی تو اسی ملک کے پہریرے کے تھے
اور دو ہزار پانسو اٹھتر غیر ملک کے پہریرون کے تھے اور اقسام ملک ناروے کی تین ہین
جنوبی اور وسطی اور شمالی اور باعتبار حکمرانی کے پانچ حکومتون پر منقسم ہے
اور تمام مملکت سترہ ضلعون پر منقسم ہے اور اپنے قوانین اور آزادی اور
احکام اور ترتیب وغیرہ مین اوسکا حال مملکت سویڈن کا سا ہے اور
اوسکی آمدنی اور خرچ اور تعداد لشکر خواہ بری ہو یا بحری سب کا حال ہم
ذیل مین تفصیلوار بیان کرتے ہین۔

مالی قوت

آمدنی سالانہ سنہ ۱۸۶۶ع مین	۲۹۸۸۴۴۵۰	فرنکا تخمیناً
خرچ سالانہ اوسی سنہ مین	۲۹۸۸۴۴۵۰	فرنکا تخمیناً
قرض سلطنت پر اس سنہ مین	۴۵۱۹۹۰۰۰	فرنکا
کل لشکر بری	۴۴۹۰۰	

بحری قوت مملکت ناروی کی سنہ ۱۸۶۶ع میں

اصناف بحریہ اور مراکب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فیش امیرال	۱				
کنترامیرال	۱	۲			
قپطانات اجفان		۴			
قپطانات فراقط		۱۴			
قپطانات قرابط		۱۶			
قسپالات		۴۴			
قسپالات صغار و بحریہ		۱۴۳۳۹			
فراقط			۲	۱	۳
قرابط			۳	۲	۵
سکابین			۱	۳	۴
نبباردات			۴		۴
شالوپ کونتیار				۱۰۳	۱۰۳
اسٹیمر			۵		۵
میزان	۲	۱۴۴۱۹	۱۵	۱۰۹	۱۴۴

تجارت کی کشتیاں ۵۶۷۸ اونمیں کل بحری آدمیوں کی تعداد ۳۶۶۹۴

گیارہواں باب

مملکت ہالنڈ کے بیان میں

اور اس میں چند فصلیں ہیں

پہلی فصل

اسکی تاریخ میں

یہ مملکت بھی پہلے چند الگ الگ ریاستوں پر منقسم تھی مگر ۱۴۳۳ء میں سب ریاستیں بالکل مملکت فرانس کے متعلق ہوگئیں پھر تھوڑے عرصہ کے بعد مملکت آسٹریا کے خاندان میں منتقل ہو کر آگئی پھر ۱۵۵۶ء میں بطور وراثت سلطنت اسپین کے متعلق ہوگئی کیونکہ اوسکا مالک مملکت آسٹریا کے خاندان میں سے تھا اوسکے بعد ۱۵۷۹ء میں وہ سلطنت جمہوریہ ہوگئی اور سلطنتہاے متفقہ سبعہ کے نام سے مشہور ہوئی پھر ۱۷۹۵ء میں فرانس اوسپر دوبارہ قابض ہوگئی مگر اوسکا نام

جمہوری سلطنت باقی رکھا اور ۱۸۰۶ء مین وہ خود ایک سلطنت مستقل بنگئی اور اوسکا بادشاہ لوئیز بوناپارٹ ہوا جو نپولین اول کا بھائی تھا اور تیسرے نپولین کا باپ تھا اور ۱۸۱۰ء سے پھر فرانس کے توابع مین سے ہوگئی اوسکے بعد پھر سلطنت بلجیم سے ملکر سلطنت مستقل ہوگئی اور بلاد واطئہ کے نام سے مشہور ہوگئی چنانچہ سب سے اول بادشاہ اوس زمانہ مین غلیوم اول ہوا جو خاندان ناسو سے تھا اوسکے بعد سے ہمیشہ اوسیکے خاندان مین چلی آئی اور ابتک اوسیکے قبضہ مین ہے مگر بلجیم اوسکے قبضہ سے ۱۸۳۰ء مین نکل گئی ہے اور مستقل سلطنت علیحدہ ہوگئی ہے۔

دوسری فصل

مملکت ہالنڈ کی کیفیات مین

یہ سلطنت پچاس درجون اور پینتالیس دقیقون اور ترپن درجون اور پینتالیس دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین اور پہلے درجہ اور پانچ دقیقون اور چوتھے درجہ اور باون دقیقون کے درمیان طول شرقی مین

واقع ہے اوسکی حد جنوبی سلطنت بلجیم اور شرقی حد پروش اور شمال و غرب
مین بحر شمالی ہے اور اوسکی مقدار باعتبار مساحت کو چونتیس ہزار دو سو کیلو میتر
مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ۱۸۶۵ء مین سینتیس لاکھ تیئیس ہزار
چھ سو بیاسی تھی اور اوسکے نئے آباد کیے ہوئے جزیرے یورپ سے خارج بھی ہین
چنانچہ کچھ تو جزیرہ او قیانوس کیطرف شرقی ہند مین ہین جنکی مقدار مساحت
پندرہ لاکھ چوراسی ہزار نوسو اکیانوے کیلو میتر مربع ہے اور اوسکے باشندون
کی تعداد اونتیس ملین چار لاکھ باون ہزار دو سو سات ہین اور کچھ ملک اسکا
امریکا مین ہے جسکی مقدار مساحت ایک لاکھ پچپن ہزار آٹھ سو ستر کیلو میتر
مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد چھیاسی ہزار سات سو تین ہے
اور کچھ افریقیہ مین غینی کے کنارون پر اوسکا ملک ہے جسکی مساحت سترہ ہزار
چار سو کیلو میتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار ہے
پس اس سلطنت کی اون تمام آبادیون کی مقدار مساحت جو یورپ سے
خارج ہین سترہ لاکھ سرسٹھ ہزار چار سو اونہتر کیلو میتر مربع ہے اور اونکی باشندونکی

کل تعداد اونتیس ملین اور چھ لاکھ اٹھاون ہزار نوسو دس ہے اور ہالنڈ
کی زمین جمیع جہات مین کشادہ اور کھلی ہوئی ہے اور کچھ ٹکڑا اوسکا سمندر کی
سطح سے نیچا ہے اور اسیواسطے اس ملک کا واطئہ نام رکھا گیا ہے اور ان
لوگون نے عجب طرح کی بند بنا کر اوسکو سمندر کے پانی کے آجانے سے محفوظ کیا
اور اونکو خلیجون کے سبب سے نہایت عمدہ کیفیت حاصل ہے جنکے ذریعہ سے مملکت
کے شہرون مین پہونچ جانا آسان ہوگیا ہے اور وہان دریا بھی نہایت بڑے بڑے
ہین جنمین سے دریا اسکو اور موزا اور رین ہین اور زراعت بھی عمدہ ہوتی ہے
اور گیہون اور جو اور فول اور کتان اور قنب اور قرمز اور دخان اور خضر
سب پیدا ہوتے ہین اور پھل دار درخت طرح طرح کے اور پھول اقسام اقسام
کے اور مویشی بھی ہوتی ہین اور لوہے وغیرہ کی کانین بھی ہین اور دستکاری
وہان کی نہایت ترقی پر ہے چنانچہ کتان اور موبرا اور حریر کا کپڑا اور جوخ اور
کاغذ اور فخار بنتا ہے اور رنگ کی صناعت اور الماس کی جلا کا اور کتابون
کا اور ہر قسم کے مقطرات کا کام بھی ہوتا ہے اور اوسکی لوہے کی سڑکین چھ سو

چوالیس کمپنیان سنہ ۱۸۶۶ع مین طیار ہو چکی ہین اور اوسکی تجارت ایسی ترقی
پر ہے کہ جسقدر مال تجارتی سنہ ۱۸۶۵ع مین وہان سے باہر گیا اوسکی قیمت ایک ارب
اور تین بلین اور اوسٹھ ہزار آٹھسو ساڑھے سات فرنکا تھی اور جو مال باہر سے
وہان آیا اوسکی قیمت ایک بلین اور ایکسو بہتر بلین اور نو لاکھ بیس ہزار چھ سو
ستانوے فرنکا تھی اور تعلیم و تعلم وہان نہایت ترقی کے مرتبہ پر ہی چنانچہ ابتدائی
مدارس وہان تین ہزار چھ سو آٹھ ہین اور غربا کے مدرسے چھ سو نو ہین اور بڑی
عمر کے لوگون کی تعلیم کیلیے وہان ایکسو ایک مدرسے علحدہ ہین اور اتوار کے
دن کے وہان ایکسو چودہ مدرسے ہین اور تین مدرسے وہان دستور التعلیم
کے ہین جنہین چھوٹے مدرسون کیلیے معلم تعلیم پاتے ہین اور تریسٹھ مدرسے متوسط
فنون کی تعلیم کے ہین اور تین مدرسے اعلی درجہ کے علوم وفنون کی تعلیم کیلیے
ہین اور دو مکتب وہان ایسے ہین جو مدرسہ مشیخت کے نام سے مشہور ہین اور بارہ
مدرسے مذہبی تعلیم کے ہین اور تین مدرسے دائیون کا کام سکھانے اور طب
اور اوسکے متعلقات کے سکھانیکے لیے ہین اور ایک مدرسہ شہر اور آباد بیاپار خارجہ کے

ہندسین کی تعلیم کا ہے اور ایک مکتب جنگی قواعد کو لیے اور ایک مکتب نجومی
فنون کا ہے اور ایک مکتب فن بیطاری کے لیے ہی ایک مکتب فلاحت کا ہے
اور تین مقام گونگے بہرون کی تعلیم کے واسطے ہین اور تین مدرسے اندہون
کی تعلیم کے لیے ہین اور ایک مدرسہ بیکار پڑے پھرنے والون کی تعلیم کیلیے ہے
اور چند مدرسے موسیقی اور مصوری کی تعلیم کے ہین اور چند مدرسے جمناسٹیکس
یعنے ورزش سکھانے کے لیے ہین۔

تیسری فصل

اسکے قوانین سیاست ہین

اس سلطنت مین بھی کونسٹیٹوشیون مقرر ہے اور بادشاہ کے حقوق ہین قوانین
کا نافذ کرنا اور بری اور بحری لشکر کی سرداری اور کسی ملک سے لڑنا اور صلح
کرنی اور معاہدہ کی شرطین منعقد کرنی اور تجارت کی شرائط قرار دینا داخل ہے
بشرطیکہ اوس معاہدہ مین حدود مملکت مین کچھ تغیر نہو گو کہ حدین بڑہائی
کیون نہ گئی ہون اسلیے کہ یہ امر بغیر اتفاق رای مجلس اعلی اور مجلس وکلاء عام

سکے نہین ہوسکتا اور بادشاہ کے حقوق مین اون دونو مجلسونکی جمع ہونیکے
اوقات کا ہرسال مقرر کرنا اور اون دونون یا اونمین سے ایک کو مقتضائے
حال معطل کردینا بشرطیکہ بعد اسکے دوبارہ انتخاب کرنیکی درخواست کیجاوے
شامل ہے اور بادشاہی کے حقوق مین سے یہ بات بھی ہے کہ وہی نئے
قوانین کو دونون مجلسون کی اتفاق رای کے لیے پیش کرتا ہے اور وہی
وزیرون کو اور اور عہدہ دارونکو مقرر کرتا ہے اور وہی اون لوگون کو جو
عین حیات تک خلیفہ نہین پاتے معزول کرتا ہے اور بادشاہی تمام ملازمین
کے درجے قرار دیتا ہے سوا ممبران مجالس کے کیونکہ اونکا مرتبہ قانون کے رو سے
مقرر ہے اور تمام عمال کے کاروبار پر جو یورپ سے خارج ممالک توابع مین مامور ہین
نگرانی رکھتا ہے اور کسی مجرم کو جسپر حکم سزا کا ہوا ہو مجالس حکم سے مشورہ کرکے
بادشاہی کو معافی کا اختیار ہے اور اون قصون کا جو دو ریاستون مین
مصالح عامہ کے متعلق واقع ہون تصفیہ کرنا بھی بادشاہی کے اختیار مین ہے
مگر جو مقدمات اشخاص ساکنین مین واقع ہوتے ہین اونکو بادشاہ فیصل نہین کرتا

کیونکہ وہ مجالس حکم مین رجوع ہوتے ہین اور جو کچھ کہ بیان کیا گیا اگرچہ یہہ سب
بادشاہ کے حقوق مین ہے لیکن اوسکا اجرا وزیرون کی موافقت راے پر موقوف
ہی کیونکہ وزیرون ہی سے مجالس مین تصرفات سلطنت کی بازپرس ہوتی ہے

چوتھی فصل

مجلس اعلی اور مجلس وکلا عامہ اور اونکے حقوق کے بیان مین

مجلس اعلی مین اونتالیس ممبر ہین اور اونکو ریاستون کی وہ مجلسین جو نو برس کے لیے
ایک معین محصول ادا کرتی ہین منتخب کرتی ہین اور ایک تہائی ممبر اوسکے ہر تیسری
برس بدلجاتے ہین اور مجلس وکلا چھپتر ممبرون سے مرکب ہے اس حساب سے کہ ہزار
رعایا کی طرف سے ایک وکیل ہے اور اونکو رعایا چار برس کے لیے منتخب کرتی ہے
اور ہر دوسری برس آدھے ممبر بدلجاتے ہین اور اونکو رعایا مین سے وہ لوگ
منتخب کرتے ہین جنکی عمر تیس برس کی ہو اور محصول چالیس سے ایکسو بیس فرنکا
تک ادا کرتا ہو اور ان دونون مجلسون کے حقوق مین سے ہے علانیہ اون
قوانین پر جو سلطنت کی طرف سے یا کسی ممبر کی طرف سے پیش ہو بحث کرنا اور

اونکی منظوری یا نامنظوری کا ووٹ یعنے راے دینا یہانتک کہ کوئی قانون
بغیر کثرت راے دونون مجلسون کے جاری نہین ہوسکتا اور سلطنت کے مداخل
مخارج اور اوسکے سالانہ محصول کی تعیین بھی جو رعایا سے لیا جاتا ہے انھین
کی جانب سے ہوتی ہے اور ہمیشہ سلطنت کی کارروائی پر اونکی نظر رہتی ہے
اور جس بات مین کہ وہ مناسب سمجھتی ہین وزیرون سے بازپرس کرتی ہین خصوصاً
یہ کام وکلا کی مجلس سے زیادہ متعلق ہے کیونکہ اوسکو اس بات کا اختیار حاصل ہے
کہ وہ اپنی طرف سے اسی قسم کی تحقیقات کے لیے ایک جماعت مقرر کردے تاکہ
وہ بڑے معاملات مین جن لوگون سے کہ اوسکی نسبت سوال کرنا یا تحقیق
کرنا ہوا ونسے اوسکے حالات کی تحقیق کرے اور سلطنت کے دفترون وغیرہ
کے حالات کی بھی اطلاع بہم پہونچاوین تاکہ تصرفات سلطنت کی حقیقت
حال پر آگاہی ہوا اور اوسوقت وہ اس بات پر غور کرسکین کہ کاروبار سلطنت
کا سیاست مملکت مین قوانین کے مطابق ہوتا ہے یا نہین اور کارروائی
سلطنت کی سات وزیرون پر منقسم ہے گر جملہ وزرا اپنی اپنی کارروائی مین

جواب دہ رہتے ہین اور اپنے عہدہ مین اسی حالت پر برقرار رہ سکتے ہین جبکہ وہ مجلسین اونکی راے کو صائب تسلیم کرین اور سلطنت کی ایک مجلس ہے جو اون ممبرون سے مرکب ہوتی ہے جنکو خود بادشاہ منتخب کرتا ہے اور وہی اونکو معزول کرتا ہے اس مجلس کا کام یہہ ہے کہ وہ تہذیب قوانین کی کرے اور کاروبار سلطنت کو جو مصالح سلطنت سے متعلق ہین بادشاہ کی ماتحتی مین یا اوس شخص کی ماتحتی مین جسکو بادشاہ بطور نائب کے مقرر کرے ترتیب دے جیسا کہ ممالک فرانس اور اور ملکون کے بیان مین اوپر بیان ہوا ہے

پانچوین فصل

تقسیم مملکت مین

یہہ مملکت گیارہ ریاستون پر منقسم ہے اور ہر ریاست مین ایک حاکم خاص سلطنت کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اور اوسی کی طرف سے ایک مجلس مقرر ہے جو اوامر و قوانین سلطنت کو نافذ کرتی ہے جیسے کہ فرانس کے حال مین بیان ہوا اور ہر ریاست مین ایک اور مجلس ایسے لوگون سے ہوتی ہے جنکو رعایا

اپنی طرف سے چھہ برس کے واسطے منتخب کر دیتی ہے یہ مجلس ہمیشہ سال بھر میں
ایک وقت مقرر پر جمع ہوتی ہے جو ریاست کی مصالح پر اور اون کاموں کے
معین کرنے پر جنکا کرنا ضرور ہے اور جو روپیہ کہ اونکے لیے درکار ہے اوسکے
معین کرنے پر نظر کرتی ہے اور اہلکارون کے حسابات کو جو ان باتون کا
انتظام کے لیے اور اوسکے سوا اور مصالح ریاست کے لیے مقرر ہین پڑتالتی ہے
جیسا کہ اور ملکون کے بیان مین گذرا ہے اور یہ مجلس اپنے ممبرون مین سے
چار سے لیکر چھہ ممبرون تک منتخب کر کے ایک جماعت مقرر کرتی ہے تا کہ جس بات
پہ مجلس ریاست مع اوسکے حاکم کے متفق ہو اوسکو جاری کر دے اور ہر شہر مین
ایک مجلس بلدی ہوتی ہے جسکے ممبرون کو اہالیان شہر منتخب کرتے ہین اور
اونپر ایک شیخ بلد بطور افسر کے ہوتا ہے جسکو بادشاہ منتخب کرتا ہے یہ مجلس
شہر کی مصالح پہ نظر کرتی رہتی ہے جیسا کہ اور ملکون کے حالات مین مجالس
بلدیہ کا بیان گذرا ہے اور حکم کی مجلسین اس سلطنت مین ایکسو پچاس ہین
اور کچہ مجلس ابتدائی تریبونال ہین اور گیارہ مجلسین اپیل کی ہین اور ایک

مجلس عالی ہے اور وہان اسنامی حکم یعنے ارباب جوری نہین ہین اور وہان احکام
علانیہ صادر ہوتے ہین اور اونکے حکام معزول نہین ہوتے اور سات مجلسین لشکر
کی اور تین مجلسین بحری معاملات کی ہین اور خاص شہر اوترخت مین ایک
بڑی مجلس جنگی بھی ہے اور مذہب اس سلطنت مین پروٹسٹنٹ رائج ہے۔

چھٹی فصل

اوسکی مالی قوت آمدنی اور خرچ اور لشکری قوت بری اور بحری بیڑہ

	آمدنی سلطنت کی سنہ ۱۸۶۳ع مین
فرنکا	
۱۴۶۹۶۷۹۸۰	سالانہ آمدنی خاص مملکت کی تخمیناً
۲۶۲۶۶۲۳۷۶	سالانہ آمدنی ممالک توابع کی ہند وغیرہ سے تخمیناً
۴۰۹۶۳۰۳۵۶	میزان
	خرچ سلطنت کا اوسی سنہ مین
فرنکا	
۱۴۵۰۵۱۹۸۰	سلطنت کا خرچ یورپ مین تخمیناً
۲۶۲۶۴۱۱۳۶	سلطنت کا خرچ ممالک توابع مین
۴۰۷۶۹۳۱۱۶	میزان
	جملہ قرض سلطنت پر ۲۵۸۲۵۴۴۷۴۵۵ فرنکا تخمیناً
	بری لشکر کی قوت
سپاہی	
۶۰۹۶۲	تلیس اور رسالے اور توپچی وغیرہ یورپ مین
۲۸۵۰۴	تلیس اور رسالے اور توپچی وغیرہ ممالک تابع مین
۸۹۴۶۶	میزان

بحری قوت سلطنت ہالنڈ کی سنہ ۱۸۶۳ع مین

اقسام بحریہ اور کشتیون کی	امرا بحر	عمال مخصوصہ	اسٹیمر	مراکب شراعی	کل جہازات اور انکی توپین ۱۸۰۰
امیرال	۳				
فیش امیرال	۱				
کنٹر امیرال	۵	۹			
قبطانات اجفان		۲۰			
قبطانات فراقط		۴۰			
فیالات		۳۰۹			
فیالات صغار		۱۷۳			
اطبای بحر		۹۶			
فیالات ادارت		۶۰			
بحریہ غیر آٹھ سو ہندیین		۶۱۹۷			
فیالات لشکر بری		۲۱۵۴			
اجفان				۲	۲
فراقط			۵	۷	۱۲
قرابط			۱۲	۷	۱۹
میزان جو اگلے صفحہ پر لکھی جائیگی	۹	۹۰۶۰	۱۷	۱۶	۳۳

تتمہ بحری قوت سلطنت ہالنڈ کا

اقسام بحریہ اور کشتیون کی	کل جہاز اور ان کی توپین ۱۷۴۰	مراکب قلاع	اسٹیمر	جملہ بحریہ	امراء بحریہ
میزان پچھلے صفحہ کی	۲۳	۱۹	۱۶	۹۰۶۸	۹
قوالیت	۴۲	۱۳	۲۹		
ابرکہ وافیزرو وغیرہ	۱۲		۱۲		
بطریہ عوامہ	۵	۵			
ابرکہ	۸	۸			
شغور	۳	۳			
شالوب کو نتیار اون مین سے ایک لوہے کا ہے	۳۶	۳۶			
مراکب	۶	۶			
میزان	۱۴۵	۸۶	۵۸	۹۰۶۸	۹

بارہوان باب

ممالک ڈنمارک کے حالات مین

اور اس مین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوس کی تاریخ مین

ڈنمارک کی سلطنت سنہ ۹۳۰ع تک تو مجہول الحال رہی مگر سنہ ہزار کو یعنی ۱۰۰۰ع مین خاندان اسکیولڈنجیہ جو سکیولڈ کی طرف منسوب ہے قابض ہوگیا اور سنہ ۱۰۴۲ع تک وہی اوسپر مسلط رہا اور اسی خاندان کے عہد مین ڈنمارک کی سلطنت انگلستان کے بہت سے حصہ پر قابض ہوگئی اور اسی خاندان کے ہاتھ مین سنہ ۱۰۱۶ع سے سنہ ۱۰۴۲ع تک باقی رہی پھر جب سنہ ۱۰۴۷ع مین اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا تو خاندان استرثیدی کی اوسپر حکومت ہوگئی اور سنہ ۱۳۷۵ع تک

اوسیکے قبضہ مین رہی چنانچہ اس خاندان کی اخیر حکمران ملکہ مرغریٹا سب سے اخیر
بادشاہ کی بیٹی ہوئی جسنے بادشاہ ناروی سے اپنی شادی کی تھی اور اپنے
باپ کے انتقال کے بعد ڈنمارک پر قابض ہوگئی تھی اور ناروی پر اپنے خاوند
کی طرف سے اوسکی وفات کے بعد قابض ہوئی تھی اور مملکت سویڈن پر وہان
کی رعایا کے انتخاب کے سبب سے قابض ہوئی جیسا کہ سویڈن کے حالات
مین معلوم ہوچکا ہے پھر سنہ ۱۳۸۹ع مین اوسنے ناروی کا تاج اپنے ایک قریب
اریک بومرانی کو بخشدیا اور سنہ ۱۳۹۶ع مین ڈنمارک کا تاج بھی اوسیکو عطا کردیا
اور اوسکے اگلے سال سویڈن کی سلطنت کا تاج بھی اوسیکے واسطے مستقل
ہوگیا پھر سنہ ۱۴۴۸ع مین اوسپر کرسٹیان اول قابض ہوگیا جو خاندان اولڈنبورغ
سے تھا پس اوسوقت سے لیکر سنہ ۱۸۶۳ع تک اوسی کے خاندان کے لوگ اوسپر
قابض چلے آئے مگر اخیر مین سلطنت سویڈن انکے ہاتھ سے سنہ ۱۵۲۳ع مین نکل گئی
اور سنہ ۱۸۱۴ع مین ناروی پر سے بھی انکا قبضہ جاتا رہا یہانتک کہ سنہ ۱۸۶۳ع مین
فرڈریک سابع نے جو ڈنمارک کا سب سے پچھلا بادشاہ خاندان اولڈنبورغ مین سے تھا

انتقال کیا اور ملک کا کوئی وارث نہ رہا پس اوسکے بعد البرٹس کرسٹیان خاندان غلوکسبورغ کا اوس معاہدہ کے موافق اوسکا بادشاہ ہوا جو لندن مین ۱۸۵۲ء مین منعقد ہو چکا تھا اور کرسٹیان تاسع کے لقب سے ملقب ہوا مگر ۱۸۶۴ء مین ڈنمارک کے قبضہ سے شلزویغ اور ہولستاین کی ریاستین نکل گئین

دوسری فصل

اس مملکت کی کیفیات کے بیان مین

مملکت ڈنمارک اسکنڈناویا یعنے اسکنڈینیویا کی تینون مملکتون مین سب سے چھوٹی سلطنت ہے اور پانچ درجون اور تیس دقیقون اور تیرہ درجون کے درمیان طول شرقی مین اور تریپن درجون اور دس دقیقون اور ستاون درجون اور چالیس دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے سب طرف اوسکے دریا محیط ہے صرف جنوب کی جانب مین ریاست شلزویغ اور ہولستاین سے متصل ہے جو ۱۸۶۴ء مین اوس لڑائی کے سبب سے جو اوسمین اور پروشیا اور اسٹریا مین واقع ہوئی تھی اوس سے جدا ہو گئی ہین اور شمالی جانب مین

اوسکی حد آبناے سکاجراک ہی جو اوسمین اور ناروے مین حد فاصل ہی اور شرقی
سمت مین آبناے صوند اور کاتاغات اور بحر بالتیک ہی جو سویڈن مین اور
اسمین حد فاصل ہی اور غربی سمت مین بحر شمالی ہے اور اوسکے مضافات مین
قطعہ جزیرہ نما ہے جسکا نام جوتلاند اور جزائر سیلاند اور فیونیا اور لالاند اور
فالستر اور بورنہولم اور ماین اور آروی اور آلزن اور فانارن اور لازوی
اور نیستا نہولم ہین اور اوسکی مقدار مساحت پینتیس ہزار نوسو چھتر کیلومیتر مربع ہے
اور اوسکے باشندون کی تعداد اوس مردم شماری کی بموجب جو یکم فروری
۱۸۷۰ء مین ہوئی تھی چودہ لاکھ آٹھ ہزار پچانوے ہے اور جو آبادیان اس سلطنت
کے متعلق ہین منجملہ اونکے یورپ مین تو جزائر فاروی ہین اور امریکا مین جزایر
ازلاند اور غروہنلاند اور سینٹ کروا اور صان توماس اور صان جان ہین
چنانچہ ان تمام جزائر کی مقدار مساحت بھی ایک لاکھ اونتالیس ہزار دوسو
چوہتر کیلومیتر مربع ہے اور خاص انمین سے جزیرہ ازلاند کی مساحت ایک لاکھ
دو ہزار چار سو ستر کیلومیتر ہے اور اونکے باشندون کی تعداد ایک لاکھ ۲۴ ہزار

بیس ہے جسمین سے خاص ازلاند کے باشندے چھپاسٹھ ہزار نوسو تناسی ہیں
اور تخت گاہ اوسکا شہر کوبہاغ ہے اور جو حصہ یورپ سے ملا ہوا ہے اوسکی
زمین ہموار ہے اور اسکے دریاؤن اور بحیرون اور شور زمین اور جھیلون کی
مساحت مملکت کی بیسوین حصہ کی برابر ہے اور گو یہ اقلیم نہایت سرد نہین ہے
مگر خوش آیند ہے اور اسکی زمین اکثر سیراب اور قابل زراعت ہے اسی وجہ سے
اسکے مویشی اور گھوڑے نہایت قوی اور عمدہ ہوتے ہین تعداد گھوڑون کی
وہان بقدر آٹھ لاکھ ہے اور گاے بیل بقدر بیس لاکھ کے ہین اور بکریان
بقدر تچیس لاکھ کے ہین اور سور چھ لاکھ ہین وہان کی زراعت مین گیہون
اور جو وغیرہ بکثرت ہوتا ہے اور جن نباتات سے وہان فائدہ ہوتا ہے وہ نباتات
وہ ہے جس سے عنابی رنگ رنگا جاتا ہے اور ہیلون اور کلزہ ہے جنسے تیل
نکلتا ہے اور وہان غرفالا اور فول اور بطاطہ اور رائی اور کتان اور قنب
اور دخان بوئی جاتی ہین اور فواکہات مین سیب اور اجاس اور حب الملوک
اور عوینہ ہوتا ہے اور شکار بہت کثرت سے ملتا ہے اور مچھلیان بہت ہوتی ہین

اور اس ملک مین بڑے فائدہ کی چیزون مین سے ایک قسم کی مٹی ہوتی ہے
جسکو زمین سنوارنے کے لیے کھات کی طور پر ڈالتے ہین اور وہان لوہے کی اور
ایسے پتھر کی جسپر چھپ سکتا ہے اور سنگ کری کی جو مانند گچ اور راجیل کہتا ہے
چند کانین ہین اور جزیرہ بورنہولم مین کسیقدر پتھر کا کویلہ بھی نکلتا ہے اور
دریاؤنکے کنارون پر کہربا بے رباد ہی بھی ہوتی ہے اور وہان کپڑے فلوع
اور جوخ اور فرفوری کے اور ہتھیار اور ہٹین اور طواجین یعنے کڑاہیان اور
سقطر کرنے اور صاف کرنیکے آلات اور غوانتوات بنائی جاتے ہین اور تجارت
وہان مدت مدید سے رائج ہے البتہ لوہے کی سڑکین کم ہین مگر چند کمپنیان ہین
جنکے متعدد دخانی جہاز ہین جو خاص یورپ کی تمام شہرون مین تجارت کرتے ہین
چنانچہ سنہ ۱۸۶۲ء مین وہان کے تجارتی مال کی قیمت تئیس ملین اور دولاکھ
ترانوے ہزار ایکسو چودہ فرنک تھی مگر اسمین سے جو مال وہان آیا اوسکی قیمت
بائیس ملین پانچ لاکھ تریسٹھ ہزار آٹھ سو پچپن فرنک تھی اور وہان تمام
آنے جانیوالے تجارتی جہاز ایک لاکھ ستائیس ہزار چار سو چھ تھے جنمین سے

گیارہ ہزار نو سو سرسٹھ وہ تھے جو وہان آئے اور باب تعلیم و تعلم مین وہ لوگ نہایت ترقی پر ہین مذہب انکا لوتھر کا مذہب ہے مگر وہ کسیکو دوسرا مذہب قبول کرنیسے منع نہین کرتے اور جزیرہ ازلاند وہان سولہ درجون اور ستائیس درجون کے طول غربی مین اور تریسٹھ درجون اور سرسٹھ درجون کے عرض شمالی مین واقع ہے اور وہان سردی شدت سے ہوتی ہے اور باوجود اسکے کہ اوسکی تمام زمین گویا برف کی ہوجاتی ہے وہان کھولتے ہوئے چشمے بہتے ہین اور تعلیم کے باب مین یہ بھی نہایت اعلی درجہ پر ہین اور اونکا مذہب لوتھر کا مذہب ہے

تیسری فصل

اس سلطنت کے قوانین سیاست کے بیان مین

اس سلطنت مین بوراثت بادشاہ ہوتے ہین اور یہ سلطنت قانونی سلطنت ہے چنانچہ اس سلطنت کے بادشاہ کے اختیارات مین یہ بات داخل ہے کہ وہ تمام امور داخلیہ اور خارجیہ مین اپنے وزراء کے ذریعہ سے جنسے سلطنت کے تصرفات کی بازپرس ہوتی ہے تصرف کرے اور وزیرون کا اور تمام عہدہ دارونکا

مقرر کرنا اور ان لوگونکا کام سے معزول کرنا جنکو حین حیات تک وظیفہ
نہین ملتا بادشاہ کے اختیار مین ہے اور معمولی مجلسون کے جمع کرنے کا وقت
جنکا ہر سال جمع ہونا لازم ہے بادشاہ ہی معین کرتا ہے اور اوسکو غیر معین
وقت مین بھی اگر ضرورت ہو تو مجلس کو جمع کرنیکا اختیار ہے اور مجلس اعلی
اور مجلس وکلاء عامہ یک لخت یا ان مین سے کسی ایک کو معطل کرنیکا بھی بادشاہ
کو اختیار ہے مگر اس شرط سے کہ رعایا سے یہ درخواست کرے کہ بجاے اوسکے
دو مہینے کے عرصہ مین دوسری مجلس کے ممبر منتخب کردے اور اگر ایک مجلس انمین
سے معطل کیجاوے اور دوسری بحال رہے تو جبتک اوس معطل شدہ مجلس کی
قائم مقام کوئی اور مجلس قائم نہو جاوے اوسوقت تک وہ باقیماندہ مجلس کام
نہین کرسکتی اور اس بادشاہ کو قوانین کے نافذ کرنیکا اختیار ہے پس جو قانون
کہ مجلسین بناتی ہین وہ قانون نہین گنا جاتا مگر اوسوقت کہ بادشاہ اوسکے
جاری ہونے کا حکم دے اور جس زمانہ مین کہ یہ مجلسین موجود نہون تو بادشاہ کو
ضروری امور مین حکم دینے کا اختیار ہے اور وہ بطور قانون کے بجالائی جاینگی

بشرطیکہ اصول سلطنت کی مخالف نہون اور جبکہ وہ مجلسین جمع ہون تو اونکو
سامنے اتفاق راے کیلیے پیش کیے جاوین اور یہ بھی خاص بادشاہ کے
حقوق مین سے ہی کہ جب وہ اٹھارہ برس کا ہو جاے تو وہ بالغ سمجھا جاتا ہے
اور اوسکو ضرور ہی کہ لوتھر کی مذہب کا پیرو ہو جو پروٹسٹنٹ مذہب کا ایک شعبہ ہے
اور جسقدر قوانین سلطنت مین بنائی جاتے ہین اونکو بادشاہ بتاتا ہے یا
دونون اعلی مجلسین بناتی ہین یہ مجلسین چھیاسٹھ ممبرون سے مرکب ہوتی ہین
جنمین سے بارہ ممبر تو بادشاہ کیجانب سی منتخب ہوتی ہین جنکی تقرری تمام عمر
کے واسطے ہوتی ہے اور سات ممبر دار السلطنت کی رہنے والون کی طرف سے
آٹھ برس کیواسطے مقرر ہوتے ہین اور سینتالیس تمام اہالیان مملکت کی
جانب سی آٹھ برس کیواسطے مقرر ہوتے ہین اور جن ممبرون کے وظیفے تمام عمر
کے واسطے نہین ہین اونمین سی نصف ممبر ہر چوتھے سال بدلے جاتی ہین
اور وکلا کی مجلس کی ممبر چونکہ بحساب فی سولہ ہزار رعایا کے ایک مقرر ہوتا ہے
اسلیے اونکی کوئی تعداد معین نہین ہی جسقدر اس حساب سی ہون مقرر ہو جاتی ہین

اور جو شخص اعلی مجلسون کے واسطے منتخب کیا جاتا ہے اوسکی عمر پچیس برس
سے کم نہین ہوتی اور اوسکا لائق اور نامی ہونا شرط ہوتا ہے اور انتخاب
دو درجے پر ہوتا ہے یعنے اولا تمام رعایا اپنی جانب سے لوگون کو منتخب کر دیتی ہین
اور وہ لوگ مجلسون کے ممبرونکو منتخب کرتے ہین اون مجلسون کا معمولی اجتماع
اوس مدت کے لیے ہوتا ہے جو بادشاہ متعین کر دے جسکی مدت کم سے کم دو مہینے ہین
اور اونکی کارروائی ہمیشہ علانیہ ہوتی ہے بجز بعض مقدمات کے جنہین کہ برخلاف
اسکے کرنا چاہین اور اون مجلسون کے حقوق مین سے یہ بات ہے کہ جبتک قوانین اونکے
سامنے پیش نہولین اور اونپر تین دفعہ بحث نہولے اوس وقت تک اونکا اعتبار
نہین ہوتا اور پہلی دفعہ اور دوسری دفعہ کی بحث مین بھی اتفاق راے کا
کچھ اعتبار نہین ہوتا اور ہر برس سلطنت کے اخراجات کو بھی یہی مجلس مقرر کرتی ہے
اور جو محصول کہ رعایا سے لینا واجب ہے اوسکا تعین بھی اسی مجلس کے اختیار مین ہے
اور حسابات سلطنت بھی جو بعد خرچ ہونے اون اخراجات کے ہوتے ہین وہ بھی
اسی مجلس مین لکھے جاتے ہین اور ان دونون مجلسون کے افسرون کو ممبران مجلس ہی

مین سی یہ مجلسین منتخب کرتی ہین اور ان مجلسون کی ہر ایک ممبر کو اختیار ہے کہ
قوانین مین جو بات اوسکو معلوم ہو وہ مجلس کی سامنے یا بادشاہ کے سامنے
پیش کرے اور وزیرون سے جو کچھ پوچھنا چاہے پوچھے جس طرح کہ کل مجلس اور
بادشاہ اونسے پوچھ سکتا ہے پس اونپر بادشاہ کی طرف سی یا مجلس کی طرفسے
یا مجلس کے کسی ممبر کیطرفسے خیانت کا دعوی یا قانون کے مخالف کام کرنے کا
دعوی ہو سکتا ہی مگر انفصال اس مقدمہ کا مجلس اعلی مین ہوتا ہے اور وزیرون
پر مجلس مین اپنے تصرفات کی جوابدہی کیواسطے اور اون قوانین پر سی اعتراضات
رفع کرنیکے لیے جو سلطنت کی طرفسے پیش ہوئے ہین حاضر ہونا واجب ہوتا ہے
اور رعایا کے حقوق مین سے جسکا ضامن قانون ہے یہ بات ہی کہ اونکو مجلسون
مین کے ممبرون کے انتخاب کیوقت اور مصالح ملکیہ پر بحث کرنیکے لیو عام مجلسون
کے جمع کرنےمین بالکل آزادی ہے اور چھاپہ خانون کی آزادی اور ہر شخص
کی ذاتی آزادی اور اونکے گھرون کی حرمت کہ کوئی شخص اونکے گھرون مین
بغیر اونکی اجازت کے اور بموجب حکم قانون کے جا نہین سکتا اور حکم کیوقت تمام

رعایا کی مساوات کہ بڑی اور چھوٹی مین کچھ فرق نہو اور عہدہ پاتی ہین اگر اوسمین اہلیت اور لیاقت ہوسکی برابری عام رعایا کے حقوق مین داخل ہے اور مقدمات شخصیہ بحضور مجالس حکم کے اور کمین فیصل نہین ہوتی اور ہر شہر و قصبہ کے مصالح کا انتظام وہان کے لوگ بلامداخلت سلطنت کی خود کر لیتے ہین۔

چوتھی فصل

سلطنت کی مالی قوت آمدنی اور خرچ اور لشکری قوت برّی اور بحری کے بیان مین

مالی قوت سنہ ۱۸۶۲ع مین		
۳۵۴۲۴۶۴۰	آمدنی بحساب رزڈالا جو مساوی ہے	۱۰۰۲۵۱۷۳۱ فرنکا کے
۳۷۷۸۵۹۰۴	خرچ بحساب رزڈالا جو مساوی ہے	۱۰۷۰۳۴۱۰۸ فرنکا کے
۱۳۲۱۱۰۸۰۲	قرض سلطنت پہ	۳۷۲۳۸۷۳۵۶۶ فرنکا
	ایک رزڈالا دو فرنک اور تراسی صنتیما کے برابر ہوتا ہے	

برّی لشکر کی قوت سنہ ۱۸۶۶ع مین	
سپاہی	
۳۰۹۴۴	لشکر ترلیبا
۶۱۷۳	رسالے
۴۳۸۴	توپچی اور مہندس
۳۱۴۹۱	میزان

لڑائی کے وقت پچاس ہزار فوج تک سلطنت جمع کرسکتی ہے۔

بحری قوت سلطنت ڈنمارک کی ۱۸۶۲ع میں

اقسام بحریہ اور مراکب کو	امراء بحر اور قبطانات	جملہ بحریہ	اسٹیمر	مراکب قلاع	کل جہاز اور اونکی توپین ۹۲۹
فیش امیرال	۱				
کنٹرامیرال	۲	۳			
قبطانات اجفان	۲۹				
قبطانات فراقط	۲۳	۵۲			
فیالات		۸۵			
بحریہ		۱۷۸۴			
اجفان			۱	۲	۳
فراقط			۵	۴	۹
قرابط			۴	۲	۶
سکونیر			۵	۲	۷
ابرکہ				۲	۲
بطریہ عوامہ			۱		۱
شالوپ کونیتار			۷		۷
یاکت			۱		۱
میزان جو اگلے صفحہ پر لکھی جاویگی	۵۵	۱۹۲۴	۲۴	۱۲	۳۶

تتمہ جدول سلطنت ڈنمارک کی بحری قوت

کل جہازہای بحری قوت ۹۲۶	آگن بوٹ اقسام نوع	بادبانی	جملہ بحری سپاہ	تعداد افسران و انگریز	اقسام بحریہ اور مراکب کی
۳۶	۱۲	۲۴	۱۹۲۲	۵۵	میزان پچھلے صفحہ کی
۱	۱				کوتیر
۲۶	۲۶				باربرداری کے بیلے
۸		۸			بالعجلہ کبار و صغار
۱		۱			یول
۳۳	۳۳				شالوپ کونتیار بالمجادیف
۱۵	۱۵				یول بالمجادیف
۱۲۳	۹۰	۳۲	۱۹۲۲	۵۵	میزان

تیرہوان باب

سلطنت بوہیمیا کے بیان مین اور اسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

یہ مملکت قیصر رومی کے زمانہ مین ایسے جنگلون مین جہان آبادی نہو گئی جاتی تھی پھر امپیر اغسطس کے عہد مین آباد ہوئی اور باشندے مملکت روم مین متعلق لفیندلیا اور نوریکا کے شمار ہوتی پھر سنہ ۶ مین ایک گروہ بویوار کا بوہیمیا سے آیا اور نوریکا سے غربی مین رہنے لگا اور سلطنت فرانس کے تحت مین جو اوسترازیا کے باشندون کی تھی سنہ ۶۳۰ عیسوی سے سنہ ۶۶۰ تک داخل ہوگیا اور اسوقت مین مملکت بوہیمیا پر ڈبوکون کے گروہ کی جو خاندان اجیلویف

سے تھی ریاست تھی اور اس خاندان کا سردار اجیلولف تھا جو سنہ ۵۳۰ع مین
بادشاہ ہوا اور یہ ڈیوک بویریا پر فرانس کے بادشاہون کی طرف سے ہمیشہ
تسلط رہا یہان تک کہ سنہ ۷۴۳ع مین ڈیوک اوڈیلون نے اپنے آپ کو بلقب
بادشاہ ملقب کیا اور شارل مارتل کی رعیت سے خارج ہونا چاہا مگر اوسکی کوشش
اس باب مین کارگر نہوئی پھر جبکہ اوسکے بعد تاسیلون بادشاہ ہوا تو اوسنے
اوس معاہدہ کو جو اوسمین اور ملک بابان مین تھا توڑ دیا اور اولاً شارلمین
کے مقابل لومبارڈیا کے بادشاہ دیدیا اور ڈیوک اکوتینیا کے ساتھ ہوکر
برخلافی اختیار کی پھر گروہ اوارکو ساتھ ہوکر اوسکا مقابلہ کیا مگر عمدہ حصہ اوسکے
ملک کا اوسکے ہاتھ سے نکل گیا اور سنہ ۷۸۸ع مین ویرہیان مین قید ہوگیا
پھر شارلمین نے اس ملک کی سلطنت جیرولد کونٹ صواب کو دیدی لویز مغفل
نے سنہ ۸۱۴ع مین بویریا کے ڈیوکون کی ریاستون کو مملکت بنا دیا اور اوسکو
اپنے بیٹے لوتھر کو دیدیا اور پھر لوتھر مذکور نے سنہ ۸۱۷ع مین لویز جرمنی کو
وہ ملک دیدیا اور اسوقت مملکت بویریا مین خاندان کارینتیا اور کرنیول

اور اسٹریا اور فریول بالونیا قدیم اور موافیا اور بوہیمیا بنتے تھے اور ۱۲۰۹ء
مین خاندان کارلونجیان کا بسبب ذلویز طفل کے منقطع ہوگیا اور بوہیمیا
اپنی اصلی حدود اور حالت پر پھر ہوگئی اور المانیا کی سلطنت کے تحت مین
ڈیوکون کی ریاست ہوگئی اور اونکا سردار بار غواف ارنول ملقب خبیث
بن لوتیبولد ہوا جبکہ ۹۳۷ء مین وہ خبیث مرگیا تو اوسکے جانشینون کے
پاس تھوڑی مدت مملکت باقی رہی اوسکے بعد ۹۴۷ء سے ۱۰۰۲ء تک
ڈیوکون کا گروہ جو خاندان ساکس سے تھے اوسپر دخیل رہا پھر ۱۰۲۴ء سے
۱۱۳۷ء تک خاندان فرانکونیا اوسپر قابض رہا پھر اوس سنہ سے ۱۲۵۳ء تک
جماعت غوالف جو خاندان آست سے تھی اوسپر دخیل رہی پھر اوسٹریا کے
ڈیوکون کا گروہ اوسپر مسلط ہوا پھر ۱۱۸۰ء مین یہ ملک اوتون فیتل سباخی
کے جو اوسی ارنول خبیث کی ذریت مین تھا ہاتھ مین آیا اور جو ڈیوک اوسکے
جانشین ہوئے اونکے عہد مین یہ ملک بہت بڑھ گیا اور ۱۲۵۳ء مین یہ ملک
لویز ثانی اور ہنری سیزدہم مین جو اوتون ملقب بشہیر کے بیٹے تھے تقسیم ہوگیا

اونمین سے پہلا بویریا کے اوپر کے حصہ مین اور دوسرا بویریا کے نیچے کے
حصہ مین حکومت کرتا تھا پھر سنہ ۱۳۱۲ع مین لوئیز بیسرے ابن لوئیز دوم نے ان
دونون حصون کو اکٹھا کرلیا اور اوسکے اگلے سنہ مین المانیا مین شاہنشاہی
مقرر ہوگئی اور اوسکا ملک بہت وسیع ہوگیا اور اپنے مرنے سے پہلے قبل سنہ ۱۳۴۷ع
کے علاوہ بویریا کے براندبورغ اور ہولانده اور زیلانڈ اور تیرول اور او
ملکون کا مالک ہوگیا پھر لوئیز مذکور کے بیٹون نے اس مملکت متعدد ٹکڑون مین
بانٹ لیا جو تھوڑی مدت مین سب کی سب جاتی رہی اور سنہ ۱۵ع مین البرٹ
ثانی نے جو خاندان مونیخ بویریا کے شعبہ مین سے تھا ان تمام ٹکڑون کو
نئے سرے سے جمع کیا اور اوسکے جانشینون نے پروٹسٹنٹ مذہب کو تسلط کو
روکنا چاہا اور تیس برس والی لڑائی مین امیر المانیا کے گروه مین داخل ہوگئے
اور اس لڑائی مین امپررفرونانڈ ثانی نے سنہ ۱۶۲۳ع مین ڈیوک مکسیملیان کو
الیکتور کے مرتبہ پر پہونچا دیا اور اس لقب کو ہمیشہ کے لیے اوسکے خاندان مین
مقرر کردیا پھر سنہ ۱۶۷۹ع سے سنہ ۱۷۲۶ع تک اوسکا پوتا مکسیملیان امانوئیل اوسپر

مسلط ہوا اور اسی مدت مین فرانس سے اسپین کو وراثت کی لڑائیون مین معاہدہ کیا اور ہو خستانت کی لڑائی کے بعد اوسکی بادشاہت جاتی رہی اور جبتک کہ بادن مین ۱۷۱۴ء مین صلح نہولی اوس وقت تک اوسکو سلطنت میسر نہوئی پھر اوسکے وارث شارل البرٹ ڈیوک پرشارل ششم کی وراثت سے ملک کا دعوی کیا اور بوہیمیا اور آسٹریا پر قبضہ کرلیا اور شہر فرنکفورٹ کی مقام مین ۱۷۴۲ء مین سلطنت کا تاج اپنے سر پر رکھ لیا اور اپنا نام شارل ہفتم قرار دیا مگر فرانسوی کورانی نے آسٹریا کا لشکر لیکر اوسپر چڑھائی کی اور اوسکو تخت سے اوترنے اور اور بویریا کی سلطنت کا دعوی چھوڑنے پر مجبور کیا مگر وہ اس لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے مرگیا پھر اوسکے بیٹے میکسیملیان جوزف ڈیوک سے صلح کرلی اور ۱۷۴۵ء مین اوس عہدنامہ کی شرائط کی بموجب جو فوسن مین ہوا اوسکا ملک پھر اوسکو ملگیا پھر ۱۷۷۷ء مین اسکے مرنیکے بعد جو اپنے خاندان مین سے سب سے آخر تھا مملکت بویریا مین خلل پڑگیا اور شارل تھیوڈور جو بسبب سسرال کو اس خاندان سے توسل رکھتا تھا اوس ملک پر بغیر اتفاق آسٹریا اور اوس کے بھتیجے

مکسیمیلیان جوزف کو جو اوسکے بعد ۱۷۹۹ء مین قابض ہوا تسلط ہو گیا اور
جن دنون مین فرانس مین ریپبلکن کی لڑائیان ہوئین تو مملکت بویریا کو بہت
شدید نقصان پہونچے یہان تک کہ جو اوسکے ملک دریای رین کے شمال کی
جانب تھے وہ اوسکے ہاتھ سے جاتے رہے مگر بموجب ایک معاہدہ کے جو اوسمین
اور ریپبلکن مین ہوا باقی ماندہ ملک مدت دراز تک اوسکے پاس رہا اور وہ
فرانس کی بہت زیادہ مدد کرتا رہا اور جب تک یہ ملک نپولین کی حمایت مین
رہا وسیع ہوتا گیا یہان تک کہ ایک مملکت ہو گیا اور اوسکا حاکم ۱۸۰۶ء مین
بادشاہ کے لقب سے ملقب ہو گیا پھر ۱۸۱۳ء کی لڑائیون مین مکسیمیلیان جو فرانس کا
مددگار تھا اپنا لشکر لیکر فرانس ہی پر پل پڑا اور تمام سلطنتون نے جو فرانس
کے مخالف تھین اوسکا ملک جتنا کہ اوسکے قبضہ مین تھا اوسیکے پاس رہنا قایم رکھا
اور ۱۸۱۸ء مین اوسنے اپنے ملک والون کے لیے کونسٹیٹیوشن یعنے انتظام
سلطنت مین مداخلت کا حق عطا کیا اور اوسکے بیٹے لوییزاول نے اپنے ملک
مین فنون عجیبہ کا جسکا وہ نہایت شوقین تھا بیج بویا اور ۱۸۴۸ء مین بادشاہی

چھوڑ

خود تخت پر سے اوترا اور اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھا دیا اور وہ ہمیشہ المانیا کی
حصون کو ملا لینے مین کوشش کرتا رہا کیونکہ اسی مین مملکت بویریا کی
عظمت کا باقی رہنا متصور تھا اوسکے بعد ۱۸۶۴ء مین اوسکا بیٹا لوئیز ثانی
اوسکا جانشین ہوا۔

دوسری فصل

مملکت بویریا کے امرا کے نامون کے بیان مین

سنہ	امرا جنکا لقب ڈیوک تھا اور جو اجیلولفہ کے خاندان سے تھے
۵۳۰	اجیلولفہ
۵۵۴	تھاری بالد پہلا
۵۹۳	تاسیلون پہلا
۶۱۰	تھاری بالد دوسرا
۶۴۰	تیودور پہلا
۶۸۰	تیودور دوسرا
۷۰۰	تیودبرٹ و تھیوبالد
۷۲۸	ہوبرٹ جسکو ہوجیبرٹ کہتے ہین
۷۳۷	اودیلون
۷۴۸	تاسیلون دوسرا
	فرانس کے بادشاہ خاندان کارلوینجیان مین سے
۷۸۸	شارلمین

۸۱۴	لوییز پہلا اور لوتار
۸۱۷	لوییز دوسرا جسکا لقب جرمانیک تھا
۸۷۶	کارلومان
۸۸۰	لوییز تیسرا
۸۸۴	شارل فیلیٹ
۸۸۸	ارنول لکارینتی
۹۰۰	لوییز چوتھا طفل
	ڈیوک بویریا کے
۹۱۱	ارنول انجیبیٹ
۹۳۷	ایبہارو
۹۳۸	برتولد
	ڈیوک ساکس اور فرانکونیا کو
۹۴۸	ہنری پہلا
۹۵۵	ہنری دوسرا ملقب مخاصم
۹۷۸	اوتون پہلا صوابی
۹۸۳	ہنری تیسرا
۹۸۵	ہنری چوتھا
۱۰۰۴	ہنری پانچوان
۱۰۲۶	ہنری چھٹا
۱۰۳۹	ہنری ساتوان
۱۰۴۹	کونراد پہلا زونتفانی
۱۰۵۳	ہنری آٹھوان
۱۰۵۶	کونراد دوسرا
۱۰۵۷	اغنیس (ملکہ لاکات)
۱۰۶۱	اوتون دوسرا

	ڈیوک غوالف کی جنکو والف بھی کہتے ہین
۱۰۷۰	ولف پہلا
۱۱۰۱	ولف دوسرا
۱۱۲۰	ہنری نوان
۱۱۲۶	ہنری دسوان
	ڈیوک خاندان اسٹریا سے
۱۱۳۹	لیوپولڈ
۱۱۴۱	ہنری گیارہوان
۱۱۵۶	ہنری بارہوان
	خاندان وٹیلز باخ
۱۱۸۰	اوتون پہلا
۱۱۸۳	لویز پہلا
۱۲۳۱	اوتون دوسرا جسکا لقب شہیر تھا
۱۲۵۳	ہنری تیرہوان اور لویز دوسرا
۱۲۹۴	لویز تیسرا
۱۳۴۷	اتیان پہلا
۱۳۷۸	جان مونیخی یعنے مونیخ کا
۱۳۹۷	ارنست وغلیوم پہلا
۱۴۳۸	البرٹ پہلا
۱۴۶۰	جان اور سیجیز موند
۱۴۶۸	البرٹ دوسرا
۱۵۰۸	غلیوم دوسرا اور لویز
۱۵۵۰	البرٹ تیسرا
۱۵۶۹	غلیوم تیسرا

۱۵۹۸	مکسیملیان پہلا
	گروہ الیکتورات
۱۶۲۳	مکسیملیان پہلا جو اس سنہ میں الیکتور ہوا
۱۶۵۱	فردیناند اوریا ریہ
۱۶۷۹	مکسیملیان دوسرا (امانوئیل)
۱۷۲۵	شارل البرٹ
۱۷۴۵	مکسیملیان تیسرا (جوزاف)
	خاندان بلاتین
۱۷۷۷	شارل تیوڈور
۱۷۹۹	مکسیملیان چوتھا (جوزاف)
	بادشاہ خاندان بلاتین مذکورۃ بالاسے
۱۸۰۶	مکسیملیان مذکور جسکا لقب مکسیملیان پہلا ہوا
۱۸۲۵	لوئیز پہلا
۱۸۴۸	مکسیملیان دوسرا
۱۸۶۴	لوئیز دوسرا جو ۲۵ اگست ۱۸۴۵ء کو پیدا ہوا

تیسری فصل

اس مملکت کی کیفیت کے بیان میں

یہ مملکت المانیا کے ممالک میں پروشیا کے سب سے بڑی مملکت ہے اور اسکے دو حصے جدا جدا ہیں پہلا حصہ کنارہ دریاے طونہ کے شرق کیجانب ہے اور دوسرا دریاے رین کے شمالی کنارہ پر غرب کیجانب ہے پہلا حصہ بویریا قدیم

کہلاتا ہے اوسکی جنوبی شرقی حد مملکت اسٹریا ہے اور شمالی حد مملکت ساکس اور
اوسکے ڈیوکون کی ریاستین اوسکے بعد پروش ہے اور اوسکی غربی حد ڈیوکونکی
بڑی ریاستین الساس وارمستاد اور بادن کی اور مملکت الورتنبرغ ہے اور
دوسرا حصہ رین والا بویریا کہلاتا ہے اور وہ پہلے سے بہت چھوٹا ہے اوسکی
جنوبی حد مین فرانس ہے اور شرقی حد مین بڑی ریاستین بادن کے ڈیوکونکی
اور شمالی حد مین ڈیوکون کی ریاستین رین والے الساس کی ہین اور غربی حد
مین رین والا پروش ہے اور بویریا کے ملک کی مساحت چھہتر ہزار اکیس
کیلومیتر مربع ہے اور وہان کے رہنے والون کی تعداد دوسری دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع
کی مردم شماری مین چار ملین آٹھہ لاکھہ سات ہزار چار سو چالیس تھی اور
پایۂ تخت اس ملک کا شہر مونیخ ہے اور قدیم بویریا مین پہاڑ نہایت کثرت سی
ہین اور دریا بھی بہت ہین سب سے بڑا اونمین دریای طونہ ہے اور اومین بحیرے
کثرت سے ہین اور معدنی چشمے بھی بہت ہین اور ہوا وہان کی نہایت اچھی
اور اکثر جگہہ معتدل ہے اور وہان کانین سنگ رخام اور سنگ سن اور پتھر کے

کو ییلے اور سیسے اور لوہے اور تانبے اور نمک کی ہین اور وہان کاروبار زراعت
کا سلطنت کی مدد سے اور علم فلاحت کی کتبون کے جاری ہونیکے سبب سے نہایت
ترقی پر ہے اور اوسکے ساتھ اونکی زمین بھی جہان نشیب ہین ہی بہت پیداواری
کی ہے اور اونکے ہان زیادہ تر زراعت غلہ اور ابطاطہ کی ہوتی ہے اور مملکت
کی بعض پشتیون مین کتان اور قنب اور دخان اور پہلون اور انگور کثرت
سے بوئے جاتے ہین اور وہان چراگاہین نہایت عمدہ ہین جنسے نہایت
اعلی درجہ کا نفع حاصل ہوتا ہے اور وہان کھیتی کے بعد دولت پیدا کرنیکی
چیزون مین مویشی ہے چنانچہ اوس ملک مین تین لاکھ پچاس ہزار گھوڑے
اور چھبیس لاکھ سینگدار جانور اور نو لاکھ سور اور دو ملین اور پانچ لاکھ
بھیڑین ایک لاکھ دس ہزار بکریان ہین اور وہان شہد کی مکھیان اور مرغیان
اور بطین اور مثل اونکے اور جانور بہت سے ہین اور صنائع بھی وہان ہین
اگرچہ المانیا کے اور شہرون سے کم ہین اسپر بھی لوہے اور ہتھیار اور کتان
اور صوف کے کپڑون اور مثل اونکے اور کپڑون کی اور خوشبودار چمڑے کی

اور کانچ بنانے کی اور باجون کی اور جراحی کی اوزارون کی اور بلور اور
فرفوری اور مثل اسکے اور صنعتین بھی وہان موجود ہین اور تجارت بھی وہان
بخوبی رائج ہے وہان کی سڑکین بھی اچھی بنی ہوئی ہین اور لوہے کی سڑکین
سنہ ١٨٩٢ع مین دو ہزار نوسے کیلومیٹر تک بن چکی تھین مگر خلیج وہان کم ہین اور
اون مین بڑا خلیج دریاے ہین اور دریاے طونہ کا ہے جس سے بحر شمالی بحر اسود
سے ملجاتا ہے اور اوسکا طول ایکسو چوہتر کیلومیتر کا ہے اور اوسکا نام خلیج
لوبز ہے اور مصنوعہ خلیج اونکے ہان اسلیے کم ہین کہ قدرتی دریاؤن مین کشتیان
چلنے کے سبب سے اونکو اونکی کچھ پروا نہین ہے اور دریاے طونہ کے سوا جسمین
شہر اولم سے سمندر کو بالان تک کشتی چل سکتی ہے اور دریا ہین اونمین سے
دریاے ہین اور دریاے رین اور دریاے ایزار اور دریاے این اور دریاے
سالی ہین اور ان سب دریاؤن مین آنے جانیکے لیے اور تجارت کے لیے
خصوصاً زمین کی پیداوار لیجانے کے لیے کشتیان چلتی ہین اور اس ملک کے
لوگون کی تعلیم مین بھی نہایت ترقی ہے وہان تین عام مدرسے ہین اور وسٹر

بڑے مکتب ہین اور اٹھائیس اونسے چھوٹے اور چھیانوے مکتب لیٹن کے اور دس

دستور التعلیم کے جنمین معلم تعلیم پاتے ہین اور آٹھ ہزار دوسو ستہتر مکتب ابتدائی

تعلیم کے ہین اور اونمین آٹھ لاکھ چالیس ہزار طلبہ مرد وعورت تعلیم پاتی ہین اور

وہان چند مکتب خاص ہین اور پڑھنا اور لکھنا سیکھنا وہان کی رعیت پر لازمی ہے

چوتھی فصل

تصرفات سلطنت کے بیان مین

مملکت لیبیریا قانونی سلطنت ہے بادشاہ بمشورہ ارباب شورہ کے کام کرتا ہے

اور ارباب شورہ کی دو مجلسین ہین ایک مجلس مشورہ دینے والون کی اور دوسری

مجلس نائبون کی پہلی مجلس کے دو ثلث بطریق وراثت ممبر ہونیکے مستحق ہین اور

اوس ثلث کو بادشاہ نامزد کرتا ہے اور ہر ایک کا منصب عمر بھر کیلیے ہے

اور دوسری مجلس کے ممبر چھٹی برس سے بدلی جاتے ہین اور رعایا ان نائبون کے

منتخب کرنیوالونکو منتخب کرتی ہے ہر اکتیس ہزار پانسو آدمیون کی طرف سے

مجلس مین ایک نائب ہوتا ہے اور ہر شخص بالغ کہ رعایا مین سے جو کچھ محصول

گورنمنٹ مین دیتا ہے منتخب کرنیوالون کے انتخاب کا حق ہے اور ہر پانسو
آدمی کی طرفسے ایک نائب یعنی منتخب کرنیوالا منتخب ہوتا ہے اور یہ لوگ جو اولاً
منتخب ہوے ہین مجلس کے نائبون کو منتخب کرتے ہین اور کوئی شخص جسکی عمر ۳۰ برس
کی نہو مجلس مین نائب ہونیکے لائق نہین ہوتا اور کم سے کم ہر تیسری برس مجلسونکا
جمع ہونا واجب ہے اور اونکو مع بادشاہ کے قانون بنانے کا اختیار ہے یعنی اگر
وہ مجلسین کسی امر مین نئے قانون بنانے کا ارادہ کرین تو بادشاہ کو یہ اختیار نہین ہے
کہ اوسکو قبول نکرے اور کوئی شخص رعایا مین سے لوازم آزادی ذاتی سے
محروم نہین ہوسکتا اور اوسکی جایداد پر کوئی محصول بجز اوسکے جو دونون
مجلسون سے تجویز ہوا ہوگا یا نہین جاسکتا اور مجموع دونون مجلسون کو
اختیار ہے کہ جو امر خلاف قانون ہوتا ہو اوسکو روکین اور اونکو یہ بھی اختیار ہے
کہ وزیرون سے یا اونکے نائبون سے مجلس اعلی حکم کے روبرو مواخذہ کرین
غرض کہ اس ملک کا کونسٹیٹیوسیون ہی وہان کی رعایا کی حمایت کا اونکی
ذات اور اونکی املاک اور اونکے اعتقادات کا متکفل ہے۔

پانچوین فصل

اوطان کے انتظام کے بیان مین

مملکت بویریا بڑی اور متوسط اور چھوٹے حلقون مین منقسم ہے اور ہر قسم کے بیے جدا جدا نام جیسے قیادہ اور مشیخت اور دایرہ کومون کا انتظام شیخ بلد کے ہاتھ مین ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ ایک مجلس بلدی بھی ہوتی ہے اور دائرہ کا انتظام جو اون لوگونکے نزدیک کومون سے بڑا ہوتا ہے شیخ مدینہ اور جماعت حکام کے ہاتھ مین ہوتا ہے اور مجلس بلدی بھی اونکے ساتھ ہوتی ہے اور جماعت حکام کا یہ کام ہے کہ بڑے مقدمات مین مجلس بلدی سے مشورہ کرے اور تیسری برس جماعت مشورہ مین سے نصف اور مجلس بلدی مین سے ایک ثلث تبدیل ہو جاتے ہین اور جس قسم کا نام ڈسٹرکٹ یعنی ضلع ہے اوسکا انتظام ایک ایسی مجلس کے ہاتھ مین ہوتا جو مرکب ہوتی ہے ممبران مجالس بلدی سے اور صاحبان جایداد سے اور مجلس ہر برس ایک دفعہ سے زیادہ جمع نہین ہوتی مگر وہ اپنے مین سے ایک گروہ معین کر دیتی ہے جو ہمیشہ قائم رہتا ہے اور مقدمات کی نگرانی کرتا ہے اور جب امر کہ اتفاق رائے ہو جاتا ہے

اوسکو جاری کرتا ہی اور اوس ضلع کے تمام مقدمات مین جنمین مجلس سے اجازت لینی
کی ضرورت نہین ہی کارروائی کرتا ہے اور اپرہ تحت انتظام مجلس عمومی کی ہوتا ہے
جو ہر سال ایک دفعہ دائرہ کی حالات پر نظر کرنیکو اور محصولون کی مقدار مقرر کرنیکو
جمع ہوتی ہے اور اوس مجلس مین ڈیسٹرکٹ یعنی ضلع کی مجلسون کی نائب اور مجالس
بلدی کی نائب جنمین دس ہزار سے زیادہ آدمی رہتے ہین اور نائبان اعیان مملکت
اور نائبان سرداران کنیسا اور نائبان سرداران مدارس شریک ہوتی ہین اور چھ
برس تک اونکا اختیار باقی رہتا ہے اور اس مجلس عمومی کے لیے ایک کونسل
ہمیشہ رہتی ہے جو مقدمات مجلس مین پیش ہونیسے پہلے غور کرتی ہی اور انتظام
احکام کا اوطان مین اسطرح پر ہے کہ ہر دائرہ مین چار سے سات تک مجلسین ابتدائی
مقدمات کے لیے ہوتی ہین اور ایک مجلس مقدمات جرائم اور امور شہر کی تحقیق
یعنی مرافعہ ثانی کی ہوتی ہے اور مملکت مین ایک مجلس واسطے تحقیق مقدمات تجارت
کے اور سب سے اوپر اعلی ہے جو شہر مونیخ دارالسلطنت مین مقرر ہے اور اس مجلس
مین جمیع مقدمات کی تحقیق ہوتی ہے اور مجلیس کا سا سیون ہی یعنے اہل بویریا

کے لیے یعنے اون لوگون کے لیے جو دریاے رہن کے کنارہ پر رہتے ہین اور فرانسیسیون کے طریقہ پر حکم دیتے ہین اخیر فیصلہ کی مجلس ہے اور اس طرف کو لوگون کے لیے اور مجلسین بھی ہین اور قضاۃ ضلع یعنے پنچ بھی ہین۔

چھٹی فصل

سلطنت بویریا کی آمدنی اور خرچ اور اوسکی لشکری قوت اور جو قرض کہ اوسپر ہے اوسکے بیان مین

قوت مالی سنہ ۱۸۶۱ع سے سنہ ۱۸۶۷ عیسوی تک

سلطنت کی کل سالانہ آمدنی ۹۸۱۱۳۲۵۳ فرنکا تخمیناً

کل سالانہ خرچ ۹۸۱۱۳۲۵۳ فرنکا تخمیناً

کل قرض سلطنت پر جو سنہ ۱۸۶۶ع مین تھا ۷۰۹۴۵۰۲۸۸ فرنکا تخمیناً

بری لشکر کی قوت سنہ ۱۸۶۶ع مین

اقسام لشکر	تحت السلاح	یداک	جملہ
تریلیس	۷۷۲۰۹	۷۴۵۳۹	۱۵۱۷۴۸
رسالے	۱۰۲۸۰	۱۲۲۸۹	۲۲۵۶۹
توپچی	۱۲۷۲۲	۱۳۵۲۱	۲۶۲۴۳
انجینیر	۳۱۰۰	۱۲۵۳	۴۳۵۳
میزان	۱۰۳۳۱۱	۱۰۱۶۰۲	۲۰۴۹۱۳

چودہوان باب

سلطنت بلجیم کے بیان مین

اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی کیفیت مین

یہ سلطنت پندرہ دقیقون اور تین درجون اور چھیالیس دقیقون کے درمیان طول شرقی مین اور اونچاس درجون اور تیس دقیقون اور اکیاون درجون اور تیس دقیقون مین عرض شمالی کے واقع ہے اور اُسکے شمال مین اور شمال و غرب مین بحر شمالی اور بحر اتلانتک ہے اور شمالی شرقی حد مین مملکت ہالنڈ اور دوکاتو کبری لوکسامبورغ کا ہے اور ریاستہائے پروش جو دریائے رین کے کنارہ پر ہین اور اوسکی شرقی جنوبی حد مین مملکت فرانس ہے اور کل سطح اوسکی اٹھتیس ہزار

چار سو پچپن کیلومیتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد وقت ۱۸۶۶ع مین اونچاس لاکھ چوراسی ہزار چار سو اکیاون تھی اور شہر بروکسل کے باشندون کی تعداد جو خاص اس سلطنت کا دار الحکومت ہی ایک لاکھ نو اسی ہزار تین سو سینتیس تھی اور اوسکی زمین ہموار ہے اور اوسکی جانب شرق مین چند پہاڑ ہین اور اوس مین کتنی ایک ندیان بھی ہین اور چند مصنوعہ خلیجین اور چراگاہین ہین اور اوسکی زمین نہایت سیراب اور عمدہ ہی چنانچہ وہان کی پیداوار بھی اعلی درجہ کی ہوتی ہے اور مویشی اوسمین بکثرت تمام ہین اور وہان بلاط اسود یعنی ایک قسم کی سیاہ پتھر کی جس سے مکانون کی چھتین پاٹتے ہین اور کذان اور سنگ خام اور لوہے اور سیسے اور جست اور پتھر کے کوئلہ کی کانین ہین اور جو غلہ وہان بویا جاتا ہے اوسمین سے گیہون اور جو ہے اور کتان اور خیط اور چقندر جس سے شکر نکلتی ہے اور علاوہ اسکے اور بہت سی ترکاریان ہوتی ہین اور وہان صنعت بھی قائم ہے اور کپڑہ اور جوخ اور صوف کو کپڑے اور قالین عمدہ بنائے جاتے ہین اور وہان کے

لوگ بیل بوٹہ دار کپڑے بنانے اور رنگنے اور چھینٹین چھاپنے مین نام آور ہین اور شراب اور مقطرات چیزین اور بیر شراب کا بنانا اور چھاپہ خانے اور کتاب فروشی کی دکانین اور کاغذ بنانے کی کارخانے اور بلور کی ساخت اور معدنیات کو گلا کر اوسکی چیزین طیار کرنا اور ہتھیار اور بڑھئی کے کام اور لوہے کی آلات وہان کے مشہور ہین اور ریل کی سڑکین اوسکی سنہ ۱۸۶۷ء مین ایکہزار چارسو تین کیلومیتر طیار ہوچکی تھین اور تجارت کا کارخانہ ترقی پر ہے چنانچہ سنہ ۱۸۶۱ء مین وہان سے جانیوالے مال کی قیمت نوسو اکیاسی ملین سات لاکھ فرنکا تھی اور آنیوالے مال کی قیمت ایک بلین اور اٹھہ ملین اور چار لاکھ فرنکا تھی اور سنہ ۱۸۶۳ء مین اوسکی تعلیم کا یہ حال تھا کہ وہان ابتدائی تعلیم کیواسطے پانچ ہزار چھہ سو چونسٹھ مکتب تھے اور معلمون کی تعلیم کے لیے اٹھائیس مکتب تھے اور دو مکتب معلمون کی تعلیم کے لیے خاص سلطنت کی طرف سے تھے اور چند مکتب خاص غربا کی تعلیم کے لیے تھے اور بعض مکتب بڑی عمر والون کے اور چند مکتب چھوٹے بچون اور لڑکیون کو تمام صنعتین

سکھانے کو تھے اور کچھ مکتب ایسے تھے جنمین ہفت صناعت سکھائی جاتی تھی
اور اونکا خرچ شفاخانون سے لیا جاتا تھا اور بعض علم فلاحت کی تعلیم کے
واسطے تھے بعض گونگے بہرے اور اندھون کی تعلیم کے واسطے تھے اور
جن مقامون مین کہ لشکر رہتا ہے وہان لشکریون کی اولاد کی تعلیم کیلیے
مدرسے تھے اور اس سلطنت مین پچاس مدرسے تو متوسط تعلیم کے لیے ہین
اور دو مدرسے اعلی درجہ کی تعلیم کے ہین اور وہان چند مکتب خاص ہین
جیسا کہ مکتب شہر کے مہندسون کے لیے اور مکتب کانون کے کام اور صنائع
کے لیے اور لڑائی کے کام سکھانے کے لیے۔

دوسری فصل

سلطنت کی قوانین کے بیان مین

اس سلطنت کا کونسٹیٹوسیون یعنے قواعد سیاست کی بناء اوس تشوریہ
جو ساتوین فروری ۱۸۳۱ء کو بادشاہ لیوپولڈ اول کی جانب سے صادر ہوا تھا
جسکا منشا یہ تھا کہ تمام سلطنت کے باشندے حکم کے وقت برابر سمجھے جاوین کسیکو

کسی پر تنبیہ نہو اور ہر شخص کو آزادی حاصل ہو اور چھاپہ خانے اور عام مجمعے جو امور سیاست پر بحث کرنیکے لیے ہون خواہ وہ بحث خاص سلطنت کے عمل درآمد سے متعلق ہو خواہ اور چیز سے اون سبکو آزادی حاصل رہے جیسا کہ ہمنے مملکت انگلستان کا حال بیان کرنے مین اسکی تشریح کی ہے اور جس بات مین اکثر اہالیان ملک کی راے کا اتفاق ہو سلطنت کو اوسکا جاری کرنا واجب ہووے اور جسقدر مقدمات فیصل ہون وہ سب عدالت مین جوری کی راے سے فیصل ہون جیسا کہ ہم فرانس کے حالات مین بیان کر چکے ہین۔

تیسری فصل

قوانین بنائے جانے کے بیان مین

قوانین کی تجویز کا اختیار تو بادشاہ اور مجلس اعلی اور مجلس وکلاء رعایا کے ہاتھ مین ہے اور اوسکو نافذ کرنا خاص بادشاہ کے ہاتھ مین رہتا ہے یعنے نیا قانون اون دونون مجلسون کے آگے یا تو سلطنت کی طرف سے

پیش ہوتا ہے یا اونھین مجلسون کے کسی ممبر کی جانب سے ہو اور جبتک کہ اوس
قانون پر اون دونون مجلسون مین علانیہ بحث نہوے اور کثرت راے کا
اوسپر اتفاق نہوے اور بادشاہ اوسکو جاری نکردے اوسوقت تک
وہ قانون نہین ہوتا اور معاملات جنگ و صلح اور معاہدہ اور تجارت
کی شرطین سب بادشاہ کے اختیار مین ہین بشرطیکہ اونمین حدود سلطنت
کی کمی بیشی نہو کیونکہ حدود مملکت کی کمی و بیشی بغیر ایسے قانون کے جو اون
دونون مجلسون نے نہ بنا دیا ہو نہین ہوسکتی اور وزرا کا تقرر اور وظیفہ دارون
کا عزل و نصب بشرطیکہ وہ مدت العمر کے لیے اہل وظیفہ نہون بادشاہ کے
اختیار مین ہے اور جسقدر معاملات سلطنت کے ہین خواہ داخلی ہون یا خارجی
سب کا انتظام بمقتضاے قانون کے بادشاہ کے اختیار مین ہے اور گو ان
سب امور مین بادشاہ بالکل مختار ہے مگر جبتک کہ وزیرون کی راے متفق نہو
تب تک کوئی امر نہین ہوسکتا کیونکہ مجلس سیاست مین وزیرون ہی سے
تصرفات سلطنت کی بازپرس ہوتی ہے اسلیے بادشاہ کوئی کام شروع نہین کرتا

جبتک کہ اپنے وزیرون سے مشورہ نکرے اور وزیرون کا اپنے عہدہ پر بحال رہنا ممکن نہین ہے جبتک کہ کثرت راے دونون مجلسون کے ممبرون کی اونکی تدبیر سیاست کے موافق نہو جیساکہ اور سلطنتون مین مقرر ہے۔

چوتھی فصل

مجلسون کی ترکیب کے بیان مین

یہ دونون مجلسین ایسے ممبرون سے مرکب ہوتی ہین جنکو سلطنت کے باشندے اپنی مرضی سے منتخب کرین چنانچہ مجلس اعلی مین تو اٹھاون ممبر ہوتے ہین جنمین نصف ہمیشہ چوتھے سال بدلے جاتے ہین اور مجلس وکلاء عامہ مین ایکسو سولہ ممبر ہوتے ہین اور اونمین سے نصف دو برس کے بعد بدلجاتے ہین اور جو لوگ منتخب ہون ضرور ہے کہ وہ اسی دیار کے باشندے ہون اور ۴۵ برس کی عمر سے کم نہون اور کم سے کم چالیس فرنک محصول زمین اور مکان کا دیتے ہون اور جو لوگ وکلاء عامہ کی مجلس کے لیے منتخب ہون اونکے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اوسی ملک کی رعایا مین سے ہون خواہ پیدائشی

کے سبب سے خواہ اوس ملک کی رعایا مین بموجب حکم سلطنت کی مطابق
اون شرطون سے کہ جو قوانین مین مقرر ہین داخل ہو گئے ہون اور حقوق
مدنیہ اور سیاسیہ اونکو حاصل ہون اور عمر اونکی پچیس برس کی ہو اور اوسی
ملک مین رہتے ہون اور جو لوگ مجلس اعلی کے لیے منتخب ہوتے ہین اونکے لیے
بھی وہی شرطین ہین جو عامہ رعایا کے وکلاء کی انتخاب کے لیے ہین اور یہ بھی
شرط ہے کہ وہ دو ہزار سولہ سو فرنک زمین اور مکان کا محصول دیتے ہون
اور کوئی ممبران دونون مجلسون مین ملازمان سلطنت مین سے بجز وزراء کے مقرر
نہین کیا جاتا اور ان مجلسون کے حقوق مین سے ہے کہ نئے قوانین پر جنسے
اصول سالانہ مصارف سلطنت اور مقدار لینے محصول کی رعایا سے متعلق
ہوتی ہے بحث کرین اور اوسکی منظوری یا نامنظوری کے لیے ووٹ یعنے
راے دین اور جس بات مین کہ وہ مناسب سمجھین وزیرون سے سوال کرین
اور اونکے طریقہ کارروائی پر اعتراض کرین اور وزیرون پر اوسکی جوابدہی
واجب ہے جیسا کہ اوسکا بیان بہت جگہ ہو چکا ہے۔

پانچوین فصل

وزارتون کے بیان مین

سلطنت کا انتظام چھہ وزیرون کی تحت مین رہتے ہین جنمین سے ایک وزیر امور خارجیہ کا ہوتا ہے ایک وزیر احکام کا ہوتا ہے ایک وزیر مال ہوتا ہے ایک وزیر مصالح عامہ ہوتا ہے ایک وزیر صیغہ جنگ ہوتا ہے ایک وزیر ملکی ہوتا ہی اور جب کوئی بات یا کامل مشورت پیش آتی ہے تو سب آپس مین مجتمع ہوکر بادشاہ کی نگرانی مین یا اوسکے نائب کی حضور مین اوسکو تجویز کر لیتے ہین اور اس جلسہ کا نام سلطانی جلسہ یا وزراء کا جلسہ کا ہوتا ہے۔

چھٹی فصل

اس سلطنت کی ریاستون کے انتظام کی بیان مین

یہ سلطنت نو ریاستون پر منقسم ہی اور ہر ریاست اکتالیس وطنون پر منقسم ہے چنانچہ ہر ریاست مین ایک حاکم سلطنت کی طرف سے رہتا ہے جو قوانین اور احکام سلطنت کو جاری کرتا رہتا ہے اور جو امور کہ ریاست کی اصلاح سے

متعلق ہین یا اوس ریاست کے باشندون کی محافظت سے متعلق ہین یا اوسکی
زراعت اور تجارت کی ترقی سے ہین یا وہان علوم و فنون کی رونق کے
باعث ہین اون سب کا نگران رہتا ہے جیسا کہ مملکت فرانس کی ریاستون مین
اوپر بیان کیا گیا اور ہر ریاست مین ایک مجلس اہالیان ریاست کی انتخاب سے
چار برس کے لیے مقرر ہوتی ہے جسکو ریاست کی مجلس کہتے ہین یہ مجلس سال بھر
مین اوقات معینہ پر جمع ہوتی ہے اور ریاست کے مصالح پر غور کرتی ہے جیسے کہ
اون محصولون کی تفریق اوطان پر باعتبار پیشون کے کرتی ہے جو مجلس
وکلاء عامہ سے اوس ریاست پر تجویز ہوئے ہین یا اون چیزون کا تجویز کرنا کہ
جو مصالح ریاست کے لیے ضروری ہین اور علاوہ اسکے اسی قسم کی اور باتون
کا انجام دینا ہے جیسا کہ مملکت فرانس کی ریاستون کے حال مین اوپر بیان
ہوا اور حاکم ریاست کے ساتھ ایک اور مجلس ہوتی ہے جسکے ممبرون کو ریاست
کی مجلس منتخب کرتی ہے اور یہ مجلس بشمول حاکم کے انتظام مصالح ریاست کی
بمقتضاے اون اصولون کے جو مجلس ریاست سے معین ہوتے ہین نگرانی کرتی

اور ہر شہر مین ایک مجلس بلدی ہے جسکا سردار شیخ بلد ہوتا ہے اور اس مجلس کا قریباً ویسا ہی کام ہے جیسا کہ فرانس کی مجلس بلدی کا کام ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس ملک مین سلطنت کو اس مجلس بلدی مین کچھ بھی مداخلت نہین ہے باقی رہا انتظام احکام کا انفصال مقدمات مین یہ وہ بعینہ مثل انتظام مملکت فرانس کے ہے اور اس سلطنت مین ایک مجلس اعلی ہے اور تین مجالس تحقیق یعنے مرافعہ ثانی یا اپیل کی ہین اور پینتیس مجلسین ابتدائی حکم کی ہین اور ایک مجلس تجارت کی اور ایک مجلس لڑائی کی ہے اور دوسو تین حکام صلح یعنے پنچ ہین

ساتوین فصل

اوسکی مالی قوت آمدنی اور خرچ کی اور لشکری قوت بری اور بحری کے بیان مین

مالی قوۃ	
سالانہ آمدنی مملکت کی سنہ ۱۸۶۵ع مین	۱۵۹۶۱۲۷۹۰ فرنکا
خرچ اوسی سنہ کا	۱۵۴۱۴۴۳۴۰ فرنکا
قرض جو سلطنت پر اوسی سنہ تک تھا	۶۳۲۱۶۶۴۱۴ فرنکا

بری فوج کی قوت ۱۸۶۴ء مین	
سپاہی	
۵۶۵۵۰	لشکر پیدل
۸۲۰۲	رسالے اور جندارمیہ
۶۶۰۰	توپچی
۵۶۴	بوجھہ لیجانے والے
۱۶۹۰	انجنیر
۷۳۶۱۸	میزان

لڑائی کیوقت کل تعداد لشکر کی ایک لاکھہ ہو جاتی ہے

بحری قوۃ کچھ بیان کرنیکے قابل نہین ہے کیونکہ اوسمین پانچ چھوٹے جہازون سے زیادہ نہین ہین اور اونپر کل چھتیس توپین ہین مگر جو نقصان کہ لڑائی کے جہازون مین ہے اوسکا معاوضہ تجارت کی جہازون کی کثرت سے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس ملک کی لوگون کے پاس ایک سو گیارہ تجارت کی جہاز ہین جنپر ۴۴ ہزار ٹن مال لدتا ہے اور اون لوگون کے پاس دو سو قارب مچھلی کے شکار کرنے کے لیے ہین۔

پندرہوان باب

سلطنت پرتگال کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اسکی تاریخ مین

سلطنت پرتگال کوئی یعنے ایک مستقل ریاست تھی سنہ ۷۱۱ء مین اوپر عربون کا قبضہ ہوگیا اور اونھون نے اوسکو اپنی مملکت اندلس کے متعلقات مین داخل کرلیا چنانچہ سنہ ۱۰۹۵ء تک اونھین کے قبضہ مین چلی آئی اوسکے بعد ہنری بورغونی نے اوسکو عربون کے ہاتھ سے نکال لیا اور شاہ اسپین کی حمایت سے وہ اوسکا سردار ہوگیا اور سنہ ۱۱۳۹ء مین فونش بن ہنری اسپین کی ماتحتی سے نکل گیا اور خود بادشاہ کے لقب سے ملقب ہوگیا

یہان تک کہ سنہ ۱۵۸۰ع تک پرتگال اوسی کی اولاد کے قبضہ مین چلی آئی اسکے بعد اسپین کے بادشاہ فلپ ثانی نے اوسکو اپنے تخت مین کرکے اسپین کا ایک حصہ کردیا پھر سنہ ۱۶۴۰ع مین پرتگال کے باشندون نے اسپین والون سے سرتابی کرکے اونکی اطاعت سے نکل گئے اور ہنری مذکور کی اولاد مین سے جان چہارم کو اپنا بادشاہ بنا لیا چنانچہ آج تک وہ اوسی کے وارثون کے پاس ہے —

دوسری فصل
مملکت پرتگال کی کیفیت کے بیان مین

یہ مملکت یورپ سے جنوب اور مغرب کی درمیان مین واقع ہے اور اسکا امتداد نو درجون اور پینتالیس دقیقون سے لیکر گیارہ دقیقون تک طول غربی مین اور چھتیس درجون اور چھپن دقیقون اور بیالیس درجون اور سات دقیقون تک عرض شمالی مین ہے اور غرب وجنوب مین اسکی حد بحر محیط اطلانتی ہے اور شرق وشمال مین مملکت اسپین ہے اور یکسر سطح اوسکا باعتبا

مساحت کی چورانوے ہزار دو سو اٹھارہ کیلو میتر مربع ہے اور اسکے باشندون
کی تعداد سنہ ۱۸۶۳ع مین اونتالیس لاکھ ستاسی ہزار آٹھ سو اکسٹھ تھی اور اسکے
جزیرون کی مساحت تین ہزار آٹھ سو اٹھائیس کیلو میتر ہے اور اونکے
باشندون کی تعداد تین لاکھ بائیس ہزار ایکسو پانچ تھی پس تمام سلطنت کا
کل سطح مع جزیرون کے سطح کے اٹھانوے ہزار چھیالیس کیلو میتر ہوتا ہے
اور جملہ باشندے مع سکان جزایر کے چار ملین تین لاکھ اونچاس ہزار نوسو
چھیاسٹھ تھے اور اوسکے کنارون کا طول سات سو پچاس کیلو میتر ہے اور
اوسکا دار السلطنت لسبونا ہے اور اوسکے پہاڑون کی آب و ہوا نہایت پر فضا
خوشگوار ہے مگر جو مقامات پستی مین واقع ہین وہان گرمی کے موسم مین بڑی
سخت گرمی ہوتی ہے سب سے زیادہ مشہور پہاڑون مین وہان جبل استرالہ
اور جبل غاڤیارا اور جبل سینترا اور جبل مونشیک ہے اور جو چار بڑے بڑے
دریا مینیو اور دورو اور تاج اور غوادیانہ اسپین سے نکلتے ہین وہ اسی مملکت
مین آکر گرتے ہین اور علاوہ دریاؤن کے اوسمین چند ندیان بھی ہین جیسکہ

فونغا اور رغابادوا ور ہند یغوا ور ساداقو۔ اور وہان اکثر زلزلہ آتا رہتا ہی
اور کانین وہان کی زمین مین بکثرت نکلتی ہین اور اکثر اقسام کے پتھر اور
سونا چاندی لوہا اور سیسہ ورقصدیر اور سرمہ اور پتھر کا کوئلہ اور ہر طرح
کا سنگ خام اور فیروزہ ہوتا ہے مگر وہان کے لوگ کچھ ان معدنیات کے
نکالنے پر توجہ نہین کرتے زمین وہان کی نہایت سیراب ہی لیکن اکثر
غیر مزروعہ پڑی ہے شاید چودہ حصون مین سے ایک حصہ مزروعہ ہوگا اور
اوسمین سے بھی نصف مین تو انگور ہے اور نصف مین گیہون اور جو کی
زراعت ہوتی ہے لیکن اگر وہ چاہین تو اس سے دو چند زمین بوئی جاسکتی ہے
اور گیہون اور جو کے سوا چانول اور روئی بھی بوئی جاسکتی ہی اور وہان کا
تیل مشہور ہی اور وہان انجیر اور سردقان اور علاوہ اسکے عمدہ میوے
اور موم اور شہد اور قرمز بھی ہوتا ہے البتہ وہان عمارت کے قابل لکڑی
کا جنگل نہین صرف دس ہزار اکتار زمین مین جو سئو کیلومیتر کے برابر ہوتا ہے
لکڑی پیدا ہوتی ہے اور وہ لکڑی صنوبر اور سرو کی ہوتی ہے جنکو انگلے

بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے استرام دورسکے کنارون پر اس مطلب سی
کہ اسطرف ریت کا غلبہ نہو لگایا تھا اور مویشی اس ملک مین اچھے اور کثرت
سے نہین ہوتے صرف اون دار بھیڑین بہت عمدہ ہوتی ہین اور خچر بھی
اچھا ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۲ع مین جو وہان کی مویشیون کا شمار ہوا تھا تو اوس سے
معلوم ہوا تھا کہ وہان اکہتر ہزار چھہ سو اڑتالیس گھوڑے اور چالیس ہزار
چارسو آٹھہ خچر اور ایک لاکھہ چھتیس ہزار دوسو چھہ گدہے اور چھہ لاکھہ چھہ ہزار
دوسو سترہ گائے بیل ہین اور دو ملین اور پانچ لاکھہ چھہتر ہزار سات سو پچہتر
بھیڑین اور ایک ملین ایک لاکھ اڑتالیس ہزار تین سو اسی بکریان اور
ننانوے ہزار چارسو اسی سؤر ہین اور سب سے بڑا ذریعہ آمدنی کا وہان دریائی
نمک ہے جسکی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے اور اونکے ملک سے باہر کو بھی بکثرت
جاتا ہے یہان تک کہ انگلستان مین جو نمک آتا ہے اوسمین تین ربع نمک صرف
اوس ملک کا ہوتا ہے اور وہان دستکاری یا صناعی بہت پست حالت
مین ہے البتہ وہان کتان اور روئی کا کپڑا بنایا جاتا ہے اور جو خ وہان

اچھا نہین ہوتا اور سوف کا کپڑا اور حریر بھی بنایا جاتا ہے اور برانیڈا اور غلیہ
اور شکلاط اور فخار اور چینی کا کام بھی وہان ہوتا ہے اور شیشے اور روغن
نکالنے اور عرق کھینچنے اور رنگنے اور بلور کی چیزین اور ہتھیار بنانے اور ریشم
کے کیڑون کے پالنے کا ہنر بھی وہان ہے اور اوسکی تجارت تین بندرگاہون
مین ہوتی ہے جنمین سے ایک اشبونہ اور دوسرا اوپورتو اور تیسرا استوبال ہے
مگر قریب ہے کہ اونکی تمام تجارت انگریزون کے ہاتھ مین آجاوے اور اس ملک
مین سڑکین اور صاف راستے کچھ زیادہ نہین ہین اب ۱۸۶۳ء مین کچھ بنائی گئی
ہین جنکی مقدار امتداد ایک ہزار آٹھ سو پانچ کیلومیتر ہے اور اب جو طیار
ہو رہی ہین وہ تین سو چھبیس کیلومیتر ہین مگر سلطنت کو نہرون اور خلیجون
کی درستی کا جہازون کے چلنے کے لیے زیادہ خیال ہے اور خشکی کے راستون
کی بھی کسیقدر فکر ہے اور ریلوے لین بھی اب قریب سات سو ستائیس کیلومیتر
کے طیار ہو گئی ہے مذہب اوس ملک کے باشندون کا کیتھلک ہے اور یہودی
جو وہان ہین اونکو کسی طرح کی ممانعت اپنے مذہب کے بموجب عبادت کرنے نہین ہے

اور وہان کے لوگون کی تعلیم کیواسطے کومبرہ مین ایک مدرسۂ عام علوم کا ہے
اور چھہ مقامات اور تدریس علوم کے ہین اور دوسو بیاسی بڑے مکتب ہین اور
تین ہزار دوسو چھہ مکتب چھوٹے ہین اور تمام رعایا کو اسقدر تعلیم پانا جس سے
لکھنا پڑھنا آجاوے ضروری ہے اور تقسیم ممالک کی اکیس قسمتون پر ہے جنمین سے
چار قسمتین جزیرون کی ہین اور یہ قسمتین ایکسو پینسٹھ دائرون پر منقسم ہین اور
دائرے چارسو بارہ ضلعون پر منقسم ہین اور ضلعین تین ہزار نوسو اٹھتیس باروسا
پر منقسم ہین اور باروسا ایک انتظامی حصہ کا نام ہے اور یورپ سے باہر جو آبادیان
پرتگال سے متعلق ہین انمین سے کچھ تو افریقہ مین ہین جنمین سے جزایر اس اخضر
اور مواضع لبنا غابیہ مین جیسے کاشین اور جزائر صان تو ماس اور پرانس اور
انغولہ مع امبریزا اور بنغویلہ اور موسامیدا اور موزنبیک ہین اور کسیقدر ایشیا
مین سے خاص ہندمین ہین چنانچہ گووا اور سالسیت اور بارڈز وغیرہ اور
چین مین ماکاؤ اور باولاقیا جو جزیرہ تیمور کے شمالی جانب مین ہے اور ایک
جزیرہ کا منغ ہے اور ان سب آبادیون کا جو سلطنت پرتگال سے متعلق ہین

نکستر سطح چودہ ہزار نوسو بارہ میل مربع جغرافیۂ کے میلون کے حساب سے ہی جسکا
دو ملین اور تین لاکھ سرسٹھ ہزار چار سو ترپن کیلومیتر ہوتا ہے اور اونکے
باشندون کی تعداد تین ملین اور سات لاکھ ستاسی ہزار دو سو اٹھائیس ہے
اور اگر اسکو اصل ملک کی آبادی سے ملایا جاوے تو تمام مملکت کی زمین کا
مع اوسکے توابع کے دو ملین چار لاکھ پینسٹھ ہزار چار سو ننانوے کیلومیتر مربع
سطح ہوتا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد آٹھ ملین سینتیس ہزار ایک سو
چورانوے ہوتی ہے۔

تیسری فصل

قوانین مملکت اور احکام سیاست کے بیان میں

سلطنت مذکور بطور وراثت ایک سے دوسرے پر برابر منتقل ہوتی ہے اور اوسکا
انتظام سب قانونی ہے اوسکے بادشاہ کو قانوناً یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ قانون
کو جاری کرے اور لشکر بری اور بحری پر حکمرانی کرتا ہے اور جو امور جنگ
و صلح سے متعلق ہین یا جو شروط معاہدہ اور تجارت کسی سلطنت سے قرار پاوین

تو وہ بغیر اتفاق راے مجالس کے نہین ہوسکتے اور وزیرون کا اور اونکے
سوا اور اہل وظیفہ کا مقرر کرنا اور معزول کرنا اون لوگونکا جنکا وظیفہ اونکی
حیات تک نہین ہے اور مجلسون کے جمع ہونیکے وقتون کا معین کرنا اور مجلس
وکلاء عامہ کا معطل کرنا اگر ایسا کرنا مناسب معلوم ہو اور اہالی مملکت سے
دوبارہ اونکے انتخاب کی درخواست کرنا اونھین شروط پر جو کہ اس باب مین
اور سلطنتون مین مقرر ہین اور قوانین جدید کا اتفاق راے کے لیے مجالس سے
مین پیش کرنا اور اونکا جاری کرنا اور جس مجرم کے جرم کو معاف کرنا چاہے
معاف کرنا اور مثل اسکے جو باتین کہ سیاست مملکت سے علاقہ رکھتی ہین باعانت
اپنے وزیرون کے جنسے ان باتونمین بازپرس ہوتی ہے بادشاہ کے اختیار
مین ہے اور سلطنت مین ایک تو مجلس اعلی ہے جو امراء ملکیہ سے مرکب ہوتی ہے
اور کبراء مذہب بھی اوسمین شامل ہین اور علاوہ انکے وہ لوگ اسکے شریک
ہوتے ہین جنکو بادشاہ اپنے طور پر اعیان مملکت سے منتخب کردے مگر اوسکے ممبرونکی
تعداد کچھ محصور نہین ہے اکثر ممبر تو بطور وراثت ممبری کا استحقاق رکھتے ہین چنانچہ

جو مجلس فی زمانناوہان ہے اوسمین ایکسو چونتیس ممبر ہین اور ایک مجلس وکلار
رعایا کی ہے جسمین ایکسو پینتیس ممبر ہین مگر انکی مدت شرکت چار برس ہوتی ہی
یہ لوگ اس قسم کے ہوتے ہین جنکو کم سے کم چھہ فرنک سالانہ محصول جایداد
غیر منقولہ کا ادا کرنا پڑتا ہی اور منتخب کرنے والے بھی وہ لوگ ہوتے ہین جو ایک
معین مقدار محصول کی ادا کرتے ہین اور ان مجلسون کو اس بات کا حق ہے
کہ قوانین پر علانیہ بحث کرین اور قوانین کہ بادشاہ کی طرفسے یا اون دونون
مجلسون کی کسی ممبر کیطرف سی پیش ہون اونکی منظوری یا نامنظوری کا ووٹ
دین اور سلطنت کا سالانہ خرچ مقرر کرین اور جو محصول لوگون سی لینا واجب ہے
اوسکی مقدار مقرر کرین اور جو امور متعلق لڑائی اور صلح کے اور شرطین معاہدہ
کی اور تجارت کی سلطنت کو پیش آوین اوسپر بحث کرین اور اوس کے
عملدرامد ہونے یا نہونے پر ووٹ دین اور سلطنت کی کاروبار پر غور و تامل
کرین اور وزرا سے جس امر مین پوچھنا چاہین پوچھین اور اسکے سوا
جو امور مصالح سیاست سے متعلق ہین اونکی تفتیش کرین اور سلطنت مین

ایک اور مجلس ہے جو بارہ ممبرون سے مرکب ہی اونکو بادشاہ منتخب کرتا ہی
اور اونکی حیات تک اونکا وظیفہ مقرر ہوتا ہے اور یہ مجلس امورات اہم
مین مشورہ کرنے کے لیے ہوتی ہے اور انتظام سلطنت کا نو وزیرون
کی نگرانی مین منقسم ہے اور اونھین وزیرون سے اونکے متعلق کاروبار
کی بابت بازپرس ہوتی ہے اور یہ وزیر بادشاہ کے ماتحت یا جسکو وہ
اپنا نائب کرے مصالح ملکی پر غور کرنے کے لیے جمع ہوتے ہین اور اوس
مجموع مجلس کا نام مجلس وزرا ہے اور سلطنت کی مذکورۂ بالا قسمتو نمین
سے ہر قسمت مین سلطنت کی جانب سے ایک حاکم مقرر ہوتا ہے جو اوس
حصہ کا منتظم ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ بھی ایک مجلس ہوتی ہے جو مجلس
حاکم قسمت کہلاتی ہے اور اوسکا کام ایسا ہی ہے جیسا کہ فرانس مین
اس قسم کی مجلسون کا ذکر ہوا اور قسمت مین ایک اور مجلس ہوتی ہے جو
مجلس قسمت کہلاتی ہے اور اوس مین بارہ ممبر ہوتے ہین جن کو وہین
کے رہنے والے اوس قسمت کے مصالح کی نگرانی کے لیے منتخب کرتے ہین

جیساکہ اسکا مفصل بیان فرانس کی مجالس ریاست کے بیان مین گذرا ہے اور قسمت کے ہر شہر مین بھی ایک مجلس ہوتی ہے جسکو وہان کے باشندے معین کرتے ہین اور اوسکا کام یہ ہے کہ جو چیزین شہر مین بنانی ہین اونکو تجویز کرے اور جو روپیہ کہ اونکے لیے درکار ہے اوسکو مقرر کرے اور مجلس وکلاء عامہ کے ممبرون کے انتخاب کی نگرانی کرے اور ایک اور مجلس بلدی ہوتی ہے جسکا سردار شیخ بلد یا اوس کا نائب ہوتا ہے اور اوسکا کام یہ ہے کہ جو امور مجلس مذکور سے تجویز ہو چکے ہون اونکو جاری کرے اور ممبران مجلس بلدی مجلس مذکورۂ بالا مین بھی حاضر ہوتے ہین اور بادشاہ کو ان قسمتون اور شہرون کی مجلسون کے معطل کرنیکا اختیار ہے اس شرط سے کہ لوگون سے نئے ممبرون کے انتخاب کرنے کی درخواست کرے۔

چوتھی فصل

سلطنت پرتگال کی مالی قوۃ آمدنی اور خرچ کو
اور لشکری قوت بری اور بحری کو بیان مین

مالی قوۃ سنہ ۱۸۶۶ع مین

کل آمدنی سلطنت کی اوس سنہ مین	۸۹۸۳۷۹۷۲ فرنکا
کل خرچ سلطنت کا اوس سنہ مین	۱۱۸۵۷۸۱۰۷ فرنکا
کل قرض سلطنت پر سنہ مذکور مین	۱۱۵۴۶۳۷۹۱۱ فرنکا

بری لشکر کی قوۃ

۲۹۸۸	سپاہی نظامت اور فیالات وغیرہ کے
۳۴۳۷۴	سپاہی عام لشکر کے
۳۷۳۶۲	میزان

انمین سے ۱۳۴۷۸ سپاہی تو ہتھیار بند ہین اور باقی شہرون کی نگہبانی کو لیے ہین اور تعداد مذکورہ بالا ہین سے ۳۱۲۴۸ سپاہی تمام اقسام کے رسالون ہین کے ہین۔

بحری قوۃ سلطنت پرتگال کی ۱۸۶۶ء میں

اقسام بحریہ اور مراکب	امراء بحر اور قبطانات	کل بحریہ	دخانی جہاز	مراکب قلاع	کل جہاز اور اونکی توپین ۳۶۴
فیش امیرال	۱				
کنتر امیرال	۱	۲			
قبطانات اجفان	۱۰				
قبطانات فراقط	۲۰				
قبطانات قرابط	۳۰	۶۰			
فیبالات اول		۵۰			
فیبالات دوم		۱۰۰			
بحریہ		۳۴۶۲			
اجفان				۱	۱
فراقط				۱	۱
قرابط			۹	۳	۱۲
ابرکہ			۸	۱	۹
سکائن				۸	۸
باربرداری کے لیے				۵	۵
میزان	۶۲	۳۶۷۴	۱۷	۱۹	۳۶

سولھوان باب

سلطنت سویسرہ یعنے سویٹزرلینڈ کے بیان مین

پہلی فصل

سلطنت کی تاریخی حالات مین

سنہ عیسوی سے اٹھاون برس پہلے سلطنت سویسرہ سلطنت روم کے تابع تھی مگر جب رومیون کی غربی سلطنت کو زوال ہوا تو وہ مذکورہ بالا تاریخ سے پانچوین قرن مین جرمن کے تابع ہوگئی صرف چند قطعے اوسکے باقی رہگئے اوسکے بعد کبھی فرانس اور کبھی المانیا کے تابع رہی اور جب امرای المانیا مین سے خاندان ہابسبورغ المانیا پر مسلط ہوا تو اوسنے ارادہ کیا کہ اوسکو المانیا مین شامل کرلے پس اس بات پر ۱۳۰۸ع مین بہت سی نزاع اور بڑی لڑائیان ہوئین اور آخر کار المانیا کا لشکر پسپا ہوگیا

اور سویسرہ بجاے خود مستقل ہوگئی مگر لڑائیون کا ہنگامہ پھر بھی بند نہ ہوا
بلکہ پندرہوین قرن کے اخیر تک برابر گرم رہا اور ہمیشہ اس عرصہ مین
سویسرہ کو ہی فتح رہی آخر اوسی زمانہ مین جرمن والون نے اس بات کا
اقرار کیا کہ سویسرہ ایک مستقل سلطنت رہے پھر سنہ ۱۶۴۸ع مین اون عام شرطون
کے بموجب جو تمام یورپ مین سلطنتون کے باہم منعقد ہوئی تھین تمام سلطنتون
نے اسکو ایک مستقل اور ذی اختیار سلطنت مان لیا پھر سنہ ۱۷۹۸ عیسوی مین
فرانس کا لشکر اس سلطنت پر حملہ آور ہوا اور اوسنے سلطنت کی تمام انتظامات
کو درہم برہم کر دیا اور سنہ ۱۸۰۳ع مین جنرل بوناپارٹ دولت جمہوریہ فرانسیسہ
کے تیس نے اوسکے استقلال کے لیے ایک قانون خاص بنایا لیکن
بوناپارٹ کے زوال کے بعد انھون نے اوسکے قانون کو چھوڑ کر سنہ ۱۸۱۵ع
مین پھر اپنے قدیمی قوانین کو دستور العمل بنا لیا صرف کسیقدر ترمیم کر لی
پھر سنہ ۱۸۴۸ع مین وہان آپس کی لڑائیان شروع ہوگئین جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ
اونکے تمام قوانین سابقہ تبدیل ہوگئے اور جن قوانین پر اب اونکی حکمرانی کا

واردار ہے جو آگے بیان کیے جاتے ہین تجویز ہو گئے ۔

دوسری فصل

سلطنت سویسیرہ کی کیفیت مین

یہ سلطنت تین درجون اور چوالیس دقیقون اور آٹھہ درجون اور پانچ دقیقون کے درمیان طول شرقی مین اور پینتالیس درجون اور پانچ دقیقون اور سینتالیس درجون اور اڑتالیس دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اوسکی حد غربی مین فرانس اور شمال مین سلطنت بادن اور شرق مین سلطنت تیرول متعلق اسٹریا اور جنوب مین اٹلی ہے اور غرب و شرق مین اوسکا طول تین سو اڑتالیس کیلومیتر ہے اور عرض اوسکا شمال و جنوب مین دو سو بارہ کیلومیتر ہے جسکا تکسر اکتالیس ہزار چار سو اٹھارہ کیلومیتر ہوتا ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ۱۸۶۰ء مین دو ملین اور پانچ لاکھہ دس ہزار چار سو چورانوے تھی اور اوسکے اوطان یعنے ریاست ہاے متحدہ کا تختگاہ شہر بارن ہے جہان اوسکے اوطان کے نائبون کی مجلس جمع ہوتی ہے

اور یہ تمام سلطنت بائیس اوطان یعنے ریاستون پر منقسم ہے اور اوسمین پہاڑ
بہت ہین اور یورپ کی سب سے بڑے پہاڑ اسی ملک مین ہین جنکی کیفیت انشاء اللہ
ہم وہان بیان کرینگے جہان ہمنے ایک مختصر جغرافیہ تمام سلطنتون کا لکھا ہے اور بہت سے
مقامات اس سلطنت مین ایسے ہین جہان برف اور پالا ہمیشہ پڑتا ہے اور اون
پہاڑون کے درمیان کے مکانات نہایت خوش فضا ہین کہ جنکے دیکھنے سے
طبیعت خوش ہوجاوے اور وہان میدان بھی نہایت سرسبز قابل زراعت ہین
جسمین جھیلین شیرین پانی کی ہین اور وہان کے لوگون کی بڑی کمائی مویشی
سے ہے کیونکہ وہان چراگاہین بہت ہین اور مویشی کے دودھ سے مسکہ اور گھی
اور پنیر بہت بناتے ہین اور وہان بہت سی کانین لوہے اور تانبے اور سیسے
اور گندھک اور سنگ خام وغیرہ کی ہین اور معدنی چشمے ہین جنسے امراض کا
علاج ہوسکتا ہے اور وہان کے لوگ کل صنائع مین اچھے ہین خصوصاً حریر
اور سوتی کپڑہ اور صباغتہ اور گھڑیان بنانے اور چمڑے کی دباغت کرنے وغیرہ
مین اور غیر ملکون سے اونکی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے چنانچہ اوسکے سالانہ

تجارتی اسباب آنے اور جانے والے کی قیمت آٹھ سو پچھتر ملین فرنک تک پہونچ گئی ہے اور جمیع فنون کی تعلیم وہان بہت بڑھی ہوئی ہے اور تمام سلطنت کے باشندے وہان کے قانون کے بموجب اسبات پر مجبور کیے گئے ہین کہ وہ اپنی اولاد کو ابتدائی علوم پڑھاوین چنانچہ اس قسم کی تعلیم کے مدارس وہان سات ہزار ہین اور باقی درجون کی تعلیم کے مدارس چودہ ہین۔

تیسری فصل

اوسکے انتظامات سیاست کی تفصیل مین

یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ سلطنت سویسرہ بائیس ریاستون پر منقسم ہے اور ہر ایک ریاست اپنی خاص اندرونی معاملات مین بذات خود مستقل ہے جسکے واسطے مجلسین اور اونکی ترتیب مخصوص اون ریاستون کی لیے ہین جیسے کہ ایک چھوٹی سی جمہوری سلطنت ہوتی ہے جسکا ایک شخص رئیس ہوتا ہے اور یہ تمام ریاستین بلکہ بمنزلہ ایک بڑی جمہوری سلطنت کے ہین جسمین تمام سلطنت کے معاملات داخلیہ اور خارجیہ کا علی العموم تصفیہ ہوتا ہے اور اوسمین دو مجلسین ہین ایک مین تو

ایکسو اٹھائیس ممبر ہین اور وہ ممبر ریاستون کی رعایا کی طرف سے منتخب ہوتے ہین
مدت ممبری اونکی تین برس ہے اور ہر بیس ہزار آدمیون کی طرف سے
ایک وکیل ہوتا ہے اور دوسری مجلس چوالیس ممبرون سے مرکب ہے
اور اوسکے ممبر ریاست کی مجلس ہین سے منتخب ہوتے ہین اور چونکہ ریاستین
بائیس ہین اسلیے چوالیس کی تعداد پوری کرنے کے لیے ہر ریاست کی
مجلس ہین سے دو ممبر لیے جاتے ہین ان دونون مجلسون کا کام یہ ہے
کہ عام قوانین تجویز کرین اور مصارف سلطنت متعین کرتی رہین اور جنگ
و صلح اور عہد و پیمان کی شرطین اور تجارت کے معاہدون کا معین کرنا انھین
کے متعلق ہوتا ہے اور علاوہ ان دونون مجلسون کے ایک اور مجلس ہے
جو سات ممبرون سے مرکب ہوتی ہے جو انھین دونون مجلسون ہین سے
منتخب ہوتے ہین اور اوس کے ممبرون کی مدت بھی تین برس ہے اور
ایک برس کے لیے ایک اونکا سردار منتخب ہوتا ہے اور وہی سلطنت
جمہوریہ کا اوس برس کے لیے سردار گنا جاتا ہے اور اس مجلس کا یہہ

کام ہے کہ جن قوانین اور مصالح مالکیہ پر مذکورۂ بالا مجلسین متفق ہوجاوین اوسکو تعمیل کرے اور ہر ممبر اس مجلس کا بمنزلۂ ایک وزیر کے ہے اور جن کامون کی تعمیل اون کے ذمہ ہوتی ہے وہ اون مین اوسی طرح منقسم ہوجاتے ہین جیسے کہ وزیرون مین منقسم ہوتے ہین اور معاملات شخصیہ کا تصفیہ ایک اور مجلس کے متعلق ہے جو مجلس حکم کے نام سے ہر ریاست مین ہوتی ہے اور اوسکے لیے بھی مثل اور مجلسون کے درجہ ہین اور جرائم کے مقدمات اور وہ جھگڑے جو درمیان ریاستون کے یا اون لوگون کے جو کامون پر مقرر ہین واقع ہوتے ہین اونکا فیصلہ ایک اور مجلس سے ہوتا ہے جو گیارہ ممبرون سے مرکب ہوتی ہے اور اوس کے ممبرون کو وہی دونون مجلسین تین برس کے لیے منتخب کرلیتی ہین ۔

چوتھی فصل

اوسکی قوت مالیہ اور عسکریہ کے بیان مین

سنہ ۱۸۶۶ عیسوی مین اوسکی آمدنی اونیس ملین اور ایک لاکھ چھہتر ہزار

فرنگ تھی اور خرچ اوسکا اونیس ملین اور چار لاکھ پندرہ ہزار تھا اور
کل لشکر اوسکا ایک لاکھ ننانوے ہزار چھپن ہے جس مین سے پچاسی ہزار
چار سو اسی تو ہمیشہ مسلح رہتے ہین اور سینتالیس ہزار نو سو چوالیس
تسریح ہین اور چونسٹھ ہزار پانسو اونچاس ردیف مین —



ستھوان باب

مملکت بابا یعنے پوپ کی مملکت کے بیان مین

یہ بات ظاہر ہے کہ بابا یعنے پوپ وہی کیتھلک مذہب کا سردار ہے اور بسبب اوس عہدہ کے اوسکو ہر شخص پر جو یہ مذہب رکھتا ہے ایک طرح کا تسلط ہے یعنے تمام دینی احکام جاری ہوتے ہین اوسکو نگرانی ہے اور جو زمین کہ اوس کے تحت حکومت ہے اوسپر اوسکو دنیوی بادشاہت بھی ہے اور اوسکے تسلط کی ابتدا ۷۴۱ع سے ہوئی جبکہ روم کے رہنے والون نے یونان کے ڈیوک کو نکال دیا تھا پھر جبکہ ۷۵۲ع مین پاپن لیراف فرانس کا بادشاہ ہوا اور ۷۷۴ع مین شارلیمین فرانس کا بادشاہ ہوا جبکہ ملوک لمبارڈ یا سلطنت سے اوتار دیے گئے تھے تو اون دونون نے پوپ کو اون ممالک مین سے جو اونھون نے فتح کیے تھے کچھ زمین دی تھی اور ہنری ثالث امپرر المانیا نے بھی ۱۰۵۳ع مین پوپ کو بنفانتو مین سردو کا تو عطا کیا تھا پھر ۱۰۷۷ع مین شہزادی کونتیسہ حاکم طوسکانہ نے

چند زمینین پوپ کو عطا کین پھر پوپ غریغوریوس دسوین نے سنہ ۱۲۷۴ع مین
فناشان ملک فرانس کی کونٹی لیلی پھر پوپ کلیمان ششم نے شہر اوینیون کو اوسپر
اور زیادہ کر لیا اور یہ شہر ستر برس تک پوپ کا دار الریاست رہا پھر سنہ ۱۷۹۱ع
مین یہ شہر مع کونٹی کے پوپ کے ہاتھ سے نکل گیا اور اوسوقت مین چار دفعہ یعنے
سنہ ۱۸۱۵ع اور سنہ ۱۸۳۱ع اور سنہ ۱۸۴۸ع اور سنہ ۱۸۵۹ع مین روم کے رہنے والون نے اپنے حاکمپر
یورش کی اور مملکت اٹلی کے بیان مین پوپ کے اکثر ملک کے اوسکے ہاتھ سے خارج ہونیکا
اخیر شورش مین اور وکٹر امانویل کے ہاتھ لگ جانی کا ذکر ہوچکا ہی پس سنہ ۱۸۶۰ع
سے پوپ کے پاس کچھ ملک باقی نہین رہا بجز تھوڑے سے ملک کے جسکی سطح پیمایش گیارہ ہزار
سات سو ستر کیلومیتر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد قریب سات لاکھ کے ہے
اور اسکا دار السلطنت شہر روم ہے جسمین سنہ ۱۸۶۶ع مین دو لاکھ دس ہزار سات سو ایک
آدمی تھی اور اب جو مملکت ہے اوسمین دریای تیبر بہتا ہے اور اوسکے بعض حصہ مین
اپنین کے پہاڑ ہین اور جو زمینین اسکی بحر روم کے کنارہ پر ہین وہ پست اور ناقابل زراعت
ہین اور اونمین جھیلین اور بحیرہ ہین خصوصاً شرقی سمت مین باقی ملک نہایت عمدہ قابل زراعت ہی

جسمین گیہون چانول اور روئی نہایت سفید اور انگور زیتون انار پستہ انجیر اور
مثل اسکے بہت سی چیزین ہوتی ہین اور اوسکی چراگاہین نہایت وسیع ہین جنمین
گھوڑے اور گائے بھینس اور بھیڑین چرتی ہین مگر وہانکی صناعت اور تجارت کچھ
قابل تعریف نہین ہی بلکہ نہایت پست حالت مین ہی اور وہان کچھ لوہے کی سڑکین
بھی ہین اور حکومت وہانکی شخصی ہے اور رئیس سلطنت پوپ ہوتا ہے اور اوسکو
کاردینالات اپنے مین سے اوسکی حین حیات تک منتخب کرتے ہین اور اوسکی طرف سے
غیر سلطنتون کے پاس دو طرح کے رسول ہوتے ہین اونمین سے ایک با لقب لیغا
ملقب ہوتا ہی اور وہ وہ ہوتا ہی جو روحانی امور مین پوپ کا قائم مقام گنا جاتا ہی
اور دوسرا نونس کے لقب سے ملقب ہوتا ہے اور وہ وہ ہوتا ہی جو امور سیاست مین پوپ کی
طرف سے نائب گنا جاتا ہی اور تمام منتظم اس مملکت مین اہل کنیسہ ہوتے ہین اور اوسکے
تمام اخراجات اڑھتیس ملین اور ایک لاکھ اکھتر ہزار آٹھسو اونتیس فرنک ہین اگر آمدنی سے
چونتیس ملین اور نو لاکھ پندرہ ہزار نو سو چھیانوے فرنک آمدنی کے نکالڈالین تو تین ملین
اور دو لاکھ پچپن ہزار آٹھ سو چھتیس فرنک باقی رہتے ہین اور جسقدر قرضہ وہانکی

اوسی سنہ مین تینتیس ملین پانچ لاکھ اکیاسی ہزار اکتالیس فرنک تھا
اور قرضہ جسکا سود دیا جاتا تھا ستاون ملین نو لاکھ چھہ ہزار سات سو
تینتیس فرنک تھا اور اسپر آہنی سڑک کی بابت کا قرضہ جسکی مقدار ایکسونو
پچھتر ملین اور تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار آٹھہ سو بائیس فرنک ہی اور بڑہتا جاتا ہی
پس یہ اور وہ دونون ملکر دوسو تنتیس ملین اور دو لاکھ تہتر ہزار پانسو
پینتالیس فرنکا ہوئے اور تعداد لشکر کی حالت صلح مین سات ہزار نوسو
آٹھہ رہتی ہے اور لڑائی کے وقت اٹھارہ ہزار چار سو دو ہو جاتی ہے
اور عامہ رعایا کی تعلیم کیلیو وہان چند مقام مقرر ہین اور آمدنی کے
ذریعے اوسکے انگور اور معادن جنمین چاندی اور تانبا اور سیسہ اور لوہا
اور پتھر کا کوئلہ نکلتا ہے اور وہان چند مشہور معدنی چشمے ہین جن سے
لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین اور دستکاری بھی بخوبی ہوتی ہے۔

بیسوان باب

سلطنت یونان کے بیان مین

پہلی فصل

اوسکی تاریخ مین

چونکہ مسلمانون کی تاریخ کے ذریعہ سے یونان کا حال پہلے سے معلوم ہو اسلیے ہم اس مقام پر صرف بقدر حاجت ہی بیان کرتے ہین۔ قوم یونان جو پہلے بلاج کے نام سے مشہور تھی اوسکا ٹھکانا نہین معلوم ہوا کہ اوسکی اصل کہان سے ہی ہان صرف اسقدر کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایشیائی قومون مین سے تھی اور سنہ عیسوی سے دو ہزار برس پہلے اس زمین مین کچھ لوگ زمین مصر اور شام سے آکر آباد ہوئے تھے اور اونھون نے نئی نئی آبادیان شروع کین پھر ایک مدت کے بعد یہان کے باشندے گروہ گروہ ہو کر علیحدہ علیحدہ

چار سو چھیالیس کیلو میتر مربع ہے اور اوس کے باشندون کی تعداد سنہ ۱۸۶۴ع
کی مردم شماری کے بموجب ایک ملین اور سات لاکھ اڑتالیس ہزار تین سو
اٹھائیس تھی اوسکا دار السلطنت شہر استونیکار وہے جس مین اونتر ہزار
چوراسی آدمی رہتے ہین اور اوس کی آمدنی سنہ ۱۸۶۵ عیسوی اور اوسکے بعد کے
سنہ مین پینتیس ملین اور چار لاکھ چھتیس ہزار تین سو نوے فرنک تھی اور
خرچ اوسکا اوسی سنہ مین پینتیس ملین اور پانچ لاکھ گیارہ ہزار دو سو
اڑسٹھ فرنک تھا اور قرضہ اوس کا آٹھوین سنہ ۱۸۶۶ع تک ایک سو ستر ملین
اور دو لاکھ چون ہزار پانسو چوہتر فرنک تھا اور لشکر اوسکا حالت صلح مین
گیارہ ہزار سات سو ایک ہے اور لڑائی کیوقت اٹھتیس ہزار تین سو بانوے تک
ہو جاتا ہے اور عامہ رعایا کی تعلیم کا بندوبست وہان نہایت مناسب طور
پر ہے اور اوسکی آمدنی کے ذریعے ایک تو زراعت ہے اور مویشیون کی پرورش
اور میوہ دار پھل دار درخت ہین اور دستکاری بھی وہان اچھی ہے اور
لوہے کو فبریکات اور قمقمہ اور کانون کا کام وغیرہ بھی وہان اچھی طرح ہوتا ہے

اونیسوان باب

ریاست بادن کبیر کے بیان مین

یہہ ریاست کسی زمانہ مین مارغرافیہ شمار کیجاتی تھی اوس کے بعد بکیتور کے درجہ مین ہوگئی پھر سلطنت رین کے معاہدہ مین داخل ہوگئی اسکے بعد جرمن کے معاہدہ مین داخل ہوگئی اور اب وہ ایک یاست کونسٹیٹوسیونیل ہے جسمین ایک مجلس نائبون کی ہے اوسکا رقبہ ازروی پیمایش کو پندرہ ہزار دوسو تریسٹھہ کیلومتر مربع ہے اور اوس مین ایک ملین اور چار لاکھہ تینتیس ہزار پانسو اکیاون آدمی رہتے ہین اور اوسکا دار الریاست شہر کار لسروہی ہے جسمین تیس ہزار تین سو ستر باشندے ہین اور ۱۸۶۷ء مین اوسکی آمدنی پینتیس ملین اور نو لاکھہ تین ہزار دوسو اونسٹھہ فرنک تھی اور خرچ اوسکا

تمام رعایا پوپ ہے اور اوسکی مقدار ۱۸۶۵ء مین تین سو ستاون ہزار اور چھہ لاکھ پندرہ ہزار چارسو چون فرنک تھی اور اوسکے لشکر کی تعداد اوسی سنہ مین گیارہ ہزار تین سو بارہ تھی مگر یہ تعداد علاوہ اونکے ہی جو بطور حفاظت خاص پوپ کو ساتھ رہتے ہین اور جو سو بیرہ کی طرف سو حراست کو بیٹھے ہین اور جو قصر کی حراست کرتی ہین اور جو بیداک کے چار طوابیر ہین اور تجارت کی کیفیت یہ ہی کہ جو اشیاء تجارتی باہر سے وہان آتے ہین اونکی قیمت اکیس ملین اور پانچ لاکھ بیس ہزار فرنک ہی اور جو مال وہانسے جاتا ہی اوسکی قیمت سولہ ملین ایک لاکھ چالیس ہزار فرنک ہی اور جسقدر تجارتی جہاز ۱۸۶۴ء مین وہان کے بندرگاہون مین آئے اور وہان سے گئے خواہ وہ اوسی ملک کے رہنے والون کے تھے یا اور ملکون کے تھے اونکی تعداد پانچ ہزار نو سو سولہ تھی جسقدر مال کہ اونپر لدا ہوا تھا اوسکی تعداد آٹھہ لاکھہ ایک نوے ہزار سات سو تیئیس ٹن تھی اور جو کشتیان وہان طوفان ہوا سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ہر وقت طیار رہتی ہین اون کی تعداد ایک ہزار تین ہے۔

اٹھارہوان باب

سلطنت فورتنبرغ کے حالات مین

یہ سلطنت سنہ ۱۴۹۵ع تک کونٹون کے ماتحت ریاست تھی پھر اوسکے بعد سمی
امپرر مکسیمیلیان اول نے ابرارد اول کی عزت ظاہر کرنے کے لیے اوسکو
اوسی سنہ مین ڈوکا تو بنا دیا اوسکے بعد اوسکا والی اوسکے چچا کا بیٹا ہوا
جو ابرارد ثانی کے نام سے مشہور ہے چنانچہ جو خاندان بالفعل اوسکا حکمران ہے
وہ ابرارد ثانی کی ہی اولاد مین ہے پھر سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مین نیپولین اول
نے بطور احسان کے اوسکو سلطنت کا خطاب دیا کیونکہ اوسکے والیون نی
جنگ و جدال مین نیپولین کو بہت کچھ مدد دی تھی اب یہ سلطنت کی نسٹیٹیوشن ہے
اور اوسمین مجالس اعیان اور وکلاء عامہ دونون ہین اوسکا کل رقبہ انیس ہزار

ہو گئے اور ہر ایک نے ایک اپنا بادشاہ بنا لیا مگر سنہ مسیح سے نو قرن پہلے
انکے بادشاہ نہ رہے اور یہ سب جمہوری سلطنتیں ہو گئیں جنکے داخلی انتظامات
تو علیحدہ علیحدہ مستقل ہو گئے مگر خارجی معاملات میں سب متحد رہیں اوسکے بعد
چار سو بانوے سے تین سو اکتیس برس سنہ عیسوی سے پہلے تک فارسیون سے
ہولناک لڑائیاں رہیں چنانچہ پہلے تو یہ حال رہا کہ کبھی فارسی غالب آگئے
اور کبھی یونانی غالب ہو گئے مگر آخر کار سنہ مذکور میں یونان کا لشکر غالب
ہو کر فتحیاب ہوا اور سکندر رومی جسنے وسط ایشیا کے تمام ملک اور ہند کو فتح
کر لیا تھا اوس عرصہ میں یونانی لشکر کا سردار تھا پھر سنہ عیسوی سے ایکسو
چھیانوے برس پہلے یونان پر رومیون نے یورش کی اور غالب ہو گئے
مگر سنہ عیسوی سے ایکسو چھیالیس برس پہلے اونکا تسلط کامل ہو گیا اور سنہ عیسوی
کے چوتھے قرن میں یونان رومیون کی سلطنت شرقیہ کے توابع میں سے
ہو گئی پھر سنہ ۱۴۵۶ء سے سنہ ۱۸۳۰ء تک یہ ملک دولت عثمانیہ کے توابع میں سے ہو گیا
کیونکہ یہ رومیون کی شرقی سلطنت کے تابع تھا جسپر ملوک آل عثمان نے تسلط

کر لیا اور ۱۸۲۱ء تک اونھین کے قبضہ مین رہا مگر اوسکے بعد یونانیون نے
فساد مچایا جو برابر نو برس تک رہا اور آخر کار اوس فساد کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ
سلطنت عثمانیہ کی حکومت سے نکلکر یورپ کی اور سلطنتون کی مدد سے خود ایک
مستقل سلطنت بنگئی غرضکہ بعد استقلال کے ۱۸۳۱ء مین انھون نے
شاہ بویریا کے بیٹے اوتون کو اپنا بادشاہ بنا لیا پھر ۱۸۶۲ء مین وہان
ایک شورش ہوئی جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ مجلس وکلاء عامہ نے اپنے بادشاہ کو معزول
کیا اور ۱۸۶۳ء مین مجلس وکلاء کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ شاہ ڈنمارک
کے بیٹون مین سے چھوٹے بیٹے کو اس شرط سے بادشاہ بناوین کہ جو جزیرے
یونان کے انگریزون کے قبضہ مین تھے وہ پھر یونان کے متعلق کردیئے جاوین
چنانچہ ۱۸۶۴ عیسوی مین وہ جزیرے سب اوسکے متعلق ہوگئے اور اوس بادشاہ
کا نام جیورجیوس ثالث ہوا جو ابتک وہان کا بادشاہ ہے۔

دوسری فصل

مملکت یونان کی کیفیت کے بیان مین

یہ سلطنت اٹھارہ درجون اور بیس دقیقون اور تیئیس درجون اور بیس
دقیقون کے درمیان طول شرقی مین اور چھتیس درجون اور بیس دقیقون
اور چالیس درجون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اور شمال مین اسکی
حد سلطنت عثمانیہ ہے اور شرق مین یونان کے وہ جزیرے ہین جو سلطنت عثمانیہ
کے قبضہ مین ہین اور جنوب مین بحر ابیض اور غرب مین بحر ادریاتیک ہے اور اوسکے
کل رقبہ کی مقدار مساحت مع اون جزیرون کے جو اوسکے تابع ہین اکیاون ہزار
نو سو سینتالیس کیلومیٹر مربع ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد سنہ [illegible] تک
تیئیس لاکھ چھبیس ہزار دو سو چھتیس تھی اور وہان کی آب و ہوا معتدل ہے اور گو اوسمین
پہاڑ بکثرت ہین مگر تاہم اوسکی زمین اکثر قابل زراعت ہے اور اوسکے پہاڑون پر
اکثر زیتون کے درخت ہوتے ہین اور معادن نہایت کثرت سے ہین جنمین لوہا تانبا
سیسہ گندھک اور چینی بنانے کی مٹی اور چکی بنانے کے پتھر اور انواع اقسام کا
سنگ خام خصوصاً سفید چمکیلا اور مرمر سبز جو سوا اسی وہان کے اور کہین نہین
ملتا اور ایک قسم کا پتھر کا کوئلہ جو مٹی کے مانند ہوتا ہے مگر اوسمین چمک ہوتی ہے

نکلتا ہے اور زراعت وہان ترقی پر ہے خصوصاً سنہ ۱۸۶۱ء سے اور کھیتی اکثر وہان
گیہون اور جو اور قطانی اور بطاطہ اور اقسام کی ترکاری کی ہوتی ہے اور
اوسکی جنوبی طرف مین سب سے زیادہ پیداوار کی چیز زیتون کا تیل ہے کیونکہ
وہان زیتون بہت ہوتا ہے اور اوسکی آمدنی کے ذریعون مین شراب مین اور
شہد اور ریشم کے کپڑے اور روئی وغیرہ ہے مگر دستکاری اور صناعی وہان
پست حالت مین ہے مگر بعض کارخانے حریر کے اور سوتی کپڑون کا اور صوف کے
اور کچھ کارخانے چمڑے کی دباغت کا اچھے ہین لیکن اب سب چیزون مین ترقی
ہوتی جاتی ہے اور تجارت اوسکی اچھی حالت مین ہے چنانچہ سنہ ۱۸۶۳ء مین
اوس تجارتی مال کی قیمت جو وہان آیا تھا پچاس ملین اور ایک لاکھ بیس ہزار
فرنک تھی اور جو مال وہان سے گیا تھا اوسکی قیمت بیس ملین اور پانچ لاکھ
پچاسی ہزار فرنک تھی اور جسقدر تجارتی جہاز اوس سنہ مین وہان کی بندرگاہون
مین ہوکر آئے اونکی تعداد سترہ ہزار پانسو سات تھی اور جو وہانکی بندرگاہون مین
ہوکر گئے اونکی تعداد چھہتر ہزار چار سو دو تھی اور یہ تجارت سوا اون جہازون

کو ہے جو اب اوس سے متعلق ہین اور پہلے وہ انگریزون کے قبضہ مین تھے
اور جو وجہ جہازون کے آمد و رفت کی اٹلی مین بیان کی گئی ہے وہی یہان
بھی ہے اور تعلیم و تربیت کا انتظام بھی ترقی پر ہے چنانچہ ابتدائی مدرسونکی
تعداد وہان نوسو بہتر ہے اور اوسط کی تعداد اسّی اور اعلی درجہ کے مدارس
سات ہین اور ایک مدرسہ سب سے اعلی ہے جو کلیات علوم کی تعلیم کیواسطے ہے
اور ان مدارس کے سوا اور چند مدارس متفرق ہین جنمین سے کسی مین جنگی
امور کی تعلیم ہوتی ہے کسی مین فن جہازرانی وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے اور تجارت
کے اصول سکھلائے جاتے ہین اور دو مقام صدر کے بھی وہان ہین جنمین سے
ایک تو خاص شہر اتینیا مین ہے جو وہان کا دار السلطنت ہے اور دوسرا بندرگاہ
پیری مین ایک مدرسہ صناعت کا ہے جہان نقش و نگار اور تصاویر وغیرہ
کی تعلیم ہوتی ہے اور ایک مدرسہ خاص طبیعات کی تعلیم کا ہے اور ملک
یونان چودہ وطنون پر منقسم ہے

تیسری فصل

اوسکے قوانین سیاست کے بیان مین

جو قانون اس سلطنت کیواسطے ۱۸۶۴ع مین بنایا گیا ہے اوسکی رو سے تمام رعایا سلطنت باعتبار اپنے ذاتی حقوق کے عدالتون مین مساوی ہے اور اونکو آزادی شخصی حاصل ہے اور وہان کے لوگون کو باہم صلاح و مشورہ کے جلسے کرنیکا استحقاق ہے اور چھاپہ خانے آزاد ہین اور کوئی کسی کی کمائی مین سے بطور ڈانڈ کے کچھ نہین لے سکتا اور نہ اوسکی منفعت کو روک سکتا ہے مگر قانون کے حکم سے اور با مقدمات سیاست مین بسبب قتل کے اوسکی ملکیت کو ابطال کا حکم دیا جا سکتا ہے اور رعایا کو جبراً تعلیم دیجاتی ہے اور جو قوانین بنائے جاتے ہین وہ بادشاہ اور مجلس وکلاء کے اتفاق سے بنائے جاتے ہین جیسے کہ اور سلطنتون مین مذکور ہوا اور مجلس وکلاء کے ممبرون کو خود رعایا منتخب کرتی ہے جنکی مدت تین برس ہوتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اوسکی عمر کم سے کم تیس ۳۰ برس کی ہو اور اوسکو معاملات شخصیہ

اور سیاسیہ میں تصرف کا حق حاصل ہوا اور مملکت کا انتظام داخلی وخارجی
بادشاہ کے اختیار میں بذریعہ وزرا کے ہے اور مجلس مذکور میں تصرفات سلطنت
کی بابت وزرا جواب دہ ہوتے ہیں اور مقدمات شخصیہ جو وہاں کے رہنے والوں
کے درمیان میں ہوتے ہیں اونکا تصفیہ مجالس حکم سے ہوتا ہے اور دو مجلسیں
ایسے ممبروں سے مرکب ہوتی ہیں جو ایک مدت معین تک قانون میں تجربہ
حاصل کرنیکے بعد ہمیشہ کے لیے مقرر ہو جاتے ہیں اور سلطنت میں ایک اور
مجلس واسطے تہذیب قوانین کے ہے جو نئے بنائے جاتے ہیں اور جنکا پیش ہونا
مجلس وکلا کے سامنے واجب ہوتا ہے اور اس سلطنت میں ایکسو آٹھ ۱۰۸
حکام صلح ہیں اور دس مجلسیں ابتدائی درجہ کی ہیں اور چار مجلسیں تحقیق کی
یعنے اپیل کی انکی اوپر ہیں اور ایک مجلس سب سے اعلی ہے جس تک تمام مقدمات
کی انتہا ہے اور ایک مجلس واسطے تحریر حسابات سلطنت کی ہے —

چوتھی فصل

سلطنت کی مالی اور لشکری بری اور بحری قوت کے بیان میں

مالی قوت سنہ ۱۸۶۶ء میں

کل سالانہ آمدنی سلطنت کی . . . . ۲۵۳۶۲۱۵۲ فرنک تخمیناً

کل سالانہ خرچ . . . . ۲۴۳۳۷۹۹۲ فرنک تخمیناً

کل قرض سلطنت پہ .. .. ۸۶۵۷۱۵ فرنک تخمیناً

کل بری لشکر ... ... ۱۱۹۰۰ سپاہی

بحری قوت سلطنت یونان کی سنہ ۱۸۶۶ء میں

اقسام بحریہ اور مراکب	[illegible]	دخانیہ	بادبانی	عدد [illegible]
کل بحریہ	۹۹۱			
فرقاطہ		۱		۱
مراکب حربیہ سب قسم کے		۷		۷
مراکب صغار		۲		۲
قرابط			۲	۲
مراکب صغار			۳۲	۳۲
میزان	۹۹۱	۱۰	۳۴	۴۴

کل مراکب تجارت کی ۴۳۳۵ اور بحریہ ۲۳۸۳۹

خلاصہ سلطنتون کی مالی قوت کا آمدنی اور خرچ کے لحاظ سے

سلطنتون کے نام	آمدنی	خرچ
سلطنت فرانس	۲۱۱۰۴۳۷۳۴۵	۲۱۰۵۰۹۳۱۴۴
سلطنت انگلستان	۲۸۳۹۳۳۹۰۲۵	۳۸۴۰۱۷۵۲۰۰
سلطنت نمسہ یعنی اسٹریا	۱۰۹۱۷۱۰۹۶۲	۱۲۴۰۷۷۸۹۵۲
سلطنت روس	۱۶۱۶۲۷۲۰۱۶	۱۶۱۶۲۷۲۰۱۶
سلطنت پروش	۷۹۱۲۴۷۳۱۳	۷۹۰۶۴۵۶۱۱
سلطنتہائے متحدہ جرمنی	۱۹۱۷۷۶۹۳۷	۱۹۰۶۴۹۱۸۵
سلطنت اٹلی	۶۱۴۸۱۱۶۵۲	۹۳۵۳۸۶۴۲۵
سلطنت اسپین	۵۰۷۸۹۲۲۵۰	۵۰۵۲۸۳۸۰۸
سلطنت ہائے سوئیڈن اور ناروے	۳۶۵۱۹۶۳۵۷	۲ ۷۷۸۵۳۰۴۱
سلطنت ہولانڈہ	۴۰۹۶۳۰۳۵۷	۴۰۷۶۹۳۱۱۷
سلطنت ڈنمارک	۱۰۰۲۵۱۷۳۱	۱۰۷۰۳۴۱۰۸
سلطنت بویریا	۹۸۱۱۳۲۵۳	۹۸۱۱۳۲۵۳
سلطنت بلجیم	۱۵۹۶۱۲۷۹۰	۱۵۴۱۴۲۳۴۰
سلطنت پرتگال	۸۹۸۲۷۹۷۲	۱۱۸۵۷۸۱۰۷
سلطنت سوئیسرہ یعنی سوئیٹزرلینڈ	۱۹۱۷۵۰۰۰	۱۹۴۱۵۰۰۰
سلطنت پوپ	۳۴۶۱۵۹۹۵	۶۸۱۷۱۸۱۹
سلطنت فورتمبرغ	۳۷۴۳۴۳۹۰	۳۵۰۱۱۲۶۸
ریاست باڈن	۳۵۹۰۳۲۵۹	۳۳۵۸۱۰۴۱
سلطنت یونان	۲۸۳۶۲۱۵۲	۲۴۳۳۷۹۹۲
میزان	۱۱۱۳۱۹۰۰۷۵۶	۱۱۵۶۸۲۱۷۳۰۷

خلاصہ سلطنتون کی قوت کا بحری اور بری لشکر کے اعتبار سے

بحری	بری	سلطنتون کے نام
۶۵۵۶۳	۷۵۸۹۵۳	سلطنت فرانس
۷۶۰۷۸	۲۶۲۷۷۴	سلطنت انگلستان
۱۹۴۸۱	۶۳۹۳۸۳	سلطنت اسٹریا
۵۸۷۹۱	۱۱۳۵۹۷۳	سلطنت روس
۴۱۰۱	۷۱۹۸۲۳	سلطنت پروش
۰۰۰۰۰	۵۶۷۷۶	سلطنت ہاے متحدہ جرمنی
۱۸۰۷۶	۴۹۴۸۰۰	سلطنت اٹلی
۲۳۰۱۲	۲۱۶۳۸۹	سلطنت اسپین
۲۹۴۱۹	۱۷۲۹۰۰	سلطنت ہای سویڈن اور ناروے
۹۰۶۸	۸۹۴۶۶	سلطنت ہولانده
۱۹۲۴	۳۱۴۹۱	سلطنت ڈنمارک
۰۰۰۰	۲۰۴۹۱۳	سلطنت بویریا
۰۰۰۰	۷۳۶۱۸	سلطنت بلجیم
۳۶۶۴	۳۷۳۶۲	سلطنت پرتگال
۰۰۰۰	۱۹۹۴۵۰	سلطنت سویسره یعنے سوئیٹزرلینڈ
۰۰۰۰	۱۱۳۱۲	سلطنت پوپ
۰۰۰۰	۲۹۳۹۲	سلطنت لوزنبرغ
۰۰۰۰	۱۸۴۰۲	ریاست باڈن
۹۹۱	۱۱۹۰۰	سلطنت یونان
۳۱۰۱۶۸	۵۱۶۵۰۷۷	میزان

خلاصہ سلطنتون کی بحری قوت کا

جہازون کی توپین	جہاز کل	جہاز آگ کے	جہاز بادبانی معمولی	[illegible]	سلطنتون کے نام
۶۲۳۰	۴۹۵	۱۳۱	۳۰۶	۵۸	سلطنت فرانس
۹۷۵۶	۴۹۷	۵۰	۴۱۳	۳۵	سلطنت انگلستان
۱۰۶۳	۱۱۷	۵۱	۵۹	۷	سلطنت نمسہ یعنے اسٹریا
۳۶۹۱	۶۱۳	۳۶۳	۲۴۸	۳	سلطنت روس
۴۶۲	۸۵	۴۸	۳۵	۲	سلطنت پروش
۱۳۲۱	۱۰۴	۱۰	۷۰	۲۴	سلطنت اٹلی
۱۸۶۴	۱۸۹	۳۴	۱۴۷	۸	سلطنت اسپین
۱۳۹۶	۲۵۴	۲۰۵	۴۷		سلطنت ہای سویڈن اور ناروے
۱۷۸۰	۱۴۵	۸۷	۵۷	۱	سلطنت ہولانڈ
۹۲۹	۱۲۳	۹۰	۳۳		سلطنت ڈنمارک
۳۶۴	۳۶	۱۹	۱۷		سلطنت پرتگال
۱۸۲	۳۴	۲۴	۱۰		سلطنت یونان
۲۹۰۳۸	۲۶۹۰	۱۱۱۲	۱۴۴۱	۱۳۷	میزان

جن سلطنتون کا اس جدول مین ذکر نہین ہی اونکے پاس جہاز نہین ہین جیساکہ اونمین سے ہرایک کی حال مین بیان ہوا ہے مگر سلطنت بلجیم کے پاس کچھ جہاز ہین جنکا ہئیۃ اوسی جگہ بیان کیا ہی مگر وہ ایسے قلیل ہین کہ اس مقام پر ذکر کرنے کے لائق نہ تھے۔

مترجم کتاب کو

نہایت تعجب ہی کہ ان جدولون مین مصنف نے سلطنت عثمانیہ کا کچھ ذکر نہین کیا اور اسکا سبب کچھ نہین معلوم ہوتا

دوسرا حصہ

اقسام کرہ زمین کے بیان مین

اور اسمین کئی باب ہین

پہلا باب

یورپ کے حالات مین

اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

تقسیم زمین کی تفصیل مین

اہل جغرافیہ فرانس نے شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک زمین کو پانچ قسمون پر تقسیم کیا ہے اول یورپ دوسری ایشیا تیسرے افریقہ اور چوتھے امریکہ پانچوین جزایر بحر محیط جو اونکی اصطلاح مین جزایر ایشیا کے نام سے مشہور ہین اور ہم اونکو جزایر اوقیانوس کہتے ہین —

دوسری فصل

یورپ کی حدود اور اوسکی پیمایش اور باشندونکی تعداد مین

یورپ کا ملک ستائیس درجون اور پانچ دقیقون کے طول غربی اور ساٹھ درجون طول شرقی مین اور چھتیس درجون اور بیس دقیقون اور چھتر درجون اور اٹھاون دقیقون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اور شمال کیجانب مین اوسکی حد بحر جامد ہے اور جنوب مین بحر روم اور غرب مین بحر محیط اور شرق مین دریاے کارہ اور سلسلہ جرکس پہاڑون کا ہے اور مساحت کی رو سے طول اوسکا کاب صیان فنتان سے جو مملکت پرتگال مین ہے گلف کارہ تک جو مملکت روس کے شمال مین ہے پانچ ہزار دو سو چھتیس کیلومیتر ہے اور کاب کے معنے راس کے ہین اور راس سے مراد زمین کی وہ نوک ہوتی ہے جو سمندر مین گھس جاتی ہے اور عرض اوسکا کاب ماطپان سے جو ملک موریا مین ہے کاب شمالی تک تین ہزار سات سو اسی کیلومیتر ہے اور محیط اوسکا چھتیس ہزار تین سو پچاس کیلومیتر ہے اور اوسمین سے کتیس ہزار نو سو چھ کیلومیتر

کناروں کا طول ہے اور اوسکا مکسر سطح مع اون جزیروں کے جو یورپ مین
گنے جاتے ہین ننانوے لاکھ ساٹھ ہزار کیلومیتر ہے اور اوسکے کل باشندون
کی تعداد ستائیس کروڑ پچاس لاکھ ہو اور جب اوسکے باشندون کی تعداد
کی روسے اوسکی وسعت کا خیال کیا جاتا ہے تو انسان سمجھ سکتا ہے کہ تمام دنیا
کی آبادیون مین سے یہ خطہ سب سے زیادہ آباد ہے جسکا سبب صرف انکا انتظام
مدن اور ترقی معاشرت ہو اور تمام یورپ مین تینتالیس سلطنتین ہین جنمین سے
بائیس جرمن مین ہین جو کونفیڈریشون یعنی سلطنت متفقہ فی السیاستہ الخارجیہ ہین
اور یہ سب سلطنتین سلطنت پروشیا کے ماتحت ہین۔

تیسری فصل

یورپ کے بڑے بڑے پہاڑون اور سطح سمندر سے اونکے ارتفاع کے بیان مین

سب سے بڑا پہاڑ مون بلان ہے جسکا ارتفاع چار ہزار آٹھ سو دس میتر ہے
اوسکے بعد مون زورا ہے جسکا ارتفاع چار ہزار چھ سو چھتیس میتر ہو اوسکے بعد

پہاڑ سرفان ہے جسکا ارتفاع چار ہزار پانسو میتر ہے اوسکے بعد پہاڑ فینسترمہورن
ہے جسکا ارتفاع چار ہزار تین سو باسٹھ میتر ہے اوسکے بعد جبل یونغفراہے جسکا
ارتفاع چار ہزار دو سو اسی میتر ہے اور یہ پانچون پہاڑ سویسرہ مین ہین۔
اوسکے بعد پہاڑ مالدیتا ہے جو فرانس اور اسپین کے درمیان ہے جسکا ارتفاع
تین ہزار تین سو بارہ میتر ہے اور علاوہ انکے اور بھی وہان پہاڑ ہین لیکن
وہ سب بلندی مین انسے کم ہین اور دو پہاڑ یورپ مین آتشی ہین ایک تو مقام
صقلیہ مین ہے جسکا نام آتنا اور بلندی اوسکی تین ہزار تین سو چودہ میتر ہے اور
دوسرا مملکت نابلی مین جسکو فیزوف کہتے ہین اور مقدار ارتفاع اوسکی ایک ہزار
ایک سو اٹھانوے میتر ہے۔

چوتھی فصل

یورپ کے بڑے بڑے دریاؤن کے بیان مین

سب سے بڑا دریا یورپ مین ولغا ہے جو مملکت روس مین واقع ہے اور اوسکا
طول تین ہزار چار سو کیلومیتر ہے پھر دریا طونہ ہے جو المانیا سے نکلا ہے

اور برابر سلطنت عثمانیہ مین گذرتا ہوا چلا گیا ہے اوسکا طول دو ہزار آٹھ سو

کیلو میتر ہے اور اوسی مملکت مین دریاے دون ہے جسکا طول ایک ہزار

چار سو کیلو میتر ہے پھر دریاے رین ہے جو فرانس اور المانیا کے درمیان مین

واقع ہے اوسکا طول ایکہزار تین سو کیلو میتر ہے پھر دریاے دنیپر ہے جو روس

مین واقع ہے اور اوسکا طول ایکہزار کیلو میتر ہے پھر دریاے تاج اسپین مین

واقع ہے جسکا طول آٹھ سو چالیس کیلو میتر ہے پھر دریاے سین ہے جو فرانس

مین واقع ہے اور اوسکا طول آٹھ سو بیس کیلو میتر ہے پھر دریاے اودر مملکت

المانیا مین ہے جسکا طول سات سو اسی کیلو میتر ہے پھر دریاے ٹیمز انگلستان

مین ہے جسکا طول تین سو چھیالیس کیلو میتر ہے اور علاوہ انکے یورپ مین

اور بھی چند دریا ہین لیکن وہ اسقدر بڑے نہین ہین۔

پانچوین فصل

یورپ کے بڑے بڑے شہرون اور اونکے باشندون کی تعداد مین

سب سے بڑا شہر یورپ مین لندن ہے جو انگلستان کا دار السلطنت ہے جسمین

اٹھائیس لاکھ باشندے ہین پھر پیرس فرانس کا دار السلطنت جسمین ستر لاکھ
پندرہ ہزار باشندے ہین پھر اسلامبول یعنے اسطنبول ہی جسکو قسطنطنیہ بھی کہتے ہین
جسمین سات لاکھ اسّی ہزار باشندے ہین پھر پطرسبورغ یعنے سینٹ پیٹرزبرگ
روس کا دار السلطنت ہی جسمین پانچ لاکھ تیس ہزار باشندے ہین پھر شہر ویانا
آسٹریا کا دار السلطنت ہی جسمین پانچ لاکھ باشندے ہین پھر اسکا ٹلینڈ مین گلاسکو ہے
جسمین چار لاکھ چھہتر ہزار باشندے ہین پھر برلن پروشیا کا تخت گاہ ہی جسمین
چار لاکھ ستر ہزار باشندے ہین پھر شہر نابلی ہے اٹلی مین جسمین چار لاکھ پچاس ہزار
باشندے ہین پھر منچسٹر ہے انگلستان مین جسمین چار لاکھ تیس ہزار باشندے
ہین پھر لیورپول ہے جسمین تین لاکھ اسّی ہزار باشندے ہین پھر موسکو ہی
روس مین جسمین تین لاکھ چھہتر ہزار باشندے ہین پھر لیون ہے فرانس
مین جسمین تین لاکھ اٹھارہ ہزار باشندے ہین پھر مڈرِیڈ ہے اسپین کا تختگاہ
جس مین دو لاکھ اسّی ہزار باشندے ہین پھر اشبونہ پرتگال کا تختگاہ ہے

*شاید یہ تعداد کسی زمانہ کی مردم شماری کی ہوگی لیکن اب اوسکی آبادی بہت بڑہ گئی ہے
اور اوسکے باشندے ۳۵ لاکھ سے بھی زیادہ ہین ۱۲

جس مین دو لاکھہ ساٹھہ ہزار باشندے ہین پھر اسٹرڈام ہے تختگاہ ہالنڈ
جسمین دو لاکھہ پچاس ہزار باشندے ہین پھر مارسیل فرانس مین ہے جسمین
دو لاکھہ پچاس ہزار باشندے ہین پھر بلجیم کا تختگاہ بروکسیل ہے جہان
دو لاکھہ چالیس ہزار باشندے ہین پھر برمنگہم انگلستان مین ہے جس مین
دو لاکھہ تیس ہزار باشندے ہین پھر میلان ہے اٹلی مین جسمین دو لاکھہ دس ہزار باشندے ہین

دوسرا باب

ایشیا کے متعلق حالات مین

اور اوسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی حدود اور پیمایش اور باشندون کی تعداد مین

ایشیائی حصہ مین کا چھبیس اور ایکسو پچہتر درجون کے درمیان طول شرقی
مین اور پانچ اور پچہتر درجون کے درمیان عرض شمالی مین واقع ہے اوسکے
شمال کی جانب مین اوسکی حد بحر جامد ہے اور جنوب مین بحر ہند ہے اور

غرب مین بحر احمر اور بوغاز سویس اور بحر روم اور بحر مرمرہ اور بحر اسود اور جرکس پہاڑون کا سلسلہ اور بحر خزر اور دریاے اورال اور جبال اورال ہین اور شرق مین بحر محیط ہے اور طول اوسکا باب المندب سے لیکر آبناے بارنغ تک جو شمال مین امریکا اور ایشیا کے درمیان مین حد فاصل ہے گیارہ ہزار پانسو کیلو میتر ہے اور عرض اوسکا شروع کاب مالقا سے شمالی بحر جامد تک آٹھ ہزار ایکسو بیس کیلو میتر ہے اور دور اوسکا باسٹھ ہزار تین سو پچیس کیلو میتر ہے اور اوسمین سے چپن ہزار سات سو ترپن کیلو میتر کنارون کا طول ہے اور اوسکا مکسر سطح چوالیس ملین کیلو میتر ہے اور یورپ سے پانچ حصے زیادہ ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد ساڑھے چھہ سو ملین ہے اور بعض اہل جغرافیہ کے نزدیک سات سو ملین ہے اور جسقدر سلطنتین اسمین مستقل ہین وہ گیارہ ہین اور باقی یورپ کی سلطنتون کے تابع ہین خواہ باستیلا تام کے خواہ بطور حمایت کے اور یورپ کی سلطنتون مین سلطنت عثمانیہ بھی داخل ہے اور جزیرہ نما عرب بھی ایشیا ہی مین داخل ہے جسکا طول دو ہزار پانسو کیلو میتر ہے

اور عرض ایکہزار کیلومیتر ہے اور اوسکے باشندون کی تعداد بارہ ملین ہو۔

دوسری فصل

اوسکے پہاڑون اور اونکے ارتفاع کے بیانمین

سب سے بڑا پہاڑ افریزہ یعنے اورسٹ ہو جو ہند اور چین کے درمیان واقع ہو
اوسکا ارتفاع آٹھ ہزار آٹھ سو چالیس میتر ہے پھر جبل کینجنتن جو نغار
یعنے کنیچن جنگا ہے اوسکا ارتفاع آٹھہ ہزار پانسو اسی میتر ہے پھر
پہاڑ جمولاری یعنے جو مالاری ہے جس کا ارتفاع سات ہزار دوسو پچاس میتر ہے
پھر پہاڑ دوالجیری یعنے دھولاگر جسکا ارتفاع آٹھہ ہزار ایکسو تاسی میتر ہے
اور یہ تینون پہاڑ چین مین ہین پھر جبل ارارات یعنے کوہ جودی ارمینیہ مین ہے
جسکا ارتفاع پانچہزار دوسو باسٹھ میتر ہے اور یہ وہی پہاڑ ہے جسپر حضرت
نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے بعد اگر ٹھہری تھی پھر پہاڑ البرس یعنے
البرز ہے جرکس یعنے جارجیہ مین جسکو گرجستان بھی کہتے ہین اسکا ارتفاع پانچہزار
سات میتر ہے اور علاوہ انکے اور بھی پہاڑ ایشیا مین ہین لیکن انسے ارتفاع مین

کہ ہین اور ایک پہاڑ آتشی ہے بیشان کہتے ہین اور وہ حد و چین ہین واقع ہے ارتفاع اوسکا چار ہزار دو سو بہتر میتر ہے اور اسی قسم کا ایک پہاڑ مملکت کا شغا مین واقع ہے جسکا نام آقا جا ہے اوسکا ارتفاع دو ہزار نو سو پچیس میتر ہے۔

تیسری فصل

اوسکے دریاؤن کے بیان مین

سب سے بڑا دریا ینیسی ہے سائبیریا مین جسکا طول چار ہزار چھہ سو کیلو میتر ہے دوسرا دریا یانغ تسیکیانغ مملکت چین مین ہے جسکا طول چار ہزار تین سو کیلو میتر ہے پھر دریا وانغو ہے چین مین ہے جسکا طول تین ہزار پانسو کیلو میتر ہے پھر دریاے امور ہے جو روس اور چین کے درمیان واقع ہے اوسکا طول تین ہزار چار سو پچاس کیلو میتر ہے پھر دریاے فرات ہے سلطنت عثمانیہ مین جسکا طول دو ہزار نو سو نوے کیلو میتر ہے پھر دریاے انڈس ہے ہند مین جسکا طول دو ہزار چھہ سو کیلو میتر ہے پھر دریاے غانج یعنے گنگ ہے ہند مین جسکا طول دو ہزار پانسو کیلو میتر ہے۔

چوتھی فصل

ایشیا کی بڑی بڑی شہرون اور اونکے باشندون کی تعداد میں

ایشیا مین سب سے بڑا شہر وشانغ ہے جو چین مین واقع ہے اوسمین دو ملین
باشندے ہین دوسرا پیکن ہے جو چین کا تخت گاہ ہے اوسمین ایک ملین
اور پانچ لاکھ باشندے ہین اور چین کے ہی ملک مین نانکن اور سُوسو فو
اور کانتون اور ہنگشو ہین اور انمین سے ہر ایک مین دس دس لاکھ
آدمی ہین پھر یدو تختگاہ جاپون یعنے جاپان ہے اوسمین بھی دس لاکھ
باشندے ہین پھر اوسی مین میاکو ہے اسمین آٹھ لاکھ باشندے ہین پھر
کلکتہ جس مین ساڑھے سات لاکھ آدمی ہین پھر مدراس ہے جس مین سات لاکھ
آدمی ہین پھر بمبئی ہے جسمین چھ لاکھ آدمی ہین پھر لکھنو اور بنارس اور
پٹنا ہے انمین تین تین لاکھ آدمی ہین یہ چھیون شہر ہند مین واقع ہین اور
پھر ہوئی دار السلطنت کوشنشین یعنے کوچین ہے اور بانکوک تخت گاہ
سیام ہے اور کینفونگ چین مین ہے ان تینون مین بھی تین تین لاکھ

آدمی ہین اور آدرابہ چین ہین ہے اوسمین دو لاکھہ آدمی ہین پھر شیغون کوشنشین ہین ہے اوسمین ڈیڑھ لاکھہ آدمی ہین ۔

تیسرا باب

افریقہ کے حالات ہین اور اوسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکی حدود اور موقع اور پیمایش اور باشندونکی تعداد مین

آفریقہ بیس درجہ طول غربی اور چالیس درجہ طول شرقی ہین واقع ہے اور چھتیس درجہ عرض شمالی ہین اور پینتیس درجہ عرض جنوبی ہین ہے اور حدود اوسکی شمال ہین بحر روم اور شرق ہین بحر سوئیس ہے جسکو بحر احمر اور بحر ہند کہتے ہین اور جنوب و غرب ہین بحر محیط ہے طول اوسکا جانب شمال کا بون ہے جسکو راس اور ابھی کہتے ہین جو ٹونس کی مملکت ہین واقع ہے آٹھہ ہزار کیلو میتر ہے اور عرض اوسکا اسپین سے جو بحر ہند ہین ہے کا ب اخضر تک جو مملکت فارس ہین بحر محیط ہین واقع ہے سات ہزار چھہ سو کیلو میتر ہے اور دور اوسکا

بیس ہزار آٹھ سو پینتیس کیلومیتر ہے جس مین ایکسو بیس میدان مین ہے
اور باقی کنارے ہین اور سویز کے بوغار کھلنے پر افریقہ ایک جزیرہ سمندر مین
ہوجاویگا جس کی مساحت تیس ملین کیلومیتر ہے اور اوسکے باشندون
کی تعداد دوسو ملین ہے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک اس سے
کچھ زیادہ ہی اور جو سلطنتین افریقہ مین مستقل واقع ہین اونکی تعداد معلوم
نہین ہوئی کیونکہ ابتک اوسکے اندر نہین جاسکتے اور اسکی اکثر سلطنتین جو
کنارونپر واقع ہین وہ یورپ کی سلطنتون سے علاقہ رکھتی ہین خواہ بسبب
استیلا کامل کے خواہ بوجہ حمایت کے اور سلطنت عثمانیہ بھی یورپ ہی کی سلطنتون
مین داخل ہے۔

دوسری فصل

آفریقہ کے بڑے بڑے پہاڑون کے بیان مین

سب سے بڑے پہاڑ اوسمین کینا اور کلیمنجارو ہین اور یہ دونون جبال قمر سے متعلق
ہین جنکا ارتفاع پانچ پانچ ہزار میتر ہے پھر غوجان پہاڑ ہے جو حبش کی مملکت مین

واقع ہے اوسکا ارتفاع چار ہزار چھہ سو میتر ہے پھر پہاڑ اتلاس ہے ممالکت فارس مین جسکا ارتفاع تین ہزار آٹھہ سو نوے میتر ہے پھر پہاڑ سمت جنوب مین قمرون نامے ہے اوسکا ارتفاع تین ہزار آٹھہ سو ستر میتر ہے پھر پہاڑ اینو لستیمین جزیرہ مادغسکار مین جو افریقہ مین گنا جاتا ہے اوسکا ارتفاع تین ہزار پانسو آٹھہ میتر ہے اور ایک آتشی پہاڑ ہے جسکا نام تنریف ہے اور وہ جزائر خالدات مین واقع ہے جو افریقہ ہی سے متعلق ہین اور اوسکا ارتفاع تین ہزار سات سو پانچ میتر ہے۔

تیسری فصل

افریقہ کے بڑے بڑے دریاؤن کے بیان مین

سب سے بڑا دریا نیل مصر ہے جسکا طول سات ہزار کیلو میتر ہے اور وہ گویا تمام دنیا کے دریاؤن سے بڑا ہے اوسکے بعد دریاے سنیغال ہے جانب غرب مین اوسکا طول ایکہزار سات سو کیلو میتر ہے پھر دریاے اورانج ہے جنوب غرب کاب بونسیرانس مین اوسکا طول ایک ہزار چار سو کیلو میتر ہے۔

چوتھی فصل

افریقہ کے بڑے بڑے شہروں

اور وہان کے باشندون کی تعداد کے بیان مین

افریقہ مین سب سے بڑا شہر مصر ہے جسمین تین لاکھ آدمی بستے ہین اسکے بعد ٹونس اور مراکس اور فاس ہین ان سب مین ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ آدمی ہین اسکے بعد الجزایر ہے جسمین بہتر ہزار آدمی ہین اسکے بعد اسکندریہ اور رکناسہ اور کوماسی ہین ان سب مین ساٹھہ ساٹھہ ہزار آدمی ہین ۔

چوتھا باب

امریکا کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین

پہلی فصل

اوسکے دریافت ہونے کے بیان مین

یہ امریکا پہلے زمانہ مین اہل جغرافیہ کو معلوم نتھی چنانچہ وہ زمین کے صرف تین حصے خیال کیا کرتے تھے ایشیا اور یورپ اور افریقہ مع اون جزیرون ک

جو اونکے متعلق تھے مگر سنہ ۸۹۰ھ مطابق سنہ ۱۴۸۵ء مین کپتان کریسٹوف کولمبو نے جو جنیوہ کا رہنے والا اور اسپین کی سلطنت مین نوکر تھا امریکا کے ایک حصہ کو دریافت کیا پھر اوسکے اور اور لوگون کے ذریعہ سے تمام امریکا معلوم ہو گئی اور چوتھی قسم دنیا کی قرار پائی —

دوسری فصل

امریکا کے موقعے اور اوسکی حدود اور پیمایش اور اوسکے باشندون کی تعداد کے بیان مین

امریکا درمیان چھتیس درجون اور ایکسو ستر درجون کے طول غربی مین اور درمیان بیاسی درجون سکے عرض شمالی مین اور درمیان چوالیس درجون کے عرض جنوبی مین واقع ہے اور شمال مین اوسکی حد بحر جامد اور آبنائے بارنغ ہے اور باقی سب طرف بحر محیط ہے اور طول اوسکا شمال سے جنوب مین پندرہ ہزار کیلو میتر ہے اور عرض اوسکا شمالی جہت مین چھہ ہزار چار سو کیلو میتر ہے اور جنوب مین پانچہزار دوسو کیلو میتر ہے اور اوسکا محیط چوہتر ہزار کیلو میتر ہی اور چھوٹے چھو

جزیرے اس سے خارج ہین اور اوسکی مقدار مساحت مع اون جزیرون کے

جو اوسکے تابع ہین بیالیس ملین کیلومیٹر ہے اوسکے باشندون کی تعداد چہتر ملین ہے

اور جسقدر سلطنتیں اسمین مستقل ہین وہ اٹھارہ ہین اور باقی ملک اوسکا یورپ

کی سلطنتون سے علاقہ رکھتا ہے۔

تیسری فصل

امریکا کے بڑے بڑے پہاڑون کے بیان مین

سب سے بڑا پہاڑ امریکا مین کونکاغو ہے جسکا ارتفاع چھہ ہزار آٹھہ سو چوراسی

میتر ہے پھر پہاڑ شمراسو ہے جسکا ارتفاع چھہ ہزار پانسو تیس میتر ہے پھر پہاڑ

صوارطہ ہے جسکا ارتفاع چھہ ہزار چارسو چھیاسی میتر ہے پھر پہاڑ بیانی ہے جسکا

ارتفاع چھہ ہزار چارسو چھپن میتر ہے پھر پہاڑ بشیوبشو ہے جسکا ارتفاع پانچہزار

چھہ سو ستر میتر ہے اور یہ سب پہاڑ جنوبی سمت مین ہین شمالی سمت مین پہاڑ

سانتلی ہے جسکا ارتفاع چار ہزار چارسو پچاس میتر ہے پھر پہاڑ نغاخو جنوب مین ہے

جسکا ارتفاع چھہ ہزار آٹھہ سو چونتیس میتر ہے اور پہاڑ لولیا کو ہے جسکا ارتفاع

چھہ ہزار میتر ہے پھر پہاڑ انتیسانا ہے جسکا ارتفاع پانچ ہزار آٹھہ سو بیس میتر ہے
پھر پہاڑ کطوباسی وسطی امریکا مین ہے اوسکا ارتفاع پانچ ہزار سات سو پچاس
میتر ہے پھر اوس مین پہاڑ بیورغو ہے اوسکا ارتفاع چار ہزار چار سو ستر میتر ہے
اور یہ اخیر کے پانچون پہاڑ آتشی ہین —

چوتھی فصل

امریکا کے بڑے دریاؤن کی بیان مین

سب سے بڑا دریا میسیسپی ہی جسکا طول پانچ ہزار آٹھہ سو کیلو میتر ہے پھر دریا مارون ہے
جسکا طول پانچ ہزار چار سو کیلو میتر ہے پھر دریاے مکنسی ہے جسکا طول چار ہزار
نو سو کیلو میتر ہے اور یہ سب دریا شمالی سمت مین ہین پھر دریاے بلاطہ ہے
جنوب مین جسکا طول تین ہزار پانسو کیلو میتر ہے اور پھر دریاے صان لوران ہے
شمال مین جسکا طول تین ہزار تین سو کیلو میتر ہے پھر دریاے بارہ ہی جسکا طول
دو ہزار پانسو چہتر کیلو میتر ہے پھر دریاے اورینوک ہی جسکا طول دو ہزار آٹھہ سو
پچاس کیلو میتر ہے اور یہ دونون دریا جنوبی سمت مین ہین —

پانچوین فصل

امریکا کی بڑے شہرون اور اونکے باشندون کی تعداد مین

سب سے بڑا شہر نیو یارک ہی جسمین گیارہ لاکھہ پچاس ہزار باشندے ہین پھر شہر فیلاڈلفی ہے جسمین پانچ لاکھہ اسٹھہ ہزار باشندے ہین اوسکے بعد بروکیلین ہے جسمین دو لاکھہ تہتر ہزار باشندے ہین پھر شہر بلتیمور ہے جسمین دو لاکھہ چودہ ہزار باشندے ہین پھر ایو دیجنا یر اورکسیکو ہے ان دونون مین دو دو لاکھہ باشندے ہین پھر بستون ہے جسمین ایک لاکھہ چھہتر ہزار باشندے ہین پھر سانسینناتی اور اورلیان ہے ان دونون مین ایک ایک لاکھہ چہتر ہزار باشندے ہین پھر صان لوئی ہے جسمین ایک لاکھہ باسٹھہ ہزار باشندے ہین پھر لمفان ہے جس مین ایک لاکھہ پچاس ہزار باشندے ہین پھر شہر یایا ہے جس مین ایک لاکھہ پچیس ہزار باشندے ہین پھر شیقاغو اور بوفزالو ہے ان دونون مین ایک ایک لاکھہ دس دس ہزار باشندے ہین —

پانچوان باب

اوقیانوس کے جزیرون کے بیان مین

اور اوسمین کئی فصلین ہین

پہلی فصل

اونکے دریافت ہونے کی کیفیت مین

یہ جزیرے جنکو اہل فرانس اشیائی کہتے تھے سنہ ۹۱۱ھ مطابق سنہ ۱۵۰۵ء مین دریافت ہوئے تھے اور سب سے پہلے جو شخص ان جزیرون مین سے بعض پر مطلع ہوا وہ کپتان کو بیروس اسپنیولی تھا اور باقی جزیرے مختلف اوقات مین اور لوگون نے دریافت کیے خصوصاً کپتان کوک انگلستان کے رہنے والے نے اور سنہ ۱۲۰۰ھ مین اونکی تحقیقات تمام ہوگئی

دوسری فصل

جزائر اوقیانوس کے موقع اور حدود کے بیان مین

یہ جزائر اکیاون درجون اور ایکسو پچاس درجون کے درمیان طول شرقی مین اور پینتیس درجون عرض شمالی اور چھپن درجون عرض جنوبی کے درمیان واقع ہین

اور یہ چند جزیرے الگ الگ بحر محیط مین درمیان ایشیا اور امریکا اور بحر ہند
کے واقع ہین بکسر مساحت اونکی گیارہ ملین کیلو میتر ہے اونکے باشندون کی
تعداد پینتیس سے چالیس ملین تک ہے اور بعضون کے نزدیک اس سے کم ہے
اور اوسمین چار مستقل سلطنتین ہین اور باقی سلطنتین بعض یورپ کی سلطنتون
کے تابع ہین اور چونکہ یہ جزایر ایک دوسرے سے منفصل واقع ہین اس سببسے
اہل جغرافیہ اوسکے طول و عرض اور دور کا حساب ٹھیک ٹھیک نہین کرسکتے

تیسری فصل

جزائر اوقیانوس کے بڑے پہاڑونکے بیان مین

سب سے بڑا پہاڑ مونٹ روائی ہے جس کا ارتفاع چار ہزار آٹھ سو چالیس
میتر ہے اور پھر پہاڑ بیک ہے فینی جزیرہ مین جسکا ارتفاع چار ہزار آٹھ سو
بارہ میتر ہے اور پھر جبل سیمیر ہے جزیرہ جاوا مین جسکا ارتفاع تین ہزار
آٹھ سو اٹھانوے میتر ہے پھر پہاڑ مون آفیر ہے جزیرہ سومترہ مین جسکا
ارتفاع تین ہزار سات سو بیس میتر ہے ۔

چوتھی فصل

اوسکے بڑے دریاؤن کے بیان مین

ان جزائر مین بڑا دریا صرف ایک جزیرہ اوسٹرالیا مین ہے جسکا نام دریاے موری ہے طول اوسکا ایک ہزار کیلومیتر ہے۔

پانچوین فصل

تمام دنیا کے باشندون کی تعداد مین

اوس تفصیل کے موافق جو ہم ذکر کر چکے ہین تمام عالم کے باشندے ایکہزار دوسو اٹھاسی ملین ہین اور بعض اہل جغرافیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ کل دنیا کے رہنے والون کی تعداد نوسو پچاس ملین سے زیادہ نہین ہے جسمین سے دوسو ملین تو مسلمان ہین اور دوسو اکہتر ملین عیسائی اور چار ملین یہود اور باقی بت پرست ہین اور مسلمان اور عیسائیون کی تعداد مین وہ سب فرقے داخل ہین گو کہ اون کے مذہب مختلف ہین مگر وہ اپنے تئین مسلمان یا عیسائی کہتے ہین۔

چھٹا باب تقسیم بحر مین

بحر محیط کا اطلاق مجموع بحور پر ہی بسبب اسبات کہ کہ ایک دوسری سے متصل ہین مگر شاذا و ر صدا اس بحر محیط کی شمال اور جنوب مین بحر جامد ہے جسکے ما وراد معلوم نہین کہ کیا ہے اور مساحت سطح بحر محیط کی غالباً تین ربع زمین کے برابر ہی اور اہل جغرافیہ نے بحر محیط کو پانچ قسمو نپر تقسیم کیا ہے اور پھر ہر ایک قسم چند اقسام پر مشتمل ہی قسم اول کا نام بحر قطب شمالی ہے اور وہ وہ بحر ہی جو درمیان ایشیا اور یورپ اور امریکا کے واقع ہے اور بحر ابیض اور بحر کارہ بحر سیبریا اور بحر خلیج بافین اور بحر القطبین اور بحر بفان اور سون سے مرکب ہی دوسری قسم بحر اطلانتک ہی اور وہ وہ بحر ہے جو درمیان افریقہ اور یورپ اور امریکا کی واقع ہی اور وہ بحر بلتیک اور بحر جرمنی اور بحر آئرلینڈ اور بحر خلیج غسکونیا اور بحر روم اور اوسکی توابع اور بحر خلیج مکسیکو اور بحر جزائر انتیل اور بحر خلیج غینی اور بحر سکیمو اور بحر غرو بلاند سے مرکب ہی تیسری قسم بحر محیط ہندی ہے جو درمیان افریقہ اور ایشیا اور جزائر مالیغا اور جزائر اسٹریلیا کے واقع ہی چوتھی قسم بحر پسیفک ہی یعنے

آرام کا اور ٹھہرا ہوا جو ایشیا اور جزایر سوندا و راسٹریلیا بین اور درمیان امریکا
کے بحر بیران اور بحر اغوسک اور بحر جابون اور بحر اصفر اور بحر ارزق اور بحر چین
اور بحر اسوندا اور بحر مولوک اور بحر سیلیب اور بحر غلف کار بانتری اور بحر کورالا
اور بحر کلیفورنی اور بحر غلف بانا ماسے مرکب ہی اور پانچوین قسم بحر جامد جنوبی ہی
جو شخص انکی کیفیت مواقع کی دریافت کرنا چاہے وہ انکے نقشہ سی دریافت کرلے
کیونکہ نقشہ سی ان سب چیزون کا جاننا پڑھنے والے کو آسان ہے۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

تنبیہ

جو کہ ہمنے اس کتاب مین کسی جگہہ ہجری سنہ لکھا ہے اور کسی جگہہ عیسوی سنہ لکھا ہی اسلیے ہم اس مقام پر
اون دونون سنون کی مطابقت کی ایک جدول لکہدیتی ہین جس سی پڑھنے والون کو اون دونون
سنون کی مطابقت آسان ہوگی فقط

تمت بالخیر

جدول ہجری اور عیسوی سنون کے مطابقت کی

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱	۶۲۲	۲۱	۶۴۱	۴۱	۶۶۱	۶۱	۶۸۰
۲	۶۲۳	۲۲	۶۴۲	۴۲	۶۶۲	۶۲	۶۸۱
۳	۶۲۴	۲۳	۶۴۳	۴۳	۶۶۳	۶۳	۶۸۲
۴	۶۲۵	۲۴	۶۴۴	۴۴	۶۶۴	۶۴	۶۸۳
۵	۶۲۶	۲۵	۶۴۵	۴۵	۶۶۵	۶۵	۶۸۴
۶	۶۲۷	۲۶	۶۴۶	۴۶	۶۶۶	۶۶	۶۸۵
۷	۶۲۸	۲۷	۶۴۷	۴۷	۶۶۷	۶۷	۶۸۶
۸	۶۲۹	۲۸	۶۴۸	۴۸	۶۶۸	۶۸	۶۸۷
۹	۶۳۰	۲۹	۶۴۹	۴۹	۶۶۹	۶۹	۶۸۸
۱۰	۶۳۱	۳۰	۶۵۰	۵۰	۶۷۰	۷۰	۶۸۹
۱۱	۶۳۲	۳۱	۶۵۱	۵۱	۶۷۱	۷۱	۶۹۰
۱۲	۶۳۳	۳۲	۶۵۲	۵۲	۶۷۲	۷۲	۶۹۱
۱۳	۶۳۴	۳۳	۶۵۳	۵۳	۶۷۲	۷۳	۶۹۲
۱۴	۶۳۵	۳۴	۶۵۴	۵۴	۶۷۳	۷۴	۶۹۳
۱۵	۶۳۶	۳۵	۶۵۵	۵۵	۶۷۴	۷۵	۶۹۴
۱۶	۶۳۷	۳۶	۶۵۶	۵۶	۶۷۵	۷۶	۶۹۵
۱۷	۶۳۸	۳۷	۶۵۷	۵۷	۶۷۶	۷۷	۶۹۶
۱۸	۶۳۹	۳۸	۶۵۸	۵۸	۶۷۷	۷۸	۶۹۷
۱۹	۶۳۹	۳۹	۶۵۹	۵۹	۶۷۸	۷۹	۶۹۸
۲۰	۶۴۰	۴۰	۶۶۰	۶۰	۶۷۹	۸۰	۶۹۹

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۸۱	۶۰۰	۱۰۴	۶۲۲	۱۲۷	۶۴۴	۱۵۰	۶۶۷
۸۲	۶۰۱	۱۰۵	۶۲۳	۱۲۸	۶۴۵	۱۵۱	۶۶۸
۸۳	۶۰۲	۱۰۶	۶۲۴	۱۲۹	۶۴۶	۱۵۲	۶۶۹
۸۴	۶۰۳	۱۰۷	۶۲۵	۱۳۰	۶۴۷	۱۵۳	۶۷۰
۸۵	۶۰۴	۱۰۸	۶۲۶	۱۳۱	۶۴۸	۱۵۴	۶۷۰
۸۶	۶۰۵	۱۰۹	۶۲۷	۱۳۲	۶۴۹	۱۵۵	۶۷۱
۸۷	۶۰۵	۱۱۰	۶۲۸	۱۳۳	۶۵۰	۱۵۶	۶۷۲
۸۸	۶۰۶	۱۱۱	۶۲۹	۱۳۴	۶۵۱	۱۵۷	۶۷۳
۸۹	۶۰۷	۱۱۲	۶۳۰	۱۳۵	۶۵۲	۱۵۸	۶۷۴
۹۰	۶۰۸	۱۱۳	۶۳۱	۱۳۶	۶۵۳	۱۵۹	۶۷۵
۹۱	۶۰۹	۱۱۴	۶۳۲	۱۳۷	۶۵۴	۱۶۰	۶۷۶
۹۲	۶۱۰	۱۱۵	۶۳۳	۱۳۸	۶۵۵	۱۶۱	۶۷۷
۹۳	۶۱۱	۱۱۶	۶۳۴	۱۳۹	۶۵۶	۱۶۲	۶۷۸
۹۴	۶۱۲	۱۱۷	۶۳۵	۱۴۰	۶۵۷	۱۶۳	۶۷۹
۹۵	۶۱۳	۱۱۸	۶۳۶	۱۴۱	۶۵۸	۱۶۴	۶۸۰
۹۶	۶۱۴	۱۱۹	۶۳۷	۱۴۲	۶۵۹	۱۶۵	۶۸۱
۹۷	۶۱۵	۱۲۰	۶۳۷	۱۴۳	۶۶۰	۱۶۶	۶۸۲
۹۸	۶۱۶	۱۲۱	۶۳	۱۴۴	۶۶۱	۱۶۷	۶۸۳
۹۹	۶۱۷	۱۲۲	۶۳۹	۱۴۵	۶۶۲	۱۶۸	۶۸۴
۱۰۰	۶۱۸	۱۲۳	۶۴۰	۱۴۶	۶۶۳	۱۶۹	۶۸۵
۱۰۱	۶۱۹	۱۲۴	۶۴۱	۱۴۷	۶۶۴	۱۷۰	۶۸۶
۱۰۲	۶۲۰	۱۲۵	۶۴۲	۱۴۸	۶۶۵	۱۷۱	۶۸۷
۱۰۳	۶۲۱	۱۲۶	۶۴۳	۱۴۹	۶۶۶	۱۷۲	۶۸۸

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۷۳	۷۸۹	۱۹۶	۸۱۱	۲۱۹	۸۳۴	۲۴۲	۸۵۶
۱۷۴	۷۹۰	۱۹۷	۸۱۲	۲۲۰	۸۳۵	۲۴۳	۸۵۷
۱۷۵	۷۹۱	۱۹۸	۸۱۳	۲۲۱	۸۳۵	۲۴۴	۸۵۸
۱۷۶	۷۹۲	۱۹۹	۸۱۴	۲۲۲	۸۳۶	۲۴۵	۸۵۹
۱۷۷	۷۹۳	۲۰۰	۸۱۵	۲۲۳	۸۳۷	۲۴۶	۸۶۰
۱۷۸	۷۹۴	۲۰۱	۸۱۶	۲۲۴	۸۳۸	۲۴۷	۸۶۱
۱۷۹	۷۹۵	۲۰۲	۸۱۷	۲۲۵	۸۳۹	۲۴۸	۸۶۲
۱۸۰	۷۹۶	۲۰۳	۸۱۸	۲۲۶	۸۴۰	۲۴۹	۸۶۳
۱۸۱	۷۹۷	۲۰۴	۸۱۹	۲۲۷	۸۴۱	۲۵۰	۸۶۴
۱۸۲	۷۹۸	۲۰۵	۸۲۰	۲۲۸	۸۴۲	۲۵۱	۸۶۵
۱۸۳	۷۹۹	۲۰۶	۸۲۱	۲۲۹	۸۴۳	۲۵۲	۸۶۶
۱۸۴	۸۰۰	۲۰۷	۸۲۲	۲۳۰	۸۴۴	۲۵۳	۸۶۷
۱۸۵	۸۰۱	۲۰۸	۸۲۳	۲۳۱	۸۴۵	۲۵۴	۸۶۷
۱۸۶	۸۰۲	۲۰۹	۸۲۴	۲۳۲	۸۴۶	۲۵۵	۸۶۸
۱۸۷	۸۰۲	۲۱۰	۸۲۵	۲۳۳	۸۴۷	۲۵۶	۸۶۹
۱۸۸	۸۰۳	۲۱۱	۸۲۶	۲۳۴	۸۴۸	۲۵۷	۸۷۰
۱۸۹	۸۰۴	۲۱۲	۸۲۷	۲۳۵	۸۴۹	۲۵۸	۸۷۱
۱۹۰	۸۰۵	۲۱۳	۸۲۸	۲۳۶	۸۵۰	۲۵۹	۸۷۲
۱۹۱	۸۰۶	۲۱۴	۸۲۹	۲۳۷	۸۵۱	۲۶۰	۸۷۳
۱۹۲	۸۰۷	۲۱۵	۸۳۰	۲۳۸	۸۵۲	۲۶۱	۸۷۴
۱۹۳	۸۰۸	۲۱۶	۸۳۱	۲۳۹	۸۵۳	۲۶۲	۸۷۵
۱۹۴	۸۰۹	۲۱۷	۸۳۲	۲۴۰	۸۵۴	۲۶۳	۸۷۶
۱۹۵	۸۱۰	۲۱۸	۸۳۳	۲۴۱	۸۵۵	۲۶۴	۸۷۷

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۲۶۵	۸۷۸	۲۸۸	۹۰۰	۳۱۱	۹۲۳	۳۳۴	۹۴۵
۲۶۶	۸۷۹	۲۸۹	۹۰۱	۳۱۲	۹۲۴	۳۳۵	۹۴۶
۲۶۷	۸۸۰	۲۹۰	۹۰۲	۳۱۳	۹۲۵	۳۳۶	۹۴۷
۲۶۸	۸۸۱	۲۹۱	۹۰۳	۳۱۴	۹۲۶	۳۳۷	۹۴۸
۲۶۹	۸۸۲	۲۹۲	۹۰۴	۳۱۵	۹۲۷	۳۳۸	۹۴۹
۲۷۰	۸۸۳	۲۹۳	۹۰۵	۳۱۶	۹۲۸	۳۳۹	۹۵۰
۲۷۱	۸۸۴	۲۹۴	۹۰۶	۳۱۷	۹۲۹	۳۴۰	۹۵۱
۲۷۲	۸۸۵	۲۹۵	۹۰۷	۳۱۸	۹۳۰	۳۴۱	۹۵۲
۲۷۳	۸۸۶	۲۹۶	۹۰۸	۳۱۹	۹۳۱	۳۴۲	۹۵۳
۲۷۴	۸۸۷	۲۹۷	۹۰۹	۳۲۰	۹۳۲	۳۴۳	۹۵۴
۲۷۵	۸۸۸	۲۹۸	۹۱۰	۳۲۱	۹۳۲	۳۴۴	۹۵۵
۲۷۶	۸۸۹	۲۹۹	۹۱۱	۳۲۲	۹۳۳	۳۴۵	۹۵۶
۲۷۷	۸۹۰	۳۰۰	۹۱۲	۳۲۳	۹۳۴	۳۴۶	۹۵۷
۲۷۸	۸۹۱	۳۰۱	۹۱۳	۳۲۴	۹۳۵	۳۴۷	۹۵۸
۲۷۹	۸۹۲	۳۰۲	۹۱۴	۳۲۵	۹۳۶	۳۴۸	۹۵۹
۲۸۰	۸۹۳	۳۰۳	۹۱۵	۳۲۶	۹۳۷	۳۴۹	۹۶۰
۲۸۱	۸۹۴	۳۰۴	۹۱۶	۳۲۷	۹۳۸	۳۵۰	۹۶۱
۲۸۲	۸۹۵	۳۰۵	۹۱۷	۳۲۸	۹۳۹	۳۵۱	۹۶۲
۲۸۳	۸۹۶	۳۰۶	۹۱۸	۳۲۹	۹۴۰	۳۵۲	۹۶۳
۲۸۴	۸۹۷	۳۰۷	۹۱۹	۳۳۰	۹۴۱	۳۵۳	۹۶۴
۲۸۵	۸۹۸	۳۰۸	۹۲۰	۳۳۱	۹۴۲	۳۵۴	۹۶۵
۲۸۶	۸۹۹	۳۰۹	۹۲۱	۳۳۲	۹۴۳	۳۵۵	۹۶۵
۲۸۷	۹۰۰	۳۱۰	۹۲۲	۳۳۳	۹۴۴	۳۵۶	۹۶۶

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۳۵۷	۹۶۷	۳۸۰	۹۹۰	۴۰۳	۱۰۱۲	۴۲۶	۱۰۳۴
۳۵۸	۹۶۸	۳۸۱	۹۹۱	۴۰۴	۱۰۱۳	۴۲۷	۱۰۳۵
۳۵۹	۹۶۹	۳۸۲	۹۹۲	۴۰۵	۱۰۱۴	۴۲۸	۱۰۳۶
۳۶۰	۹۷۰	۳۸۳	۹۹۳	۴۰۶	۱۰۱۵	۴۲۹	۱۰۳۷
۳۶۱	۹۷۱	۳۸۴	۹۹۴	۴۰۷	۱۰۱۶	۴۳۰	۱۰۳۸
۳۶۲	۹۷۲	۳۸۵	۹۹۵	۴۰۸	۱۰۱۷	۴۳۱	۱۰۳۹
۳۶۳	۹۷۳	۳۸۶	۹۹۶	۴۰۹	۱۰۱۸	۴۳۲	۱۰۴۰
۳۶۴	۹۷۴	۳۸۷	۹۹۷	۴۱۰	۱۰۱۹	۴۳۳	۱۰۴۱
۳۶۵	۹۷۵	۳۸۸	۹۹۸	۴۱۱	۱۰۲۰	۴۳۴	۱۰۴۲
۳۶۶	۹۷۶	۳۸۹	۹۹۸	۴۱۲	۱۰۲۱	۴۳۵	۱۰۴۳
۳۶۷	۹۷۷	۳۹۰	۹۹۹	۴۱۳	۱۰۲۲	۴۳۶	۱۰۴۴
۳۶۸	۹۷۸	۳۹۱	۱۰۰۰	۴۱۴	۱۰۲۳	۴۳۷	۱۰۴۵
۳۶۹	۹۷۹	۳۹۲	۱۰۰۱	۴۱۵	۱۰۲۴	۴۳۸	۱۰۴۶
۳۷۰	۹۸۰	۳۹۳	۱۰۰۲	۴۱۶	۱۰۲۵	۴۳۹	۱۰۴۷
۳۷۱	۹۸۱	۳۹۴	۱۰۰۳	۴۱۷	۱۰۲۶	۴۴۰	۱۰۴۸
۳۷۲	۹۸۲	۳۹۵	۱۰۰۴	۴۱۸	۱۰۲۷	۴۴۱	۱۰۴۹
۳۷۳	۹۸۳	۳۹۶	۱۰۰۵	۴۱۹	۱۰۲۸	۴۴۲	۱۰۵۰
۳۷۴	۹۸۴	۳۹۷	۱۰۰۶	۴۲۰	۱۰۲۹	۴۴۳	۱۰۵۱
۳۷۵	۹۸۵	۳۹۸	۱۰۰۷	۴۲۱	۱۰۳۰	۴۴۴	۱۰۵۲
۳۷۶	۹۸۶	۳۹۹	۱۰۰۸	۴۲۲	۱۰۳۰	۴۴۵	۱۰۵۳
۳۷۷	۹۸۷	۴۰۰	۱۰۰۹	۴۲۳	۱۰۳۱	۴۴۶	۱۰۵۴
۳۷۸	۹۸۸	۴۰۱	۱۰۱۰	۴۲۴	۱۰۳۲	۴۴۷	۱۰۵۵
۳۷۹	۹۸۹	۴۰۲	۱۰۱۱	۴۲۵	۱۰۳۳	۴۴۸	۱۰۵۶

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۴۴۹	۱۰۵۷	۴۷۲	۱۰۷۹	۴۹۵	۱۱۰۱	۵۱۸	۱۱۲۴
۴۵۰	۱۰۵۸	۴۷۳	۱۰۸۰	۴۹۶	۱۱۰۲	۵۱۹	۱۱۲۵
۴۵۱	۱۰۵۹	۴۷۴	۱۰۸۱	۴۹۷	۱۱۰۳	۵۲۰	۱۱۲۶
۴۵۲	۱۰۶۰	۴۷۵	۱۰۸۲	۴۹۸	۱۱۰۴	۵۲۱	۱۱۲۷
۴۵۳	۱۰۶۱	۴۷۶	۱۰۸۳	۴۹۹	۱۱۰۵	۵۲۲	۱۱۲۸
۴۵۴	۱۰۶۲	۴۷۷	۱۰۸۴	۵۰۰	۱۱۰۶	۵۲۳	۱۱۲۹
۴۵۵	۱۰۶۳	۴۷۸	۱۰۸۵	۵۰۱	۱۱۰۷	۵۲۴	۱۱۲۹
۴۵۶	۱۰۶۳	۴۷۹	۱۰۸۶	۵۰۲	۱۱۰۸	۵۲۵	۱۱۳۰
۴۵۷	۱۰۶۴	۴۸۰	۱۰۸۷	۵۰۳	۱۱۰۹	۵۲۶	۱۱۳۱
۴۵۸	۱۰۶۵	۴۸۱	۱۰۸۸	۵۰۴	۱۱۱۰	۵۲۷	۱۱۳۲
۴۵۹	۱۰۶۶	۴۸۲	۱۰۸۹	۵۰۵	۱۱۱۱	۵۲۸	۱۱۳۳
۴۶۰	۱۰۶۷	۴۸۳	۱۰۹۰	۵۰۶	۱۱۱۲	۵۲۹	۱۱۳۴
۴۶۱	۱۰۶۸	۴۸۴	۱۰۹۱	۵۰۷	۱۱۱۳	۵۳۰	۱۱۳۵
۴۶۲	۱۰۶۹	۴۸۵	۱۰۹۲	۵۰۸	۱۱۱۴	۵۳۱	۱۱۳۶
۴۶۳	۱۰۷۰	۴۸۶	۱۰۹۳	۵۰۹	۱۱۱۵	۵۳۲	۱۱۳۷
۴۶۴	۱۰۷۱	۴۸۷	۱۰۹۴	۵۱۰	۱۱۱۶	۵۳۳	۱۱۳۸
۴۶۵	۱۰۷۲	۴۸۸	۱۰۹۵	۵۱۱	۱۱۱۷	۵۳۴	۱۱۳۹
۴۶۶	۱۰۷۳	۴۸۹	۱۰۹۵	۵۱۲	۱۱۱۸	۵۳۵	۱۱۴۰
۴۶۷	۱۰۷۴	۴۹۰	۱۰۹۶	۵۱۳	۱۱۱۹	۵۳۶	۱۱۴۱
۴۶۸	۱۰۷۵	۴۹۱	۱۰۹۷	۵۱۴	۱۱۲۰	۵۳۷	۱۱۴۲
۴۶۹	۱۰۷۶	۴۹۲	۱۰۹۸	۵۱۵	۱۱۲۱	۵۳۸	۱۱۴۳
۴۷۰	۱۰۷۷	۴۹۳	۱۰۹۹	۵۱۶	۱۱۲۲	۵۳۹	۱۱۴۴
۴۷۱	۱۰۷۸	۴۹۴	۱۱۰۰	۵۱۷	۱۱۲۳	۵۴۰	۱۱۴۵

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۵۴۱	۱۱۴۶	۵۶۴	۱۱۶۸	۵۸۷	۱۱۹۱	۶۱۰	۱۲۱۳
۵۴۲	۱۱۴۷	۵۶۵	۱۱۶۹	۵۸۸	۱۱۹۲	۶۱۱	۱۲۱۴
۵۴۳	۱۱۴۸	۵۶۶	۱۱۷۰	۵۸۹	۱۱۹۳	۶۱۲	۱۲۱۵
۵۴۴	۱۱۴۹	۵۶۷	۱۱۷۱	۵۹۰	۱۱۹۳	۶۱۳	۱۲۱۶
۵۴۵	۱۱۵۰	۵۶۸	۱۱۷۲	۵۹۱	۱۱۹۴	۶۱۴	۱۲۱۷
۵۴۶	۱۱۵۱	۵۶۹	۱۱۷۳	۵۹۲	۱۱۹۵	۶۱۵	۱۲۱۸
۵۴۷	۱۱۵۲	۵۷۰	۱۱۷۴	۵۹۳	۱۱۹۶	۶۱۶	۱۲۱۹
۵۴۸	۱۱۵۳	۵۷۱	۱۱۷۵	۵۹۴	۱۱۹۷	۶۱۷	۱۲۲۰
۵۴۹	۱۱۵۴	۵۷۲	۱۱۷۶	۵۹۵	۱۱۹۸	۶۱۸	۱۲۲۱
۵۵۰	۱۱۵۵	۵۷۳	۱۱۷۷	۵۹۶	۱۱۹۹	۶۱۹	۱۲۲۲
۵۵۱	۱۱۵۶	۵۷۴	۱۱۷۸	۵۹۷	۱۲۰۰	۶۲۰	۱۲۲۳
۵۵۲	۱۱۵۷	۵۷۵	۱۱۷۹	۵۹۸	۱۲۰۱	۶۲۱	۱۲۲۴
۵۵۳	۱۱۵۸	۵۷۶	۱۱۸۰	۵۹۹	۱۲۰۲	۶۲۲	۱۲۲۵
۵۵۴	۱۱۵۹	۵۷۷	۱۱۸۱	۶۰۰	۱۲۰۳	۶۲۳	۱۲۲۶
۵۵۵	۱۱۶۰	۵۷۸	۱۱۸۲	۶۰۱	۱۲۰۴	۶۲۴	۱۲۲۶
۵۵۶	۱۱۶۰	۵۷۹	۱۱۸۳	۶۰۲	۱۲۰۵	۶۲۵	۱۲۲۷
۵۵۷	۱۱۶۱	۵۸۰	۱۱۸۴	۶۰۳	۱۲۰۶	۶۲۶	۱۲۲۸
۵۵۸	۱۱۶۲	۵۸۱	۱۱۸۵	۶۰۴	۱۲۰۷	۶۲۷	۱۲۲۹
۵۵۹	۱۱۶۳	۵۸۲	۱۱۸۶	۶۰۵	۱۲۰۸	۶۲۸	۱۲۳۰
۵۶۰	۱۱۶۴	۵۸۳	۱۱۸۷	۶۰۶	۱۲۰۹	۶۲۹	۱۲۳۱
۵۶۱	۱۱۶۵	۵۸۴	۱۱۸۸	۶۰۷	۱۲۱۰	۶۳۰	۱۲۳۲
۵۶۲	۱۱۶۶	۵۸۵	۱۱۸۹	۶۰۸	۱۲۱۱	۶۳۱	۱۲۳۳
۵۶۳	۱۱۶۷	۵۸۶	۱۱۹۰	۶۰۹	۱۲۱۲	۶۳۲	۱۲۳۴

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۶۳۳	۱۲۳۵	۶۵۶	۱۲۵۸	۶۷۹	۱۲۸۰	۷۰۲	۱۳۰۲
۶۳۴	۱۲۳۶	۶۵۷	۱۲۵۸	۶۸۰	۱۲۸۱	۷۰۳	۱۳۰۳
۶۳۵	۱۲۳۷	۶۵۸	۱۲۵۹	۶۸۱	۱۲۸۲	۷۰۴	۱۳۰۴
۶۳۶	۱۲۳۸	۶۵۹	۱۲۶۰	۶۸۲	۱۲۸۳	۷۰۵	۱۳۰۵
۶۳۷	۱۲۳۹	۶۶۰	۱۲۶۱	۶۸۳	۱۲۸۴	۷۰۶	۱۳۰۶
۶۳۸	۱۲۴۰	۶۶۱	۱۲۶۲	۶۸۴	۱۲۸۵	۷۰۷	۱۳۰۷
۶۳۹	۱۲۴۱	۶۶۲	۱۲۶۳	۶۸۵	۱۲۸۶	۷۰۸	۱۳۰۸
۶۴۰	۱۲۴۲	۶۶۳	۱۲۶۴	۶۸۶	۱۲۸۷	۷۰۹	۱۳۰۹
۶۴۱	۱۲۴۳	۶۶۴	۱۲۶۵	۶۸۷	۱۲۸۸	۷۱۰	۱۳۱۰
۶۴۲	۱۲۴۴	۶۶۵	۱۲۶۶	۶۸۸	۱۲۸۹	۷۱۱	۱۳۱۱
۶۴۳	۱۲۴۵	۶۶۶	۱۲۶۷	۶۸۹	۱۲۹۰	۷۱۲	۱۳۱۲
۶۴۴	۱۲۴۶	۶۶۷	۱۲۶۸	۶۹۰	۱۲۹۱	۷۱۳	۱۳۱۳
۶۴۵	۱۲۴۷	۶۶۸	۱۲۶۹	۶۹۱	۱۲۹۱	۷۱۴	۱۳۱۴
۶۴۶	۱۲۴۸	۶۶۹	۱۲۷۰	۶۹۲	۱۲۹۲	۷۱۵	۱۳۱۵
۶۴۷	۱۲۴۹	۶۷۰	۱۲۷۱	۶۹۳	۱۲۹۳	۷۱۶	۱۳۱۶
۶۴۸	۱۲۵۰	۶۷۱	۱۲۷۲	۶۹۴	۱۲۹۴	۷۱۷	۱۳۱۷
۶۴۹	۱۲۵۱	۶۷۲	۱۲۷۳	۶۹۵	۱۲۹۵	۷۱۸	۱۳۱۸
۶۵۰	۱۲۵۲	۶۷۳	۱۲۷۴	۶۹۶	۱۲۹۶	۷۱۹	۱۳۱۹
۶۵۱	۱۲۵۳	۶۷۴	۱۲۷۵	۶۹۷	۱۲۹۷	۷۲۰	۱۳۲۰
۶۵۲	۱۲۵۴	۶۷۵	۱۲۷۶	۶۹۸	۱۲۹۸	۷۲۱	۱۳۲۱
۶۵۳	۱۲۵۵	۶۷۶	۱۲۷۷	۶۹۹	۱۲۹۹	۷۲۲	۱۳۲۲
۶۵۴	۱۲۵۶	۶۷۷	۱۲۷۸	۷۰۰	۱۳۰۰	۷۲۳	۱۳۲۳
۶۵۵	۱۲۵۷	۶۷۸	۱۲۷۹	۷۰۱	۱۳۰۱	۷۲۴	۱۳۲۴

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۷۲۵	۱۳۲۴	۷۴۸	۱۳۴۷	۷۷۱	۱۳۶۹	۷۹۳	۱۳۹۱
۷۲۶	۱۳۲۵	۷۴۹	۱۳۴۸	۷۷۲	۱۳۷۰	۷۹۵	۱۳۹۲
۷۲۷	۱۳۲۶	۷۵۰	۱۳۴۹	۷۷۳	۱۳۷۱	۷۹۶	۱۳۹۳
۷۲۸	۱۳۲۷	۷۵۱	۱۳۵۰	۷۷۴	۱۳۷۲	۷۹۷	۱۳۹۴
۷۲۹	۱۳۲۸	۷۵۲	۱۳۵۱	۷۷۵	۱۳۷۳	۷۹۸	۱۳۹۵
۷۳۰	۱۳۲۹	۷۵۳	۱۳۵۲	۷۷۶	۱۳۷۴	۷۹۹	۱۳۹۶
۷۳۱	۱۳۳۰	۷۵۴	۱۳۵۳	۷۷۷	۱۳۷۵	۸۰۰	۱۳۹۷
۷۳۲	۱۳۳۱	۷۵۵	۱۳۵۴	۷۷۸	۱۳۷۶	۸۰۱	۱۳۹۸
۷۳۳	۱۳۳۲	۷۵۶	۱۳۵۵	۷۷۹	۱۳۷۷	۸۰۲	۱۳۹۹
۷۳۴	۱۳۳۳	۷۵۷	۱۳۵۶	۷۸۰	۱۳۷۸	۸۰۳	۱۴۰۰
۷۳۵	۱۳۳۴	۷۵۸	۱۳۵۶	۷۸۱	۱۳۷۹	۸۰۴	۱۴۰۱
۷۳۶	۱۳۳۵	۷۵۹	۱۳۵۷	۷۸۲	۱۳۸۰	۸۰۵	۱۴۰۲
۷۳۷	۱۳۳۶	۷۶۰	۱۳۵۸	۷۸۳	۱۳۸۱	۸۰۶	۱۴۰۳
۷۳۸	۱۳۳۷	۷۶۱	۱۳۵۹	۷۸۴	۱۳۸۲	۸۰۷	۱۴۰۴
۷۳۹	۱۳۳۸	۷۶۲	۱۳۶۰	۷۸۵	۱۳۸۳	۸۰۸	۱۴۰۵
۷۴۰	۱۳۳۹	۷۶۳	۱۳۶۱	۷۸۶	۱۳۸۴	۸۰۹	۱۴۰۶
۷۴۱	۱۳۴۰	۷۶۴	۱۳۶۲	۷۸۷	۱۳۸۵	۸۱۰	۱۴۰۷
۷۴۲	۱۳۴۱	۷۶۵	۱۳۶۳	۷۸۸	۱۳۸۶	۸۱۱	۱۴۰۸
۷۴۳	۱۳۴۲	۷۶۶	۱۳۶۴	۷۸۹	۱۳۸۷	۸۱۲	۱۴۰۹
۷۴۴	۱۳۴۳	۷۶۷	۱۳۶۵	۷۹۰	۱۳۸۸	۸۱۳	۱۴۱۰
۷۴۵	۱۳۴۴	۷۶۸	۱۳۶۶	۷۹۱	۱۳۸۸	۸۱۴	۱۴۱۱
۷۴۶	۱۳۴۵	۷۶۹	۱۳۶۷	۷۹۲	۱۳۸۹	۸۱۵	۱۴۱۲
۷۴۷	۱۳۴۶	۷۷۰	۱۳۶۸	۷۹۳	۱۳۹۰	۸۱۶	۱۴۱۳

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۸۱۷	۱۴۱۴	۸۴۰	۱۴۳۶	۸۶۳	۱۴۵۸	۸۸۶	۱۴۸۱
۸۱۸	۱۴۱۵	۸۴۱	۱۴۳۷	۸۶۴	۱۴۵۹	۸۸۷	۱۴۸۲
۸۱۹	۱۴۱۶	۸۴۲	۱۴۳۸	۸۶۵	۱۴۶۰	۸۸۸	۱۴۸۳
۸۲۰	۱۴۱۷	۸۴۳	۱۴۳۹	۸۶۶	۱۴۶۱	۸۸۹	۱۴۸۴
۸۲۱	۱۴۱۸	۸۴۴	۱۴۴۰	۸۶۷	۱۴۶۲	۸۹۰	۱۴۸۵
۸۲۲	۱۴۱۹	۸۴۵	۱۴۴۱	۸۶۸	۱۴۶۳	۸۹۱	۱۴۸۶
۸۲۳	۱۴۲۰	۸۴۶	۱۴۴۲	۸۶۹	۱۴۶۴	۸۹۲	۱۴۸۶
۸۲۴	۱۴۲۱	۸۴۷	۱۴۴۳	۸۷۰	۱۴۶۵	۸۹۳	۱۴۸۷
۸۲۵	۱۴۲۱	۸۴۸	۱۴۴۴	۸۷۱	۱۴۶۶	۸۹۴	۱۴۸۸
۸۲۶	۱۴۲۲	۸۴۹	۱۴۴۵	۸۷۲	۱۴۶۷	۸۹۵	۱۴۸۹
۸۲۷	۱۴۲۳	۸۵۰	۱۴۴۶	۸۷۳	۱۴۶۸	۸۹۶	۱۴۹۰
۸۲۸	۱۴۲۴	۸۵۱	۱۴۴۷	۸۷۴	۱۴۶۹	۸۹۷	۱۴۹۱
۸۲۹	۱۴۲۵	۸۵۲	۱۴۴۸	۸۷۵	۱۴۷۰	۸۹۸	۱۴۹۲
۸۳۰	۱۴۲۶	۸۵۳	۱۴۴۹	۸۷۶	۱۴۷۱	۸۹۹	۱۴۹۳
۸۳۱	۱۴۲۷	۸۵۴	۱۴۵۰	۸۷۷	۱۴۷۲	۹۰۰	۱۴۹۴
۸۳۲	۱۴۲۸	۸۵۵	۱۴۵۱	۸۷۸	۱۴۷۳	۹۰۱	۱۴۹۵
۸۳۳	۱۴۲۹	۸۵۶	۱۴۵۲	۸۷۹	۱۴۷۴	۹۰۲	۱۴۹۶
۸۳۴	۱۴۳۰	۸۵۷	۱۴۵۳	۸۸۰	۱۴۷۵	۹۰۳	۱۴۹۷
۸۳۵	۱۴۳۱	۸۵۸	۱۴۵۳	۸۸۱	۱۴۷۶	۹۰۴	۱۴۹۸
۸۳۶	۱۴۳۲	۸۵۹	۱۴۵۴	۸۸۲	۱۴۷۷	۹۰۵	۱۴۹۹
۸۳۷	۱۴۳۳	۸۶۰	۱۴۵۵	۸۸۳	۱۴۷۸	۹۰۶	۱۵۰۰
۸۳۸	۱۴۳۴	۸۶۱	۱۴۵۶	۸۸۴	۱۴۷۹	۹۰۷	۱۵۰۱
۸۳۹	۱۴۳۵	۸۶۲	۱۴۵۷	۸۸۵	۱۴۸۰	۹۰۸	۱۵۰۲

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۹۰۹	۱۵۰۳	۹۳۲	۱۵۲۵	۹۵۵	۱۵۴۸	۹۷۸	۱۵۷۰
۹۱۰	۱۵۰۴	۹۳۳	۱۵۲۶	۹۵۶	۱۵۴۹	۹۷۹	۱۵۷۱
۹۱۱	۱۵۰۵	۹۳۴	۱۵۲۷	۹۵۷	۱۵۵۰	۹۸۰	۱۵۷۲
۹۱۲	۱۵۰۶	۹۳۵	۱۵۲۸	۹۵۸	۱۵۵۱	۹۸۱	۱۵۷۳
۹۱۳	۱۵۰۷	۹۳۶	۱۵۲۹	۹۵۹	۱۵۵۱	۹۸۲	۱۵۷۴
۹۱۴	۱۵۰۸	۹۳۷	۱۵۳۰	۹۶۰	۱۵۵۲	۹۸۳	۱۵۷۵
۹۱۵	۱۵۰۹	۹۳۸	۱۵۳۱	۹۶۱	۱۵۵۳	۹۸۴	۱۵۷۶
۹۱۶	۱۵۱۰	۹۳۹	۱۵۳۲	۹۶۲	۱۵۵۴	۹۸۵	۱۵۷۷
۹۱۷	۱۵۱۱	۹۴۰	۱۵۳۳	۹۶۳	۱۵۵۵	۹۸۶	۱۵۷۸
۹۱۸	۱۵۱۲	۹۴۱	۱۵۳۴	۹۶۴	۱۵۵۶	۹۸۷	۱۵۷۹
۹۱۹	۱۵۱۳	۹۴۲	۱۵۳۵	۹۶۵	۱۵۵۷	۹۸۸	۱۵۸۰
۹۲۰	۱۵۱۴	۹۴۳	۱۵۳۶	۹۶۶	۱۵۵۸	۹۸۹	۱۵۸۱
۹۲۱	۱۵۱۵	۹۴۴	۱۵۳۷	۹۶۷	۱۵۵۹	۹۹۰	۱۵۸۲
۹۲۲	۱۵۱۶	۹۴۵	۱۵۳۸	۹۶۸	۱۵۶۰	۹۹۱	۱۵۸۳
۹۲۳	۱۵۱۷	۹۴۶	۱۵۳۹	۹۶۹	۱۵۶۱	۹۹۲	۱۵۸۳
۹۲۴	۱۵۱۸	۹۴۷	۱۵۴۰	۹۷۰	۱۵۶۲	۹۹۳	۱۵۸۴
۹۲۵	۱۵۱۹	۹۴۸	۱۵۴۱	۹۷۱	۱۵۶۳	۹۹۴	۱۵۸۵
۹۲۶	۱۵۱۹	۹۴۹	۱۵۴۲	۹۷۲	۱۵۶۴	۹۹۵	۱۵۸۶
۹۲۷	۱۵۲۰	۹۵۰	۱۵۴۳	۹۷۳	۱۵۶۵	۹۹۶	۱۵۸۷
۹۲۸	۱۵۲۱	۹۵۱	۱۵۴۴	۹۷۴	۱۵۶۶	۹۹۷	۱۵۸۸
۹۲۹	۱۵۲۲	۹۵۲	۱۵۴۵	۹۷۵	۱۵۶۷	۹۹۸	۱۵۸۹
۹۳۰	۱۵۲۳	۹۵۳	۱۵۴۶	۹۷۶	۱۵۶۸	۹۹۹	۱۵۹۰
۹۳۱	۱۵۲۴	۹۵۴	۱۵۴۷	۹۷۷	۱۵۶۹	۱۰۰۰	۱۵۹۱

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۰۰۱	۱۵۹۲	۱۰۲۴	۱۶۱۵	۱۰۴۷	۱۶۳۷	۱۰۷۰	۱۶۵۹
۱۰۰۲	۱۵۹۳	۱۰۲۵	۱۶۱۶	۱۰۴۸	۱۶۳۸	۱۰۷۱	۱۶۶۰
۱۰۰۳	۱۵۹۴	۱۰۲۶	۱۶۱۶	۱۰۴۹	۱۶۳۹	۱۰۷۲	۱۶۶۱
۱۰۰۴	۱۵۹۵	۱۰۲۷	۱۶۱۷	۱۰۵۰	۱۶۴۰	۱۰۷۳	۱۶۶۲
۱۰۰۵	۱۵۹۶	۱۰۲۸	۱۶۱۸	۱۰۵۱	۱۶۴۱	۱۰۷۴	۱۶۶۳
۱۰۰۶	۱۵۹۷	۱۰۲۹	۱۶۱۹	۱۰۵۲	۱۶۴۲	۱۰۷۵	۱۶۶۴
۱۰۰۷	۱۵۹۸	۱۰۳۰	۱۶۲۰	۱۰۵۳	۱۶۴۳	۱۰۷۶	۱۶۶۵
۱۰۰۸	۱۵۹۹	۱۰۳۱	۱۶۲۱	۱۰۵۴	۱۶۴۴	۱۰۷۷	۱۶۶۶
۱۰۰۹	۱۶۰۰	۱۰۳۲	۱۶۲۲	۱۰۵۵	۱۶۴۵	۱۰۷۸	۱۶۶۷
۱۰۱۰	۱۶۰۱	۱۰۳۳	۱۶۲۳	۱۰۵۶	۱۶۴۶	۱۰۷۹	۱۶۶۸
۱۰۱۱	۱۶۰۲	۱۰۳۴	۱۶۲۴	۱۰۵۷	۱۶۴۷	۱۰۸۰	۱۶۶۹
۱۰۱۲	۱۶۰۳	۱۰۳۵	۱۶۲۵	۱۰۵۸	۱۶۴۸	۱۰۸۱	۱۶۷۰
۱۰۱۳	۱۶۰۴	۱۰۳۶	۱۶۲۶	۱۰۵۹	۱۶۴۹	۱۰۸۲	۱۶۷۱
۱۰۱۴	۱۶۰۵	۱۰۳۷	۱۶۲۷	۱۰۶۰	۱۶۴۹	۱۰۸۳	۱۶۷۲
۱۰۱۵	۱۶۰۶	۱۰۳۸	۱۶۲۸	۱۰۶۱	۱۶۵۰	۱۰۸۴	۱۶۷۳
۱۰۱۶	۱۶۰۷	۱۰۳۹	۱۶۲۹	۱۰۶۲	۱۶۵۱	۱۰۸۵	۱۶۷۴
۱۰۱۷	۱۶۰۸	۱۰۴۰	۱۶۳۰	۱۰۶۳	۱۶۵۲	۱۰۸۶	۱۶۷۵
۱۰۱۸	۱۶۰۹	۱۰۴۱	۱۶۳۱	۱۰۶۴	۱۶۵۳	۱۰۸۷	۱۶۷۶
۱۰۱۹	۱۶۱۰	۱۰۴۲	۱۶۳۲	۱۰۶۵	۱۶۵۴	۱۰۸۸	۱۶۷۷
۱۰۲۰	۱۶۱۱	۱۰۴۳	۱۶۳۳	۱۰۶۶	۱۶۵۵	۱۰۸۹	۱۶۷۸
۱۰۲۱	۱۶۱۲	۱۰۴۴	۱۶۳۴	۱۰۶۷	۱۶۵۶	۱۰۹۰	۱۶۷۹
۱۰۲۲	۱۶۱۳	۱۰۴۵	۱۶۳۵	۱۰۶۸	۱۶۵۷	۱۰۹۱	۱۶۸۰
۱۰۲۳	۱۶۱۴	۱۰۴۶	۱۶۳۶	۱۰۶۹	۱۶۵۸	۱۰۹۲	۱۶۸۱

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۰۹۳	۱۶۸۱	۱۱۱۶	۱۷۰۴	۱۱۳۹	۱۷۲۶	۱۱۶۲	۱۷۴۸
۱۰۹۴	۱۶۸۲	۱۱۱۷	۱۷۰۵	۱۱۴۰	۱۷۲۷	۱۱۶۳	۱۷۴۹
۱۰۹۵	۱۶۸۳	۱۱۱۸	۱۷۰۶	۱۱۴۱	۱۷۲۸	۱۱۶۴	۱۷۵۰
۱۰۹۶	۱۶۸۴	۱۱۱۹	۱۷۰۷	۱۱۴۲	۱۷۲۹	۱۱۶۵	۱۷۵۱
۱۰۹۷	۱۶۸۵	۱۱۲۰	۱۷۰۸	۱۱۴۳	۱۷۳۰	۱۱۶۶	۱۷۵۲
۱۰۹۸	۱۶۸۶	۱۱۲۱	۱۷۰۹	۱۱۴۴	۱۷۳۱	۱۱۶۷	۱۷۵۳
۱۰۹۹	۱۶۸۷	۱۱۲۲	۱۷۱۰	۱۱۴۵	۱۷۳۲	۱۱۶۸	۱۷۵۴
۱۱۰۰	۱۶۸۸	۱۱۲۳	۱۷۱۱	۱۱۴۶	۱۷۳۳	۱۱۶۹	۱۷۵۵
۱۱۰۱	۱۶۸۹	۱۱۲۴	۱۷۱۲	۱۱۴۷	۱۷۳۴	۱۱۷۰	۱۷۵۶
۱۱۰۲	۱۶۹۰	۱۱۲۵	۱۷۱۳	۱۱۴۸	۱۷۳۵	۱۱۷۱	۱۷۵۷
۱۱۰۳	۱۶۹۱	۱۱۲۶	۱۷۱۴	۱۱۴۹	۱۷۳۶	۱۱۷۲	۱۷۵۸
۱۱۰۴	۱۶۹۲	۱۱۲۷	۱۷۱۴	۱۱۵۰	۱۷۳۷	۱۱۷۳	۱۷۵۹
۱۱۰۵	۱۶۹۳	۱۱۲۸	۱۷۱۵	۱۱۵۱	۱۷۳۸	۱۱۷۴	۱۷۶۰
۱۱۰۶	۱۶۹۴	۱۱۲۹	۱۷۱۶	۱۱۵۲	۱۷۳۹	۱۱۷۵	۱۷۶۱
۱۱۰۷	۱۶۹۵	۱۱۳۰	۱۷۱۷	۱۱۵۳	۱۷۴۰	۱۱۷۶	۱۷۶۲
۱۱۰۸	۱۶۹۶	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۱۱۵۴	۱۷۴۱	۱۱۷۷	۱۷۶۳
۱۱۰۹	۱۶۹۷	۱۱۳۲	۱۷۱۹	۱۱۵۵	۱۷۴۲	۱۱۷۸	۱۷۶۴
۱۱۱۰	۱۶۹۸	۱۱۳۳	۱۷۲۰	۱۱۵۶	۱۷۴۳	۱۱۷۹	۱۷۶۵
۱۱۱۱	۱۶۹۹	۱۱۳۴	۱۷۲۱	۱۱۵۷	۱۷۴۴	۱۱۸۰	۱۷۶۶
۱۱۱۲	۱۷۰۰	۱۱۳۵	۱۷۲۲	۱۱۵۸	۱۷۴۵	۱۱۸۱	۱۷۶۷
۱۱۱۳	۱۷۰۱	۱۱۳۶	۱۷۲۳	۱۱۵۹	۱۷۴۶	۱۱۸۲	۱۷۶۸
۱۱۱۴	۱۷۰۲	۱۱۳۷	۱۷۲۴	۱۱۶۰	۱۷۴۷	۱۱۸۳	۱۷۶۹
۱۱۱۵	۱۷۰۳	۱۱۳۸	۱۷۲۵	۱۱۶۱	۱۷۴۷	۱۱۸۴	۱۷۷۰

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسو
1185	1771	1208	1793	1231	1815	1254	1838
1186	1772	1209	1794	1232	1816	1255	1839
1187	1773	1210	1795	1233	1817	1256	1840
1188	1774	1211	1796	1234	1818	1257	1841
1189	1775	1212	1797	1235	1819	1258	1842
1190	1776	1213	1798	1236	1820	1259	1843
1191	1777	1214	1799	1237	1821	1260	1844
1192	1778	1215	1800	1238	1822	1261	1844
1193	1779	1216	1801	1239	1823	1262	1845
1194	1779	1217	1802	1240	1824	1263	1846
1195	1780	1218	1803	1241	1825	1264	1847
1196	1781	1219	1804	1242	1826	1265	1848
1197	1782	1220	1805	1243	1827	1266	1849
1198	1783	1221	1806	1244	1828	1267	1850
1199	1784	1222	1807	1245	1829	1268	1851
1200	1785	1223	1808	1246	1830	1269	1852
1201	1786	1224	1809	1247	1831	1270	1853
1202	1787	1225	1810	1248	1832	1271	1854
1203	1788	1226	1811	1249	1833	1272	1855
1204	1789	1227	1812	1250	1834	1273	1856
1205	1790	1228	1812	1251	1835	1274	1857
1206	1791	1229	1813	1252	1836	1275	1858
1207	1792	1230	1814	1253	1837	1276	1859

ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی	ہجری	عیسوی
۱۲۷۷	۱۸۶۰	۱۲۸۶	۱۸۶۹	۱۲۹۵	۱۸۷۷	۱۳۰۴	۱۸۸۶
۱۲۷۸	۱۸۶۱	۱۲۸۷	۱۸۷۰	۱۲۹۶	۱۸۷۸	۱۳۰۵	۱۸۸۷
۱۲۷۹	۱۸۶۲	۱۲۸۸	۱۸۷۱	۱۲۹۷	۱۸۷۹	۱۳۰۶	۱۸۸۸
۱۲۸۰	۱۸۶۳	۱۲۸۹	۱۸۷۲	۱۲۹۸	۱۸۸۰	۱۳۰۷	۱۸۸۹
۱۲۸۱	۱۸۶۴	۱۲۹۰	۱۸۷۳	۱۲۹۹	۱۸۸۱	۱۳۰۸	۱۸۹۰
۱۲۸۲	۱۸۶۵	۱۲۹۱	۱۸۷۴	۱۳۰۰	۱۸۸۲	۱۳۰۹	۱۸۹۱
۱۲۸۳	۱۸۶۶	۱۲۹۲	۱۸۷۵	۱۳۰۱	۱۸۸۳	۱۳۱۰	۱۸۹۲
۱۲۸۴	۱۸۶۷	۱۲۹۳	۱۸۷۶	۱۳۰۲	۱۸۸۴	۱۳۱۱	۱۸۹۳
۱۲۸۵	۱۸۶۸	۱۲۹۴	۱۸۷۷	۱۳۰۳	۱۸۸۵	۱۳۱۲	۱۸۹۴

جدول مطابقت سنین ہجری کی
سنین عیسوی سے ختم ہوئی

بقلم ضعیف العباد سرجو پرشاد برادر خورد سوجہ مغفور
